عمرؓ و عثمانؓ کے پیچھے۔ اور اگر یہ تعریف کے مستحق تمہارے گمان اور خیال سے نہ قرار پاتے ہوں تو کیا ہم کو بدا ہوا تھا یا ہم سے نسیان ہوگیا۔ یا ہم جاہل تھے۔ یا ہم محض جھوٹ بولے۔ اے گروہ شیعہ ہم سچے اور ہمارا کلام سچا اور جو لوگ ہمارے حکم کو جھٹلاتے ہیں فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ÷

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۵۔ ترجمہ و حاشیہ نمبر ۲ مقبول صفحہ ۷۲ ÷

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں صرف کیا کرتے ہیں اُن کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۲

امام باقر اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علے کی شان میں نازل ہوئی ۱۲ ÷

اقول۔ قرآن پاک جو قیامت تک کے لیے حجت ہے اور تمام عالم کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کا دائرہ تنگ ظرفی سے اتنا تنگ کیا گیا کہ اس میں غیر داخل ہی نہ ہوسکے۔ آں رسول سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آخر دوسرے غریب جو ہماری تابعداری کریں ہماری راہ میں خرچ کریں پھر اُن کے لیے ہماری کون سی آیت ہے÷ اے عقل کے دشمنو - ہمارے کلام کا معجزہ دیکھو کہ ہم نے لفظ جمع استعمال کیا ہے÷

اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ہمارے جتنے ابرار بندے اس نیک کام کو کریں گے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اگر اِس تمام فضل و احسان میں علی بھی داخل ہوں۔ تو ہم کو اختلاف نہیں ہمارا وعدہ سچا ہے۔ لیل و نہار و سرو

انعامی اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی حافظ کلام اللہ کا شیعہ مذہب [illegible] ہوجاوے یا موجود ہو تو [illegible] روپیہ انعام دیا جاویگا بشرطیکہ وہ اصحاب ثلاثہ کا منکر ہو۔ کیونکہ جو شخص اصحاب ثلثہ کا منکر ہوتا ہے وہ کبھی کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہوسکتا۔ بارہا تجربہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے چونکہ کتب معتبرہ طرفین سے یہ ثابت ہے کہ حضرات شیعہ کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اسواسطے بھی کوئی شیعہ کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بات غلط ہے تو کوئی شیعہ مرد میدان بنکر دکھادیوے ورنہ وہ ایسے مذہب سے توبہ کرے۔

المشتہر

شیخ حاجی غلام یٰسین سوداگر جفت تلہ گنگ۔ ضلع اٹک (پنجاب)

پہلا مقدمہ

اصول موضوعہ

۱۔ ہم نے نہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ نقل کیا ہے نہ شاہ عبدالقادر کا نہ مولوی نذیر احمد کا نہ خود ترجمہ کیا ہے۔ بلکہ صرف مولوی مقبول احمد دہلوی شیعی کا ترجمہ نقل کیا ہے۔ پس براہ کرم ذی علم ناظرین ترجمہ کی غلطی کا ہم کو الزام نہ دیں۔ ہم کو شیعہ مذہب کی تردید کرنی ہے۔ وہ فوراً ترجمہ کو غلط کہہ دیتا مگر اپنے علامہ کے ترجمہ کو غلط نہیں کر سکتا۔

۲۔ ہم نے قرآن مجید کی آیتوں کو لکھنا ارادتاً ترک کیا ہے۔ اس نیت سے کہ اس میں الفاظ قرآنی کی عزت برقرار رہتی ہے۔ بغیر وضو مس جائز ہو اور اگر اوراق پراگندہ و ضائع ہوں تو ان کی بے ادبی نہ ہو سکے۔

۳۔ ہر آیت کے ترجمہ کے پہلے پارہ۔ سورہ۔ رکوع۔ آیت اور ہر ترجمہ مقبول کا صفحہ لکھ دیا ہے۔ علمائے امامیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ۔۔ہزار نسخے اس ترجمہ کے چھپے ہیں۔ پس ناظرین کو ترجمہ مقبول ہر جگہ ملنا اور اس سے مقابلہ کر لینا آسان ہے۔

۴۔ ترجمہ مقبول میں جتنے حاشیے دیئے ہیں میں نے ۔۔۔ کا نمبر دیدیا ہے۔

چوتھا مقدمہ

بطور علوم متعارفہ [illegible]

شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال کہ قرآن ہماری شان میں نازل ہوا

۱۔ جہاں کہیں قرآن میں لفظ مومن [illegible] ہے اس سے [illegible] حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔

۲۔ حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک ثلث قرآن ہماری شان میں اترا۔
ترجمہ مقبول ص [illegible] حاشیہ نمبر [illegible]

۳۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کل کا کل قرآن ہماری شان میں اترا۔
ترجمہ مقبول [illegible]

اسکو سنکر [illegible] نے بھی شک کیا [illegible] کہ یا ابن رسول [illegible] کیا ایسا ممکن ہے یہ کیونکر ہو [illegible] نے غصے سے فرمایا۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن [illegible] جنت کا ذکر ہے [illegible] کا۔

راوی۔ ہاں۔ فرمایا جنت سے مراد ہم [illegible] ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا رحمت کا ذکر ہے یا غضب کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ رحمت سے مراد ہم غضب سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا [illegible] انبیا کا قصہ ہے یا نمرود و شداد و فرعون کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ انبیا سے مراد ہم۔ فرعون و شداد و نمرود سے مراد ہمارے دشمن۔

۴۴۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا [illegible] جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی کی قسم تم لوگ اپنے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلوگے اور سرمو تفاوت نہ کروگے۔ ترجمہ مقبول حاشیہ نمبر ا ص ۱۲۵

۲۵۔ [illegible] کی تعریف یہ ہے۔ خدا کی وحدانیت کا زبان سے اقرار [illegible] اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ ص [illegible] ج [illegible]

۲۶۔ علامہ محقق جیلانی اپنی کتاب مستطاب فتح السبیل میں فرماتے ہیں۔

سبب دیگر در تقویت حسن ظن بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند و شیوہ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آن را ترک کردند و قناعت بقلیل و [illegible] لباس کرباس ملک خود ساختند در حالیکہ اموال [illegible] ایشان حاصل و دنیا رو کردہ بود آزمایان قوم قسمت میکردند و خود را بآں [illegible] آلودہ نمیکردند پس دلہائے مردم با ایشان مائل شد و ایشان را دوست داشتند و ظنون مردم با ایشان نیک شد و ہر کس را در بارہ ایشان شبہ [illegible] داشت با خود گفت اگر ایشان بجائے نفس حق الغت اصحاب [illegible] اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت [illegible] ایشان نباشد و ایشان اہل عقل [illegible] چگونہ خسران دنیا و عقبیٰ [illegible] پسندیدہ باشند پس فعل ایشان صحیح است و کسے را شکے در صدق ایشان باقی نماند و اعتقاد بولایت شان کردند و افعال شان پسندیدند۔

انجم [illegible] جلد [illegible] نمبر [illegible] ۳۰ [illegible]

۲۷۔ کوئی با انصاف شیعہ ایسا نہیں ہے کہ اپنے پیشوایان مذہب کے الفاظ ذہن نشین کرے مثلاً علامہ شوستری کے یہ الفاظ اعتقاد [illegible] حسن سیرۃ الشیخین و انہما کانا علی الحق [illegible] انہما کانا [illegible] من جمیع ما فعلاہ ترکاً

۱۵۔ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ دین نہیں جو تقیہ نہیں کرتا۔ تقیہ میں نو حصے دین کے ہیں دس حصہ میں سے۔ تقیہ کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ائمہ معصومین سے مروی ہیں۔

۱۶۔ بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ آدمی اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں۔

۱۷۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح عطا ہوئی جنکا سینہ اللہ اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں [illegible] ہو گیا [illegible]

۱۸۔ [illegible] اللہ صلعم کو اللہ تبارک تعالیٰ [illegible] ابوبکر بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمان خلیفہ ہونگے۔ صہ ۹ حاشیہ ۱۲

۱۹۔ [illegible] ابوبکر و عمر نے سلطنت میں خیانت نہیں کی خلافت سے ناجائز فائدہ نہیں [illegible] زاہد تھے۔

۲۰۔ بسند [illegible] رسول [illegible] نہ جبری نہ مرجی نہ خارجی [illegible]

۲۱۔ بروایت صادقؑ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں خوشحال میرے اصحاب کا اور خوشحال انکا جنھوں نے میرے [illegible] دیکھا اور خوشحال انکا جنھوں نے میرے اصحاب کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔

حیات القلوب جلد ۲ صہ ۹۹۵

۲۲۔ بسند صحیح امام باقرؑ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی نے ایک روز فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں [illegible] گروہ گرد آلود بھوکے پیشانیوں پر کثرت [illegible] ہوئے راتوں کو عبادت الٰہی میں بسر کرتے قیام رکوع سجدہ میں اور مناجات کرتے تھے کہ آتش جہنم سے خدایا آزاد کر دے۔ حیات القلوب جلد ۲ صہ ۵۹۵

۲۳۔ اور وہ خواب بھی کہا [illegible] رسولوں نے دیکھے۔ کتاب [illegible] حیدر منقول از علی

ہیں کہ ہم کو ہدایت کر مگر کتاب المعانی و تفسیر امام عسکری ۔۔۔ شیعان علی چونکہ صراط مستقیم پر پہلے ہی سے ۔۔۔ ہیں اس لئے انکا ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ ۔ ترجمہ مقبول صـ۲ حاشیہ نمبر ۴

• معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت ۔۔۔ کہ صراط مستقیم سے مراد امام ہے اور ایک روایت میں کل ائمہ مراد ہیں۔ اور چونکہ اس میں چودہ حروف ہیں جن سے یہ مراد ہے کہ چودہ کا جو راستہ ہے وہی صراط مستقیم ہے۔

ترجمہ مقبول صـ۲ حاشیہ نمبر ۵

المغضوب سے مراد یہود ہیں خواہ امت سابقہ کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول صـ۲ حاشیہ نمبر ۷

الضالین سے مراد نصاریٰ ہیں خواہ پہلی امت کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول صـ۲ حاشیہ نمبر ۶

سابقین تفسیر شیعہ بتاتے تھے مغضوب سے صحابہ ضالین سے مراد اہل سنت۔

سورۃ البقرہ مدنیہ

الٓمٓ خدائے تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں حروف مقطعات قرآنی کا یہ ایک جزو ہے ان سب کو ملا کر اسم اعظم بنالینا یا نبی کا کام ہے یا امام کا ترجمہ مقبول صـ۳ حاشیہ نمبر ۱

مجمع البیان میں جناب امیر ؑ سے روایت ہے کہ ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کا خلاصہ حروف مقطعات ہیں۔

۔۔۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالب ؑ ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲

بالغیب ۔۔۔ قیام قائم علیہ السلام و سارجعت وغیرہ وغیرہ ۔ حاشیہ نمبر ۳۔

اور ... تاہم پہلے طرح

۲۶۔ ماخذ علوم ائمہ شیعہ ... (اصول کافی حدیث مطول ص ۱۴۶ فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۵۳)

۱۔ ایک صحیفہ جامعہ ہے جو رسول ص کی بتائی ہوئی حضرت علیؑ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اونٹ کی ران کے برابر ضخیم اور رسول ص کے گز سے ... گز ہے۔

۲۔ دوسرا مصحف ... جو قرآن متداول سے تین حصہ ضخامت میں زیادہ ہے بعد وفات رسول حضرت فاطمہؓ محزون وملول کی تسلی خاطر کے لئے ایک فرشتہ بھیجا ... سے باتیں کرے جناب امیرؑ اس فرشتہ سے جو کچھ سنتے تھے وہ لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ یہ مصحف فاطمہؓ کامل ہوگیا۔

۳۔ تیسرا جفر ... تھیلہ ہے جس میں تمام انبیاء اور اوصیاء اور علمائے بنی اسرائیل ... ہے۔

۴۔ علم نجوم اور علم ماکان ... اور وہ علم کہ رات دن یکے بعد دیگرے قیامت تک پیدا ہوتا رہتا ہے۔

ساتواں مقدمہ

اس مقدمہ میں احادیث وتفاسیر شیعہ ہر ایک سورۃ کے متعلق ایک جگہ جمع کی گئی ہیں جن سے اس تفسیر میں مدد لی جائے گی

سورۃ الفاتحۃ

اِهْدِنَا کی تفسیر وترجمہ عوام الناس (یعنی علمائے اہل سنت) تو یہ کرتے

آمنوا [illegible] اللہ منافقوں سے ہنسی کرتا ہے۔

خطایا [illegible] سے محمد و آل محمد کے علم کا ورثہ [illegible] (نمبر ۲ صفحہ ۹)

[illegible] حوا نے نافرمانی نہیں کی کیونکہ لا تقربا فرمایا تھا نہ لا تاکلا۔ (صفحہ ۹ حاشیہ نمبر ۵)

من ربہ کلمات سے یہ کلمات مراد ہیں اللھم بجاہ محمد و علی و فاطمہ [illegible] و بحسب لطیبین من آلہم یعنی اے اللہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور انکی آل میں سے جو معصوم ہیں انکے مرتبہ کے لحاظ سے میری توبہ قبول فرما۔ (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۰)

اسرائیل [illegible] یعقوب علیہ السلام

[illegible] سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ محمد و علی [illegible] علی پر ایمان لائیں گے تفسیر عیاشی میں امام صادق فرماتے ہیں کہ اس آیت کا [illegible] ہے کہ تم علی کی ولایت جو خدا کی طرف سے فرض ہے تسلیم کرو۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰)

لا تشتروا تفسیر مجمع البیان میں امام باقر سے مروی ہے کہ امر [illegible] و وصی محمد سے ڈرو اور حق نبوت و امامت کو باطل کے ساتھ پوشیدہ نہ کرو۔ (صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۴)

اقیموا [illegible] آل محمد پر درود بھیجنا بھی مراد ہے مگر اس حالت میں کہ [illegible] ان کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو اور ان سے نہ کوئی مخالفت رکھتا ہو۔ اور نہ ان کے مخالفوں کا دم بھرتا ہو۔ (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۱)

آتوا الزکوٰۃ سے مراد صدقہ فطرہ (حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

مراد یہ ہے کہ انبیاء علیہم [illegible] اپنی امت سے محمد و آل محمد پر ایمان لانے کا پختہ عہد و اقرار لیا تھا۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

والقولوا [illegible] تفسیر امام عسکری میں امام صادق [illegible] کہ یہ [illegible]

معانی الاخبار۔ مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ینفقو
کے یہ معنی مروی ہیں کہ ہم نے جو علم انھیں دیا ہے اُسے پھیلاتے ہیں۔ ترجمہ مقبول
ومن الناس سے مراد خلیفہ اول وثانی اور منافقین ہیں سے جو انکے ہمسر ہیں۔
تفسیر امام حسن عسکری میں ایک طولانی قصہ لکھکر ابوبکر وعمرؓ اور نو صحابہ مہاجر
وانصار کو شریک کیا ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صہ۔
فی قلوبھم مرض کی تفسیر یہ ہے کہ نبی اور وصی اور مومنین کی طرف سے کینہ وحسد
وغم وغصہ۔ ترجمہ مقبول صہ حاشیہ نمبر ۵۔
الناس سے مراد سلمانؓ وابا ذرؓ وعمارؓ ومقدادؓ۔ حاشیہ نمبر ا صہ
انؤمن کما آمن السفہاء سے مراد وہ لوگ جو نبی اور وصی اور انکے اصحاب سے ڈرتے رہتے
تھے۔ صہ حاشیہ نمبر ۲۔
وادعوا شہداء کم خطاب ہے اے منافقو تم اُن ملحدوں کو بلالو جنھیں آل محمدؐ کے
مقابلہ میں تم نے امام سمجھا تھا۔ صہ حاشیہ نمبر ا۔
عھد اللہ سے مراد علی مرتضےٰ کی امامت اور انکے شیعوں کی محبت [illegible]
کے بارہ میں لیا گیا تھا۔ حاشیہ نمبر ا صہ
[illegible] معصوم اور نوری مخلوق یعنی فرشتوں کا اجماع کامل خدا کے نزدیک
حجت خدا کی تعیین کے بارہ میں باطل ٹھیرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص
خود خلیفہ کے مقرر کرتے میں کس درجہ باطل ہوگا۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸۔
علم الاسماء سے مراد علیؑ وفاطمہؓ وحسنؑ وحسینؑ وائمہ اولاد حسینؑ اور اُن سب کے
شیعوں کے نام۔ اور اُن کے سرکش دشمنوں کے نام۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں۔
واللہ وہ اسماء ہم ہیں۔ تفسیر برہان حاشیہ نمبر ا صفحہ ۹
عرضھم یعنی محمدؐ و علیؑ وائمہؑ کے نور فرشتوں کو دکھلائے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۹

سے روایت ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؑ مکہ سے خروج کریں گے تو منادی پکار
گا کہ کوئی شخص کھانا و پانی نہ لے حجر موسیٰ اُن کے ساتھ ہوگا۔ جہاں اُتریں گے
اس سے چشمہ جاری فرما دینگے اس سے بھوکوں کا پیٹ بھر جا۔ [illegible] پیاسے
سیراب ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ نجف پہونچنے تک جاری رہے گا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۳
بِاٰیَاتِ اللّٰهِ سے مراد وہ [illegible] ہے جو محمدؐ اور انکی عترت طاہرہ کے
معجزات انبیاء اور ائمہ کی کتابوں میں ہیں۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا تفسیر امامؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ گنہگار رفتہ
رفتہ ولایت وصی رسولؐ وغیرہ وغیرہ کا بھی منکر ہو جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۴
[illegible] تفسیر امام عسکریؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ اے ہمارے
[illegible] توفیق تمکو دی ہے اس کا شکریہ ادا کرو کہ تم خاک پر سجدہ کرتے

(صفحہ ۱۵ حاشیہ نمبر ۱)

فذبحوھا جس شخص سے گائے خریدی گئی وہ علی مرتضیٰ اور اُن کی اولاد کی بزرگی
تسلیم کر لینے کے متعلق بڑا خوش اعتقاد تھا۔

اور مقتول جو زندہ ہوا تھا اُس نے علیؑ اور اولاد علیؑ کا واسطہ دیکر خدا سے
دعا کی کہ اس کو کچھ عرصہ [illegible] زندگی عطا فرمائے تو وہ دونوں جورو خاوند
ستر برس زندہ رہے [illegible] مر گئے پھر خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر قاتلین بھی
ان بزرگواروں کا واسطہ دیکر دعا کرتے تو ہم ان کا راز بھی فاش نہ کرتے پھر پچاس
لاکھ اشرفی میں گائے خریدنے والوں [illegible] ہو جانے پر گریہ وزاری کی تو
موسیٰ نے فرمایا کہ تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دیکر دعا کرو تو اللہ نے حکم دیا کہ فلاں
خرابہ کے فلاں موقع کو کھودیں تو وہاں ایک کروڑ اشرفی نکلی۔ محمدؐ و آل کا یہ
دنیاوی صلہ ہے کہ مال دو چند ہو گیا۔ (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۶)

یوم الموت - ورنہ قیامت میں تو ہم … کامل شیعہ سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ
و عمارؓ وغیرہ … کی ہر طرح سے حمایت و شفاعت کریں گے - اور ہمارا
معہ … ن کو جہنم سے اٹھا لائیں گے جیسے … شکار کو اچک لیجاتا ہے
یا کبوتر دانہ کو چن لیتا ہے - اور ایک گنہگار شیعہ کے عوض لاکھ ناصبی جہنم میں ڈال دیے
جائیں گے - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۱)

… سے توریت … (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۲)

و … مطلب … موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے علیؑ اور انکی
اور اولاد کے خیر الوصیین ہونے کے اقرار کا عہد لے اور اسی طرح … کہ شیعوں
کے خیر الامم ہونے … کا - (حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۲)

فاقتلوا … تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے حکم دیا کہ محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دیکر دعا
… پوجنے والے بھی … گئے اور اسی طرح دعا مانگی تو ان کا گناہ معاف
کردیا - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲)

… لک کی تفسیر امام عسکریؑ میں ہے کہ جب موسیٰؑ … اسرائیل سے علیؑ و
اولاد علیؑ کی امامت کا اقرار لینا چاہا تو بنی اسرائیل کے عذر پر بجلی گری اور وہ سب
مرگئے - بقیہ سے موسیٰ نے فرمایا کہ اب کیا کہتے ہو - انکی درخواست پر موسیٰؑ نے دعا
کی تو وہ لوگ پھر زندہ … اور کہا کہ ہم کو جہنم میں … محمدؐ و علیؑ کے آواز
سنتے ہی فرشتوں نے چھوڑ دیا - (حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۲)

و اذ … موسیٰ … محمدؐ علیؑ و فاطمہؑ
و حسنؑ و حسینؑ اور … عترت … (یہ بات قابل غور ہے کہ
واسطہ چودہ کا … (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲ -

… الحجر کی تفسیر تفسیر … عیاشی و کافی و الاکمال میں امام باقرؑ

اَفَكُلَّمَا کے متعلق بظاہر تفسیر یہ ہے کہ تم لوگ محمدؐ و علیؑ کے قتل کا ارادہ کرتے ہو اور باطن آیت کا مطلب بروایت امام باقرؑ مندرجہ تفسیر قمی۔ وہ منافقین مراد ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں قتل رسولؐ کا ارادہ کیا تھا۔ اور ایکدفعہ مدینہ میں قتل جناب امیرؑ کا۔ اور اس قصد کی بنا روہ حسد تھا جو علیؑ ابن ابی طالب کی بزرگی و شان کی اظہار کے سبب انکے دلوں میں رسولؐ کی طرف سے پیدا ہو گیا تھا۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اگر محمدؐ علیؑ کی محبت کا کسیوقت بھی ذکر کریں جسے تمھارا دل قبول نہیں کرتا تو کیا تم ... آل محمدؐ کے ایک گروہ کو جھٹلایا ہی کروگے اور ایک کو قتل کر دیا کروگے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۰

فتمنوا الموت جناب مصطفےٰؐ اور علیؑ۔ ... اور انکی اولاد کا تو یہ دعویٰ تھا کہ خدا کے دوست ہم ہیں اور جو ہمارے مخالف ہیں وہ خدا کے دوست نہیں ہو سکتے

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۲

عدو الجبریل تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مروی ہے کہ اس طرح اس امت کے یہودی یعنی نواصب کی مذمت فرمائی ہے کہ وہ جبرائیل و میکائیل و دیگر فرشتگان سے عداوت رکھتے تھے کہ وہ علیؑ کی امداد کے لئے نازل ہوتے رہے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۳

واتبعوا کے متعلق تفسیر قمی و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ... قصہ علم سحر کے ایجاد ہونے سے کفار سمجھتے تھے کہ ہم کو محمدؐ و علیؑ کی اطاعت سے استغنا ہو جائے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۴

راعنا کے متعلق امام موسیٰ کاظمؑ طولانی قصہ یہودیوں کا بیان کرکے فرماتے ہیں کہ سعد بن معاذ انصاری اس کو سمجھ گئے۔ اور کہا کہ اگر مجکو یہ بات پسند نہ ہوتی

احاطت بہ کی تفسیر تفسیر امام عسکریؑ میں بیان ہے کہ وہ بدی توبی سے
ہٹا وے پس وہ علی مرتضیٰؑ اور ان کے جانشینوں کی ولایت کا انکار کرتا
وغیرہ وغیرہ۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۸)

وبالوالدین [illegible] انا کافی میں امام صادقؑ سے اور امیر المومنین سے
ہے کہ رسول [illegible] فرمایا کہ میں اور علیؑ دونوں اس امت کے باپ ہیں

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۹

والیتمیٰ سب سے بڑا یتیم وہ ہے جو اپنے امام کی خدمت تک نہ پہونچ سکے
کہ ان [illegible] دین اور احکام خدا معلوم کرے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹
وا [illegible] ان محمد وآل محمد سے وہ کر زیادہ مستحق [illegible] دشمنوں
دینی معاملہ میں مقابلہ کریں۔ پس جو شخص انکو علمی قوت پہونچا کر اس لائق
کر دے کہ وہ نواصب خوارج کے حملوں کو دفع کر سکیں [illegible] ہوسے
پائیں اس کا درجہ سب مواسات کرنے والوں سے زیادہ ہوگا

حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹

ثم انتم کی تفسیر میں گویا خود رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس آیت سے
مراد اس امت [illegible] ہیں جو میری سب سے افضل اولاد کو قتل کرے گا میری
شریعت اور سنت کو بدل ڈالے گا۔ میرے حسین کو اس طرح قتل کرے گا جس
[illegible] نے یحییٰ اور زکریاؑ کو قتل کیا تھا۔ اور قیامت [illegible]
خدائے تعالیٰ اس گروہ پر اولاد [illegible] سے مہدیؑ کو مسلط فرمائے گا کہ ان
حضرت کے مددگار انکو تہ النار کر دیں۔ صفحہ ۱۹ حاشیہ نمبر ۲

وھو محرم کے متعلق تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت جناب ابوذرؓ غفا
اور عثمان بر [illegible] شان میں نازل ہو [illegible] طولانی قصہ اور ضمیمے کے
حاشیہ [illegible] صفحہ ۲۰

نبی مقرر کرنے سے پہلے عبد مقرر کیا۔ رسول مقرر کرنے سے پہلے نبی بنایا اور خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا۔ اور امام بنا۔ ۔ ۔ بعد خلیل بنایا اور سب مدارج طے ہونے کے بعد امام بنایا۔ کوئی مشرک قیامت تک امامت کے رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا زید ہو یا عمر و یا بکر۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۹

من الثمرات تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ لوگوں کے دل اہلبیت کی طرف مائل کر دے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۲۹

امۃ مسلمۃ سے مراد اہلبیت ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۰

ملۃ ابراھیم کے متعلق کتاب المجالس میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ملت ابراہیمؑ پر صرف ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں اور کوئی نہیں۔ صفحہ ۳۰ حاشیہ نمبر ۳

صبغۃ اللہ سے مراد عہد ولایت۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۲ حاشیہ نمبر ا

امۃ وسطا کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے اس آیہ۔ ۔ ۔ میں چند حدیثیں وارد ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ حلال و حرام خدا سے ہم واقف ہیں اور جس نے جو کچھ ضائع و باطل کر دیا اس کی گواہی ہم دینگے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہو کہ اس سے تمام مسلمان اہل قبلہ مراد ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۳

یعرفونہ کے متعلق تفسیر قمی میں حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے شان میں نازل ہوئی۔ قول مقبول۔ جو نبی کو یہود و نصاریٰ پیش آیا وہی اُن کے اوصیا کو اس امت کے یہود و نصاریٰ سے پیش آیا کہ ان کے مراتب سے انکار کیا اور اُن کے حق کو جان بوجھکر چھپایا۔ اور ان کے پیرو برابر چھپاتے رہتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۴

کہ رسول خدا کے بھائی اور وصی جناب علی [illegible] طالب پر جو ہو امت میرا [illegible] کہ اب میں کسی طرح تقدیم کروں وغیرہ وغیرہ۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۵

آیہ [illegible] کے متعلق امام حسن عسکری اور امام تقی اور امام ابو جعفر اور امام جعفر صادق [illegible] لانی قصہ کے فرماتے ہیں کہ قرآن میں [illegible] بغیر الف اور واو کے تھا۔ اس آیہ قرآن میں لفظ آیت سے مراد امام ہیں مطلب خدا کا یہ ہے کہ ہم کسی امام کو اس دنیا سے اس لئے نہیں اٹھا [illegible] ذکر فراموش [illegible] جائے بلکہ [illegible] اس کے صلب سے ایک شخص پھر پیدا کر دیتے ہیں جو اس کے مثل امام ہوتا ہے۔ صفحہ ۲۵ حاشیہ نمبر ۲

لن ید خلہا [illegible] کے متعلق تفسیر امام حسن عسکری میں حضرت علی سے اور امام جعفر صادق سے بعد طولانی حکایت کے منقول ہے کہ یہی وہ بہشت جو احسن طرح سے [illegible] وہ حرام ہے جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر حرام کیا ہے۔

صفحہ ۲۶ حاشیہ نمبر ا

الذین آتیناہم کے متعلق تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی اور کتاب کافی میں امام صادق سے منقول ہے کہ اس سے مراد [illegible] ہیں۔ صفحہ ۲۸ حاشیہ نمبر ۲

آیہ واذ ابتلیٰ ابراہیم کے متعلق کتاب الخصائل میں امام صادق سے روایت ہے کہ یہ وہی کلمات تھے جو آدم [illegible] تھے اور جس کی بدولت [illegible] قبول ہوئی تھی یعنی اے پروردگار میرے میں تجھ سے محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین کے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول فرما۔ کسی نے سوال کیا کہ اتمھن کا کیا مطلب ہے فرمایا [illegible] آل محمد اور کل اوصیاء رسول کی بزرگی تسلیم کر لی۔

کتاب کافی میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو

ہوں گے تب کہا جائے گا۔ اگر وہ خلائق پر علی خلیفہ خدا ہو گئے۔ پھر جو ان کے ساتھ
میں تھا انکے ساتھ جائے اور جو دوسروں کو (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کو امام سمجھتا تھا وہ
[illegible] کے پیچھے جائے جہاں وہ جائیں حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۸

وما ھم بخارجین من النار کے متعلق تفسیر برہان میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس سے
مراد علیؑ مرتضیٰ کے دشمن جو ابدالآباد جہنم میں رہیں گے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۹

غیر باغ ولا عاد کے متعلق کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ وہ بھی
مراد ہے جو امام پر خروج کرے اور عاد سے مراد غاصب ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰
(اہل فہم و علم سمجھ لیں کہ حضرت کس کس کو مراد لیتے ہیں) علامہ مقبول احمد شمیم امروہی کا
شعر [illegible] ہے

علی اگر [illegible] نہ ہوتا تو عمر کے منہ میں یوں لولا نہ ہوتا

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰

فی الباب [illegible] کے متعلق مولوی مقبول [illegible] فرماتے ہیں (ابلیس اور اس کے
پیروؤں سے زیادہ کوئی دشمن نہیں) پس محمد و آل محمد پر درود بھیجکر انکو دفع کرنا دشمنان
خدا سے لڑنے کا ثواب رکھتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۱۔ (شیعوں کی اصطلاح
خاص میں ابلیس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول [illegible]
مجلس میں ایک شخص کے کہنے پر جب ہر طرف سے جوتے پڑتے تھے تو اس نے کہدیا
بھائیو میری مراد ابلیس سے تھی کہ وہی پہلا ظالم ہے جس پر علمائے امامیہ اُن کی ذہانت
اور فراست کی تعریف کرتے ہیں۔

مقبول احمد نے اس اپنے فقرہ کو بریکٹ میں لکھکر اپنی ذہانت کو پیش کیا ہے
[illegible] مولوی مقبول احمد یہ اشتہار فرماتے ہیں کہ اس سے

[illegible] مراد مولی نہ ہوتا تو دامادوں میں وہ اول تھا

[illegible] (لوسار جاب [illegible])

یات [illegible] کے متعلق کتاب اکمال الدین و تفسیر عیاشی میں امام صادق سے روایت ہے کہ [illegible] ت مہدیؑ) کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۵

ان الذین [illegible] کے متعلق تفسیر صافی میں ہے کہ اس سے مراد علمائے یہود ہیں جو محمدؐ و علیؑ کی شہادت دینے والی [illegible] والی حلیہ مبارک [illegible] کو چھپاتے تھے اور وہ ناصبی مراد ہیں جو فضائل علی قرآن میں نازل ہوئے ہیں انکو چھپاتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۶

یلعنھم اللہ کے [illegible] و تفسیر امام حسن عسکریؑ [illegible] ہے بعد ایک قصہ طولانی [illegible] فرعون و ہامان اور اُن لوگوں کے جنہوں [illegible] حضرات کے ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا اور آپ کے القاب سے اپنے آپ کو ملقب کیا۔ انکی جگہ پر غصباً [illegible] اور ان کی سلطنت [illegible] ظلماً و جبراً حاکم ہو گئے [illegible] یعنی ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورینؓ) حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۷

کے [illegible] کے متعلق کافی [illegible] شی میں حضرت صا[illegible] [illegible] سے فلاں و فلاں (ابوبکر عمر و عثمان) کے دوست مراد ہیں جنہوں نے علی امام و لینا منجانب اللہ کو چھوڑ کر ان کو امام بنا لیا۔ پھر فرمایا وائمہ الکفر جدر وہ خود ہیں اور ظالم اُن کے پیروکار۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۳۸

اشد حباً للہ سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۸

واذ تبرأ [illegible] کے متعلق الاختصاص میں بروایت شیخ مفید اور امالی میں بروایت شیخ صدوق امام صادقؑ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی پکاریگا کہ [illegible] ان سے حضرت داؤدؑ کھڑے ہوں گے اُن کو منجانب اللہ جواب دیا جائے گا کہ تم مراد نہیں۔ پھر وہی پکارا جائے گا۔ علیؑ ابن ابی طالب کھڑے

ان کو اور اُن کی اولاد کو [illegible]۔

مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں [illegible] مخالف فرقہ (یعنی اہل سنت) سے بغیر
نافرمان [illegible] قول پر عمل [illegible] کیا جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۴۴

فمن شہد کے متعلق التہذیب مین امام صادقؑ سے وارد ہے کہ جب ماہ
رمضان شروع ہو جائے تو کسی شخص کو بلا ضرورت سفر جائز نہین۔ اور جائز سفر یہ
ہو سکتا ہے۔ حج۔ عمرہ۔ اپنے مال کی تلف کا اندیشہ۔ اپنے بھائی کی ہلاکت کا اندیشہ اور
اگر بھائی [illegible] کی تلف کا اندیشہ ہو تب اس کو خود سفر کرنے کی ضرورت نہیں مگر
تیئیسویں شب گزر جانے کے بعد مضائقہ بھی نہیں۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۴۴

الی اللیل سے مطلب یہ ہے کہ جانب مشرق کی سُرخی جاتی رہے اور سیاہی
اوپر سے اٹھ کر [illegible] سر سے گزر جائے۔ حاشیہ نمبر۱ صفحہ ۴۵

الی الحکام کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں [illegible] صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے
مراد حکام جور ہیں نہ عدل۔ تفسیر قمی میں ہے کہ چونکہ خدا جانتا تھا کہ حکام جور ہونگے
اس لئے پہلے ہی سے ممانعت کر دی۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۴۵

و اتوا البیوت من ابوابها احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے روایت ہے
کہ خدا نے علم کے اہل مقرر کئے ہیں اور کل بندوں پر ان کی اطاعت اپنے اس قول
سے واجب فرما دی ہے۔ [illegible] بیوت [illegible] انبیا ہیں اور ابواب
سے مراد اُن کے اوصیاء ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم وہ بیوت ہیں جس کے دروازوں
میں سے آنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔ ہم خدا کا دروازہ ہیں ہم اُسکے گھر ہیں جسمیں
آیا جاتا ہے۔ جس نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ تو بیشک
گھروں میں دروازوں سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر
فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا۔........ اب تو اس نے خود

زیادہ کوئی فقر نہیں ہے کہ مومن (شیعہ) مضطر ہو کر دشمنان آل محمد (سنیوں) سے [illegible] ت روائی کا طالب ہو اور اس پر صبر کرے۔ اور جو مال اُن سے ملے اُسے مال غنیمت سمجھے اُن پر لعنت کرتا رہے۔ اور معصومین کی ولایت کا ذکر اُس مال کی امداد سے تازہ کرتا رہے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۴

(جیسا مقبول احمد اور راڈیٹر [illegible] شمس و اثنا عشری و دیگر علما شیعہ اپنی تصنیفات و تحریرات میں تحریر کرتے رہتے ہیں) [illegible] بصار۔

حین الباس کی تفسیر میں مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ علی مرتضیٰ پر درود بھیجے [illegible] عدائے خدا کا دشمن رہے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۴۱

الحربا کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ حکم عام جماعت مسلمین کے لئے ہے نہ خاص اہل ایمان کے لئے ہے اہل علم سے مخفی نہیں کہ عامہ سے مراد سنی خاصہ سے مراد شیعہ۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۴۲

خیراً ان [illegible] تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اموال مردم میں ایک حق امام زماں کے لئے بھی قرار دیا ہے کہ کم سے کم [illegible] زیادہ ایک تہائی۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۴۲

علی الذین من قبلکم سے مراد انبیائے سابقین ہیں اُن کی اُمتیں مراد نہیں

او علی سفر کے متعلق بہت سی حدیثوں میں ائمہ معصومین سے منقول ہے کہ جو شخص سفر جائز میں ماہ مبارک رمضان کے [illegible] وہ ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص جو حالت اقامت میں روزے نہ رکھے۔ امام باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سفر میں [illegible] نماز کو قصر کیا اور اپنے ساتھ والوں کو قصر و افطار کا حکم دیا۔ جن لوگوں نے افطار نہیں کیا اُن کو رسول اللہ صلعم نے نافرمان فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ یہ لوگ قیامت تک نافرمان رہیں گے۔ امام علیہ [illegible] کہ ہم

اول وثانی (یعنی ابوبکر خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک
روایت کے بموجب صرف ثانی کے بارے میں اور ایک روایت کے بموجب معاویہ کے
بارہ میں بھی۔ صفحہ ۴۹ حاشیہ نمبر ۳

ویھلک الحرث والنسل کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ
سے روایت ہے کہ حرث سے مراد دین اور نسل سے مراد انسان (اور یہ ابوبکر کی شان
میں نازل ہوئی) دیکھو ضمیمہ مقبول واصلاح۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۴۹

امۃ واحدۃ کے متعلق تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادق نے فرمایا کہ یہ ذکر
نوحؑ سے پہلے کا ہے۔ ایک دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ سب
لوگ ابھی بدل گئے تھے۔ اور راضیائے آدم قابیل کے خوف سے تقیہ کئے ہوئے تھے اور اظہار
دین کی جرأت نہ کرسکتے تھے۔ کیونکہ قابیل کی طرف سے انکو قتل کی دھمکی دیجاتی تھی
صفحہ ۵۱ حاشیہ نمبر ۱

۹۔ ۱۶۔۱۰۹۔ المتطہرین کی تفسیر میں امام جعفر صادقؑ سے روایت
ہے کہ لوگ پہلے پتھر اور ڈھیلوں سے استنجا کیا کرتے تھے پھر پانی سے کرنے لگے پھر وضو کا
حکم آیا جسے رسول خدا صلعم نے کرکے دکھایا۔ اسی کی پسندیدگی کے اظہار کے لئے
خدا نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۵۴

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

آیۃ نساء کم حرث لکم کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے
فرمایا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ جس وقت تمھارا جی چاہے مباشرت کرلو۔
التہذیب میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ مطلب یہ ہے کہ سامنے سے جماع کرو
یا پس پشت۔ یہ لیکن قبل مراد ہے دبر ہرگز نہیں وطی فی الدبر اس آیت سے بھی اور
من حیث امرکم اللہ سے حرام ہے۔ صفحہ ۵۵ حاشیہ نمبر ۱

منقول ہے کہ جسے یہ منظور ہو کہ وہ ایسی مضبوط رسی پکڑے جو کبھی نہ ٹوٹے اُسے لازم ہے کہ میرے بھائی اور میرے وصی علیؑ کی ولایت قبول کرے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۶۶

من النور الی الظلمات کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد آلِ محمدؐ ہیں اور ظلمات سے مراد ان کے دشمن۔ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ میں بہت لوگوں سے ملتا جلتا ہوں تو مجھے اس سے تعجب آتا ہے کہ جو لوگ آپ سے تولی نہیں رکھتے اور فلاں فلاں (اشارہ ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ) کے دوست دار ہیں اُن میں امانت و سچائی اور وفا پائی جاتی ہے۔ اور جو لوگ آپ کے دوست دار ہیں ان میں نہ امانت ہے نہ وفا نہ سچائی۔ ابن ابی یعفور کا قول ہے کہ امام یہ سُن کر [illegible] ہو بیٹھے [illegible] مثل ایک غصہ ور شخص کے میری طرف [illegible] کر فرمایا کہ جو شخص امام ظالم کی ولایت کا قایل ہوا اور ایسے امام کو مانتا ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تو اس کا کوئی دین نہیں ہے اور جو امام عادل کی ولایت کا قائل ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے ہے۔ اُس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے عرض کی کہ اُن کا کوئی دین ہی نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب بھی نہیں۔ فرمایا کہ ہاں اُن کا کوئی دین نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب نہیں۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی یعنی گناہوں کی تاریکی سے توبہ و مغفرت کی روشنی کی طرف بوجہ ولایت امام عادل و منصوص من اللہ منتقل کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا والذین کفروا۔ الی آخرہ اس سے یہ مطلب ہے کہ پہلے وہ نورِ اسلام میں تھے جب امام ظالم کی اطاعت کی جو خدا کی طرف [illegible] ں کی ولایت تاریکی کفر کی طرف لے گئی نتیجہ یہ ہوا کہ کفار کے ساتھ [illegible] تعالیٰ نے اُن [illegible] لیے بھی جہنم واجب کر دیا۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ والذین کفروا سے عام کافر مراد نہیں ہیں۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۶۶

خالدون تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ

سورہ آل عمران مدنیہ

آیات محکمات وہ آیتیں ہیں جن کی عبارتیں صاف ہیں ان میں [illegible] یا کنجلک نہیں۔ صفحہ ۷ حاشیہ نمبرا

واخر [illegible] وہ آیتیں ہیں جن میں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور غرض اصلی ان کی یہ ہے کہ [illegible] ربانیین کی فضیلت تمام مخلوق پر ظاہر [illegible] کہ وہ کس طرح انکے معانی [illegible] ہیں اور کیونکر ان کا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں اور کس طرح [illegible] توحید اور معرفت خدا تک پہونچا سکتے ہیں [illegible] صادق سے اس آیت کی تاویل جو منقول ہے کہ محکمات [illegible] جناب امیر و ائمہ ہیں اور متشابہات [illegible] فلاں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۷۸

والراسخون [illegible] حاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہیں اور اس کی پوری پوری تاویل سے ہم واقف ہیں۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیر سے روایت ہے کہ پروردگار جانتا تھا کہ بدل [illegible] بہت سے تغیرات پیدا کر دینگے اس لئے اس نے اپنے کلام [illegible] منقسم فرمایا۔ ایک قسم تو ایسی ہے کہ اسے عالم و جاہل سب [illegible] ایسی ہے جسے وہی لوگ جانتے [illegible] ہیں صاف [illegible] تمیز صحیح ہے۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لئے کھول دیے ہیں [illegible] ایک قسم ایسی ہے جس کو سوائے خدا اور انبیا اور [illegible] سکتا۔ اور پروردگار عالم نے ایسا اس لئے کیا کہ اہل

کے دشمن گو کتنے ہی بڑے ... پرہیزگار ہوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

صفحہ ۷۶ حاشیہ نمبر ا

... کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت ... اُن کے پیرووں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۶۹

... عیاشی ... امام باقرؑ سے روایت ... یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان ... ہوئی۔ صفحہ ... نمبر ۳

للفقراء تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی اور وہ مہاجر ... کوئی چار سو آدمی تھے ... رسولؐ ... مسجد میں رہتے تھے اور اپنا وقت علم دین حاصل کرنے اور عبادت میں صرف کرتے تھے۔ صفحہ ۷۲ حاشیہ نمبر ا

الذین ینفقون تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب امیر کے پاس کسی وقت صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا ان میں حضرت نے ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک درہم خفیہ ایک علانیہ خیرات کر دیا۔ رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی پوچھا اے علی ایسا تم نے کیوں کیا عرض کی کہ خدا کا وعدہ پورا کرنے کے لئے۔

صفحہ ۷۲ حاشیہ نمبر ۲

یحاسبکم تفسیر عیاشی ... صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ ... اللہ نے اپنے ... بات واجب فرمائی ہے کہ اس شخص کو ہرگز جنت ... کے دل میں (خلیفہ) اول و ثانی کی محبت ... کے دانے کے برابر بھی ہو۔ صفحہ ۷۶ حاشیہ نمبر ا

کفٰہ درصل تقیہ تھا چالاکی سے تُقٰہ لکھدیا ہے۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیر سے منقول ہو کہ خدائے تعالیٰ ہم کو اپنے دین میں تقیہ کے برتنے کا حکم دیتا ہے (اس آیت میں) پھر ان حضرت نے فرمایا کہ خبردار خبردار ایسا نہ کرنا کہ تم تقیہ کو چھوڑ دو جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈالو۔ کیونکہ تقیہ کو چھوڑ دینا تمھارے اور تمھارے برادران کے خون کا بہانے والا تمھاری اور ان کی نعمتوں کا زائل کرنے والا اور ان کو دشمنان خدا کے ہاتھ سے ذلت پہونچانے والا ہے۔ حالانکہ تم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے بھائیوں کی عزت کرو۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کہ جو تقیہ کا منکر ہے وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اس لئے کہ اس قول (الا ان تتقوا) کا منکر ہے) امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ابن آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لئے مضطر ہو جائے اُس میں تقیہ جائز ہے اس لئے کہ اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے (تقیہ کے بارے میں اس قدر حدیثیں وارد ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ صفحہ ۴۳، حاشیہ نمبرا

یحبّون اللہ کے متعلق کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ دین سوائے محبت کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔

کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اسرار دین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ [illegible] کہ خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ پھر وہ خدا کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ واللہ کوئی بندہ کبھی خدا کا مطیع ہو گا مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ اپنی اطاعت کی حالت میں ہماری اتباع اس کے دل میں ڈال دے گا اور نہ کوئی بندہ ایسا ہے کہ ہماری اتباع کرے اور اللہ اُس کو دوست نہ رکھے اور قسم بخدا جو کوئی ہماری اتباع چھوڑ دے گا ضرور ہم سے بغض رکھیگا

باطل جو میراث رسول پر غاصبانہ قابض ہو جائیں وہ اس علم کا دعویٰ
جس میں سے فی الحقیقۃ ... کوئی حصہ مقرر ہی نہیں کیا ہے بلکہ
... خدا نے اپنا ولی مقرر کیا ہو اور ان کی ... خدا پر
باندھ کر اور ان لوگوں کی کثرت پر نازاں ہو کر جو ان کی اعانت و نصرت
... اور خدا اور اس کے رسول سے علانیہ ... کر کے ا
بنانے کے لئے منکر ہو گئے ہوں۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸

فِئَةٌ تُقَاتِلُ یعنی ... اور ان کے اصحاب)۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۹

اُخریٰ کافرہ یعنی مشرکین مکہ۔ صفحہ ۹، حاشیہ نمبر ۴

رضوان من اللہ کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے منقول
کہ دنیا اور آخرت کی لذتوں میں سے آدمیوں کے لئے کوئی لذت عورتوں
سے زیادہ نہیں ہے پھر ... فرمایا کہ اہل جنت جنت میں عورتوں
کی صحبت سے زیادہ کسی اور چیز کے خواہش مند نہ ہوں گے نہ کھانے کے نہ پینے
صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۲

اولو العلم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ... سے مراد
انبیاء اور اوصیاء ... قسط یعنی عدل پر قائم ہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۰

عند اللہ الاسلام اسلام سے مراد ہے توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت کی
پابندی جس کو جناب رسول اللہ صلعم نے رواج دیا۔ صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۲

تؤتی ... کے متعلق تفسیر عیاشی میں داؤد بن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے
... خدمت میں ... آیت ... کر عرض کی کہ بنی امیہ کو خدا نے ... بیشک
سلطنت ... عوام الناس کا جس طرف خیال جاتا ہے حقیقتاً یہ
نہیں ہے سلطنت ... عطا کی اور بنی امیہ نے اس کو غصباً لے لیا......
صفحہ ۸۲ حاشیہ نمبر ۲

بنی اسرائیل کے رؤسا اور بادشاہ اور ان کی طرف سے حضور خدا
زرانے والے تھے (بجذف قصہ طولانی) حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۸۵

ھو من عند اللہ کے [illegible] تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے (بجذف
طولانی) جناب [illegible] میں آئے۔ کھانا رکھا ہوا تھا جناب امیر نے پوچھا کہ فاطمہ
یہ ہمارے لئے کہاں سے آیا۔ پس جناب فاطمہ نے جواب دیا ھو من عند اللہ
یعنی حضرت مریم کے جواب کی بجنسہ نقل کر دی حاشیہ نمبر۵ صفحہ ۸۵

آیہ ما کان ابراھیم کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادق سے اور حضرت
باقر سے روایت ہے کہ ابراہیم دین محمد صلعم پر تھے۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۹۱

ان اولی الناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ
جن لوگوں کو حضرت ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تھی وہ ائمہ اور ان کے پیرو
ہیں تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ جناب امیر نے فرمایا کہ انبیا سے زیادہ
[illegible] ہیں جو ان کے احکام پر سب سے زیادہ عمل کریں
[illegible] طرف سے لائے ہیں پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ خصوصیت
رکھنے والا وہ ہے جو خدا کا زیادہ مطیع ہے۔ گو قرابت نسبی نہیں ان سے بعد رکھتا ہو
اور دشمن [illegible] وہ ہے جو خدا کا نافرمان [illegible] حضرت سے قرابت قریبہ
رکھتا ہو۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۹۱

[illegible] کی تفسیر میں جناب امیر فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں دو قسم کے
لوگ ہلاک ہوں گے ایک تو وہ محب جو میرا رتبہ [illegible] سے زیادہ بڑھائیں گے
اور دوسرے وہ دشمن جو میرا مرتبہ گھٹا [illegible] در پے رہیں گے اور جو لوگ ہمارے
بارہ میں غلو کریں گے اور ہمارا مرتبہ ہماری حد سے زیادہ بڑھائیں گے ہم خدا کے
حضور میں ان سے اپنی برارت اسی طرح ظاہر کریں گے جس طرح عیسےٰ ابن مریم

فرمایا کہ میری امت میرے پاس پانچ جھنڈوں کے تحت میں ہو کر آئے گی انمیں سے چار کے ماتحت تو بھوکے پیاسے جہنم میں بھیجے جائیں گے اور پانچویں کے پیرو سیراب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ صفحہ ۹۹ حاشیہ نمبر ۲

[illegible] مةٍ تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ آپ اُمةٍ کو ائمةٍ پڑھتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰۰

وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ حبل من اللہ سے مراد ہے کتاب اللہ اور حبل من الناس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰۱

وَاَنْتُمْ اَذِ [illegible] تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ آپ اذلہ کی جگہ [illegible] قلیل پڑھتے اور فرماتے کہ یونہی قرآن اترا تھا۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲

بخمسة آلاف تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ جو فرشتے بدر میں نازل ہوئے تھے [illegible] نہیں گئے۔ اور اس وقت تک نہ جائیں گے کہ جناب صاحب الامر کی نصرت نہ کریں۔ صفحہ ۱۰۴ حاشیہ نمبر ۱

لیس لک من الامر شئی تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام باقر کے سامنے کسی نے اس آیت کو پڑھا تو حضرت نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ واللہ اس [illegible] حضرت کو اختیار تھا اور اس آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جو تمہارا خیال گیا بلکہ میں تم کو اس کے مطلب [illegible] کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اس بات کی خبر دی کہ علی کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دیں تو حضرت نے قوم کی عداوت اور حسد کے بارے میں غور و فکر شروع کی .... حضرت رسول خدا صلعم حسد و [illegible] کے سبب تنگدل تھے اس سبب سے پروردگار عالم نے فرمایا کہ لیس لک من الامر شئی اس معاملہ میں تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے تم کو [illegible] کی ضرورت نہیں امر خدا ہے [illegible]

نضا [illegible] بعد اپنی بشارت ظاہر کریں گے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۴

میثاق النبیین کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے اُمم اللہ
اترا تھا بعد میں لفظ امم گرا دیا گیا۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ
آدمؑ سے لیکر ابتک جتنے نبی خدائے تعالےٰ نے [illegible] ہیں وہ سب دنیا
رجعت فرمائیں گے۔ اور جناب امیرؑ کی نصرت کرینگے۔ اور یہ بات خدا کے
قول سے ثابت ہے لتو منن بمحمدؐ پر ایمان لانا ولتنصرنہ اور تم سب ضر
اس علیؑ مرتضےٰ کے لئے نصرت کرنا۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۹۴

ولہ اسلم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل
حض[illegible] کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۵

کیف یھدی اللہ قوماً یہ دونوں آیتیں کل دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں نازل
ہوئی ہیں۔ زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہے گی۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ
ومن دخلہ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کعبۃ اللہ
میں اس حال سے داخل [illegible] حقوق کو اسی طرح پہچانتا ہو جس طرح کعبہ کا
شناسا۔ [illegible] اسکے گناہ معاف کردیے جائینگے اور دنیا و آخرت کی مہمات پوری
کی جائیں گی۔ صفحہ ۹۷ حاشیہ نمبر۵

بحبل اللہ تفسیر قمی [illegible] وارد ہے کہ حبل سے مراد ہے توحید اور ولایت
تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آل محمدؐ خدا کی وہ مضبوط رسی ہیں جن سے
متمسک [illegible] کا خدا نے اس آیت میں سب کو حکم دیا ہے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۹

ولتکن منکم اُمۃ تفسیر مجمع البیان میں ہو کہ امام صادقؑ اس کو آئمۃ پڑھتے
تھے۔ حاشیہ نمبر۶ صفحہ ۹۹

یوم تبیض وجوہ تفسیر قمی میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

دابوذ ... ان کو تھوڑی دیر بعد حق و باطل سمجھا یا گیا پس وہ لوگ جن پر
ایمان کی چکی کا پاٹ چل رہا تھا ... باطلہ سے قطعاً منکر رہے یہاں تک
کہ لوگ ... المومنین کو لائے ... مصالحت ہوئی۔ امام صادق سے
دریافت کیا گیا کہ رسول ... موت سے مرے یا قتل ... فرمایا کہ تو خدا کے
... دیکھتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ دو عورتوں
کو ... زہر کھلا دیا تھا۔ (مولوی مقبول احمد تفسیر فرماتے ہیں مطلب
کا یہی دو عورتیں ہیں۔ خدا اُن پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے۔

حاشیہ نمبر۳۔ صفحہ ۱۰۷

سنجزی الشاکرین کی تفسیر میں خود جناب امیر فرماتے ہیں کہ خدا نے دو مقام پر
انکے ثبات قدم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ نمبر۵

افمن اتبع رضوان اللہ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے مروی ہے کہ جو
خوشنودی خدا کے تابع ہیں وہ ائمہ ہیں اور جن ... اللہ کے نزدیک ہیں
وہ مومنین ہیں۔ اور جس قدر ان کو ہماری ولایت اور معرفت حاصل ہوتی جاتی
ہے اُسی نسبت سے ان کو ثواب دیا جاتا ہے۔ اور درجے بلند فرمائے جاتے ہیں۔

حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۱۱۲

بسخط من اللہ تفسیر عیاشی میں وارد ہے کہ ہر پھر کر غضب خدا میں گرفتار
... وہ لوگ ہیں جو حق امیر المومنین علیؑ اور حقوق ائمہ اہلبیتؑ کے منکر ہیں

حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۱۱۲

یستبشرون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ اس آیت میں اس
مقام پر ہمارے شیعہ مراد ہیں وہی بشارت دیں گے۔ وہی ہیں جن کو ... ہو نہ ... رنج۔

صفحہ ۱۱۴ حاشیہ نمبر۱

وس الطسق تفسیر قمی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت عباس عم رسول خداؐ اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۵

سورۃ النساء مدنیہ

فما استمتعتم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقرؑ بھی یونہی پڑھا کرتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۹

فیما تراضیتم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جس وقت تم میں اور عورت میں مدت متعہ ختم ہو جائے تو کچھ [illegible] کہ دونوں مل کر مدت متعہ کو بڑھا لو اور اس طرح کہہ کر کہ میں نے تجکو ایک اور مدت کے لیے حلال کر لیا۔

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل [illegible] محمد صلعم [illegible] اس کا اجرا ہوا۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہو کہ حضرت امیر المومنین یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن الخطاب نے [illegible] کر کے بند نہ کر دیا ہوتا تو زنا میں سوائے بدبخت کے اور کوئی مبتلا نہ ہوتا اور سبقت سے مراد یہ ہے کہ عمر نے غصبًا خلافت پہلے لیلی اور اپنے وقت میں متعہ کی ممانعت کی اور اپنا حکم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ امیر المومنینؑ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس کی اجازت کی طرف رغبت دلاتا۔ اور اس [illegible] کرتا اور لوگوں کو نافرمانی خدا یعنی زنا سے مستغنی کر دیتا۔ اور منع کرنے میں ایکمرتبہ تو عمر ابن الخطاب نے یہ کہا کہ دو متعہ جناب رسولؐ خدا کے عہد میں جاری تھے۔ میں اُن دونوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج ہو دوسرا متعہ نساء۔ اور دوسری مرتبہ یہ کہا کہ تین باتیں عہد رسول اللہ

ولا [illegible] تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے فرمایا کہ موت مو[illegible]
[illegible] نوں کے لئے بہتر ہے۔ صفحہ ۱۱۵ حاشیہ نمبر ا

زحزح عن النار محاسن الابرار میں رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ
نے خدا کا قول [illegible] اپنے عزت و جلال کی قسم کہ میرے بندوں میں
کوئی بندہ ایسا [illegible] رکھنے والا ہو اور میں اسے جنت سے [illegible]
جنت میں جگہ نہ دوں اور اس طرح میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ا[illegible]
کہ علی سے بغض رکھے اور میں اس سے بغض نہ رکھوں اور اسے داخل جہنم

صفحہ ۱۱۷ حاشیہ نمبر ۳

[illegible] ۱۱۹ [illegible] من انصار تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ظالمو[illegible]
کوئی مددگار نہ ہوگا مراد یہ ہے کہ ظالموں کے لیے امام نہ [illegible] کی کچھ
کرسکیں۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۱۹

من ذکر و انثیٰ ذکر سے مراد علیؑ اور انثیٰ سے مراد ہیں فاطمہؑ۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۴

اور بعضکم من بعض سے مراد یہ ہے کہ علی فاطمہ نبت [illegible] ہیں۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۴

فالذین ھاجروا اس سے مراد ہیں حضرت امیرالمومنینؑ اور [illegible]
صفحہ [illegible] نمبر ۵

واخرجوا من دیارھم اس سے مراد ہیں ابوذر غفاری۔ حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۱۹

واوذوا فی سبیلی سے مراد ہیں عمارؓ۔ صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۷

یا ایھا الذین امنوا کافی میں اس آیت کی تفسیر امام صادقؑ سے [illegible]
ہے کہ اماموں کا ساتھ نہ چھوڑو۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۴

بری - و دوست دار ہیں اُن کو بخشدے گا - امام صادق فرماتے ہیں ادنی
جہ شرک کا یہ ہے کہ دین میں ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرے اور اس کی
دن سے دوستی و دشمنی پیدا کرے - حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۳۶

رکوا لن ۸ تفسیر قمی میں امام باقر سے وارد ہے کہ اس آیت میں وہ لوگ ہے
دہیں جنھوں نے اپنے آپ کو آپ سے آپ صدیق اور فاروق اور ذی النورین
بنے لیا - حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۳۶

لجبت والطاغوت تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارہ
ں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد
یا - صفحہ ۱۳۶ حاشیہ نمبر ۳

بن الملک کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ الملک سے مراد ہے امامت اور خلافت
رالناس سے مراد ہے اہلبیت کو -

حدیث میں آیا ہے کہ ہم انسان ہیں اور شیعہ ہمارے صورت انسان باقی
رسب لوگ نسناس ہیں - صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ۱

یحسدون الناس کافی اور تفسیر عیاشی اور بہت سی اور کتابوں میں معصومین
سے منقول ہے کہ وہ محسود ہم ہیں فضل سے مراد درجہ امامت - صفحہ

ینا آل ابراہیم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ آل ابراہیم
ں سے رسول اور امام بنائے گئے - اور کیا حالت ہے ... عامہ کی کہ آل ابراہیم
ے بارے میں کتاب اور حکمت اور ملک عظیم کے ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمد
ے بارے میں اسی کا انکار کرتے ہیں - صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ۳

کتاب والحکمۃ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ کتاب سے
اد ہے نبوت او ... خدا داد اور بندوں کے ہر قسم کے جھگڑوں کا

اولی الامر کی اطاعت کا حکم بھی دے اور پھر ان ... کی اجازت بھی دے۔ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ نمبر ۳

الم تر ... تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زبیر بن عوام کے بارہ میں نازل ہوئی

صفحہ ۱۳۹ حاشیہ نمبر ۱

کافی میں امام صادقؑ سے بروایت طویلہ دریافت کیا گیا کہ بادشاہ وقت یا اس کے ججوں کے فیصلہ کے مطابق وہ مال حلال ہے یا حرام۔ فرمایا وہ حرام کھانے والا ہے بلکہ لازم ہے کہ ان لوگوں کو ڈھونڈیں جو ہماری احادیث کو ... ہمارے احکام کو جانتے ہوں لازم ہے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو کیونکہ ہم نے انکو تم پر حاکم بنایا ہے۔ جو اس کو قبول نہ کرے گا اس نے خدا کے حکم کا استخفاف کیا اور ہماری بغاوت کی اور جس نے ہماری بغاوت کی اس نے خدا کی بغاوت کی اور شرک کی حد تک پہنچ گیا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۳۹

اذ ظلموا انفسہم ... کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس جگہ امیر المومنینؑ کو مخاطب کیا ہے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۴۰

فیما شجر بینہم سے وہ معاہدہ مراد ہے جو ان منافقوں نے باہم کیا تھا کہ اگر محمدؐ کو خدا نے موت دی تو اس امر (خلافت) کو بنی ہاشم میں نہ جانے دیں گے۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۱

جاؤک ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جاؤک کے بعد یا علیؑ تھا۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۲

ما یوعظون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی ما یوعظون به فی علی یعنی علی کے بارے میں جو نصیحت کی گئی ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴۰

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نبیین سے رسول ... لقد ...

کسی اور جگہ قرار دیا اُس نے خدا کے حکم کی قطعی مخالفت کی اور جاہلوں کو اولی الامر سمجھا جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں انکو ہادی مانا اور یہ گمان کر لیا کہ وہ علم خدا سے استنباط کرینگے ۔ تو انھوں نے خدا پر بہتان باندھا اور حکم خدا اور اطاعت خدا سے دور ہو گیا ۔ صـ۱۴۴ حاشیہ

فضل اللہ علیکم : عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں رسول خدا اور رحمۃ سے مراد ہیں ائمہ ہدای علیہم السلام ۔ صـ۱۴۴ حاشیہ

الم تکن ارض اللہ : تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے جناب امیرؑ کا جہاد میں ساتھ نہیں دیا ۔ اور اُنسے کنارہ کشی کی فرشتوں نے اُن ... کہا فیم کنتم انھوں نے کہا ... یہ ہے کہ ہم کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ حق کس کی طرف ہے ۔ اسوقت انھیں یہ ندا ہوئی الم تکن ارض ... اس کا یہ ہے کہ کیا دین خدا اور کتاب خدا ایسی واضح نہ تھی کہ تم اس میں نظر کرتے اور حق و باطل کو پہچان لیتے ۔

نہج البلاغت میں جناب امیرؑ فرماتے ہیں ... وہ ہیں جن تک حجت پہنچ گئی ہو جن کے کانوں نے انکو سنا ہو اور جن کے دل نے سمجھکر انکو محفوظ رکھا ہو ۔ ح ۱۸۲

کتابًا موقوتًا : کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے موقوتًا کے معنی مفروضًا منقول ہیں ۔ صـ۱۵۱ حاشیہ

لتحکم : کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے واللہ بجز رسول خدا صلعم و ائمہ ہدی لوگوں ... فرمایا .... اور فرمایا کہ اس آیت کا حکم اوصیا میں بھی جاری ہے ۔

احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا اے ابوحنیفہ تو اپنے آپ کو صاحب الرائے سمجھتا ہے حالانکہ رسول اللہ کی رائے صائب تھی اور اوروں کی خطا کیونکہ

کہ ایک تو وہ کلام کلام خدا کا تھا جو خدا نے اپنے رسولوں سے تکلم فرمایا اور وہ بھی کلام ا[illegible] لوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ وہ خواب بھی کلام اللہ تھے جو رسولوں نے دیکھے۔ اور یہ وحی اور تنزیل جس کی تلاوت کی جاتی ہے وہ کلام اللہ ہے صفحہ ۱۶۵
لکن اللہ [illegible] تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی بما انزل الیک فی علی ان الذین کفروا وظلموا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل اس آیت کو اس شان سے لیکر نازل ہوئے تھے ظلموا آل [illegible] ھم تفسیر قمی میں منقول ہے کہ جناب ابو عبد اللہؑ اس طرح اس آیت کو تلاوت فرماتے۔ ظلموا آل [illegible] صفحہ ۱۶۵ ح ۳۹۲

[illegible] الرسول کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے یہ آیت اس طرح منقول ہے [illegible] فی ولایت علی۔ وان یکفروا بولایته علی۔ صفحہ ۱۶۵ حاشیہ ۴
(مطلب [illegible] ہے کہ یہ آیت یوں تھی دشمنوں نے نام نکال دیا)

وانزلنا الیکم نورا مبینا ایک قول کے مطابق [illegible] رسول خدا اور نور سے مراد قرآن اور ایک قول کے مطابق برہان سے مراد معجزات اور نور سے مراد [illegible] مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد ولایت علیؑ ہے [illegible] تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ برہان سے مراد رسول خدا اور نور سے مراد علیؑ [illegible] علیؑ مرتضیٰ [illegible] تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے مراد امامت امیر المومنینؑ اور ائمہ [illegible] حضرت کی ولایت اور اُن کے بعد جو ائمہ ہیں اُن سے متمسک ہونا۔ صفحہ ۱۶۷ حاشیہ ۲

سورۃ المائدہ مدنیہ

او فوا بالعقود تفسیر قمی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ رسالتمآبؐ نے اپنے

ما باقی سب نے اظہار کر دیا۔ اللہ نے اُن پر لعنت کی۔ ص۱۷۲ حاشیہ ۲

جناب امیرؑ کی یہ حدیث ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ وہ
ت ظاہر و مشہور ہو خواہ خائف و مغمور۔ ص۱۷۵ ح ۲

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان دو شخصوں سے مراد حضرت یوشع
ر کالب ہیں اور وہ دونوں حضرت موسیٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ ص۱۷۶ ح ۱

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تم لوگ ضرور
ے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلو گے۔ اور سرمو تفاوت نہ کرو گے۔ ....
ں کے بعد پھر امام نے فرمایا۔ حضرت ہارونؑ کے علاوہ جو وصی جناب موسیٰؑ اور شریک
تھے صرف چار نے اطاعت کی باقی سب نے نافرمانی کی بعینہ یہی واقعہ اس امت
ز اکہ بعد وفات رسول خدا امر خدا پر علیؑ و حسنینؑ و ... قائم
ہے باقی سب نافرمان ہو گئے .... یہاں تک کہ جناب امیرؑ کو قوت حاصل ہوئی
ر اپنے مخاصمین سے مقابلہ کیا۔ ص۱۷۷ حاشیہ ۱

حضرت آدمؑ نے اس زمین پر لعنت کی جس نے ہابیل کا خون قبول کیا تھا۔ ص۱۷۷

تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے آدمؑ کو وحی فرمائی کہ ہابیل
پنا وصی قرار دو۔ چونکہ سن میں قابیل بڑا تھا جب اُس نے یہ سنا تو اُسے بڑا غصہ آیا
ر امامت اور وصیت کا تو مستحق میں ہوں۔ ص۱۷۷ حاشیہ ۲

سیلہ: تفسیر قمی میں منقول ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے تقرب
ذریعہ امام حاصل کرو۔

عیون اخبار الرضا میں رسولؐ سے منقول ہے کہ ائمہؑ اولاد امام حسینؑ سے ہیں
ماننے انکی ... اُس نے خدا کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے
... اور خدا تک پہنچا دینے کا یکتا وسیلہ ہیں۔ ص۱۷۹ ح ۱

لی ہیں ... ولی اور والی ہے تم میں سے جو حاضر ہیں ... دیہ
بر پہونچا دیں۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ حق امانت ا... اور نیز
پ سنے ... بھی فرمایا ہے کہ ... رسولؐ کو ولایت ... یا اور
ن پر آیہ انما۔ ولیکم اللہ نازل فرمائی اور اولی الامر کی ... جب کی مگر لوگ
جھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ... خدائے تعالی نے اپنے رسولؐ کو حکم ... آیت
تفسیر ان کے لئے ایسی ہی کر دی جیسے کہ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی تفسیر کی تھی
جب خدا کا یہ حکم پہونچا تو رسول اللہ صلعم کو کسیقدر تردد ہوا خوف یہ تھا کہ لوگ
رتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں پس پروردگار عالم کی طرف رجوع کی
دا ادھر سے یہ وحی آئی۔ حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعہ پکارے
... ور علیؑ کو مولی مقرر فرما دیا۔ اور لوگوں کو یہ حکم دیدیا کہ جو حاضر ہو
وہ غائب کو اس امر کی خبر کر دے۔ ص۱۸۹ حاشیہ ۴

ما انزل الیک من ربک تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد
لایت امیر المومنینؑ ہے۔ ص۱۸۹ حاشیہ ۶

و حسبوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ ... گیا
وہ لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور پھر جب امیر المومنینؑ خلافت ظاہری پر
ائز ہوئے تو خدا نے ان لوگوں کی توبہ قبول کر لی۔ پھر بعد ان حضرت کے بہت لوگ
... کر لئے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ ص۱۸۹ حاشیہ ۱

... ت تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ
آیت حضرت امیرؑ اور حضرت بلالؓ مؤذن اور حضرت عثمانؓ ابن مظعون کے بارہ
میں نازل ہوئی ہے ان تینوں نے ایک ایک حلال فعل نہ کرنے پر قسم کھائی تھی ص۱۹۴ ح۲
لبلاغ المبین کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

اور آگے کہنے لگے کہ یہ [illegible] عم کے نفع کے لئے کہہ رہے ہیں اسوقت
یہ آیت نازل [illegible] روز غدیر خم آنحضرتؐ نے علیؑ مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لیکر [illegible] یہ فرمایا [illegible] کا [illegible] اور یہی آیت
پڑھ کر سنائی۔

تفسیر عیاشی میں مختصراً اس قدر واقعہ نقل ہوا ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں
[illegible] مفسرین اہل سنت سے قریب قریب یہی واقعہ درج کیا
گیا ہے [illegible] امام باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک جزو یہ ہے کہ
ولایت امیرالمومنین [illegible] خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین
[illegible] علی ابن ابی طالب [illegible] کا حکم سنا دینے پر موقوف ہے۔ جناب
رسالتمآبؐ نے [illegible] امت چونکہ ابھی ابھی کفر سے داخل [illegible] ہوئی ہے
تو اگر میں [illegible] اطلاع دوں گا تو کوئی کچھ کہیگا [illegible] اور کچھ
کہے گا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے زبان سے کسی سے نہیں کہی تھی۔
بلکہ صرف میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہونچا جسمیں
مجھے عذاب سے ڈرایا گیا [illegible] پہنچاؤں۔ چنانچہ [illegible] آیت یا
[illegible] بلغ [illegible] نازل ہوئی تو جناب علیؑ مرتضیٰ [illegible] خدا [illegible]
لبیک [illegible] ہیں ان میں سے ہر ایک کا خدا نے
ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کو بلایا چلے گئے۔ اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا
[illegible] چلا جاؤں سوال مجھ سے بھی کیا جائے گا۔ اور تم سے بھی اسوقت تم کیا
کہوگے سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ آپ [illegible] خدا پہونچا دیے ہماری
خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا اسے آپ [illegible] ادا فرمایا۔ آنحضرتؐ نے یہ سنکر تین مرتبہ
ارشاد فرمایا [illegible] (اے اللہ تو گواہ رہ) پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ

... نہیں دریافت کرتا۔ اسپر ... عرض کی ...
اللہ میں غضب خدا ... رسول خدا ... ہوں میرا قصور
معاف فرما دیجئے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی یا اطاعا ...
... تہذیب میں امام صادقؑ سے اس
... یہ وارد ہے کہ ... دو مسلمان ا
من غیرکم سے مراد ہیں یہود و نصاریٰ یا مجوس کے دو شخص۔ ص۱۹۹
... کافی میں امام باقرؑ ... ہے کہ ... پیغمبروں سے
انکے اوصیا کے بارے میں جن کو ... اپنی امت ... گئے تھے یہ دریافت
... کی کہاں تک تعمیل کی گئی۔ تو وہ جواب میں عرض کریں گے
کہ ہماری امتوں نے ... کیا ... نہیں اور

سورۃ الانعام مکیۃ

واجل ... تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مقرر کیا ہوا وقت
تو وہ ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حتماً و جزماً طے فرما دیا جس میں تاخیر ممکن ہی نہیں
اور مسمیٰ وقت وہ ہے کہ جس میں بداء ہوسکتی ہے۔ یعنی خدائے ... حکم کو مقدم
وموخر کردیتا ہے۔ ص۲۰۳ حاشیہ ۲

وَمَنْ بَلَغَ تفسیر مجمع البیان تفسیر عیاشی اور کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت
کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ آل محمدؑ میں سے ایک امام ہوتا رہے گا۔ جو قرآن کے
ذریعے سے اسی طرح امت کو ڈراتا رہے گا۔ اور اس کے مطالب اسی طرح لوگوں کو
پہونچاتا رہے گا جیسے رسول خدا صلعم۔ ص۲۰۶ حاشیہ ۱

واللہ ربنا ما کنا مشرکین کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ

سے بڑی ہے اور ہمارا غلبہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ حضرت وہاں سے واپس آئے اور ہم کوفہ میں داخل ہوگئے۔ حضرت پیچھے پیچھے مسجد میں آہستہ آہستہ ... رہے اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ قسم بخدا میں نہ مانوں گا ... میں ایسا نہ کروں گا۔ واللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے ... یہ آپ کس سے باتیں کرتے ہیں۔ میں تو کسی کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا اے جابر بہت ... اس وقت مجھے دکھلایا گیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیخین (ابوبکر وعمر) اور انکے لشکر بہت سے تابوت میں مقید ہیں اور عذاب پا رہے ہیں اور اُن دونوں نے چیخکر کہا ہے کہ اے ابوالحسن اے امیرالمومنین ہم کو دنیا میں واپس بلائیے ... اور ولایت کا اقرار کریں گے۔ میں نے وہ الفاظ کہے پھر ... یہ آیت تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے جابر جو شخص وصی نبی کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محشور کیا جائے گا۔ اور میدان حشر میں اوندھے منہ پھرایا جائے گا۔ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ ملا۔

فانهم لا یکذبونك کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ اور امیرالمومنینؑ ذال کو مشد... پڑھتے تھے۔ بلکہ اس کو کسرہ زیر سے پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے مراد اس سے یہ ہے کہ وہ لوگ کوئی ایسی بات پیش نہ کرسکیں گے ... رے حق سے ... رت ہو جائے۔ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ ملا

فصبروا تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے آپ نے حدیث طولانی میں فرمایا کہ رسولؐ خدا نے ہر حال میں صبر فرمایا۔ تو پھر آنحضرتؐ کی اولاد سے ائمہؑ نے کی اُن کو بشارت دی گئی۔ اور خدا نے ان کا وصف بھی صبر ہی کی بابت فرمایا اور یہ ارشاد کیا۔ وجعلنا هم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایتنا یوقنون اور بنے انکو بوجہ انکے صبر کرنے کے اور اسلئے کہ وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

صحاب صفہ کو بوجہ ایمان میں سابق ہونے کے اشراف قریش پر فضیلت دی تھی ۲۱۱

قل لو ان عندی کافی اور تفسیر برہان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے .... مجھے جلدی ہے ... اور تم میرے بعد میرے اہلبیت پر ظلم کرو .... اور خدائے تعالیٰ نے محمدؐ کی مثال سورج سے ... علی مرتضیٰؑ کی چاند سے جیسا فرماتا ہے ھو الذی جعل الشمس ص۲۱۳

... من ورقة تفسیر عیاشی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ورقہ سے مراد وہ بچہ ہے جو ولادت کے وقت معین سے پہلے ساقط ہو جائے اور رطب سے مراد وہ نطفہ ہے جو رحم مادر میں ساکن ہو۔ اور یابس سے مراد وہ بچہ ہے جو صحیح وسالم پیدا ہو۔ اور کتاب مبین سے مراد ہے امام مبین۔ ص۲۱۴

احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے ایک حدیث منقول ہے کہ تمہارے آقا امیر المومنینؑ کے واسطے اللہ نے فرمایا کہ من عندہ علم الکتاب اور اس کتاب کا ... رت کے پاس ہے۔ ص۲۱۴

الذین یخوضون تفسیر قمی میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ ... لایا ہو وہ ہرگز ایسے جلسہ میں نہ بیٹھے جس میں کسی امامؑ کی غیبت یا بدگوئی کی جاتی ہو۔ ص۲۱۵

اور حضرت ابراہیمؑ کا نانا تھا یا چچا زیادہ روایات چچا ہونے کی پائی جاتی ہیں ملکوت السموات بعینہ یہی حالت رسول خدا ... اور امیر المومنینؑ اور حضرات ائمہ ہدیٰ کو پیش آئی تھی۔ ص۲۱۶

لم یلبسوا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے معنی منقول ہیں کہ رسول خداؐ نے ولایت علیؑ اور اولاد علیؑ کی نسبت جو حکم پہنچایا اس پر ایمان لائے اور اس کو ابوبکر و عمر کی دوستی کے ساتھ مخلوط نہ کیا۔ ص۲۱۷

تو رات کو شادی کرو اس لئے کہ خدا نے رات کو سکون و قرار مقرر فرمایا ہے۔ حسنؑ
بن علیؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے امام رضاؑ کو فرماتے سنا کہ خدائے تعالیٰ نے رات کو بھی
سکون واجب قرار دیا ہے۔ اور عورات کو بھی لہٰذا شادی بھی رات کو کرو اور کھانا بھی
رات ہی کو کھلاؤ۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رات کو شادی کیا کرو۔ اور دن کو
حاجتیں نہ طلب کیا کرو اس لئے کہ رات اندھیری ہے۔ ص۲۲۱

النجوم تفسیر قمی میں ہے کہ النجوم سے مراد ہیں آل محمدؐ۔ ص۲۲۲

ظلمات اس اندھیرے کو نور آل محمدؐ دور کر سکتا ہے۔ ص۲۲۳

فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے ...... فرمایا
مستقر سے مراد وہ شخص ہے جس کے قلب میں خدائے تعالیٰ نے ایمان کو اس طرح
مستقل طور پر قرار فرما دیا کہ پھر اس سے کبھی علیحدہ نہ ہو۔ اور مستودع سے مراد وہ
شخص ہے کہ ایمان اس کو کچھ عرصہ کے لئے سپرد کیا گیا اور پھر اس سے چھین لیا گیا
چنانچہ زبیر ابن العوام ایسے ہی لوگوں میں تھا۔ اور امام صادقؑ کی حدیث میں لکھا
ہے کہ جس وقت رسول خداؐ نے انتقال فرمایا اس وقت زبیر ایمان کی روشنی میں
اپنی تلوار لیکر چلا آیا۔ اور اس نے صاف یہ کہدیا کہ ہم علیؑ کے سوا کسی کی بیعت نہ
کریں گے اور یہی زبیر تھا کہ جناب امیرؑ کے زمانہ میں تلوار کھینچکر آیا وہ پہلا رہا...
اور کہا کرتے تھے کہ خدا تو زبیر کا پیدا کرنے والا ہے اور ابلیس شریک ہے۔ ص۲۲۱

لا تجہروا — الکافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے فرماتے تھے کہ خبردار دشمنان
خدا کو ایسی جگہ برا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے زیادتی
کرنے [illegible] لگیں۔ ص۲۲۲

الاعتقادات میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے آکر عرض کیا
یا ابن رسول اللہ ہم نے مسجد میں دیکھا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں (صحابہ) پر علی الاعلان

ایک مسلمان نے ذبح کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا۔ فرمایا اس کو نہ کھاؤ۔ صـ ۲۲۲

نور ا یمشی کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے مراد ایسا امام ہے جس کی امامت کا قائل ہونا چاہیئے۔ صـ ۲۲۳

کمن مثلہ فی الظلمات سے مراد وہ شخص ہے جو امام کو نہ پہچانتا ہو۔ صـ ۲۲۳

او من کان میتا کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کی مٹی کافر کی مٹی سے ملی ہوئی تھی۔ صـ ۲۲۴

نبوت حسب و نسب اور مال پر موقوف نہیں ہے جس سے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے مخصوص و مختص فرما دیتا ہے۔ صـ ۲۲۶

نولی بعض الظالمین کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ [illegible] ہمیشہ انتقام ظالم ہی کے ذریعے لیا ہے۔ صـ ۲۲۹

فللہ الحجۃ البالغۃ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اللہ کی دو حجتیں ہیں ایک حجت ظاہری اور ایک حجت باطنی۔ حجت ظاہری تو رسول و انبیا و ائمہ معصومین ہیں اور حجت باطنی خود ان کی عقلیں۔ صـ ۲۳۴

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے جتنے ذوی العقول ہیں ہم ان سب پر خدا کی حجت بالغہ ہیں۔ صـ ۲۳۴

و ان ھذا صراطی روضۃ الواعظین میں رسول خداؐ سے اس آیت کے بارہ میں منقول ہے کہ میں نے خدا سے درخواست کی کہ اس آیت کو علیؑ کے بارے میں قرار دیدے چنانچہ اسنے قرار دیدیا۔ صـ ۲۳۵

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فرمایا اس آیت سے مراد ہے ولایت علیؑ اور اوصیاء علیؑ فاتبعوہ کے متعلق فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد علیؑ ابن ابی طالب کی پیروی ہے ولا تتبعوا السبل کے متعلق فرمایا کہ

وِتْرًا آخَرَ عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ امام مہدیؑ قاتلانِ حسینؑ کی اولاد کو قتل کریں گے۔

خَلِیْفَۃُ الْاَرْضِ جیسے کہ اہل اسلام جو یہود و نصاریٰ اور مجوس کی سلطنتوں کے فاتح اور اُن کی تصرف و تسلط کے قائم مقام ہیں۔

سورۃ الاعراف مکیۃ

۱۱ ـ ـ ـ المص معانی الاخبار میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان حروف کے معنی اَنَا اللّٰهُ الْمُقْتَدِرُ الصَّادِقُ یعنی میں زبردست سچا اللہ ہوں اور نیز اسی کتاب میں اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص جو زندیق تھا حضرت کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ خدا نے جو اپنی کتاب میں المص فرمایا اس سے کیا مطلب نکالا۔ اس میں حرام و حلال کیا چیز ہے جس سے لوگوں کا نفع ہو راوی کہتا ہے کہ امام کو یہ سنکر غصہ آیا فرمایا وائے ہو تجھ پر خاموش رہ الف کا عدد ایک اور لام کے تیس اور میم کے چالیس اور صاد کے نوے۔

بتا سب کا مجموعہ کیا ہوا اُس نے عرض کی ایک سو اکسٹھ فرمایا جب ۱۶۱ ختم ہو جائے گا تو بنی امیہ کی سلطنت ختم ہو جائے گی۔ راوی کہتا ہے کہ جب ۱۶۱ ختم ہوا تو بنی امیہ کی سلطنت جاتی رہی۔ ص ۲۳۸

وَ الْوَزْنُ احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں (بخوف قصہ و دلائل) اور عقائد و اخلاق و اعمال کی جانچ انبیا و اوصیا کا کام ہے اس لئے کہ خود کس قدر نا کس قدر پیروی کی یہ توقع ہے اور ان کا انکار کس درجہ کا تھا اور ان کی شریعت و سنت سے کہاں تک دوری رہی یہ بڑی ہے لہذا امامت کی میزان اس امت کے لئے وہی اور وہ شریعت جو نبی نے پہنچائی اور

اس سے فلاں اور فلاں (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی ولایت و خلافت مراد ہے۔
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ہے علیؑ کے راستہ سے ہٹا دینا۔
یعنی ان لوگوں کی پیروی تمکو علیؑ کے راستہ سے ہٹا دے گی۔

احتجاج طبرسی میں رسول خداؐ کے خطبہ غدیر خم کے یہ فقرات منقول ہیں اے گروہ مردمان خدا نے مجکو امر فرمایا اور نہی فرمائی اور میں نے علیؑ کو امر کیا اور نہی کی پس علیؑ خدا کی امر و نہی سے واقف ہیں اے گروہ مردمان وہ سیدھا رستہ جس کی پیروی کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے میں ہوں اور میرے بعد علیؑ اور اس کے بعد وہ ائمہؑ جو میرے بیٹے ہیں۔ اور اس کے صلب سے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ حق کی راہ بتائیں گے۔ اور حق پر قائم رہیں گے۔ ص۲۲۵

هَلْ يَنْظُرُونَ الاکمال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس آیات سے مراد ائمہؑ ہیں اور آیات [illegible] قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ہیں پس جس دن حضرتؑ کا ظہور ہوگا اس دن کسی کا ایمان لانا اسے مفید نہیں ...... پھر اس حدیث کے راوی [illegible] ہیں قائم آل محمدؐ کا ظہور فرمانا۔ ص۲۳۶

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے سب جہنم میں جائینگے سوا [illegible] کے اور وہ ایک وہ ہوگا جو میرے وصی علیؑ کی پیروی کرے گا۔ ص۲۳۷

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس امت میں دین ابراہیمؑ پر چلنے والے سوا [illegible] رہا ہے شیعوں کے کوئی نہیں ہے [illegible] منقول ہے [illegible] ملت ابراہیم پر ہیں۔ اور کل دوسرے اس سے الگ ص۲۴۲

سے منقول ہے یہاں مراد ہیں سب کے گروگھنٹال یعنی ائمہ جور (ابو بکر و عمر و عثمان)
سجّین یہ حضر موت میں ایک وادی ہے جس کا مشہور نام برہوت ہے۔ صفحہ ۲۴۶
الحمد للّٰہ الذی ھدٰنا کافی میں امام صادقؑ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ
جب قیامت کا دن ہوگا تو رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ اور وہ ائمہ معصومینؑ جو انکی اولاد
سے ہیں بلا کر لوگوں کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے پس جس وقت اُن کے شیعہ اُنکو
دیکھیں گے وہ کہیں گے الحمد للہ مطلب یہ ہے کہ ہم کو امیر المومنینؑ اور ائمہؑ کی ہدایت
کے قبول کرنے کی توفیق ملی ۔ صفحہ ۲۴۶
فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ کافی اور تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے اور تفسیر عیاشی میں
امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ موذن امیر المومنینؑ ہوں گے۔ اور تفسیر قمی میں اسقدر
اور ہے کہ اس قدر بلند آواز سے اعلان کریں گے کہ تمام مخلوق سُن لیگی۔ تفسیر مجمع البیان
اور معانی الاخبار میں خود امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ وہ موذن میں ہوں۔ رجالٌ
سے تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رجال سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ صفحہ ۲۴۷
وَعَلَى الْاَعْرَافِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اعراف سے مراد وہ
ٹیلے ہیں جو جنت اور جہنم کے مابین ہوں گے۔ صفحہ ۲۴۷
کافی میں امیر المومنینؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اعراف پر ہم ہونگے
اور اپنے نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے۔ اور اعراف ہم
ہیں کہ خدائے تعالیٰ پہچانا ہی نہیں گیا ہے مگر ہماری معرفت کی راہ سے۔ اور اعراف
ہم ہیں کہ ہم کو خدائے تعالیٰ صراط کے اوپر قائم کریگا پس جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا
مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اُسے پہچانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں بھی کوئی نہ
جائے گا مگر وہ جو ہم کو نہ پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اسے [illegible] ہوں گے۔ البصائر اور احتجاج
[illegible] میں بھی اسی طرح ہے۔ اللہ نے اپنی معرفت کی صراط سبیل راہ اور باب

س کی توضیح و توجیہ میں بیان فرماتے ہیں کہ اس قسم کی آیات اور حدیثیں متشابہات
میں داخل ہیں جن کی واقعی تفسیر راسخون فی العلم (علی و ائمہ) کے پاس ہیں۔ ص۲۴۹

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ … تفسیر قمی میں منقول ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ کے ذریعہ سے
زمین کی اصلاح کر دی تھی مگر لوگوں نے بعد رسولؐ جب امیر المومنینؑ کی اطاعت چھوڑ
دی تو پھر اس کو خراب کر دیا۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے
رسولؐ خدا کے ذریعہ سے اس کی اصلاح کی۔ ص۲۵۰

[illegible] نکدا ۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ ائمہ معصومینؑ کا علم حکم خدا سے بکثرت شائع
[illegible] اور اس کا نفع بھی کثیر ہے اور ان کے دشمنوں (اصحاب رسولؐ) کا
اول تو علم ہی قلیل ہے۔ اور اگر کچھ ہو بھی تو اس سے کسی کو کچھ نفع نہیں بلکہ وہ ناقص
[illegible] ص۲۵۱

[illegible] وارد ہے کہ عمرو بن العاص نے امام حسینؑ سے عرض کیا تھا کہ
[illegible] ہے کہ آپ حضرات کی داڑھیاں ہم لوگوں سے بڑھی ہوئی اور گھنی ہوتی ہیں
تو [illegible] آیت تلاوت فرمائی۔

آدمؑ سے نوحؑ تک دس پشتیں گزری تھیں کہ سب انبیا اور اوصیا تھے مگر چونکہ پوشیدہ
تھے اس وجہ سے قرآن شریف میں بھی ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ص۲۵۱

أَلَا … لِلّٰہ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سب سے بڑی نعمت جو
خدا نے اپنی مخلوق کو عنایت کی وہ ہماری ولایت ہے۔ ص۲۵۲

وَمَا وَجَدْنَا تفسیر عیاشی میں بروایت ابوذر منقول ہے کہ بجز اہلبیت رسولؐ
[illegible] شیعوں کے ایک گروہ قلیل کے اور کسی نے عہد خدا کو پورا نہیں کیا۔ ص۲۵۹

آ… تفسیر عیاشی میں وارد ہوا ہے کہ اس دن فرعون کے درباریوں
میں [illegible] تھا ورنہ وہ ان دونوں کے قتل کا مشورہ دیتا۔ امام علیہ السلام نے

ہم کو مقرر کیا ہے۔ ص۲۴۷

... الاعراف تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اعراف جنت و دوزخ کے مابین کی بلندیاں ہیں۔ اور رجال سے مراد ائمہؑ ہیں جو اپنے گنہگار شیعوں کو ان بلندیوں پر لئے ہوئے کھڑے ہونگے۔ اور شیعہ گناہوں سے پاک ہوں گے وہ جنت میں جا چکے ہوں گے۔ تو ائمہ گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے کہ جو تمہارے بھائی جنت میں جا چکے ہیں دیکھو کس طرح جنت میں بے حساب داخل ہو گئے چنانچہ وہ ان کی طرف دیکھ کر ان کو سلام کرینگے۔ جیسے خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الخ پھر ان سے کہا جائے گا کہ اپنے دشمنوں (صحابہ رسولؐ و اہلسنت) کو جہنم کی طرف دیکھیں اس وقت کی حالت خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ الخ اور اس وقت اصحاب الاعراف یعنی انبیا اور اوصیا ان لوگوں سے جن کو پہچانتے ہوں گے اور وہ جہنم میں ہوں گے فرمائیں گے مَا اَغْنٰی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ الخ پھر ان گنہگار شیعوں کے دشمنوں سے جو جہنم میں ہوں گے خطاب فرما کے دریافت کریں گے ... لاءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ الخ اس کے بعد ان گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا ... الخ ص۲۴۸

یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ تفسیر قمی میں ہے کہ ... ظہور قائم آل محمدؐ اور ... جو کچھ وعدہ اور وعید ... ظاہر ہو جائے گا۔ ص۲۴۹

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اتوار کے دن خدائے خیر کو پیدا کیا اور شر پیدا کرنا اس کا کام نہیں۔ ص۲۴۹

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ... الفقیہ اور التہذیب ... ارقؑ سے منقول ہے کہ چونکہ چھ دن آسمانوں و زمینوں اور ... زمین کے بنانے میں صرف ہونگے اس لئے سال میں ... سو ساٹھ دن کے صرف ۳۵۴ دن رہ گئے۔ علامہ مولوی مقبول احمد

فرمایا کہ اسی طرح ہماری ایذا کے درپے وہی ہوتا ہے جس کی ولادت میں کوئی خباثت ہو (ولد الزنا ہو) صفحہ ۲۷

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ نے اس آیت کی تلاوت کرکے فرمایا۔ کہ جو کچھ اللہ کا ہو وہ رسول کا ہے اور جو کچھ رسول کا ہے وہ بعد رسولؐ امام کا ہے۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہم نے خدا کی کتاب میں پایا یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ ہمیں ہیں اور ہمارے اہلبیت وہ ہیں جن کو اللہ نے اپنی زمین کا وارث کیا ہے اور متقی ہیں ہم اور پوری زمین ہماری ہے پس مسلمانوں میں سے جو کسی حصہ زمین کو آباد کرے تو اسے لازم ہے کہ اس کا خراج اہلبیت امام کی خدمت میں پہونچا دیا کرے۔ اور جب اس زمین کا کوئی دوسرا مسلمان مالک ہو تو اسے بھی "امام اہلبیت کو خراج دیا کرے یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ظہور فرمائیں گے اور تلوار کے زور سے ...... وہ منافقین کو سب کو نکال دینگے صرف اس زمین کی ملکیت مسلم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی۔ صفحہ ۲۶۲

وَ کَتَبْنَا لَہٗ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے علم جفر کے بارے میں منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو تختیاں جنتی زبرجد کی حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمائیں ان میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا وہ سب درج تھا جب موسیٰؑ کا آخری وقت آیا تو انکو حکم ہوا کہ زینت نامی پہاڑ میں ان تختیوں کو امانت رکھدو۔ اس حکم کی تعمیل کی گئی جب رسول خداؐ کی بعثت ہوچکی تو یمن کا ایک قافلہ حضرت کی خدمت میں آیا تھا۔ انکا گذر اس پہاڑ کی طرف ہوا۔ انکو وہ تختیاں دکھائی دیں انھوں نے اٹھا لیا۔ رسول خداؐ کی خدمت میں جب آئے ...... تو وہ تختیاں حاضر کردیں آنحضرتؐ نے وہ امیر المومنینؑ کے سپرد فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ ان کی حفاظت کرنا ان میں علوم اولین و آخرین ہیں جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ خدا کے حکم سے ان کی نقلیں بھی

مقتول ید اللہ کے ہاتھ سے ہوئے۔ پس اس میں تمھارا کونسا کمال ہے کہ خواہ مخواہ پانچویں سوار بنتے ہو۔ ص۲۸۴

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ کافی میں امام صادقؑ ... کہ حیات سے مراد جنت ہے اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے ولایت علی مرتضیٰؑ مراد ہے۔ کہ آنحضرتؐ کا اتباع کرنا اور ان کی ولایت کا تسلیم کرنا تمھارے امور کو پریشانی سے بچائے گا ص۲۸۵

فِتْنَةً لَا ... عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ رسول خداؐ کے انتقال کے بعد ہی جو فتنہ لوگوں کو پیش آیا وہ یہ تھا کہ علی مرتضیٰؑ کو لوگوں نے ... اور غیر شخص سے بیعت کر لی۔ حالانکہ رسولؐ خدا نے صاف ارشاد فرمایا تھا کہ علیؑ کا اور آل محمدؐ میں سے جو وصی ہوں گے انکا اتباع کرنا اور عبد اللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میرے جانشین کے بارے میں علی مرتضیٰؑ پر ظلم کرے گا وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور ان کل انبیا کا انکار کیا جو مجھ سے پہلے ہو گزرے۔ ص۲۸۵

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ علل الشرائع میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ مومن کی طینت میں کافر کی اور کافر کی طینت میں مومن کی کچھ طینت ملا دیتا ہے۔ اعمال میں نیکی و بدی اسی اثر سے ہے پھر خدائے تعالیٰ قیامت میں ہر ناصبی سے مومن کی طینت اور اس کے متعلقات معہ کل اعمال نیک کے لیکر مومن کو واپس ... دے گا اور ہر مومن سے ناصبی کی طینت اور اس ... معہ کل اعمال بد کے لیکر ناصبی کو واپس کر دے گا۔ اور یہی مقتضائے عدالت ہے۔ ص۲۸۵

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ ... تفسیر عیاشی میں ہے کہ ایک شخص نے امام باقرؑ سے سوال کیا کہ میں بنی امیہ کی طرف سے حاکم تھا دولت جمع کی۔ فرمایا کہ تیرے اہل و عیال

حسین امامت بھائیوں میں کبھی نہ جائے گی بلکہ اس کا اجرا علیؑ ابن الحسین سے اولاد اور اولاد کی اولاد میں ہوتا رہے گا۔ ص ۲۹۷

سورۃ التوبہ مدنیہ

اذان من اللہ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ اس اذان سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور امیر المومنینؑ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

یوم الحج الاکبر معانی الاخبار اور علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس ... حج اکبر اس لئے کہا کہ اس سال مسلمان اور مشرکین سب حج ادا کرتے تھے کافی اور معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں انہیں حضرت صادقؑ سے متعدد حدیثوں میں منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے ... اور حج اصغر سے عمرہ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے عرفہ کا دن ص ۲۹۷

ائمۃ الکفر تفسیر قمی میں منقول ہے کہ ... نازل ہوئی اور امیر المومنینؑ نے اس آیت کو پڑھ کر لڑائی کی اور ایک طولانی قصہ درج ہے تفسیر عیاشی میں ... سے منقول ہے کہ اہل بصرہ سے کچھ لوگ طلحہ و زبیر کی نسبت مجھ سے دریافت کرنے لگے میں نے کہا وہ دونوں ائمہ کفر میں سے تھے ... آیت ... اس کی تعمیل نہیں ہوئی تھی۔ آج ہوتی ہے۔ کوئی ان سے نہیں لڑا یہاں تک ...

قاتلوھم تفسیر عیاشی میں ایک قصہ طولانی کے بعد منقول ہے کہ جنگ صفین میں امیر المومنینؑ نے اس ... فرمائی تھی۔ ص ...

المومنین ... امام باقرؑ ... اس آیت میں آل محمدؑ یعنی ائمہ معصومینؑ ہیں۔

تیرا مال اور تیری ہر چیز حرام ہے۔ اور آپ نے یہ آیت [illegible] صفحہ ۲۸۵

وَ قَاتِلُوْ [illegible] تفسیر مجمع البیان میں [illegible] سے منقول ہے کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے۔ جب ہمارا قائم ہمارے بعد کھڑا ہوگا (حضرت مہدیؑ) تو جو شخص اس زمانہ کو پائے گا اس آیت کی تاویل کو بھی دیکھ لیگا۔ صفحہ ۲۸۵

خُمُسَہٗ کافی او [illegible] امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذوی القربیٰ سے ہم مراد [illegible] والمساکین وابن السبیل سے خاص ہمارے ایتام۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافر مراد ہیں یہی امام باقرؑ و امام صادقؑ بھی فرماتے ہیں تفسیر قمی میں بھی یہی ہے

تفسیر عیاشی میں [illegible] العابدینؑ سے منقول ہے کہ بدر میں امیر المومنینؑ پانی لینے کنوئیں پر گئے وہاں [illegible] سخت ہوا آئی اور آپ کام نہ کر سکے۔ جب فارغ ہو کر واپس آئے اور قصہ بیان کیا تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ پہلی ہوا میں جبرئیلؑ ایک ہزار فرشتوں سے آئے تھے دوسری میں میکائیلؑ ہزار فرشتوں کے [illegible] تیسری ہوا میں اسرافیلؑ ہزار فرشتوں سے آئے تھے (اور اے علیؑ) انہوں نے آپ پر سلام کیا تھا۔ صفحہ ۲۹۱

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ [illegible] تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت [illegible] نازل ہوئی جو تمام مخلوق خدا میں سب سے بدتر تھے اور باطن قرآن کے منکر۔ صفحہ ۲۹۲

یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ عہد کے توڑنے والے رسولؐ خدا کے اصحاب تھے جو احد کے دن بھاگے ہیں۔ صفحہ ۲۹۲

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت معاویہ کی شان میں نازل ہوئی یعنی [illegible] اس خیانت کی خبر دیدی تھی جو وہ امیر المومنینؑ سے [illegible] صفحہ ۲۹۲

وَ اَعِدُّوْا [illegible] امام صادقؑ سے منقول ہے [illegible]

ایماندار زوجہ جو تم میں سے دین میں کسی کی [illegible] عمر کے دینداری رسولؐ خدا کے اس [illegible] ظاہر ہے - یہ نہیں فرمایا کہ [illegible] تیری مددگار ہوسکے بلکہ یہ فرمایا کہ کسی کی مددگار ہوسکے یعنی جو مومن ہوگا اُس کی زوجہ اس کی مددگار رہیگی [illegible]
ثَانِیَ اثْنَیْنِ مطلب یہ ہے کہ اس حالتمیں کچھ اتفاق سے اس کا ساتھ ہو جانے والا ہمراہی بھی ایک ہی تھا او [illegible] بار خاطر تھا نہ یار شاطر کہ بے محل رونے دیتا تھا - [illegible]
لَا تَحْزَنْ فرمانا بتلا رہا ہے کہ شیخ جی کے ہاتھ سے کوئی بڑی نکل گئی تھی اور انکا کوئی منصوبہ بگڑ گیا تھا جس پر انکو افسوس ہو رہا تھا اور وہ رونے دیتے تھے اور رسولؐ خدا فرما رہے تھے کہ تو افسوس نہ کر تو غم نہ کھا ہم دونوں یعنی میرے اور علیؑ کے ساتھ تو اللہ موجود ہے - [illegible]
کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا غار میں ابوبکر سے فرما رہے تھے کہ چپ رہ بے شک اللہ میرے اور علیؑ کے ساتھ ہے اور وہ خوب [illegible] رہا تھا اور کسی طرح [illegible] ہی نہ ہوتا تھا - رسولؐ خدا نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ اے شخص تو چاہتا ہے کہ میں [illegible] کو تجھے دکھلا دوں جو اپنے اپنے مقامات پر بیٹھے [illegible] باتیں کر رہے ہیں اور جعفر اور اس کے ساتھیوں کو دکھلا دوں جو سمندر میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ چلے جا رہے ہیں - عرض کی جی ہاں تو آنحضرتؐ نے اپنا دست مبارک اُس کے منہ پر پھیر دیا تو انصار بھی اپنے جلسوں میں باتیں کرتے نظر آنے لگے [illegible] ور جعفر بھی سمندر میں جاتے دکھائی دینے لگے شیخ جی کے دل میں اسیوقت یہ بات گزری کہ معاذ اللہ یہ ساحر ہیں -
فَاَنْزَلَ [illegible] عَلَیْہِ تفسیر عیاشی میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ عوام الناس سنی اس آیت کو ہمارے مقابلہ میں بطور حجت پیش کرتے ہیں حالانکہ کوئی حجت نہیں [illegible] لی نے یوں فرمایا تھا [illegible] عَلٰی رَسُوْلِہٖ اور فرمایا کہ ہم

[illegible] المنافقین۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے اس لئے کہ رسولؐ خدا نے منافقین [illegible] کبھی جہاد نہیں کیا۔ یہ قول تو سورۂ توبہ کے متعلق ہے باقی سورۂ تحریم کی تفسیر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہاں [illegible] والمنافقین بھی آیا ہے کہ رسولؐ خدا نے کفار سے جہاد کیا تھا اور علی مرتضیٰؑ نے منافقین سے اور اس طرح علی مرتضیٰؑ کا جہاد عین رسول خدا کا جہاد ہے۔ ص ۳۱۵

وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل [illegible] نے کعبۃ اللہ میں قسم کھائی تھی کہ بعد رسولؐ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ رہنے دینگے اور اسی تفسیر میں ہے کہ جب رسولؐ نے ان لوگوں کو جتلایا تو ان لوگ [illegible] بیان کیا کہ نہ ہم نے ایسا کہا اور نہ ایسا قصد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی يَحْلِفُونَ [illegible] اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب رسول خداؐ نے غدیر خم میں علی مرتضیٰؑ کو اپنا قائم مقام کرنا چاہا تو آنحضرتؐ کے [illegible] میں سے سات شخص تھے اور وہ ساتوں یہ تھے ابوبکر و عمر و عبدالرحمان بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن جراح۔ سالم مولائے ابی حذیفہ۔ مغیرہ ابن شعبہ۔ اور اسی وقت عمر نے آنحضرتؐ کی شان میں یہ الفاظ کہے کہ تم اس شخص کی دونوں آنکھیں نہیں دیکھتے ہو گویا مجنون کی سی آنکھیں ہیں ابھی [illegible] کہ میرے پروردگار نے ایسا کہا ہے اور ایسا کہا ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرما کر حکم دیا کہ آج سے علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کیا کرو یا علیؑ کا امیر المومنینؑ ہونا صدق دل سے تسلیم کرو۔ اُس وقت جبرئیل امین نازل [illegible] کو ان لوگوں کے قول کی خبر دی۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو بلا کر دریافت کیا تو صاف انکار کر گئے اور قسمیں کھا [illegible] اُس وقت یہ آیت [illegible] يَحْلِفُونَ بِاللهِ ص ۳۱۶ [illegible]

آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو اعرض کی یا رسولؐ اللہ اگر مناسب ہو تو اسکے
جنازہ پر بھی تشریف لے چلئے۔ آنحضرتؐ تشریف لے گئے۔ اس کی قبر پر کھڑے
ہوئے اس وقت عمر نے پھر عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا خدا نے آپ کو منع نہیں کیا ہے
کہ اگر کوئی منافق مر جائے تو نہ اُس کی نماز پڑھئے نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جیحو رسولؐ
خدا نے فرمایا ۔۔۔ ہو تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے دعا کیا کی ۔۔۔
اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھردے اور اس کے پیٹ کو بھی آگ سے بھردے اور
اس کو جہنم میں پہونچادے۔
اس طرح عمر کی چھیڑ خانی سے رسولؐ خدا سے وہ بات ظاہر ہوگئی جس کو آنحضرت پوشیدہ
کرتے تھے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا پانچ تکبیر کے
ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اور خاص اس مرنے کے لئے بھی مغفرت کی دعا کرتے
۔۔۔ منافقین پر نماز کی ممانعت آگئی تب سے صرف چار تکبیر ۔۔۔ اور
اس میت کے لئے مغفرت کی دعا نہ فرماتے۔ قول مترجم (آج تک ہمارے مخالفین
اہل سنت) میں وہی چار تکبیریں منافقوں والی جاری ہیں۔ صـ۳۱۷
اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد نقبائے امت
یعنی ابوذرؓ مقدادؓ ۔۔۔ عمارؓ اور ہر شخص جو .... ولایت امیر المومنین
پر قائم رہا۔ صـ۳۲۲
لکھا ہے ۔۔۔ نہج البلاغۃ میں ہے کہ یہ لفظ کسی پر راست نہ آئے گا جب تک
کہ ۔۔۔ خدا پر حجت خدا ہو اُسے نہ پہچانتا ہو پس جس نے پہچانا وہی مہاجر
ہے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے مہاجرین اولین کا ذکر
۔۔۔ فرمایا ہے۔ دوسرے درجہ پر انصار کا ذکر کیا۔ صـ۳۲۲
عَسَى اللّٰهُ ۔۔۔ عَلَيْهِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ

کو پہچانتے ہوں ... ائمہ معصومین کے کسی دوسرے میں پائی نہیں جاتی۔ ص۳۲۵

وَمَا کَانَ ... اِهِيمَ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے دریافت کیا کہ لوگ خدا کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ یہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے اپنے چچا سے استغفار کرنے کے بارے میں وعدہ ... فرمایا یوں نہیں ہے بلکہ اُن کے چچا نے اسلام لانے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ ص۳۲۵

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ ... ہماؑ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے بِالنَّبِیِّ عَلَی الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اسی ... یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ احتجاج میں اس کی دلیل بھی لکھی ہے کہ نبی نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا ... کیسی ... اور امام نے پوچھا تھا کہ عوام الناس کیسے ... راوی نے کہا انہوں نے عرض کی کہ وہ علی النبی پڑھتے ہیں۔ ص۳۲۶

اَلَّذِیْنَ تفسیر قمی میں ہے بعد حذف قصہ طولانی ابوذرؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا تم تنہا ہی ... عمر بسر کروگے تنہا ہی انتقال کروگے اور تنہا قبر سے مبعوث ہوگے اور تنہا جنت میں داخل ہوگے۔ ص۳۲۶

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ صادقین ... ائمہ معصومینؑ ہیں اکمال الدین میں خود امیر المومنینؑ نے بزمانہ خلافت عثمان ... کے سوال پر آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ ص۳۲۷

فَلَوْلَا نَفَرَ کافی میں ہے امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ اگر امام پر کوئی حادثہ واقع ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا خدا کے اس قول پر عمل کریں اور فرمایا کہ ... علم میں ہیں معذور رہیں اور قوم کے جاہل جب تک

یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ص۳۲۳

صَلِّ عَلَیْهِمْ تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ جو حکم رسولؐ کو تھا وہ امام کے لئے بھی جاری ہے فرمایا ہاں ضرور۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت آپ کے سامنے پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یوں [illegible] دراصل یوں تھی۔ [illegible] اور مومن ہم ہیں۔ اور تفسیر عیاشی میں [illegible] ل ہے کہ کوئی کافر یا مومن نہیں مرتا اور قبر میں نہیں رکھا جاتا جب تک کہ اس کے اعمال رسولؐ [illegible] اور سلسلہ بسلسلہ صاحب الامر علیہم السلام [illegible]

وَاِمَّا [illegible] عَلَیْهِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ [illegible] تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بعض مشرکین نے امیر حمزہؑ اور جعفر طیارؑ اور [illegible] مومنین کو قتل کیا تھا۔ بعدہٗ داخل [illegible] کی شان میں [illegible]

یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پانی سے [illegible] ص۳۲۴

اَلتَّائِبُوْنَ وَالْعَابِدُوْنَ کافی میں منقول ہے [illegible] باقرؑ اس آیت میں طائبین عابدین پڑھتے تھے۔ اور وجہ بیان فرماتے تھے کہ یہ مومنین کی صفات ہے

فَیُقَاتِلُوْنَ کی ص۳۲۵

تفسیر قمی میں منقول ہو کہ یہ آیت ائمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اس میں [illegible] بیان ہوئے ہیں جو ان کے غیر میں جائز نہیں اس لیے وہی تو ہوں گے جو ہر معروف کو پہچانتے ہوں خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی موٹی ہو یا باریک۔ اسی طرح وہی ہیں جو ہر چھوٹے بڑے منکر کو پہچا [illegible] اس سے معصوم ہیں اور وہی ہو سکتے ہیں۔ جو چھوٹی بڑی موٹی باریک حدود خدا

تھا کہ یار زندہ و صحبت باقی۔ ص ۳۳۶

مولاھم الحق لفظ الحق لانے کی یہ ضرورت ہے کہ [illegible] وہ مولیٰ جو واقعی ان کا مالک اور ان کے [illegible] اختیار رکھنے [illegible] یہ کہ جنکو انہوں نے اپنی خواہش نفسانی سے مولیٰ بنا لیا ہو۔ ص ۳۳۷

افمن لا یھدی تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے [illegible] ہے کہ جو [illegible] ہدایت کرتے ہیں وہ تو رسول خداؐ اور ان کے بعد آل محمدؐ ہیں اور وہ جو خود ہدایت نہیں پاتے وہ قریش اور غیر قریش سب ہیں جنھوں نے بعد رسولؐ [illegible] [illegible] کی۔ ص ۳۳۸

بل کذبوا تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام باقرؑ سے بڑے بڑے امور سے مثل رجعت وغیرہ کے سوال کیا گیا حضرت نے فرمایا تم مجھ سے [illegible] پوچھتے ہو جن کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی منافقین نے تکذیب کی تھی اور یہ کہا تھا کہ وہ ہرگز نہ ہوگی۔ ص ۳۳۹

منھم من لا یؤمن تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان ایمان نہ لانے والوں سے مراد رسولؐ خدا کے دشمن اور ان کے بعد آل محمدؐ کے دشمن ہیں

الذی نعدھم تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد رجعت اور قائم آل محمدؑ کا ظہور ہے

ص ۳۴۳

لکل امۃ رسول تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی باطنی تفسیر یہ منقول ہے کہ اس امت کے لئے ہر زمانہ میں آل محمدؐ سے ایک رسول ہوتا [illegible] قیامت کے دن وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ ص ۳۴۴

یستنبئونک احق ھو کافی میں امام صادقؑ سے اس کا یوں مطلب

مال ومنال اہل وعیال جمع کریں وہ نبوت نبیؐ اور ولایت علیؑ سے بہتر نہیں ہو سکتا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے یہی منقول ہے۔ ص۳۴۲

لَهُمُ الْبُشْرٰى کافی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد کی بھی بشارت دیتی ہے۔ اور آنحضرتؐ کے ظہور کی بھی۔ اور انکے دشمنوں کے قتل کی بھی۔ تفسیر عیاشی میں انھیں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قریب الموت شیعوں سے ملک الموت آکر کہے گا کہ دیکھ یہ رسولؐ خدا ہیں اور یہ امیرالمومنینؑ ہیں یہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ ص۳۴۳

... لُوْا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ تکذیب نبوت و ... پہلے ہی سے چلی آئی ہے۔ ص۳۴۵

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً علل الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ موسیٰؑ وہارونؑ نے کچھ مکانات بنائے اللہ نے انکو حکم دیا کہ ان کی مسجد میں سوائے ہارونؑ ... ہارونؑ کے نہ کوئی جنب حالت میں شب باش ہو سکے نہ عورتوں کے پاس ... علیؑ کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور سوائے علیؑ اور او... علیؑ ... اور کسیکو حلال نہیں کہ وہ میری مسجد میں عو... مقاربت کرے اور جنب حالت میں شب باش ہو۔ اور جس کو یہ بات بری لگے تو اس کا راستہ یہ رہا۔ اور آنحضرتؐ نے دست مبارک سے شام کی طرف ... کیا

مترجم۔ آنحضرتؐ کے اشارہ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جس کو علیؑ اور اولاد علیؑ کی وہ منزلت جو عطیۂ خدا ہے بری لگے وہ یہودی ہو جائیں۔ جیسے ... ہوگئے اور انکو ... ہوئی جدھر آنحضرت ... نے اشارہ کیا تھا۔ ۳۴۷

... وَالنُّذُرُ کافی اور تفسیر قمی میں ہو کہ امام صادقؑ نے اس آیت کا مطلب بیان فرمایا کہ الآیت سے مراد ہیں ائمہ اور النذر سے مراد ہیں انبیا ص۳۵۰

منقول ہے کہ اے رسولؐ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ علیؑ کے بارے میں
جو کچھ تم کہتے ہو آیا یہ حق ہے تم اس کے [illegible] کہو کہ ہاں میرے [illegible]
کی قسم یہ ضرور برحق ہے اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو جس کا یہ مطلب
ہے کہ اگر تم علیؑ کو جسے [illegible] خلیفہ مقرر کیا ہے تسلیم نہ کروگے اور اپنی پنچایت
سے کسی کو چودھری بناؤ گے تو اس [illegible] کے انتظام میں تم کوئی گڑبڑ نہیں
ڈال سکو گے اور تمہارے اجتماع اور پنچایت سے خدا اس پر مجبور نہیں ہو سکتا کہ تمہارے
بنائے [illegible] خلیفہ کو [illegible] قبول کرلے۔ ص۳۴۱

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں امام باقرؑ سے منقول [illegible] اے
رسولؐ اہل مکہ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آیا علیؑ امام ہیں تم ان کو جواب میں
کہدو ہاں میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں۔ ص۳۴۱

ظَلَمَتْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں سے یہ معنی مقدر ہیں ظلمت آل محمد حقہم
یعنی آل محمدؐ پر یہ ظلم کرے گا کہ اُن کے حق لیلے گا۔ ص۳۴۱

لَافْتَدَتْ بِہٖ مطلب یہ ہے کہ اگر ظالم کے ہاتھ میں زمین کے کل
مال ہوں گے تو [illegible] زمانہ رجعت میں فدیہ دیدے گا۔ ص۳۴۱

[illegible] اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ الجوامع اور تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول
ہے کہ فضل [illegible] رسول خداؐ اور رحمت [illegible] علی مرتضےٰؑ اور تفسیر قمی
میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ ہمارے شیعہ کو چاہئے کہ اس فضل خدا اور اس رحمت
خدا سے خوش ہوں کہ ہمارے دشمنوں (سنیوں) کو سونا چاندی جو دیا گیا ہے ان سے
بدرجہا بہتر ہیں۔ اور المجالس میں خود رسول خداؐ سے بھی منقول ہے۔ اور
فَبِذٰلِکَ مراد ہے کہ پس اس نبوت اور ولایت سے فَلْیَفْرَحُوْا اس سے
مطلب یہ ہے کہ [illegible] خوش ہوں یَجْمَعُوْنَ سے مراد ہیں کہ ان کے مخالف

... کے شام کو رسولؐ خدا پر ولایت علیؑ کا حکم لیکر آئے اور رسولؐ خدا نے منافقوں کی تکذیب کے خوف سے اس حکم کے پہونچانے میں مضائقہ کیا.......
رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ کیا آپ امر خدا کے پہچانے سے دل تنگ ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا پروردگار جانتا ہے کہ قریش کے ہاتھوں سے مجھے کتنی اذیتیں پہونچی ہیں......... پھر وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار کیونکر کرینگے ... علیؑ ... اور پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی ... تارکٌ ... صفحہ ۳۵۴

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زینت دنیا چاہنے والے فلاںؑ فلاں (ابوبکر و عمر) ہیں۔ صفحہ ۳۵۴

شَاھِدٌ مِّنْہُ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ ... سے منقول ہے کہ امیرالمومنینؑ رسولؐ کی رسالت پر شاہد ہیں تفسیر مجمع البیان میں خود امیرالمومنینؑ و امام باقرؑ و امام رضاؑ سے بھی روایت ہے اور منہ سے یہ مطلب ہے کہ امیرالمومنینؑ ... ایک ہی نور سے ہیں۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اصل آیت ... نازل ہوئی تھی۔ شَاھِدٌ مِّنْہُ اِمَامًا وَّ رَحْمَۃً وَّ مِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰیٓ امام باقرؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں اور یہ کہ لوگوں نے جمع کرتے وقت آگے پیچھے کر دیا۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے ... شاہد امیرالمومنینؑ اور پھر ان کے بعد دیگرے ... اور اوصیاء الامالی اور البصائر میں بھی ایسا ہی ہے۔ صفحہ ۳۵۵

فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہاں منہ ... یہ ہے کہ تم علیؑ کی ولایت کی طرف سے شک نہ کرنا۔

یَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ... تفسیر عیاشی میں ... سے منقول ہے کہ الاشہاد سے ... اور امام باقرؑ سے منقول ہے ... الا الذین کذبوا ... قریش

ں کو ان کا اہل قرار دیا۔ ط ۳۶۱

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے بحذف قصہ طولانی کہ قبل قبض روح نوحؑ حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کی کہ آپ کا وقت ختم ہو چکا۔ لہذا اسم اکبر اث علم اور آثار علم نبوت جو آپ کے پاس ہیں سام کے حوالے دیجئے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ امر طے شدہ ہے کہ آدمیوں کو حجت سے خالی نہیں رکھتا۔ ص ۳۶۱

حضرت ہودؑ کے یہاں ایک کافی عورت تھی۔ قوم نے حضرت ہودؑ سے اس کی بدگوئی کی شکایت کی فرمایا کہ وہ میری زوجہ ہے میں نے اس کی طول عمر کی دعا کی ہے قوم نے وجہ دریافت کی فرمایا کہ اللہ نے کوئی مومن ایسا پیدا نہیں کیا جس کی ایذا دینے کو کوئی دشمن موجود نہ ہو۔ ط ۳۶۳

بشرٰی تفسیر مجمع البیان و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ بشارت ولادت اسماعیلؑ کی تھی جو حضرت ہاجرہ کے بطن سے ہونے والے تھے۔ ص ۳۶۵

امرأتہ اس سے مراد ہیں سارہ بنت لاحج جو حضرت ابراہیمؑ کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ ص ۳۶۵

ضحکت معانی الاخبار تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ضحکت کے معنی منقول ہیں کہ حیض جاری ہو گیا تفسیر قمی میں لکھا ہے کہ مدت سے آئسہ ہو چکی تھیں۔

تعجب خدا نے وحی فرمائی کہ عنقریب اس سے بچہ پیدا ہو گا اور اس نے میرے کلام پر تعجب ظاہر کیا ہے اس لئے چار سو برس اس کی اولاد کو عذاب پہونچے گا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب نبی

کے چار بادشاہ [illegible] جو ایک [illegible] کے بعد ہوئے (ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ ...) قول صاحب تفسیر صافی چار بادشاہوں سے مراد [illegible] ثلثہ اور معاویہ ہیں۔ صفحہ ۳۵۵

اَلَا لَعْنَةُ [illegible] اللّٰہِ تفسیر قمی میں ہے کہ جن ظالمین پر لعنت کی گئی ہے ظلم اُن کا یہ تھا کہ انھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کر لیا تھا۔ سبیل اللہ سے مراد امامت ہے اور یَبْغُوْ [illegible] سے مراد یہ ہے کہ غیر مستحق کو امام بنا دیا۔ صفحہ ۳۵۶

مَا كَانُوْا [illegible] السَّمْعَ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب [illegible] امیر المومنینؑ کا ذکر نہ سن سکتے تھے۔ اور خدا اور رسولؐ کا کلام جو اُن کی شان میں تھا اُس کے دیکھنے سے [illegible] تھے۔

خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنینؑ [illegible] سوا جس کو امام بنا لیا تھا وہ سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ صفحہ ۳۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا [illegible] الخصال میں امام موسیٰ کاظمؑ اور [illegible] منقول ہے اور احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے کہ حضرت نوحؑ نے کشتی میں سوار ہو کر یہ دعا کی تھی یا اللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے تجھ سے اس [illegible] کرتا ہوں جس کے ذریعہ سے تو مجھے غرق [illegible] صفحہ ۳۶۰

اِبْنَهٗ [illegible] تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں [illegible] ہے کہ وہ حضرت نوحؑ کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ ان کی زوجہ کا بیٹا تھا مادر جلو تھا۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں امیر المومنینؑ اور امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ اِبنہ یا اِبنہا قرأت فرماتے تھے پھر خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ سب پانی سمیٹ کر سمندر قرار دیدے جو دنیا کے گرد اگرد ہے۔ صفحہ ۳۶۲

اِنَّهٗ لَيْسَ [illegible] تفسیر مجمع [illegible] تفسیر عیاشی اور العیون میں بروایت امام رضاؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اس [illegible] جس نے نوحؑ کا اتباع کیا

اسرائیل پر عذاب زیادہ ہوا تو سو دن تک انہوں نے خدا کے حضور میں بہت گریہ
زاری کی خدا نے موسیٰ و ہارون کو وحی فرمائی کہ ان چار سو برس میں سے ایک سو
ستر کم کر دیئے گئے۔ پھر حضرت نے یہ فرمایا کہ اسی طرح جو اگر تم شیعہ بھی گریہ زاری
کرو تو خدائے تعالیٰ قائم آل محمد کا ظہور جلد فرمائے گا۔ ص ۳۶۴

[illegible] کافی میں منقول ہے کہ جب امام باقر پر مسجد کا دروازہ
بند کیا گیا تو آپ نے مینار پر چڑھ کر یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ میں بقیۃ اللہ
ہوں۔ ایک بڈھے نے کہا کہ حضرت شعیب نے بھی کہا تھا۔ کتاب اکمال الدین میں منقول
ہے کہ حضرت مہدی قائم آل محمد اپنے خروج کے وقت اس آیت کو تلاوت کریں گے اور
لوگ اسی نام سے ان کو سلام کریں گے۔ ص ۳۶۸

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ ان لوگوں
نے ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ اس امت نے کتاب خدا میں اختلاف کیا ہے
جس وقت قائم آل محمد (حضرت مہدی) اس قرآن کو لیکر آئیں گے جو ان کے پاس ہے
تو اس میں بھی ایسا ہی اختلاف کریں گے [illegible] انکار کر دیں
[illegible] سب سے پہلے انہی کی گردن ماری جائے گی۔ ص ۳۶۷

لَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ تفسیر عیاشی میں امام زین العابدین سے منقول ہے
کہ اس سے وہ مراد ہیں جنہوں نے اس امت میں ہو کر ہم سے مخالفت کی اور حالانکہ
ان کی سب کے سب گروہ اپنے ہی مذہب میں ایک دوسرے کے مخالف [illegible] ص ۳۷۳

اور مومنین سے مراد ہمارے محب اور دوست دار۔ ولذلک خلقھم سے یہ
مراد ہے کہ ہماری ولایت کے لئے ایک خاص مٹی سے پیدا کیا گیا۔ تفسیر قمی میں
باقر سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں آل محمد [illegible] پیرو بقول مترجم شیعو
[illegible] میں مگر بارہ ٹاٹ نہیں سنیوں کے چار امام ہیں مگر انہوں نے چوراہے قائم کر

کشجرۃ طیبۃ - کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ وہ درخت مراد ہے
جس کی جڑ رسولؐ خدا ہیں اور شاخ امیر المومنینؑ اور ائمہ ان دونوں بزرگواروں
کی اولاد ہیں وہ اس کی شاخیں ہیں اور ائمہ کا علم اس درخت کا پھل ہے اور ان
حضرات کے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں پھر فرمایا واللہ جب کوئی مومن پیدا ہوتا
ہے تو ایک پتہ اس میں لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ایک پتہ
اس میں سے گرجاتا ہے۔ ص۱۲

کشجرۃ خبیثۃ - اس سے مراد ہیں بنی امیہ اور اس کی تفسیر سورۂ بنی اسرائیل
میں شجرہ ملعونہ کی تفسیر میں آئے گی۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے
منقول ہے کہ اس آیت میں خدا نے اپنے نبیؐ کے اہلبیت کی اور ان کے دشمنوں
(صحابہ) کی مثالیں بیان فرمادی ہیں۔ ص۱۲ حاشیہ نمبر۱
مالها من قرار - تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت
میں بنی امیہ کی مثل بیان کی گئی ہے۔ اور تفسیر قمی میں انہی حضرت امام باقرؑ سے
منقول ہے کہ بنی امیہ نہ خدا کو کسی مجلس میں یاد کرتے ہیں اور نہ کسی مسجد میں
اور سوائے کسی ایک آدھ کے ان [illegible] سے آسمان کی طرف بلند نہیں ہو سکتے
یثبت اللہ الذین آمنوا القول الثابت - اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول
ہے کہ [illegible] ستون میں سے جب کسی شخص کی موت آتی ہے تو شیطان اس کے
داہنے بائیں سے آتا ہے کہ اس کو اس کے عقیدے سے ہٹادے جس پر وہ
قائم ہے مگر خدائے تعالیٰ ایسا نہیں کرنے دیتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔
کافی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ قبر میں صاحب قبر سے فرشتے سوال کرینگے
کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے۔ اور صاحب قبر یہ
میرا رب خدائے واحد ہے اور میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمدؐ [illegible] ہیں۔

لھا سبعۃ ابواب ۔ (جہنم کے سات دروازہ ہیں) الخصال میں امام صادقؑ سے منقول ہے ایک دروازہ سے مخصوص بنی امیہ جائیں گے و [illegible] کے لئے خاص ہوگا کہ کوئی دوسرا اس میں انکا مزاحم ہی نہ ہوگا ۔ اور ایک دروازہ سے ہم اہلبیت سے بغض رکھنے والے اور ہم سے محاربہ کرنیوالے اور ہماری مدد نہ کرنے والے داخل ہوں گے ۔ یہ سب سے بڑا پھاٹک ہوگا اور اس کی گرمی بھی بہت تیز ہوگی پھر فرمایا کہ وہ دروازہ جس سے بنی امیہ داخل ہوں گے وہ ابوسفیان ۔ معاویہ اور آل مروان کے لئے مخصوص ہے اور جس وقت وہ اس دروازہ سے گھسیں گے آگ انکو ایسا کچلے گی جیسا کہ کچلنے کا حق ہے نہ انکی کوئی فریاد سنے گا اور نہ اسمیں وہ جیئنگے اور نہ مرینگے ۔ حاشیہ ۱ ص ۴۲۱

ونزعنا ما فی صدورھم (ترجمہ مقبول اور انکے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال لینگے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے) ۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اے ہمارے شیعو واللہ وہ تم ہو جن کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور یہی آیت پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ واللہ خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں سوائے تمھارے کسی اور کو مراد نہیں لیا ہے ۔ ص ۴۲۱ حاشیہ ۳

للمتوسمین (ترجمہ مقبول سمجھنے والوں کیلئے) کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ رسولؐ خدا متوسم تھے ۔ اور میں ان کے بعد متوسم ہوں اور ائمہ جو میری اولاد میں ہونگے وہ سب متوسم ہونگے ۔ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ متوسموں سے مراد ائمہ ہیں ۔ حاشیہ ۳ ص ۴۲۳

لبسبیل مقیم ترجمہ مقبول یعنی ان بستیوں کی نشانیاں قائم راستہ پر موجود ہیں ۔ الاکمال میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوجائے گا تو مخلوق خدا میں سے جو بھی انکے [illegible] کھڑا ہوگا وہ اس کو فوراً پہچان لیں

برس کے ہوئے تب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۱۴

ولیداً لدیّ تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں تھا وَلَدَیَّ جن سے مراد تھے اسمٰعیل و اسحاق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں کاتبوں کی غلطی سے تصحیف ہو گئی ہے۔ صفحہ ۴۱۴ حاشیہ ۷

مقرنین فی الاصفاد رسولؐ خدا نے جب دو دو کو بھائی بنایا تھا تو ایسے دو دو چھانٹے تھے جن کا انجام ایک ہی ہونے والا تھا جیسے سلمانؓ فارسی و ابو ذر یا عمارؓ یاسر و مقدادؓ یا ادھر ابوبکر و عمر طلحہ و زبیر عثمان بن عفان و عبدالرحمٰن عوف وغیرہ۔ صفحہ ۴۱۴ حاشیہ ۱۰

سورۃ الحجر مکیہ

لو کانوا مسلمین۔ یہاں اصطلاحی اسلام مراد نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی مراد ہے جو بروز عید غدیر امیر المومنینؑ کی ولایت کے ساتھ پسند کیا گیا۔ صفحہ ۴۱۷ ح

یوم الوقت المعلوم تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ابلیس کو اس دن تک [illegible] دی ہے جس دن قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے۔ ظہور کے وقت وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے۔ اور ابلیس سامنے آ کر گھٹنوں کے بل [illegible] کا اور یہ عرض کریگا کہ آج کے دن سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا۔ پس آنحضرتؑ اس کی [illegible] پکڑ کر اسکی گردن مار دینگے۔ پس یوم الوقت المعلوم یہ ہے صفحہ ۴۲۰ حاشیہ

هٰذا صراط علیّ [illegible] کافی میں امام صادقؑ سے منقول یہ علی کا راستہ سیدھا ہے علیؑ نہیں بلکہ علی ہے تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول صراط مستقیم سے مراد امیر المومنینؑ ہیں ان عبادی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے واللہ لفظ عبادی [illegible] خداے تعالیٰ کی مراد سوائے ائمہ اور انکے شیعوں کے اور کچھ نہیں ہے صفحہ ۴۲۰ ح ۲

یا سے صراط مستقیم سے مراد خود وہی حضرت ہیں جنکے چلنے والوں کے لئے امام کی ہی شناخت کافی ہے۔ صفحہ ۴۲۳ حاشیہ ۲

سبعا من المثانی ترجمہ مقبول۔ بے شک ہم نے انکو بار بار دہرانے کی سات آیتیں سورۂ فاتحہ اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔ العیون میں امیر المومنینؑ سے اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ ہے۔

التوحید تفسیر قمی تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ مثانی ہم ہیں۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے جو سات فرمایا غالباً اس اعتبار سے ہے۔ ائمہ معصومینؑ کے اسمائے مبارک سات ہی ہیں یا سات کے دو چند مراد ہیں یعنی تعداد ائمہ معصومینؑ۔ یا قرآن کا ثانی۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۴۲۴

جعلوا القرآن عضین ترجمہ مقبول۔ اور کہدو کہ میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں (یہ ہم نے تم پر یہ قرآن اس طرح نازل کیا ہے) جیسا ہم نے ان (عذاب) کو ان تقسیم کرنے والوں پر نازل کیا تھا جنھوں نے اپنے قرآن کو پارہ پارہ کردیا تھا)۔ قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے قرآن کو پارہ پارہ کردیا۔ اور جس طرح ائمہ نے نازل کیا تھا اس طرح جمع نہیں کیا۔ صفحہ ۴۲۴ حاشیہ ۳

فاصدع بما تؤمر ترجمہ مقبول۔ اب تمکو جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ کھولکر سنا دو۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت نے آیت ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا کو منسوخ کردیا۔ صفحہ ۴۲۵ حاشیہ نمبر ا

اکمال الدین میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ (تین) برس تک خائف و خفیہ رہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ صفحہ ۴۲۵ حاشیہ نمبر ا

بما یقولون ترجمہ مقبول۔ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کافی میں بروایت امام (محمد باقرؑ) منقول ہے کہ آپ جو اپنے وصی کے فضائل بیان کرتے ہیں ان فضائل کو سن کر منافقین

اقسمو باللہ — کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت قائم
آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے خدائے تعالیٰ ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو مبعوث کرے گا۔
اور وہ اس طرح آکر آنحضرتؐ کی بیعت کرینگے کہ انکی تلواریں انکے کندھوں پر ہوں گی
یہ خبر ہمارے شیعوں کو پہونچے گی اور وہ یہ ذکر کرنے لگینگے کہ [illegible] اور فلاں
اور فلاں زندہ ہوگئے اور قائم آل محمدؐ کی خدمت [illegible] تب یہ خبر ہمارے دشمنوں
کے ایک گروہ کو پہونچے گی تو وہ یہ کہینگے کہ اے گروہ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہو سکتا ہے
یہ تو تمھاری سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو۔ خدا کی قسم نہ وہ لوگ
[illegible] اور نہ قیامت تک زندہ ہوں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ نے یہاں انہیں کا
قول حکایتاً نقل فرمایا ہے۔ صـ ۳۴۲ ج ۱

ولیعلم الذین کفروا۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت
امت محمدیہ کے اُن لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو رجعت کے قائل نہیں یعنی وہ رجعت
[illegible] منکر [illegible] انکو زمانہ رجعت میں پھر بلائے گا اور قائم آل محمدؐ
(حضرت مہدیؑ) ان کو قتل کرینگے اور اس طرح مومنوں کے دل ٹھنڈے ہونگے۔ صـ ۴۳۲ ج ۱

اھل الذکر — کافی اور تفسیر عیاشی میں ائمہ معصومینؑ سے بہت سی حدیثیں اس
بارے میں وارد ہوئی ہیں کہ الذکر سے مراد ہیں رسول خداؐ اور اہل الذکر سے مراد ہیں آل
رسولؐ خدا اور امت اس پر مامور کی گئی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے ہوں آل رسولؐ خدا سے
دریافت کریں اور العیون میں امام رضاؑ سے بھی یہی منقول ہے۔
کافی اور تفسیر عیاشی میں امام زین [illegible] سے منقول ہے کہ اس سے ہم مراد ہیں
بصائر میں امام باقرؑ سے اور کافی میں امام صادقؑ سے یہی منقول ہے۔ صـ ۳۴۲ ج ۱

افامن الذین مکروا — کافی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے
ظالموں کو جو بدلہ دیا قرآن میں اس کا ذکر کر کے تمکو ڈراتا ہے کہ اس سے مطمئن نہ ہو جاؤ

... دین کل آدمیون کی۔ ص۱۴۲ ج۱

تبیانا لکل شیٔ - تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ ہم جوکچھ آسمانوں میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جوکچھ زمین میں ہے اسکو بھی جانتے ہیں اور جوکچھ جنت میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جوکچھ جہنم میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جوکچھ آسمان و زمین و جنت و جہنم کے مابین ہے اس کو بھی جانتے ہیں پھر یہی آیت تلاوت فرمائی - کافی میں امام صادقؑ سے آتنا اور منقول ہے کہ جوکچھ ہوچکا ہے اور جوکچھ ہونے والا ہے میں اس سے باخبر ہون پھر ... آیت ... پڑھی مگر اسکے سمجھنے کے لئے علم اہلبیت درکار ہے عمر وبکر وزید کا یا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا پرانے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو ابتدا سے اسوقت تک عملاً اہلبیت کے منکر رہے اور اب بھی ہیں۔ ص۱۴۲ ج۲

بالعدل والاحسان تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے بالعدل سے ... کی شہادت اور الاحسان سے مراد امیر المومنینؑ اور ایتاءے ذی القربیٰ سے ... رسولؐ کی حق شناسی ..... اور الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول (خلیفۂ اول ابوبکرؓ) اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی (عمرؓ خلیفۂ ثانی) اور البغی سے مراد ہیں مسٹر ثالث (عثمانؓ خلیفۂ ثالث) امام صادقؑ اور امیر المومنین ذی القربیٰ کے بعد حقہ قرأت فرماتے تھے۔ ج۲ ص۱۴۲

ولا تنقضوا الایمان کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علی ابن ابی طالبؑ نازل ہوا اور رسول خداؐ نے ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو حکم دیا کہ تم دونوں اٹھو اور علیؑ کو ... یا امیر المومنین کہکر سلام کرو۔ تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی ... رسول اللہ کی طرف سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ... رسول خدا کی طرف سے بھی اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی - ص۱۴۲ ج۲

لوفہ اس ہے ۔ ۴۹ ۳
لتفسدن فی الارض مرتین اس کا مطلب ہی دونوں صاحب (ابوبکرؓ و عمرؓ)
ہیں اور ان کے ساتھی۔ اور وہ ادعا ہی جو انھوں نے خلافت کی بابت کیا تھا فاذا
۔۔۔ اولیھما یہ قصہ روز جمل ہے بعثنا علیکم اس سے مراد
ہیں امیر المومنینؑ اور ان کے اصحاب فجاسوا اس کا مطلب یہ ہی کہ انھوں نے
ہم کو تلاش کیا اور قتل کیا۔
وکان وعدا مفعولا۔ ترجمہ مقبول اور جو وعدہ تھا وہ پورا ہو کر رہا۔
ثم رددنا لکم الکرۃ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ بنی امیہ کو آل محمدؐ کے مقابلہ میں
امتحاناً غلبہ دیا۔ وامددناکم اس ۔۔۔ امیہ تمکو علی مرتضیٰ
کے بیٹوں حسنینؑ اور ان دونوں اصحاب کے مقابلہ میں مال و اولاد اور بھیڑ بھاڑ سے
امداد دی مگر تم نے اس ۔۔۔ کیا یہاں تک کہ آل محمدؐ کی عورتوں تک کو لوٹ لیا
فاذا جاء وعد۔ اس سے مراد ہیں قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ۔۔۔
۔۔۔ اس کا یہ مطلب ہی کہ وہ بنی امیہ کے منہ کالے کر دیں گے۔
ولیدخلوا ان داخل ہونیوالوں ۔۔۔ رسول خدا اور امیر المومنینؑ اور ان
حضرات کے اصحاب ہیں۔ ولیتبروا اس کا یہ مطلب ہی کہ جب قائم آل محمدؐ تم پر
غالب آئیں گے تو تمکو قتل کر ڈالیں گے پھر توجہ آل محمدؐ کی طرف فرمائی اور یہ ارشاد کیا
عسیٰ ربکم اس ۔۔۔ یہ ہی کہ تم کو تمھارے دشمنوں پر غالب کرے گا۔
پھر بنی امیہ سے خطاب فرمایا وان عدتم اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم سفیانی
کی سرداری کے ساتھ عود کرو گے۔ تو ہم قائم آل محمدؐ کی سرپرستی میں لوگوں کو بھیجینگے۔
یھدی للتی ھی اقوم۔ المعانی میں امام صادقؑ و امام زین العابدینؑ سے
منقول ہی کہ امام ہم میں سے صرف ۔۔۔ گا ضرور ہے کہ وہ منصوص ہی ہو اور آپ نے

التی نقضت غزلها - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی اور اس کا نام ریطہ بنت کعب تھا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے عائشہؓ اور اس کا عہد توڑنا مراد ہے۔ صفحہ ۴۴۱ ح ۱۵

و تذوقوا السوء - الجوامع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ سب آیتیں علی مرتضیٰؑ کی ولایت اور اُن کی بیعت کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی تھیں جبکہ رسول خداؐ نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کے سلام کیا کریں۔ صفحہ ۴۴۲ ح ۲

الا من اکرہ - تقیہ پر اعتراض کرنے والے ذرا آنکھیں کھول کر اس آیت کی تفسیر فریقین کی کتابوں میں دیکھ لیں اور پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے اعتراض کی وقعت کو جانچیں۔ صفحہ ۴۴۴ ح ۲

من شرح بالکفر صدرا - تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت عبداللہ ابن سعد ابن ابی شرح سیٹھ عثمانؓ کے خالہ زاد بھائی کی شان میں نازل ہوئی ہے جو مرتد ہو گیا تھا اور رسول خداؐ نے اس کا خون ہدر فرما دیا تھا مگر سیٹھ جی اس کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرتؐ کے ... لائے اور جان بخشی کے خواہاں ... اور سیٹھ جی نے اسے ... میں مصر کا حاکم بنا دیا تھا۔ صفحہ ۴۴۴ ح ۱۶

ملۃ ابراہیم - تفسیر عیاشی میں امام حسینؑ سے منقول ہے کہ سوائے ہمارے ... اور شیعوں کے اور کوئی ملت ابراہیم پر نہیں ہے اور لوگ جتنے ہیں سب ملت ابراہیم سے علیحدہ ہیں۔ صفحہ ۴۴۸ ح ۱۲

و لا تحزن - رنج نہ کرو۔ ح ۳ صفحہ ۴۴۸

سورۂ بنی اسرائیل

مسجد الاقصیٰ - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ مدینہ ... سے تو مسجد

لتفتری علینا - تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کے بارے [illegible] کہ وحی نے جو [illegible] وہ تو علی مرتضیٰؑ ہیں اور [illegible] خلیفہ سمجھے وہ خدا پر افترا بندی کرتا ہے - صفحہ ۴۶۲ م ۳

مقا [illegible] د آ - روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے میری اولاد کے بارے میں مجھے ستایا ہے قسم بخدا میں اُن کی [illegible] ہرگز نہ کروں گا - صفحہ ۴۶۳ م ۲

وقل جاء الحق وزهق الباطل - امالی میں امام صادقؑ سے بروایت آبا و اجداد خود منقول [illegible] فتح مکہ جب رسول خداؐ داخل حرم کعبہ [illegible] بیت اللہ کے گرد قائم تھے تو آنحضرتؐ اپنے عصا کی [illegible] نوک سے ڈھکیلتے جاتے تھے اور یہی آیت فرماتے جاتے تھے - اور وہ بت اپنے اپنے منہ کے بل اوندھے گرتے جاتے تھے - صفحہ ۴۶۳ م ۴

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ جب قائم آل محمدؐ حضرت [illegible] تو باطل سنت جاتی رہے گی - الخرائج میں روایت [illegible] اس وقت قائم آل محمدؐ پیدا ہوئے ہیں تو وہ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک و پاکیزہ پیدا ہوئے تھے اور آپ کی داہنی کلائی پر یہی آیت لکھی ہوئی تھی - جاء الحق صفحہ ۴۶۳ م ۴

شفاء ورحمة - تفسیر عیاشی [illegible] صادقؑ سے منقول ہے کہ بلاشک [illegible] کے لئے ہے جو اس کے اہل ہوں اور اس کے اہل ائمہ ہدیٰ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ثم اورثنا الکتٰب الخ - ولا یزید الظالمین تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے رسول خداؐ کو جو کچھ پہونچایا تھا وہ یوں تھا ولا یزید الظالمین آل محمد الا اور آل محمدؐ کا حق دبانے [illegible] دنیا کو قرآن مجید سے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ ملے گا - صفحہ ۴۶۳ م ۵

[illegible] طرح اس کا مرد - اور جو کچھ مرد کرتا ہے وہی شیطان بھی کرتا جاتا ہے

کسی نے عرض [illegible] پہچانا کیسے جائے - فرمایا کہ ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے

[illegible] جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ تو بندۂ خدا کا نطفہ ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا

ہے وہ [illegible] صفحہ ۴۶ ح ۲

اِنّ عبادی لیس لک تفسیر عیاشی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنین کے

حق میں نازل ہوئی - صفحہ ۴۶ ح ۳

یوم ندعوا کل اناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول

ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد خدا کی طرف سے [illegible]

[illegible] جو آدمیوں پر اپنا حق ثابت کریں گے

پھر بھی [illegible] ضلالت کے امام اور انکے پیروکار ان اصلی [illegible]

ظلم کرینگے - پس جو شخص ان اصلی اماموں سے دوستی رکھیگا اور ان کا اتباع کرے گا

اور ان کی تصدیق کریگا - پس [illegible] - اور میرے ساتھ ہوگا اور عنقریب

[illegible] غور سے سنو کہ جو شخص ان برحق اماموں پر ظلم کرے گا اور انکی

تکذیب کرے گا پس نہ وہ مجھ سے ہوگا اور نہ [illegible] ہوگا اور نہ مجھ سے اور اس سے

[illegible] رہے گا -

من کان فی ھذہ اعمی - الخصال میں امیر المومنین سے منقول ہے کہ سب سے

زیادہ اندھا پن اس شخص کا ہے جو ہماری فضیلت کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کرلے

[illegible] کہ ہم نے اس کا کچھ جرم کیا ہو - ہماری عداوت پر کمر باندھے - ہم نے

[illegible] کہ اس کو حق کی طرف بلایا [illegible] برخلاف تھے انھوں نے فتنہ

کی طرف اور دنیا کی [illegible] پس وہ ان کی طرف توجہ چلا گیا - اور ہمارا دشمن ہوگیا

اور ہم سے کوئی واسطہ نہ رکھا - صفحہ ۴۶۲ ح ۲

سردمًا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ردمًا کے معنی منقول ہیں کہ اس سے مراد تقیہ ہے پس تقیہ ایسی زبردست آڑ ہے کہ تمہارے دشمن تمہارے برخلاف کوئی چال چل ہی نہیں سکتے جیسا خدا فرماتا ہے فما استطاعوا۔ الخ۔

... اور دشمنان خدا کے مابین ایک مستحکم آڑ جس کو وہ توڑ نہیں سکتے ... تعالیٰ کی اس آیت فاذا جاء وعد ربی الخ کے یہ مطلب ہے کہ ظہور قائم آل محمدؑ کے وقت تقیہ اٹھ جائے گا اور دشمنان خدا سے انتقام لیا جائے گا۔ ۵۲۳ ح ۵

الذین کانت اعینھم الخ ترجمہ مقبول جن کی آنکھوں پر تو ہماری ... طرف سے پردہ پڑ گیا تھا۔ ۱۲

العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا انکار کرنے والوں کو خدائے تعالیٰ نے اندھوں سے تشبیہ دی ہے۔ اسلئے کہ وہ رسولؐ کے قول کو خفیف سمجھتے تھے اور اُسے سُن نہ سکتے تھے۔ ۴۸۵ ح ۱

عن ذکری تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ہے ولایت امیرالمومنینؑ اور یہ جو خدا نے فرمایا کہ سُن نہ سکتے تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کبھی علیؑ مرتضیٰ کا ذکر انکے سامنے کیا جاتا تو وہ بوجہ اس کے کہ وہ آنحضرتؐ سے اور انکے اہلبیت سے سخت بغض رکھتے تھے انکا ذکر سُن بھی نہ سکتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ۴۸۵

ضل سعیھم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان لوگوں سے مراد نصاریٰ اور انکے علما و درویش اور اہل قبلہ میں سے شبہات پیدا کرنے والے رائے اور قیاس پر چلنے والے خوارج و بدعتی سب ہیں۔ ۴۸۵ حاشیہ نمبر ۴

کفروا بآیات ربھم العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تحکیم حکمین سے خوش ہونے والوں سے اور ابوموسیٰ اشعری اور اس کے دوست داروں سے تبرا واجب ہے

نے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو عمر [illegible] نعیہ سے
اسلام کو عزت دے، جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قول مترجم مولوی مقبول احمد۔ اسی سطر کے ہمسر خسر اول [illegible]
علت [illegible] ایک روایت [illegible] وارد ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰ
کو آل محمدؐ کے کچھ فضائل اور کچھ مصائب سنائے اور دونوں بزرگوار [illegible]
پھر اور کچھ فضیلتیں سنائیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ کہنے لگے کہ کاش میں بھی
آل محمدؐ میں سے ہوتا۔ پھر ابو بکر و عمر کا ذکر اور رسول خداؐ کے اپنی قوم میں مبعوث
[illegible] لوگوں کے ہاتھوں سے تکلیف پانے کا اور جھٹلائے جانے کا ذکر فرمایا
اور اس آیت کی ونقلب افئدتہم و ابصارہم الخ کی تاویل فرمائی [illegible]
ستجدنی انشاء اللہ الخ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے منقول
ہے کہ جیسے [illegible] موسیٰؑ نے علم حاصل کرنے کی خواہش کی تھی اسیطرح امت محمدؐ
نے ہم سے علم حاصل کرنے کی رغبت نہیں کی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے
کہ اگر میں موسیٰ [illegible] کے [illegible] ابین ہوتا تو ان دونوں کو جتلا دیتا کہ میں ان سے زیادہ
عالم ہوں۔ اور ان چیزوں کی خبر دیتا جن کا ان دونوں کو علم نہیں دیا گیا تھا اسلئے
کہ موسیٰؑ و خضرؑ کو گزشتہ کا علم دیا گیا تھا نہ کہ آئندہ کا اور قیامت تک کا۔ اور ہم کو رسولؐ
کی وراثت میں سب کچھ ملا تھا [illegible] ۔ صفحہ ۴۲ م [illegible]

واما الغلام تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام صادقؑ اس کو یوں پڑھا کرتے
تھے واما الغلام فکان کافراً۔ الخ صفحہ ۴۲ م [illegible]

قرب الاسناد میں امام موسیٰ کاظمؑ [illegible] رضاؑ [illegible] فی [illegible]
خدا کے بندوں [illegible] سے ایک بندہ ہوں جتنا اس نے مجھے تعلیم فرمایا ہے اس کے
علاوہ تو میں کچھ نہیں جانتا۔ صفحہ ۴۲ م [illegible]

احسن ندیا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ خدا نے قبیلہ قریش کو ہماری ولایت کی دعوت دی پس انھوں نے اس سے نفرت کی اور انکار کیا اور جو لوگ قریش میں سے کافر تھے انھوں نے ان لوگوں سے ... یعنی امیرالمومنینؑ اور ہم اہلبیت کی ولایت کو مان لیا تھا یہ سوال کیا الخ

حتیٰ اذا ... و مایوعدون کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمد کا ظہور ہے۔ اور اس آیت میں لفظ الساعۃ ہے اس سے مراد ہے حضرت کے ظہور کا وقت (پھر وہ جان لینگے) کا مطلب یہ ہے کہ اسدن لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ قائم آل محمدؐ کے ہاتھوں انپر کیا پڑنے والی ہے جس سے وہ سمجھ لینگے کہ آنحضرتؐ کی نظروں میں کس کی عظمت بڑی ہے اور مقابلہ میں کس کا گروہ کمزور ہے۔ ۴۹۵ح

و یزید اللہ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ... میں جو قائم آل محمدؐ کے وجود کے قائل ہیں اور آنحضرت کے ظہور کے دن ان کا اتباع کرنے کے سبب ہدایت پر ہدایت بڑھ جائے گی۔ انھوں نے نہ حضرت کے وجود سے انکار کیا تھا اور نہ حضرت کی اتباع سے انکار کرینگے۔ ۴۹۵ح

ویکونون ... ضدا جس طرح امت محمدیہ کے بہت سے لوگوں نے ثلثہ یعنی خلفائے ثلثہ ابوبکر و عمر و عثمان اور ثلثہ پرست (اہلسنت) علما کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ ۴۹۵ح

و فدا کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے خود امیرالمومنین سے ایک طولانی ... میں مندرج ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یا علی وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے ... ۴۹۶ح

من اتخذ عند الرحمٰن عہد ... ترجمہ مقبول۔ سوائے اس شخص کے جس کا کوئی عہد خدائے رحمان کے ... ہو۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے ولایت امیرالمومنینؑ اور ان ائمہ کی ... ان کے بعد ہیں قربت خدا حاصل کر لی اس نے

صوماً تفسیر ... کو اصل قرآن میں صوماً کے بعد صمتاً بھی تھا جنھوں نے قرآن خدا سے لئے ... مت میں ان کی زبانیں نکالی جائینگی
کافی میں امام صادقؑ سے صرف صوماً ہی منقول ہے جس سے معلوم ہوا کہ خاموش رہنا ہی داخل صوم تھا۔ ... دخطرہ تفسیر قمی میں ... سے منقول ہے۔ ۴۸۹ م ۱۷

قال لابیہ یہاں اب کے معنی باپ ... ہیں بلکہ آذر حضرت ابراہیمؑ ... ۴۹۰ م ۵

تفسیر صافی میں ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے چچا آذر کو سمجھایا۔ چونکہ ابراہیمؑ نے اپنے کافر عزیز کو چھوڑ دیئے تھے اُس کے معاوضہ میں خدا نے ایسے بیٹے ... کئے جنھیں اکثر نبی تھے۔ ۴۹۱ م ۱۶

لسان صدق تفسیر قمی میں امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ انکے لئے سچائی کی زبان امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالب کو مقرر کیا۔ ۴۹۲ م ۱

اسمعیل تفسیر قمی میں ... سمعیل ابن حزقیل تھے علل الشرائع ... صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اسمعیل ... ابراہیمؑ نہ تھے بلکہ کوئی نبی تھے۔ قرینہ سے انھوں نے کہا تھا کہ ... گزر ... کرنیوالے ہیں یعنی صبر میں بھی اس کا پیرو ہوں۔ ۴۹۲ م ۵

واتبعوا الشہوات ... منقول ہے کہ اس سے وہ لوگ ... عمارتیں بنائیں، خوبصورت سواریوں پر سوار ہوں اور نفیس کپڑے پہنیں۔ ۴۹۳ م ۱۲

تلک الجنۃ التہذیب میں ماہ رمضان کی نماز نافلہ کی دعاؤں میں منقول ہے پاک و پاکیزہ ہے وہ جو جنت کا محمدؐ وآل محمدؐ اور انکے شیعوں کو وارث بنا دیگا۔ ۴۹۳ م ۱۶

ثم اهتدیٰ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ راہ سے مراد ہماری راہ
اور المجالس میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ آپ نے علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] گیا وہ یقیناً گمراہ ہو گیا اور جس نے تم تک اور تمھاری ولایت تک راہ نہ پائی
وہ ہرگز خدا تک نہ پہونچے گا۔ صفحہ ح ۱

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تم لوگ تصدیق نکروگے جب تک کہ چاروں
دروازوں کو تسلیم نہ کرو کہ ان میں سے پہلا بغیر آخر کے بیکار ہے۔ اصحاب ثلثہ یعنی تینوں
دروازے والے گمراہ بھی ہوے اور بڑی سرگردانی میں جا پڑے جس نے اولی الامر کی
اطاعت چھوڑی نہ اس نے خدا کی اطاعت کی نہ رسولؐ خدا کی۔ صفحہ ۵۰۵ ح ۱

موسیٰؑ کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ بچھڑے میں آواز ہم نے پیدا کر دی۔ صفحہ ۵۰۹ ح ۱

تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ نے فرمایا کہ اے
موسیٰ اس کو قتل مت کرو اس لئے کہ یہ مرد سخی ہے۔ صفحہ ح ۱

خشعت الاصوات تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے
روز نبی امیؐ کو [illegible] گا تو رسولؐ خدا آگے بڑھیں گے پھر تمھارے آقا پکارے جائینگے
تو علیؑ مرتضیٰ آگے بڑھکر رسولؐ خدا کے برابر کھڑے ہو جائینگے۔ پھر کچھ لوگ حوض [illegible]
پائینگے تو رسولؐ خدا گریہ کر کے عرض کرینگے کہ پروردگار میں دیکھتا ہوں کہ علیؑ مرتضیٰ کے
بعض شیعوں کو بھی حوض پر وارد ہونے سے روکا گیا ہے۔ اس وقت خدا فرمائے گا کہ
میں کل شیعان علی کو آپ کے حوالہ کرتا ہوں انکے کل گناہوں سے درگزر کرتا ہوں اور
[illegible] ساتھ ملا دیتا ہوں۔ اس دن ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جو ہماری محبت
اور تولا کا دم نہ بھرے اور ہمارے دشمنوں سے بغض و تبرا نہ کرے مگر فائدہ صرف انھیں
[illegible] ہمارے گروہ میں اور ہمارے ساتھ تھے۔ صفحہ ح ۱

و لقد عہدنا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت اس طرح رسولؐ خدا پر

بجزی من اسرف الخ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ یعنی کسی دوسرے
کو ولایت امیر المومنین میں شریک کر لیا۔ ولم یؤمن کا مطلب یہ ہے کہ از روئے
دشمنی ائمہ کو چھوڑ دیا ان سے تولا نہیں رکھا اور انکے احکام کی پیروی نہیں کی۔ ص۱۱۵ ح ۷

وامر اهلك تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے اور العیون میں امام رضاؑ سے
منقول ہے کہ اللہ نے کسی نبی کے اہلبیت کی یہ خصوصیت نہیں فرمائی۔ اور کسی کا
ایسا اکرام کیا۔ ص۱۲۵ ح ۱

ربنا لولا ارسلت الینا۔ کشف الحجہ میں بروایت امیر المومنینؑ مروی ہے کہ
رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تو تمھارا ولی میں ہوں اور میرے بعد تمھارا ولی میرا
وصی ہوگا اور میرے وصی کے بعد ہر زمانہ میں ایک حجت اللہ تمھارا ولی ہوتا رہے گا جن سے
مراد اوصیاء انبیا ہیں۔ ص۱۲۵ ح ۲

سورۃ الانبیا مکیہ

اهل الذکر۔ پوری آیت کا ترجمہ مقبول آپ خود پڑھ لیجئے۔
کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ اہل ذکر ہم ہیں۔ ص۱۴۵ ح ۲

فلما احسوا ۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؐ ظہور فرمائینگے
تو وہ بنی امیہ کی گرفتاری کے لئے ملک شام کی طرف لشکر بھیجینگے تو بنی امیہ بھاگ کر
روم کی طرف چلے جائینگے۔ روم والے انکو اپنے یہاں آنے سے انکار کر دینگے جبتک
کہ وہ سب عیسائی نہ ہو جائیں۔ چنانچہ وہ سب اپنے اپنے گلوں میں صلیبیں لٹکا کر
داخل ہونگے اور جب حضرت کے اصحاب روم پہونچیں گے تو روم والے امان
اور صلح کے طالب ہونگے اسوقت حضرت کے اصحاب یہ کہینگے کہ ہم ہرگز ایسا
نہ کرینگے جب تک کہ تم بنی امیہ کو ہمارے حوالہ نہ کردو۔ چنانچہ وہ حوالہ کردیں گے

نازل ہوئی تھی من قبل کے بعد کا ...
فلم نجد لہٗ عزما علل الشرائع میں امام باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے...
کہ جو انبیاء اولو العزم ہیں اُن سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ میں پروردگار ہوں ...
اور امیر المومنینؑ اور ان کے اوصیاء جو ان کے بعد ہوں گے میرے امر کے ولی اور میرے
علم کے خازن ہیں۔ ازانجملہ مہدیؑ کے ذریعہ سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا
اپنی سلطنت انہیں کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں سے
انتقام لوں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے بخوشی یا بجبر میری اطاعت کی جائے گی۔ پس
سب نے اقرار کیا تھا اور گواہی دی تھی مگر آدم نے نہ اقرار کیا تھا نہ انکار۔ پس پانچ کا عزم
تو مہدیؑ ... ظاہر ہوا اور آدم کا کوئی ... بارے میں نہیں پایا گیا
یہی اس آیت میں خدا نے فرمایا۔ ...

عن ذکری ترجمہ مقبول جو میری نصیحت سے روگردان رہے گا۔ ۱۲
کافی میں ... منقول ہے کہ ذکری سے مراد ولایت علی ابن ابی طالبؑ ہے۔
فان لہ معیشۃ ضنکا۔ ترجمہ مقبول۔ اس کی زندگی بھی ضیق
تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ... کسی نے
عرض کی کہ ہم نے تو ان کی عمریں بھی دراز دیکھیں اور مرتے دم تک اُن کی روزی میں
کچھ بھی کمی نہیں آئی۔ فرمایا ایسا ہی ہے۔ مگر زمانۂ رجعت میں وہ پاخانہ کھائیں گے۔
ونحشرہ ...... اعمی تفسیر صافی میں ہے کہ ... آخرت میں تو
آنکھوں کا اندھا اور دنیا میں ولایت امیر المومنینؑ کی طرف سے دل کا اندھا مراد ہے جب وہ
پوچھے گا کہ مجھکو اندھا کیوں پیدا کیا تو ... ہماری نشانیاں یعنی ائمہ آئے تھے
تو تو نے ان کو بھلا دیا تھا۔ یعنی نہ اُن کا قول سنتا تھا۔ اور نہ اُن کے حکم کی اطاعت
کرتا تھا۔ یعنی اُن کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح تو بھی آج جہنم میں چھوڑ دیا جائے گا۔

فائن مت فهم الخلدون۔ تفسیر قمی میں ہے کہ جب پردہ ۔۔۔ گا ۔۔۔
۔۔۔ کی ۔۔۔ ترجمہ آنحضرتؐ کے انکے اہلبیت پر پڑے ۔۔۔ اور
اس کی بھی اطلاع دی کہ انکے مقابلہ میں ۔۔۔ جھوٹے مدعی کھڑے ہو جائینگے
تو رسولؐ خدا کو بہت رنج ہوا۔ پس خدا نے انکی تسکین کے لئے یہ آیت نازل فرمائی
تفسیر قمی میں ہے کہ خدا نے جسد آدمؑ میں روح ڈالی ابھی وہ گھٹنوں ہی تک پہونچی
تھی کہ آدمؑ نے اٹھنے کا ارادہ کیا اور نہ اٹھ سکے اس پر یہ آیت نازل ہوئی خلق
الانسان ۔۔۔ ص۱۵۳ ج ۱
نأتی الارض ننقصها۔ ترجمہ مقبول کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو برابر
۔۔۔ کرتے چلے آتے ہیں کیا اب بھی وہی غالب ہیں ۱۲
تفسیر مجمع البیان ۔۔۔ سے منقول ہے کہ ہم علما کی موت سے زمین کو
۔۔۔ ہیں۔ ص۵۱۹ ج ۱
ففهمناها سليمان کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے داؤدؑ
۔۔۔ تم اپنی اولاد میں سے ایک کو وصی بنا لو۔ کیونکہ ہمارے علم میں یہ بات
۔۔۔ ہم ایک نبی بھی ایسا نہ بھیجینگے جس کا وصی اسکے کنبہ سے نہو۔۔۔۔
۔۔۔ ان کرکے فرمایا کہ یہی حالت اوصیا کی بھی ہے۔ انکو یہ اختیار نہیں
۔۔۔ اب امر کو جھٹ کہ یہ امر کسی ۔۔۔ کے حوالہ کر دیں۔ ص۲۲۳ ج ۱
یسبحنا مع داؤد۔ المناقب میں ہے کہ امام زین العابدینؑ نے دو رکعت
نماز پڑھکر تسبیح خدا کی تو کوئی درخت اور ڈھیلا ایسا نہ رہا جسنے آنحضرت کے ساتھ
تسبیح خدا نہ کی ہو۔ ص۵۲۳ ج ۲
علمناه صنعة لبوس لکم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے داؤدؑ
۔۔۔ بیت المال میں سے نہ کھاتے اور اپنے ہاتھ کی محنت سے اپنی ۔۔۔

چنانچہ لا تزکضوا الخ کا ... ہے یعنی باوجود علم خداداد ... آل محمدؑ نے مغصوبہ خزانہ طلب فرمائینگے اور وہ جو کچھ جواب دینگے وہ یا دینا سے خاندانِ تک ہے مطلب یہ ہے کہ تلوار سے انکا کھیت سا کاٹ کر ڈال دیا جائے گا۔ تفسیر قمی
قریب یہی مضمون منقول ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ یہ آیتیں ایسی ہیں ... تو ماضی ہیں اور معنی مستقبل جنکی تنزیل تو ہو چکی جنکی تاویل نہیں ظاہر ہوگی
العیون میں امام رضا سے منقول ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔

لا یسئل عما یفعل۔ علل الشرائع میں امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ خدا نے پیدا ہی اسلئے کیا ہے کہ وہ سوال کرے۔ التوحید میں ہے کہ امام باقرؑ سے سوال کیا گیا ... کہ اس سے کیوں بازپرس کی جائے۔ فرمایا اسلئے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے اور وہ متکبر و جبار اور واحد و قہار ہے پس جس شخص کے دل میں اسکے فیصلہ سے کچھ ناراضی پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے اسکے افعال میں سے کسی کا انکار کیا۔ وہ منکر رہا۔
جناب امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے لئے جو کچھ چاہتا ... میری مشیت سے ... فرض اسکے ادا کرنے کی قوت بھی ہمنے دی ہے۔ اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی نعمت ہے...... اور اسلئے ہم سے ... باز ... اور مخلوق سے بازپرس کی جائے گی۔

بل عباد مکرمون الخرائج میں منقول ہے کہ ایک خارجی کو امیر المومنینؑ نے کتے کی طرح دھتکارا تو اس کا سر کتے کی طرح ہو گیا۔ کسی نے عرض کی کہ معاویہ کے بارے میں آپکو کیا چیز مانع ہے فرمایا وائے ہو تجھپر اگر میں یہ چاہوں کہ معاویہ کو مع اسکے تخت ... موجود کردوں تو دعا کردوں اور خدا ایسا کرے لیکن اللہ کے خزینہ دار سونے وچاندی پر موکل نہیں ہیں بلکہ ایسے ہی اسرار پر موکل ہیں اور اس آیت کی تاویل ہے۔

وما ارسلناک الا احتجاج طبرسی میں امیرالمومنینؑ سے بعد ایک قصۂ طولانی کے منقول ہے کہ خدا نے ہمارے نبی کو اور جو حجتیں انکے بعد زمین پر ہونے والی ہیں اُن کو صبر تعلیم فرمایا ... [illegible] سے پہلے کسی نبی سے نہیں بن پڑا پس آنحضرتؐ نے اللہ کی حجت کو اپنے وصی کے بارے میں ہدایتًا دیگر کے ساتھ ثابت کر دیا اور فرمایا کہ من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ - اور ہارونؑ سے مناسبت دی حالانکہ ہارونؑ حقیقی بھائی تھے۔ اور نبی بھی تھے۔ اور علیؑ نہ حقیقی بھائی تھے نہ نبی تھے - اور انکو امت پر اس طرح خلیفہ [illegible] جس طرح موسیٰ نے ہارونؑ کو، ص۵۲۷ ج ۱۲

سورۃ الحج مدنیہ

ان اللہ یفعل ما یشاء - التوحید میں امام صادقؑ سے بروایت اپنے والد ماجد کے منقول ہے کہ امیرالمومنینؑ کے پاس خبر دیگئی کہ ایک شخص مشیت کے معاملہ میں کچھ کلام کرتا ہے آپ نے [illegible] اسکو میرے پاس لاؤ وہ لایا گیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ اے شخص خدا نے جو تجھے [illegible] مشیت کے مطابق یا تیری مرضی کے مطابق اُس نے عرض کیا کہ اپنی مشیت کے [illegible] اگر تجھے بیمار کرے تو آیا جب وہ چاہیگا یا تو چاہیگا - عرض کیا جب وہ چاہیگا - فرمایا کہ جب وہ تجھے شفا عطا کرے گا تو جب وہ خود چاہیگا یا جب تو چاہیگا - عرض کیا جب وہ چاہیگا فرمایا جہاں وہ چاہیگا پہونچائیگا یا جہاں تو چاہیگا، عرض کیا جہاں وہ چاہیگا امام نے فرمایا کہ امیرالمومنینؑ نے یہ جوابات سنکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس کے خلاف کہتا تو ضرور تھا کہ میں تیرا سر توڑ دیتا - ص۵۳۳ حاشیہ ۱

ھذ[illegible] ان تفسیر قمی میں ہے امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم اور بنی امیہ ہیں ہمنے تو یہ کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے سچ کہا اور بنی امیہ نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ دونوں نے جھوٹ کہا، الخصال میں امام حسینؑ سے بجنسہ یہی منقول ہے لیکن اتنا اور

باہم پہونچا ... ہی ... تے۔ یہ سنکر حضرت داؤدؑ بیس روز تک ... رہے پھر زرہ بنانے لگے ہر روز ایک زرہ بناتے اور ... تھے اس طرح ۳۶۰ روز میں تین لاکھ ساٹھ ہزار درم کو بیچ لیں اور ہمیشہ کے لئے بیت المال سے مستغنی ہو گئے۔ ص۵۲۳ ج ۳

لا یرجعون تفسیر قمی میں امام باقرؑ اور امام ... منقول ہے کہ جن بستی کے رہنے والوں کو خدا نے عذاب سے ہلاک کیا ہوگا۔ وہ زمانہ رجعت میں واپس نہ آئینگے الفقیہ میں امیر المومنینؑ بھی یہی فرماتے ہیں ص۵۲۶ ج ۱

من دون اللہ ترجمہ مقبول۔ کہا جائے گا کہ یقیناً تم بھی اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے تھے وہ بھی جہنم کا ایندھن ... تم اسی میں آنیوالے ہو۔ ۱۲

قرب الاسناد میں امام صادقؑ سے بروایت ... منقول ہے کہ رسول خدا نے اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ فرشتوں سے حکم دیگا۔ کہ خود انکو اور جن جن کی یہ عبادت ... انکے جن کو ہم نے مستثنیٰ کر دیا ہے ص۵۲۶

ان الذی ... امالی المجالس میں رسول خدا سے منقول ہے کہ علیؑ ... فرمایا کہ اے علی تم ... حوض کوثر پر ہوا ... گے ... میں سے جس جس نے تم سے محبت رکھی ہے اُسے پلاؤ گے۔ اور جن جن سے تم کو نفرت ہوگی انکو رد کر ... گے ... بڑے خوف کے دن عرش کے سایہ میں تم ہی امن سے ہو گے اور سب لوگ پریشان ہونگے اور تم پریشان ... گے ... اور سب لوگ رنجیدہ ہونگے اور تم رنجیدہ نہ ہو گے ... بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تمھارے ہی لئے یہ آیت بھی نازل ... لا یحزنہم الفزع الاکبر ص۵۲۷ ج ۱

ان الارض یرثہا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ نیک بندے مہدی آخر الزمان کے اصحاب ہیں۔ ج ۳ ص۵۲۷

المناقب میں امام موسیٰ کاظمؑ اور انکے جد امجد سید الشہداؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت مخصوص ہم اہلبیت کی شان میں ہے تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت آل محمدؐ کی شان میں ہے ۔ اور مہدیؑ آخرالزمان اور انکے اصحاب کو خدائے تعالیٰ مشرق و مغرب کا مالک بنائیگا اور ان کے دین کو غالب فرمائیگا ۔ اور انکے اور انکے اصحاب کے ذریعے ان تمام بدعتوں کو اور باطل کو اسطرح نیست و نابود کردے گا ۔ جیسا کہ ان اشقیا نے حق کو برباد کرنا چاہا تھا ۔ صفحہ ۵۳۶ حاشیہ نمبر ۳

وبئر معطلۃ وقصر مشید ۔ ترجمہ مقبول ۔ کتنے ہی کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی مضبوط محل ہیں ، الاکمال والمعانی میں امام صادقؑ سے اور کافی میں امام کاظمؑ سے منقول ہے کہ بئر معطلہ سے امام صامت مراد ہے اور قصر مشید سے امام ناطق مراد ہے ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ مثل آل محمدؐ کے لئے ہے ۔ وہ کنواں ہے جس سے پانی نہ کھینچا جائے اور یہ مثل امام غائب پر راست آتی ہے ۔ اور قصر مشید خود امیر المومنینؑ اور ائمہؑ پر راست آتی ہے جیسے کسی آبادی میں قصر مرتفع ۔ صفحہ ۵۳۶ حاشیہ نمبر ۱

ولکن تعمی القلوب ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہمارے شیعہ جتنے ہیں وہ سب چار آنکھوں والے ہیں ان کی دو آنکھیں تو سر میں ہیں اور دو قلب میں ۔ پھر فرمایا کہ سب مخلوق اسی صورت میں ہیں مگر فرق یہ ہے کہ تمھارے دل کی آنکھیں تو خدا نے کھول رکھی ہیں اور انکے دل کی آنکھیں بند کردی ہیں ۔ صفحہ ۵۳۶ حاشیہ نمبر ۲

ولن یخلف اللہ وعدہ ۔ ارشاد شیخ مفید میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جب قائم [illegible] کوفہ کی طرف تشریف لیجائینگے تو وہیں چار مسجدیں جنکو منہدم فرمائینگے [illegible] ایسی جسمیں کنگرے ہوں [illegible] ہیں ۔ ان کنگروں کو منہدم فرمائیں گے اور اس کو مطابق شرع رسولؐ بغیر میناروں اور چھوٹی دیواروں کے بنا دیں گے اور بڑے راستوں کو وسیع فرمائیں گے ۔ اور تمام چھجوں کو جو راستہ کی طرف نکلے ہوئے ہیں توڑ ڈالیں گے ۔

زیادہ ہے کہ قیامت کے روز ہم دونوں ایکدوسرے کے مقابل اور دشمن ہونگے ۔
فالذین کفروا ۔ قمی میں ہے کہ اس سے مراد بنی امیہ ہیں ۔ حاشیہ ۳ ص۵۳۳
وھدوا الی ۔ ۔ ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ ۔ ۔ ۔
طیارؓ اور عبداللہؓ اور سلمان فارسیؓ اور ابوذر غفاریؓ اور عمار ابن یاسرؓ اور مقدادؓ تھے جنہوں
نے صراط حمید یعنی ولایت امیرالمومنین کی راہ پائی اور المجالس میں ہے کہ امام باقرؑ سے منقول ہے
کہ واللہ صراط حمید سے مراد وہ امر ہے جس پر تم قائم ہو ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے
کہ معاویہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ کے مکانات کے دروازوں پر کواڑ لگوائے ۔ ص۵۳۴
اور بیت اللہ کے حاجیوں کو روکا ۔ باوجودیکہ خدا فرماتا ہے کہ ۔ ۔ ۔
حالانکہ پہلے سے دستور تھا کہ باہر کے آنیوالے جس کے یہاں چاہتے اُترپڑتے پس معاویہ
اس زنجیر میں جکڑا جائے گا جس کے بارہ میں خدا فرماتا ہے کہ ایسی زنجیر میں جس کا طول ۔ ۔
ہاتھ ہوگا ۔ اور وہ اس امت کا فرعون ہے ۔ ص۵۳۴ حاشیہ ۲
اذن للذین یقاتلون تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ عوام الناس تو
اس بات کے قائل ہیں کہ یہ رسولؐ ۔ ۔ ۔ نازل ہوئی ۔ اور حقیقۃ ۔ ۔ ۔
آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت کہ وہ امام حسینؑ کے خون ناحق کا بدلہ لینے
کے لئے ظہور فرمائینگے ۔ اور یہ فرماتے ہونگے کہ اس خون کے وارث ہم ہیں اور اس کے
طالب ہم ہیں ۔ ص۵۳۶ حاشیہ ۱
الذین اُخرجوا ۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت رسولؐ خدا اور علی
مرتضیٰؑ و حمزہؓ و جعفر طیارؓ کی شان میں نازل ہوئی ۔ پھر اس کا حکم امام حسینؑ کے بارے میں
جاری ہوا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت ۔ ۔ ۔ امام حسینؑ ہیں جبکہ یزید نے انکی گرفتاری
کے لئے آدمی بھیجے کہ وہ انکو پکڑکر شام میں لائے ۔ اور وہ حضرت وہاں سے کوفہ کی طرف
روانہ ہوئے اور ۔ ۔ ۔ میں قتل کئے گئے ۔ حاشیہ ۲ ص۵۳۷

ہیں از روے بغاوت و ظلم شہید کیے گئے۔

یزید کے اشعار ملاحظہ ہوں خصوصاً پانچواں شعر۔ اور شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھے اس کی وصیت کی تھی پس جو کچھ شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھ سے چاہا تھا اس کی میں نے پیروی کی ۵۴۰
... الاکمال میں ہے کہ رسولؐ خدا نے اپنے بارہ اماموں کا نام بہ نام ذکر فرمایا ہے بعد اس کے فرمایا کہ جس شخص نے ان کا یا ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا۔ انھیں کے سبب سے اللہ آسمانوں کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ باشندوں کو لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے ھو سمکم المسلمین المناقب اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے آل محمد کے لئے ہی دعا کی تھی۔ حاشیہ ۵۴۴

لیکون الرسول شھیداً علیکم الاکمال اور کافی میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس آیت میں خاص تیرہ آدمی مراد لئے گئے ہیں۔ عام امت مراد نہیں۔ پھر فرمایا میں ہوں اور میرا بھائی اور گیارہ ... امام باقرؑ فرماتے ہیں جو قیامت کے دن سچا سچا اظہار دے گا ہم اس کی تصدیق کرینگے۔ اور جو جھوٹ بولیگا اس کی ہم تکذیب کرینگے۔

سورۃ المومنون

کافی میں متعہ کے بارے میں امام صادقؑ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حلال ہے مگر سوائے زن عفیفہ کے کسی اور سے نہ کرنا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے والذین ھم لفروجھم حافظون
کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ دوسری وہ صورت ہے کہ عورتیں میراث ... اور وہ متعہ ہے۔ حاشیہ ۵۴۵

... التوحید میں امام رضاؑ سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اور بھی خالق ہیں جیسے عیسیٰ اور سامری ۵۴۶ حاشیہ

اور اسپر جو پائخانہ اور پرنالہ گرتا ہوگا۔ اُس کو بند کر دینگے۔ اور کوئی بدعت ایسی نہ ہوگی جس کا ازالہ نہ فرماوین اور کوئی ایسی سنت باقی نہ رہیگی جسکو قائم نہ کردین اور قسطنطنیہ اور چین اور کوہستان دیلم کو فتح فرماوینگے۔ اور اُسکے بعد سات برس تک صبر کرینگے۔ ا ... دس برس کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ کسی نے عرض کی کہ یہ برس طویل کیونکر ہوجائے گا فرمایا کہ اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ اپنی حرکت کم کرے جس سے دن طویل ہوجائینگے .... وصی کے لئے سورج پھیرا یا جیسا یوشع بن نون وصی موسیٰ کے لئے پہلے بھیج چکا تھا جبر ... قدامت ہزار برس کے برابر ہوجائے گا۔ صـ۵۳۸ حاشیہ ۳

من رسول و لا نبی۔ کافی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ ... ہے کہ وہ اس آیت کو ولا محدث پڑھا کرتے تھے، کافی ... اس آیا ہے کہ ائمہ سب کے سب محدث تھے۔

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک انصاری نے رسولؐ خدا کے لئے بکری ذبح کی اور بھون کر رکھا آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ علیؑ فاطمہ حسنؑ و حسینؑ بھی ہوتے مگر اتفاق سے آگئے۔ اُس وقت ابوبکر و عمر پھر اُن دونوں کے بعد علیؑ مرتضےٰ پہونچے تو خدا نے یہ آیت نازل کی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

شیطان نے ... جیسے اُس نے یہاں اپنے دو ایجنٹ ابوبکر و عمر بھیجدیے یہاں ان دونوں ایجنٹون کے بعد علیؑ مرتضےٰ آگئے، اور جیسے کہ امیر المومنینؑ کی نصرت فرمائی۔ صـ۵۳۹ حاشیہ نمبر ۲

ومن عاقب۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں رسولؐ خدا کا ذکر ہے۔ جب قریش نے اُن کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ اُن کے خوف سے غار میں چلے گئے۔ اور تب بھی قریش کے لوگ آنحضرتؐ کے قتل کی فکر میں لگے رہے حتی کہ بڑے بڑے قریش ا... ۔ مگر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہوگیا تو ان کفار کے خون کا مطالبہ کیا گیا، اور حضرت امام حسینؑ سے مطالبہ

یا ہمیں کسی دوسرے کو فضیلت دیدیں۔ انھیں کو خدا نے فرمایا ہے کہ راہ راست سے پلٹ جانے والے ہیں۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۱

حَتّٰی اِذَا فَتَحْنَا۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ واقعہ زمانۂ رجعت میں پیش آئے گا۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۴

مَا یُوْعَدُوْنَ۔ تفسیر صافی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے بروز فتح مکہ خطبہ فرمایا کہ میں تمھیں خوب پہچانتا ہوں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ اور اگر ایسا تم کرو گے تو میں بھی تمکو تلوار سے ماروں گا۔ پھر آنحضرتؐ نے دائیں طرف رُخ کیا اور لوگ کہنے لگے کہ جبرئیلؑ انکو اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ جبرئیلؑ نے کہا کہ کہدیجئے کہ علیؑ تمکو ماریں گے چنانچہ آنحضرتؐ نے وہی فرمایا۔ امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ وعدہ زمانۂ رجعت میں پورا ہو گا۔ ص۵۵۴ ۱

مِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ تمھارے بارے میں برزخ سے ہی اندیشہ ہے اور رہا وہ وقت کہ معاملہ جب خود ہم تک پہونچ جائے گا۔ اسوقت تو تمھارے بارے میں ہمیں سب طرح کا اختیار ہو گا۔ ص۵۵۵ ۲

کافی میں ہے کہ امام صادقؑ سے کسی نے عرض کی کہ میں نے آپکو فرماتے سنا تھا کہ ہمارے شیعہ تو سب جنت میں ہونگے خواہ اُنکے کیسے ہی افعال ہوے ہوں۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا ہی کہا تھا۔ واللہ وہ سب جنت میں ہونگے۔ اس پر عرض کی گئی کہ گناہ تو بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ قیامت کے دن نبی یا وصی نبی کی شفاعت سے تم سب جنت میں جاؤ گے۔ ص۵۵۵ حاشیہ ۴

سورۃ النور مدنیہ

بالافک۔ تفسیر قمی میں ہے کہ عامہ (اہلسنت) کی روایت تو یہ ہے کہ یہ آیت عائشہ

وانزلنا من السماء ماءً ۔ تفسیر مجمع البیان میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ اللہ نے پانچ دریا جنت سے نازل فرمائے ہیں سیحون جیحون ۔ دجلہ ۔ فرات ۔ نیل۔

وشجرۃ تخرج تفسیر قمی میں ہے کہ یہ رسولؐ خدا اور علی مرتضےٰ کی مثال بیان کی گئی ہے التہذیب میں امام باقرؑ سے اور امام صادقؑ سے بھی ذکر نجف اشرف اور طور سینا میں منقول ہے .... واللہ بعد آدمؑ اور نوحؑ کے جنھوں نے اس میں مستقل سکونت اختیار کی ان میں جناب امیر المومنینؑ سے افضل کوئی نہیں، حاشیہ ۲ ص ۵۴۶

الی ربوۃ ۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ربوہ سے مراد کوفہ ہے پہلے جو شہر حیرہ تھا ۔ اور قرارت مراد مسجد کوفہ اور معین سے مراد آب فرات ۔ ص ۵۵۰ ح ۱

والذین یوتون الکافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ علی مرتضیٰؑ ایک طولانی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ واللہ اگر کوئی شخص سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالے تو اللہ اسکی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا ۔ جب تک کہ وہ ہم اہلبیت کی ولایت نہ رکھتا ہو

وھم [illegible] ۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ تعریف علیؑ [illegible] کی ہے ۔ حاشیہ ۷ ص ۵۵۱

ولو اتبع الحق تفسیر قمی میں ہے کہ الحق سے مراد ہیں جناب رسولؐ خدا اور علی مرتضےٰ ۔ حاشیہ ۴ ص ۵۵۲

الی صراط [illegible] تفسیر قمی میں ہے کہ صراط مستقیم سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے ۔ حاشیہ ۲ ص ۵۵۲

لناکبون تفسیر قمی میں ہے کہ اس [illegible] امام برحق سے [illegible] الکافی میں بروایت صادقؑ خود امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراط اور اپنی سبیل ٹھہرایا ہے پس جو جو ہماری ولایت سے رد گرداں ہو جائیں

فی بیوتٍ ۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ان بیوت سے مراد انبیاء کے گھرانے اور علی مرتضےٰ کا گھرانا اسی میں داخل ہو۔ ص۵۶۵ حاشیہ ۴

او کظلماتٍ فی بحرٍ لجّیٍ ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس سے مراد ہیں فلاں اور فلاں (خلیفۂ اول ابوبکر و ثانی عمر) من فوقہ اس سے مراد ہیں ثالث (عثمان) فی بحرٍ لجّیٍ ۔ اس سے مراد ہیں طلحہ و زبیر من [illegible] اس [illegible] یہ ۔ یزید اور بنی امیہ کے فتنے اذا اخرج جو اُن کے زمانہ میں اندھیر تھا ۔ ومن لم یجعل اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جنکے لئے اولاد فاطمہ سے کوئی امام نہوگا ۔ تو قیامت میں بھی اس کا کوئی امام نہ ہوگا ۔ ص۵۶۶ حاشیہ ۲

[illegible] افت ۔ تفسیر قمی میں امیر المومنینؑ [illegible] فی حدیث [illegible] ہے کہ ایک چڑیا نماز کے وقت پکارتی ہے ۔

و [illegible] اور اس کا وصی تمام وصیوں سے بہتر ہے) اور اس زمین کا ہر مرغ اس کا جواب دیتا ہے ۔ یہی اس آیہ [illegible] ۔ ص۵۶۶ حاشیہ ۴

و اذا دعوا الی اللہ ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت امیر المومنینؑ اور عثمانؓ بن عفان کی شان میں نازل ہوئی ۔ عثمانؓ نے کہا تھا کہ ہم رسولؐ خدا کے پاس فیصلہ کے لئے نہ جائینگے بلکہ یہودی کے [illegible] ۔ ص۵۶۸ حاشیہ ۱

انما کان ۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آ[illegible] امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔ ص۵۶۸ حاشیہ ۷

ص۵۶۹ وعد اللہ ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور تفسیر مجمع البیان [illegible] بروایت اہلبیت منقول ہے اور تفسیر عیاشی میں امام [illegible] فرماتے ہیں واللہ ہم اہلبیت کے شیعہ مراد ہیں ۔

[illegible] اس سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؑ کو مراد لیتے ہیں کہ انھیں کی

... نازل ہوئی اور خاصہ (شیعہ امامیہ) کی روایت یہ ہے کہ یہ آیت ... امؤمنین ماریہ قبطیہؓ کی شان میں اور جو الزام عائشہؓ نے انکو لگایا تھا اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ چنانچہ امام باقرؑ سے اسی تفسیر میں جریح قبطی اور امیرالمومنینؑ کا پورا قصہ درج ہے یہ سنکر رسول خدا نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا تفسیر صافی میں بھی ہے۔ صفحہ ۵۵۹ حاشیہ ۲

وَلَا یَأْتَلِ اُولُوالْفَضْلِ مِنْکُمْ۔ الجوامع میں ایک قول کے بموجب یہ آیت صحابہ کی ایک ... نازل ہوئی جنھوں نے یہ حلف اٹھالیا تھا کہ جن جن لوگوں نے حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہؓ کا ذکر اپنی زبان سے کیا ہے ہم نہ انکے ساتھ کوئی ہمدردی کرینگے اور نہ انکو کوئی صدقہ دینگے۔ صفحہ ۵۶۱ حاشیہ ۳

اُولِی الْقُرْبٰی۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں اولی القربٰی سے مراد رسولؐ خدا کے قرابت دار ہیں۔ صفحہ ۵۶۱ حاشیہ ۴

... احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ امام حسنؑ نے معاویہ سے فرمایا کہ الخبیثات ... اور تیرے ساتھیوں میں سے جو تیرے پیرو ہیں مراد ہیں اور الطیبات سے مراد علی ... اصحاب اور انکے شیعہ ہیں صفحہ ۵۶۲ حاشیہ ۲

مَثَلُ نُوْرِہٖ۔ التوحید میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ مثل خدا نے ہمارے ... مثل نورہ سے مراد ہیں رسولؐ خدا کمشکوۃ سے مراد ہے سینۂ مبارک مصباح سے مراد ہے نور علم یعنی نبوت۔ الزجاجہ سے مراد ہے کہ علم رسولؐ خدا قلب علی مرتضیٰ میں درآیا اور فرمایا اس سے مراد ہیں علیؑ مرتضیٰ جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اس کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ علم (وفور وکثرت کے باعث) عالم آل محمدؐ کے منہ سے قبل اسکے کہ وہ گویائی سے کام لیں خود بخود نکلے۔ نور علی نور فرمایا اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک امام کے بعد دوسرا امام ہوتا رہے گا صفحہ ۵۶۵ حاشیہ ۲

اس کے حضور میں حاضر ہوں ۔ ص۷۶۵ حاشیہ ۲

فی ۔ ۱ ۔ :) ۵ ۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنکے سامنے امیر المومنینؑ کی فضیلت کا ذکر آتا تو اس سے انکار کر جایا کرتے تھے ۔ ابصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم سے بغض رکھنے والوں سے اور ہمارے شیعوں سے بغض رکھنے والوں سے مراد ہے ۔ ص۷۶۵ حاشیہ ۱

بالغمام ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ غمام سے مراد امیر المومنینؑ ہیں

یعضّ الظالم ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ الظالم سے مراد ہیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) ص۷۶۵ حاشیہ ۳

فلاناً تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس فلاناً سے حضرت ثانی (عمر خلیفہ ثانی) مراد ہیں ۔ ص۷۶۵ حاشیہ ۶

الذکر امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہے ۔ ص۷۶۵ حاشیہ

الشیطان وہی حضرت فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضرت ثانی (عمرؓ) ہیں ۔

کافی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ میری بزرگیاں اتنی ہیں کہ اگر میں انکو بیان کروں تو ان کی کوئی عدد و پایان نہیں ہو سکتی ۔ اور انکو غور سے سننے کے لئے طویل مدت درکار ہے مگر دو بدبختوں نے (ابوبکرؓ و عمرؓ) مجھے چھوڑ کر خلافت کی قمیص کسی نہ کسی طرح بہ تکلف پہن لی ۔ اور جس میں ان کا کوئی حق نہ تھا ۔ اور از روے ضلالت گدی پر جا ڈٹے ۔ اور از روے جہالت کار خلافت کرنے لگے ۔ پس قیامت کے دن ان دونوں کا اتارا بہت ہی برا ہوگا ۔ اور جو کچھ ان دونوں نے اپنی ذات کے لئے مہیا کیا ہے وہ ڈھا دیا جائیگا وہ اپنے اپنے گھروں میں ایک دوسرے پر لعنت کرینگے ۔ اور ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی پر تبرا کرے گا ۔ اور جب آمنا سامنا ہوگا ۔ ہر یار دوسرے یار سے کہیگا کاش میرے تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی ۔ تو تو بڑا ہی برا یار نکلا ۔ اور وہ

شان میں اُتری۔ امام نے بد دعا دیکر فرمایا کہ غلط کہتے ہیں۔ صفحہ ۵۶۹ حاشیہ ۷

سورۃ الفرقان مکیہ

وقال الظلمون۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ جبرئیلؑ امین نے رسولؐ خدا کو اس آیت کو اس طرح بتائی تھی کہ ظالموں کے بعد کال محمدؐ حقہم اور آل محمدؐ کے حق کے غصب کرنے والوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ صرف ایک جادو کے مارے ہوئے شخص کی پیروی کرتے ہیں۔ صفحہ ۵۷۴ حاشیہ ۵

فلا۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ سبیل علیؑ مرتضےٰ ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی ولایت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کرینگے ۵۷۴

وادعوا ثبورا کثیرا۔ تفسیر برہان میں بحوالہ امالی حضرت شہید اور امام زین العابدینؑ سے مروی ہے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے علیؑ تم اور ائمہ اور ... جنت میں ... اے علی تمہارے پیرو بھی اس جنت میں ہونگے۔ اور امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر امام ظالم جب اپنے ... کے پاس سے گزریگا تو وہ اُسکا نام لے لیکر پکارینگے کہ او فلانے ارے او مرد کہ جو ہماری ہلاکت کا باعث ہوا۔ ایمان آ اور ہم کو اس بلا سے چھڑا۔ پھر وہ سب مل کر بہت رو رو کر ... پیٹینگے۔ صفحہ ۵۷۵ حاشیہ ۲

... بعض ... تفسیر قمی میں امام ... سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے امیر المومنین حضرت سیدہ اور حضرات حسنینؑ کو جمع کیا اور دروازہ بند کر لیا ... کر اے اہل بیت اللہ ... اور اے اہل اللہ خدا تم پر سلام بھیجتا ہے اور جبرئیلؑ اس گھر میں تمہارے ... موجود ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ خدا ارشاد ... کرے ہیں۔ ... دشمنوں صحابہ ... آزمائش مقرر کیا ہو۔ اب تم کیا کہتے ... انھوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ ہم خدا کے حکم اور اُسکی قضا و قدر پر اُس وقت تک صبر کرینگے جب تک کہ

صلب ... دوسرا نصف میرے چچا ... ہیں پس پہلے نصف
حصہ سے میں ہوں اور دوسرے نصف حصہ سے علی ہیں اور یہی آیت تلاوت فرمائی
وکان الکافر علی ربہ ظہیرا تفسیر قمی میں ہے کہ کافر سے مراد ثانی (عمر خلیفہ ثانی) ... سے
مراد علی ... سے یہ مطلب ہے کہ ثانی (عمر خلیفہ ثانی) ... شرک میں شیطان کا
پشتیبان ہے ۔ ص۵۸۰ حاشیہ ۱۲

... تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ ... یا جبرئیل
امین یا وہ بزرگوار جنکا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے ۔ ص۵۸۱ حاشیہ ۱۳

... و النہار ... الفقیہ میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ... نماز
دن میں یا دن کا وظیفہ ... قضا کے طور پر ادا کرو ۔ اور یہ بات آل محمدؐ کے اسرار
پوشیدہ میں سے ہے ۔ ص۵۸۱ حاشیہ ۱۶

علی الارض ھونا تفسیر قمی ... باقرؑ سے منقول ہے کہ اس ...
... دبے ... پر پوشیدہ آہستہ آہستہ چلتے ... میں ۔ ص۵۸۲ حاشیہ ۱۸

... تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ خاص ... گنہگاروں کے
... ہے ۔ اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ قریب قریب یہی مضمون خود رسول خداؐ نے
فرمایا ۔ ص۵۸۲ حاشیہ ۲۳

وجعل ... اماما ... المناقب میں ہے کہ واللہ یہ آیت امیر المومنین کی شان
میں خاص ہے

تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ... اس طرح نازل کی تھی ۔
واجعل لنا ... ص۵۸۳ حاشیہ ۲۳

سورۃ الشعراء مکیہ

... تفسیر مجمع ... امیر المومنین و رسول خدا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے

یار اُچک اچکا کر جواب دیگا۔ پس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ بہک گیا تھا۔ اور میں سبیل ہوں جس سے وہ بھٹک گیا تھا۔ اور میں وہ ایمان ہوں جس کا اس نے انکار کیا تھا اور میں وہ قرآن ہوں جس کو اُس نے چھوڑ دیا تھا۔ اور میں وہ دین ہوں جس کو اس نے جھٹلایا تھا اور میں وہ صراط ہوں جس سے وہ گمراہ ہو گیا تھا۔ ص۵۶۸ ج ۲

فدمرناھم تفسیر مجمع البیان میں امیر المومنینؑ سے اس کی قرأت یوں مروی ہے [illegible] فدمراھم گویا خدا نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا کہ تم دونوں انکو ایسا ہلاک کرو جیسا ہلاک کرنے کا حق ہے۔ ص۵۷۰ حاشیہ ۱

العیون علل الشرائع میں امام رضاؑ سے روایت ہے کہ امام حسینؑ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جسے میں نہ جانتا ہوں اور جس کی تفسیر کو سب سے زیادہ میں نہ سمجھتا ہوں، اور میں اس سے واقف ہوں کہ کس مقام پر نازل ہوئی نرم زمین یا سنگلاخ میں، اور کس وقت اتری، رات میں یا دن میں، اور اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہاں بڑا علم جمع ہے، لیکن طالبان علم کم ہیں اور تھوڑے [illegible] ہے تم مجھے کھو بیٹھو گے [illegible] ہوگے۔ ص۵۷۰ ج ۱

[illegible]

مِلۡحٌ اُجَاجٌ کافی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ہماری ولایت پانیوں کے اوپر پیش کیا پس جس [illegible] ولایت قبول کی وہ تو شیریں اور عمدہ ہو گیا اور جس نے [illegible] ولایت کا انکار کیا اسی کو خدا نے کڑوا اور کھاری کر دیا۔ ص۵۸۰ ج ۲

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهۡرًا ۔ امالی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ آدمؑ کو پیدا کرنے سے تین ہزار برس پہلے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا اور اس کو ایک سبز موتی میں جگہ دی اور اس پانی کو صلب آدمؑ میں پہونچایا۔ جب وہ پانی صلب عبد المطلب میں پہونچا تو خدا نے اُسکے برابر کے دو حصے کئے۔ اُس میں سے نصف میرے والد عبد اللہ کے

میں طلب کر ... والا ہون - ح ۳ صفحہ

وا وتینا من کل شیء البصائر میں امیر المومنین سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ نے ہمکو پرندوں کی بولی اس طرح سکھائی جس طرح کہ سلیمان بن داؤد کو تعلیم فرمائی تھی - اور خشکی اور تری میں ہر بولنے والیکی بولی بھی - ح ۳ صفحہ

البصائر میں امام صادق سے منقول ہو کہ ... کل شیء تھا ح ۳ صفحہ

رب ا و ر عنی - البصائر میں امام صادق سے منقول ہو کہ اگر سلیمان آج کے دن زندہ ہوتے تو ... ان کے محتاج ہوتے - ح ۲ صفحہ

کا اری الھد ھد کافی میں موسی کاظم سے منقول ہو کہ ہدہد کو علم تھا حضرت سلیمان ... اس قرآن ... ث ہوے جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلایا جائے - فاصلے ... زندہ کئے جاویں - اور ہم پانی کو جو ہوا کے نیچے ہوتا ہے - جہاں جہاں ...

او لو قوۃ الاکمال میں امام صادق سے منقول ہے کہ قائم آل محمد اولو قوۃ کے ساتھ ظہور فرمائینگے - اولو قوۃ اس قوت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس ہزار سے کم نہو - ح ۳ صفحہ

قال الذین عندہ علم من الکتاب روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خدا سے پوچھا گیا کہ وہ کون صاحب تھے فرمایا کہ میرے بھائی سلیمان کے وصی تھے - البصائر میں اور کافی میں امام باقر سے منقول ہو کہ اسم کے ۷۳ حروف اسم اعظم کے ہیں جن میں سے صرف ایک ... کو تھا اور ہمارے پاس ۷۲ حروف موجود ہیں ایک حرف کا ... اپنی ذات کے لیے رکھا کسی اور کو اس کا علم نہیں دیا - ح ۳ صفحہ

... ین اصطفے تفسیر قمی میں ہے کہ یہ بندے جن کو خدا نے برگزیدہ کیا وہ آل محمد علیہم السلام ہیں - ح ۳ صفحہ

... تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہو کہ یہ آیت قائم آل محمد کے

نے علماے اہلبیت سے لی ہے یہ اُن اسرار علوم مین سے ... ات سے
بعہ علما کو ملے ہین - اور وہ یہ ہو کہ ایک گروہ جو قریش سے منسوب ہوگا مگر حقیقت
ن قریش کے نسب سے نہوگا - یہ آیت اُس کے بارے مین نازل ... ہو اور یاس امر
... لوگون کے جو معدن ... شان علم رسالت ہین اور کوئی
جانتا ہوگا - یہ حقیقت بنی امیہ کی ہو - اس لئے کہ وہ در حقیقت قریش سے
تھے ... رومی غلام تھا اور معنی اس کے یہ ہین کہ اے آل محمد یہ رومی
ل تمھارے آس پاس کی زمین پر غالب آگئے ہین مگر تھوڑے ہی دنون مین
عباس کے ذریعے سے مغلوب ہوجائین گے اور آگے ایکدن وہ آئے گا کہ
دا کی نصرت سے تم اور تمھارے شیعہ سب خوش ہونگے - ج ۳ ص ۶۴۵

خرج الحی من المیت - تفسیر مجمع البیان مین امام باقر اور امام صادق سے
نقول ہو کہ اس کے یہ معنی ہین کہ کافر کی صلب سے مومن پیدا کرتا ہے اور مومن کے
ملب سے کافر کو - تفسیر قمی مین بھی بجنسہ یہی معنی درج ہین - ج ۳ ص ۶۴۵

الارض بعد موتھا - کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہو کہ اس سے زندہ کرنا
راد نہین ہو بلکہ اللہ ایسے مرد پیدا کر دیتا ہے جو عدل سے زمین کو زندہ کر دیتا ہو -

ج ۳ ص ۶۴۶

یات للعالمین - کافی مین امام صادق سے منقول ہو کہ عالمین سے ... علما
... ... انتی کا کلام سنکر یہ جان لیتے ہین کہ آیا یہ نجات پانیوالا ہے یا جہنم
ن جانیوالا ہو اور اگر وہ طالب جواب ہوتا ہو تو انکو ویسا ہی ... مین جیسا
انکی حالت کے لئے موزون ہے - ج ۳ ص ۶۴۶

لہ المثل الاعلےٰ - العیون مین امام رضا سے منقول ہو کہ رسول خدا نے امیر المومنین
سے فرمایا کہ اے علی مثل الاعلیٰ تم ہو اور ایک روایت مین ہو کہ خود امیر المومنین نے
رمایا کہ ہم کلمۂ تقویٰ ہین ... ہدایت ہین اور ہم مثل الاعلیٰ ہیں - زیارات جامعہ

[illegible] کے او[illegible] خلیفہ [illegible] دنیا مین جس جس کو امام بنایا ہوگا [illegible]
[illegible] صاحب تو مقتدیون پر لعنت کرینگے [illegible] اور مقتدی
امام صاحب پر۔ صفحہ ۶۳۶ ح ۲

وما یعقلها الا العالمون۔ تفسیر قمی مین ہو کہ اس [illegible] سے مراد
آل محمد ہین۔

[illegible] آتینٰھم الکتاب۔ تفسیر قمی مین ہو کہ جنکو کتاب عطا فرمائی ہے وہ
آل محمد ہین۔ صفحہ ۶۴۱ ح ۲

وما یجحد بآیٰتنا۔ تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جناب امیر المومنین
اور حضرات ائمہ [illegible] منکرون کے اور کوئی نہ کرے گا صفحہ ۶۴۱ ح ۳

[illegible] و توا العلم۔ کافی مین امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس سے مراد
ائمہ ہین۔ صفحہ ۶۴۲ ح ۵

والذین جاھدوا فینا۔ تفسیر صافی مین ہو کہ ہمارے ظاہری اور باطنی دشمنون
سے ہمارے حق کے بارے مین جھگڑتے رہین تاکہ پروردگار [illegible] ان کو
بوجہ تمہاری طرفداری کے ہم تک پہونچاویگا۔ صفحہ ۶۴۵ ح ۱

ان اللہ لمع المحسنین۔ امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت آل محمدؐ اور انکے شیعون
[illegible] بارے مین نازل ہوئی۔ معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے منقول ہو۔ فرمایا کہ
محسن مین ہون۔ صفحہ ۶۴۵ ح ۲

سورۃ الروم مکیہ

غلبت الروم۔ کافی مین [illegible] سے منقول ہو کہ اس کی تاویل یہی ہو جسکو
[illegible] آل محمدؐ [illegible] راسخون فی العلم ہین۔ تفسیر قمی مین ہو کہ روایت

اور ہمارے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہے- الخ ح ۱ ص ۶۶۴

فمن کان مومناً کمن کان فاسقاً- تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیہ امیر المومنین اور ولید بن عقبہ کی شان میں نازل ہوئی- احتجاج طبرسی میں امام حسن مجتبیٰؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی ایسا ہی فرمایا- ح ۳ ص ۶۶۴

و ... من العذاب- تفسیر قمی میں ہے کہ عذاب ادنیٰ سے مراد ہے زمانہ رجعت جبکہ تلوار کا عذاب صاحب الامر کے ہاتھ سے آنحضرت کے مخالفین کو چکھنا ہوگا

قول مترجم مولوی مقبول- ... اس آیت کے ... بحساب جمل کبیر اور بحساب زبر بینات جس حال میں کہ محض زبر زیر لیا جائے ثلاثہ کے منحوس ناموں (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ) کے اعداد کے مجموعہ کے برابر ہے- ح ۲ ص ۶۶۵

وجعلنا منہم ائمۃ- تفسیر قمی ... کہ معصومؑ نے فرمایا کہ چونکہ علم خدا میں گزر چکا تھا کہ آل محمدؐ پر جو مصیبتیں پڑینگی آپ ان پر وہ صابر رہینگے- اس ... کو امام مقرر فرمایا- ح ۳ ص ۶۶۵

و ... متیٰ ھذا الفتح- تفسیر قمی میں ہے کہ خدا نے رجعت کے بارے میں اور قائم آل محمدؐ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی- جب منکروں سے آنحضرتؐ نے رجعت کی خبر دی تو وہ کہنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی- ح ۱ ص ۶۶۶

سورۃ الاحزاب مکیہ

... جوفہ- تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہماری محبت اور ہمارے دشمن کی محبت کسی انسان کے سینہ میں جمع نہیں ہوسکتی ہے پس ہمارا کوئی محب اگر اس کو ہمارے دشمنوں کی محبت بھی ہے تو وہ خدا کا دشمن ہے اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کا بھی- ح ۳ ص ۶۶۶

نؤتہا اجرہا مرتین تفسیر صافی اور قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ
سب کچھ آخرت مین ملیگا ... [illegible] مین ہوگا جہان عذاب ہوگا۔ ح ۱ ص ۶۴۳
وقرن فی بیوتکن اکمال مین آنحضرتؐ سے منقول ہو کہ یوشع بن نون
وصی موسیٰؑ بعد موسیٰؑ کے تیس برس زندہ رہے اور صفرا بنت شعیبؑ [illegible]
نے انکے برخلاف خروج کیا اور یہ ادعا کیا کہ امر وصایت [illegible] تم سے زیادہ
مستحق ہون۔ چنانچہ وہ حضرت اس سے لڑے [illegible] اسکے [illegible] مددگارون کو قتل کیا۔
اور جب اُسے قید کر لیا تو اسکے ساتھ نیک سلوک کیا۔ اور [illegible] اس امت
کے اتنے اتنے ہزار آدمیون مین علیؑ کے مقابلہ مین خروج کرنے والی ہین پس
علیؑ بھی اس سے لڑینگے۔ اس کے حامیون کو قتل کرین گے۔ اور اُسے قید
کر لینگے۔ حالت قید مین اس کے ساتھ اچھا سلوک کرینگے۔ اور یہی کے بارے
[illegible] آیت نازل فرمائی۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور فرمایا کہ
جاہلیت اولی سے صفرا بنت شعیبؑ کا واقعہ مراد ہے۔

قول مترجم مقبول احمد [illegible] امت کو امت موسیٰؑ سے تشبیہ دیگئی ہے
کہ اس مین بھی ویسے ہی واقعات گزرینگے لہٰذا جیسے موسیٰؑ کی غیبت مین بنی
اسرائیل نے ان کے خلیفہ سے مخالفت کر کے گوسالہ پرستی کی ہو۔ ویسے ہی
آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ برحق سے منحرف ہو کر پیر صد سالہ کو خلیفہ بنا بٹھایا اور
جیسے وہان وصی موسیٰؑ تیس برس انکے بعد زندہ رہے ویسے ہی یہان بھی
وصی مصطفےٰ تیس برس زندہ رہے۔ وہان مقابلہ پر صفرا تھی یہان حمیرا۔ ح ۲
تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ زینب بنت جحش اسدیہ کا
نکاح اپنے غلام آزاد زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ ح ۲ ص ۶۴۴
وتخفی فی نفسک تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ سے منقول ہے

آسمان و زمین ... نے تو اس کے حامل ہونے سے انکار کیا حملها الانسان
یہاں امانت ... تفسیر برہان - اور المعانی ... سے منقول ہے کہ امانت سے
مراد امامت - اور الانسان سے مراد ابو الشرور منافق ابوبکر خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ
ارواح ... کہ فرمایا کہ آئمہ کی ولایت میری مخلوق کے پاس امانت ہوگی
پس ... ولایت کا مدعی ہو - آدم مدعی ہوئے ... توفیق یاور نہ ہوئی اور
... کہ انکی نوبت آئی - تمام انبیا ڈرتے آئے مگر اس کا مدعی ایک ایسا انسان بنا
جو قیامت ... ہر ظلم کا بانی سمجھا جائے گا یعنی ابوبکر ح ۲ ص ۲۶۲

غفوراً رحیماً ثواب الاعمال میں امام صادق سے منقول ہے کہ سورہ
احزاب سورہ بقرہ سے بھی زیادہ طویل تھی مگر چونکہ اسمیں عرب کے مردوں اور عورتوں
کی ... کی ... بد اعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں اسلئے اُسے کم کر دیا گیا اور
اسمیں تحریف کر دیگئی - ح ۲ ص ۲۶۲

سورۃ السبا مکیہ

... تفسیر ... اس ... امیر المومنین ہیں - ح ۲ ص ۲۶۳
تبینت الجن ... نے فرمایا کہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ
... الانس ان الجن لو کانوا ... صورت تنزیل امام کے معنی یہ ہوئے کہ آدمی
یہ سمجھے کہ اگر جن غیب دان ہوتے تو اس ذلت ... میں اتنی مدت تک
... ح ۲ ص ۲۶۵

۱۸ بینھم و بین القری ... احتجاج طبرسی میں امام باقر سے منقول ہے کہ وہ
... نے برکت دی ہے ہم ہیں - اور خدا کا یہ قول اُن لوگوں کے بارے
... فضائل کے مقر ہوں - اور یہی آیت تلاوت فرمائی یعنی ہم نے

نحن نحي الموتی صافی مین ہی کہ مُردون کو تو ہم رجعت یا بعثت کیوقت زندہ کرکے اٹھائینگے۔ ح ۵ ص۳

۱۰۰۔ مُبین تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے مروی ہی کہ واللہ ہم امام مبین ہین اور یہ ہم نے رسولؐ سے ورثتا پایا ہی۔ ح ۶ ص۳

معانی ۔۔ مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے رسولخداؐ سے کہا کہ امام مبین توریت ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا انجیل ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا قرآن مجید ہی۔ فرمایا نہین ناگاہ امیر المومنینؑ آگئے تو آنحضرتؐ نے کہا کہ یہ امام مبین ہین۔ ح ۶ ص۳

احتجاج طبرسی مین رسولخداؐ نے فرمایا کہ تمام علوم خدا نے مجھے سکھائے ۔۔ مین نے علیؑ کو سکھلا دیا۔ ح ۶ ص۳

جعلنی من المکرمین المجالس مین رسولخداؐ سے منقول ہی کہ صدیق دنیا مین کُل تین ہین۔ خرقیلؑ۔ مومن آل فرعون حبیب النجار۔ مومن آل یٰسین۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ جو سب مین افضل و اعلیٰ ہین۔ قولِ مترجم۔ مولوی مقبول احمدؐ۔ پھر سنیون نے ۔۔ پوچھو کہ ابوبکرؓ کو صدیق کیونکر بنا دیا۔ ابوبکرؓ کو صدیق کہنا برعکس نہند نام زنگی کافور ہی یا نہین۔

نسلخ منہ النہار کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ رسولخداؐ کی وفات کے بعد ۔۔۔ پھیرا چھا گیا کہ لوگون کو آپؐ کے اہلبیت کی فضیلت نظر بھی نہین آئی۔

۔۔۔ من مرقدنا الجوامع مین ہی کہ امیر المومنینؑ دونون بُت کو من حرف ۔۔۔ پڑھتے تھے ح ۷ ص۱

۔۔۔ نصرھم مشرکون کی جو حالت بُت پرستی کے سبب پیش آئیگی ۔۔۔ بُستون کو (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) یعنی ستیون کو اپنے ٹھاکر دن کے ذریعے ۔۔۔ جب جی چاہی تجربہ کرلین کسی مصیبت مین پکار کر دیکھ لین کہ وہ کچھ مدد نہین کرسکتے۔ ح ۷ ص۱

ح ۷ ص۱

ح ۷ ص۱

آسلد آل محمد مین یعنی ائمہ معصومین معانی ... ہین سے بھی
... کہ ہم آل یسین ہین ... الجامع اور احتجاج ... صافی مین بدلائل
یہی بیان ہے۔ حاشیہ ۲ ضہ

فساھم الفقیہ مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یونسؑ نے اپنے آپکو ...
پھینکدیا۔ حاشیہ ۵ ضہ

تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سب نے یونسؑ ... مین ڈالدیا

تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے یونسؑ تمنے ایک لاکھ
... مومن پر رحم نہ کیا۔ اور خود ایک ساعت کی تکلیف برداشت نہین کرتے

معلوم تفسیر قمی مین امام صادقؑ ... ہے کہ یہ آیت آل محمدؐ کے
... کے بارہ مین نازل ہوئی۔ اس لیے ...
خاص منزلت اور ایک مقام معلوم ہے۔ ح ۱ ضہ

انا لنحن الصافون تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم عالم نور مین
عرش کے گرداگرد صف باندھکر تسبیح کیا کرتے تھے پس صف باندھکر کھڑے ہونے
والے بھی ہم ہین اور ... والے بھی ہم ہین۔ ح ۲

پس اہل آسمان اور اہل زمین نے ہم سے تسبیح کرنا سیکھا۔ ح ۲ ضہ

فاذا نزل ... تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ عذاب ہے جو آخر زمانہ
... پیروؤن پر نازل ہوگا۔ ح ۲ ضہ

سورۂ ص

ص ... مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ ص ایک چشمہ ہے جو عرش کے
نیچے سے نکلا ہے۔ ضہ ح ۲

میرے لئے خاص خاص نام ہین اس سے بچتے رہو کہ وہ نام کسی دوسرے کے لئے سمجھ لو [illegible] مسلم ہون تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی ہے۔ تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اس آیت سے مراد امیر المومنینؑ اور انکے شیعہ مین۔ کافی [illegible] منقول ہی کہ وہ شخص جسکے بارے مین جھگڑنے والے شریک ہین [illegible] اول صاحب (ابوبکرؓ خلیفہ اول) ہین کہ انکو ولی [illegible] بہت سے فرقے ہو جائینگے [illegible] پر لعنت کرتے ہونگے۔ ج۲ ص۴۳۶

اور سلماً فلان صاحب اول برحق اور انکے شیعہ ہین۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین پہلے دفعہ جو فلان اول فرمایا اس سے مراد ابوبکرؓ ہے۔ اسلئے کہ خلفائے باطل مین انکا نمبر اول ہی اور دوسری مرتبہ جو فلان اول فرمایا۔ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ابوبکرؓ کے ماننے والے قیاس اور رائے پر چلنے والے ہین اور امیر المومنینؑ اور انکے [illegible] حالت انکے برخلاف ہی۔ ج۲ ص۴۳۶

عند ر [illegible] تفسیر قمی مین ہی کہ یہ جھگڑنے والے امیر المومنینؑ [illegible] مدعا علیہ وہ لوگ جنھون نے انکا حق غصب کر لیا تھا۔ ص۴۳۶ ج۲

وکذب بالصدق تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہی۔ [illegible] تفسیر مجمع البیان [illegible] تفسیر قمی [illegible] کہ اس [illegible] المومنینؑ ہین

ویخوفونک تفسیر قمی [illegible] صاف صاف کہتے ہین کہ علیؑ کو خلیفہ نہین بناتے۔ اس سے ہمین معاف رکھئے اور تمکو دھمکی دیتے ہین کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم کفار سے جا ملینگے۔ ص۴۳۷ ج۲

واذا ذکر اللہ وحدہ تفسیر قمی مین ہی کہ [illegible] فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے بارے مین نازل ہوئی۔ ص۴۳۹ ج۲

کافی [illegible] صادقؑ سے اس آیت کے بارے [illegible] کیا گیا فرمایا کہ

ذرونی اقتل موسیٰ علل الشرائع ... صادقؑ سے منقول ہو آ ... افت کیا گیا کہ فر... کو ... کے قتل سے مانع تھی۔ فرمایا حضرت موسیٰ ... یہ بات کہ انبیاء ... انبیاء کو سوا ... اور کوئی قتل نہین کیا کرتا معلوم ... ولد الزنا نہ تھا۔ بنی امیہ اور بنی عباس تھے۔ ج ۳ ص ۴۹

یکتم ایمانہ۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ اس مرد بزرگ نے چھ سو برس تک ایمان کو پوشیدہ رکھا۔

قول مترجم۔ تقیہ ہی کا نام ہو جسپر ہمارے نادان (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) پرست معترض ہوتے ہین چنانچہ تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تقیہ میرے دین کا ... اور اجداد کے دین کا ایک جزو ہو اور جو شخص تقیہ کا منکر ہے اُس کا کوئی دین ہی نہیین نیز فرمایا کہ تقیہ اہل زمین کے لئے خدا کی عطا کی ہوئی ایک ڈھال ہو۔ ج ۵ ص ۴۹

فوقاہ اللہ۔ احتجاج طبرسی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ حزقیل مومن آل فرعون علیؑ مرتضیٰ اور ائمہ کو تمام اوصیاء سے افضل اعتقاد رکھنے کی دعوت دیتے تھے پورا حاشیہ ملاحظہ فرمایئے۔ ج ۱ ص ۵۳

الضعفاء۔ مصباح المتہجدین مین امیر المومنینؑ کے خطبۂ غدیر خم مین ہو کہ جسکی اطاعت کا حکم دیا گیا اُس کی اطاعت چھوڑ دینا اور پھر اُسکے مقابلہ مین لڑائی چاہنا قرآن مجید ایسے بہت سے لوگون کی خبر دیتا ہے۔ ص ۵۳ ج ۳

انا لننصر رسلنا۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ خدا کی طرف سے اس ... رجعت مین پیش ... آ رہا کیا تم نہین دیکھتے کہ بہت سے انبیاء کی نصرت نہین کی گئی اور وہ قتل کیے گئے اور ائمہ بھی قتل کر دیے گئے اور اُنکی نصرت نہین کی گئی تو ضرور ہے کہ یہ وعدہ رجعت مین پورا ہو۔ ص ۵۴ ج ۱

إذ الاغلال فی اعناقھم۔ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ... نے والد

سورۃ الشوریٰ (مکیۃ)

حمعسق معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے ان پانچ حرفون کے یہ معنی منقول ہین۔ الحکیم۔ المثیب۔ العالم۔ السمیع۔ القادر۔ القوی۔ اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ حروف مقطعات اللہ کے اسم اعظم کے حروف [illegible] ن سے ہین جنکا جوڑ لینا رسولؐ یا امام کا کام ہے۔ اور [illegible] سے یہ بھی منقول ہو کہ ع س ق سے [illegible] یہ بھی منقول ہو کہ ق [illegible] اور آسمان کی ہری [illegible] اور ہر چیز کا علم عسق مین موجود ہے۔ ح ۲ ص۲

شرع [illegible] کافی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہین جن کے لئے [illegible] فرمایا ہے چنانچہ [illegible] قرآن مین خطاب فرماتا ہو کہ اے آل محمدؐ ہم نے بھی تمکو اسی کی بابت وصیت کی جس کی بابت نوحؑ کو وصیت کی تھی پس ہمکو سب عا[illegible] تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ لا تتفرقوا فیہ کی ضمیر غائب امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ کرتی ہو۔ ح ۲ ص۲

ان اقیموا الدین تفسیر قمی مین ہو کہ [illegible] امیر المومنین کی ولایت [illegible] ص۳ ح ۱

[illegible] المشرکین کافی مین امام زین العابدینؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہو [illegible] لوگ ہین جو ولایت امیر المومنینؑ کے بارے مین شرک کرتے ہین [illegible] کی طرف ہے نوشتہ خدا مین اسی طرح درج ہو۔ ح ۲ ص۳

وما تفرقوا تفسیر قمی مین ہو کہ [illegible] اُن کے پاس آگیا اور انھون نے اُسے سمجھ لیا اور امیر [illegible] فضل پایا تب باہمی حسد برتا اور بغاوت کی [illegible] نکال لیے اور اپنی [illegible] اور خواہش کے پابند ہوگئے۔ ح ۱۱ ص۳

جابر بنت یا بنت ... ۲۰ ام ۵۶ ح ۱

ومن یقترف حسنۃ تفسیر مجمع البیان میں امام حسن مجتبیٰ سے منقول ہے کہ ہم ان
... سے ہوں جن کی مودت اللہ نے ہر مسلمان پر واجب کی ہے ح ۲
فان یشاء ... تفسیر قمی میں امام باقر سے منقول ہے کہ قربیٰ سے مراد ہی اہلبیت
لہذا رسول کی امت پر رسول کی اہلبیت کی مودت فرض کردی ہے - الخ پورا
حاشیہ ملاحظہ فرمائیے - ح ۳ ۵۶

کلمات سے مراد ائمہ معصومین ہیں اور خصوصاً قائم آل محمد ہیں -
... یکم کافی میں امام صادق سے منقول ہے کہ جن گناہوں کو خدا
معاف کرتا ہے ... بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دنیا میں انکو سزا مل جاتی ہے اس لیے کہ
... شان سے بعید ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے ۵۶ ح ۱
... شوری بینہم تفسیر قمی میں ہے کہ امام سے مشورہ کر لیتے ہیں - ۵۶ ح ۱
... بعد ظلمہ تفسیر قمی ... باقر سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمد
اور انکے اصحاب ہیں کہ جب وہ ظہور فرمائیں گے تو بنی امیہ سے جھٹلانیوالے ناصبیوں سے
... گے وتری الظلمین سے مراد وہ ظالم ہیں جنھوں نے آل محمد کا حق غصب
کیا ... سے یہ مطلب ہے کہ جب وہ علی مرتضیٰ کو دیکھیں گے کہ وہ
... دلوانے آئے ہیں تو کہیں گے کہ ھل الی مرد تاکہ ہم علی کی دوستی
اختیار کرلیں - اور خاشعین سے یہ مطلب ہے کہ وہ علی مرتضیٰ کی موجودگی کے سبب
ذلت ... سہمے ہوئے ہونگے اور ینظرون ... خفی سے یہ مطلب ہے
کہ وہ علی مرتضیٰ کی طرف نیچی نظر ... دیکھتے ہوئے جاتے ہونگے اور قال
... انکے شیعہ ہیں اور ان الظالمین یہاں ظالم سے
... میں جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا - امام ... اللہ جل

خطبہ غدیر خم مین منقول ہے کہ اے لوگو! قرآن تم کو بتاتا ہے کہ علیؑ کے بعد ائمہ انھین کے
اولاد مین سے ہون گے۔ المناقب مین رسولخداؐ سے منقول ہے کہ امامت اولاد حسینؑ
مین رہیگی صلب حسینؑ سے نو امام ہونگے ازانجملہ حضرت مہدی بھی ہونگے۔ ح ۱ ص ۲۸
ثم الھم یرجعون تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ ائمہ دنیا مین پھر آئینگے
ومن یعش عن ذکر الرحمن الخصال مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے
... چھوڑ دیا جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا تھا اس کے لیے خدا نے
ایک شیطان مقرر کر دیا ہے پس وہی ساتھی رہے گا دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی۔
حتی اذا جاءنا تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ دونون آیتین یعنی
قرین ... سے مراد ہے اول و ثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) جب
... دوسرے کو دیکھے گا تو یہ کہے گا یالیت بینی و بینک ... پس خدا اپنے
... سے فرمائے گا کہ تم اول و ثانی (ابوبکرؓ و عمرؓ) سے اور اپنے پیروؤن سے کہدو کہ جب تم
آل محمدؐ پر اُن کے حق ... ظلم کر چکے ہو تو یہ تمھاری حسرت آج تمکو کوئی نفع
پہونچاوے گی اور عذاب مین تم ضرور ایک دوسرے کے شریک رہو گے ح ۲ ص ۸۵
فانا منہم منتقمون تفسیر مجمع البیان مین روایت کی گئی ہے کہ جب رسولخداؐ نے
وہ کچھ خواب مین دیکھا جو انکی امت پر انکے بعد ہونیوالا تھا تو آنحضرتؐ اس دن سے
... کبھی نہ ہنسے یہان تک کہ دنیا سے کوچ فرمایا۔ اسی تفسیر مین جابر
بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہین حجۃ الوداع کے موقعہ پر منا کے مقام مین
... سب سے زیادہ ... آنحضرتؐ نے لوگون سے فرمایا کہ تم سے
اس حالت مین ملاقات کرونگا کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی
گردنین مارو گے اور خدا کی قسم اگر تم ایسا کرو گے تو تم مجھکو اس گروہ مین پاؤ گے جو تمکو
مارے گا پھر ... فرمائی اور تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ تم کو مارینگے پس ہم دیکھ رہے تھے

ناصبیون نے امیرالمومنینؑ اور انکی اولاد کی عداوت قائم کر دی اور انکی تکذیب کرتے رہے یہان نہی مراد ہین۔ صفحہ ج ۱۴

اوحینا الیک روحا [illegible] سے منقول ہو کہ روح ایک مخلوق ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے زیادہ ہو وہ [illegible] .... اور وہ ہم مین موجود ہے۔ صفحہ م ۱۴

نورا نھدی بہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ نور سے مراد علی مرتضیٰؑ ہین اور علیؑ وہ نور ہین جنکے ذریعے سے خدا جسے چاہتا ہو ہدایت فرما دیتا ہو۔ م ۱۴

انک لتھدی تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ تو جسکو چاہتا ہو ولایت علی کی ہدایت فرما دیتا ہے اور صراط مستقیم سے مراد علی مرتضےٰؑ ہین۔ م ۵

صراط اللہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ صراط اللہ سے مراد علی مرتضیٰ [illegible] اپنے آسمانون کی زمین کی کل چیزون پر خزینہ دار [illegible] فرمایا ہو صفحہ م ۱۴

سورۃ الزخرف (مکیہ)

وانہ فی ام الکتاب معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے و نیز تفسیر قمی مین منقول ہو کہ اس سے مراد امیرالمومنینؑ ہین اس لئے کہ صراط مستقیم سے مراد امیرالمومنینؑ [illegible]

افنضرب عنکم الذکر تفسیر قمی مین ہے کہ بذریعہ رسولؐ یا امام یا حجتون کے تم پر حجت قائم کرینگے۔ م ۱۴

وجعلھا کلمۃ باقیۃ الاکمال مین امام زین العابدینؑ سے اور علل [illegible] امام باقرؑ [illegible] معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ہماری شان مین نازل ہوئی۔ اور مطلب یہ ہو کہ امامت قیامت تک اولاد حسینؑ مین باقی رہیگی یہی مضمون المناقب [illegible] تفسیر مجمع البیان مین بھی [illegible] طبرسی مین بسوند اسے

... الخصال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا
کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جبکہ نجوم پر لوگون کا ایمان ہوگا اور قضا و قدر کو جھٹلائینگے
فصل عسیٰ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ... عمرؓ ابن الخطاب نے
امیر المومنینؑ ... کہ آپ ہی ہین جو آیت بایکم المفتون پڑھ پڑھ کر مجھ پر
اور میرے یار ابو بکرؓ پر طعن فرماتے ہین حضرت نے فرمایا فقط یہی نہین بلکہ کہا مین تجھ کو
ایسی آیت کی خبر نہ دون جو بنی امیہ ... مین نازل ہوئی اور آپ نے یہی آیت
تلاوت فرمائی۔ اُس ملعون نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہین بنی امیہ تو قرابت کی رعایت
تم سے زیادہ کرتے ہین لیکن تم کو بنی تیم بنی عدی اور بنی امیہ کی دشمنی کے سوا اور کچھ
آتا ہی نہین۔ ح ۳ ص ۱۱۸

ان الذین ارتدوا علی ادبارھم ... کافی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی
تفسیر مین منقول ہے کہ فلان اور فلان (مراد شیخین) ابو بکرؓ و عمرؓ۔ امیر المومنینؑ کی ولایت
ترک کرنے مین ایمان ... پھر گئے اور پھر فرمایا کہ واللہ یہ آیت ان دونون کے
اور ان دونون کے پیروؤن کے بارے مین نازل ہوئی۔ اور اس کا ثبوت اسکے بعد والی
آیت ذالک بانہم ہے جسمین ما نزل اللہ سے بعد نبی علیؑ تھا یعنی ولایت امیر المومنینؑ کو
واجب کرنے مین جو کچھ خدا نے نازل کیا تھا اُس سے کراہت رکھنے والے یہ دونون
(ابو بکرؓ و عمرؓ) اور اُنکے خاص یار ابو عبیدہ بن جراح تھے جو اُنکے کاتب بھی تھے اور انھون نے
بنی امیہ سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ امر خلافت بعد رسول خداؐ کے اہلبیت مین نہ جانے
پائے اور وہ ہم کو خمس مین سے کچھ ... کرین اور انھون نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم خمس دیا
کرینگے تو ... کرتے ... ہونگے اور اس بات کی کہ امر خلافت ... نہ پہونچے
... نہ کرینگے پس بنی امیہ نے جواب مین یہ کہا کہ جن باتون کی طرف تم ہم کو
... تو ہم تمہاری اطاعت کرینگے یعنی خمس مین ...

قدم رہے۔ ح ۳

کفروا واتبعوا الباطل تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے مطلب وہ لوگ ہین جنھون نے رسولخدا اور امیر المومنین کے دشمنون کا اتباع کیا۔ ح ۴

اتبعوا الحق تفسیر صافی مین صادق سے منقول ہے کہ سورہ محمد مین ہمارے بارے مین ایک آیت ہے (جو یہی ہے) اور ایک آیت ہمارے دشمنون اصحاب رسول کے بارے مین آئی ہے۔ ح ۴ صـ۸۰۸

ان تنصروا اللہ تفسیر صافی مین ہے کہ اگر تم......... اور رسول اللہ کے وصی کی نصرت کروگے۔ ح ۱ صـ۸۰۹

بانھم کرھوا ما انزل اللہ تفسیر قمی مین امام باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین اس آیت کو یون لائے تھے انزل اللہ کے بعد تھا فی علی مگر مرتدین نے نام اڑا دیا پس اس کا نتیجہ بھگتینگے یعنی انکے اعمال اکارت کرے گا۔ ح ۳ صـ۸۰۹

للکفرین امثالھا تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہو گئے اور علی کے بارے مین جو کچھ نازل کیا گیا تھا اس سے منفر رہے۔ تو انکو ہلاکت عذاب دیا جائے گا جیسا پہلی امتون کو دیا جا چکا ہے۔ ح ۵ صـ۸۰۹

بان اللہ مولی الذین امنوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو امامت امیر المومنین پر قائم رہے تفسیر صافی مین ہے کہ انکے دشمنون کے برخلاف ان کی نصرت کرنے والا۔ ح ۶ صـ۸۰۹

کان علی بینتہ من ربہ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین امیر المومنین کمن زین لہ تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ ... ہین جنھون نے امیر المومنین کا حق غصب کیا تھا تفسیر مجمع البیان مین امام باقر سے منقول ہے کہ اس سے مراد منافق ہین۔ حاشیہ ۲ صـ۸۱۰

... ولایت علیؑ اور حقوق امیرالمومنینؑ کا انکار کیا اور ان کو جھٹلایا ... والذین کفروا وکذبوا آیا ہے۔ ح ۱ ص ۸۲۱

سورۃ الحجرات مدنیہ

ان جاءکم فاسق تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت عائشہؓ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ اس نے ام المومنین ماریہ قبطیہ ... اور انکو جریج قبطی کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول خداؐ نے جریج کے قتل کا حکم دیا تا کہ عائشہؓ کا جھوٹ کھل جائے۔ ح ۲ ص ۸۲۲

احتجاج طبرسی میں امام حسنؑ سے منقول ہے کہ آپ نے ولید بن عقبہ سے فرمایا تھا کہ خدا نے اس آیت میں ... فرمایا ہے۔

حبب الیکم الایمان کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں ... وزینہ کی ضمیر غائب سے مراد امیرالمومنینؑ ہیں اور کفر سے مراد ہیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) اور فسوق سے جناب ثانی (عمر خلیفہ ثانی) اور عصیان سے مسٹر ثالث (عثمانؓ خلیفہ ثالث) ح ۱ ص ۸۲۳

وان طائفتان کافی۔ تہذیب۔ اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت جنگ جمل سے متعلق ہے۔ ح ۲ ص ۸۲۳

... المجالس میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے مواخات قائم کر دی اور امیرالمومنینؑ کو اپنا بھائی فرمایا۔ ح ...

... الجوامع میں ... ات کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا تھا کہ تمھارے ... کھانے کی بو آرہی ہے انھوں نے کہا کہ ہمنے تو گوشت نہیں ... تھا جب آپکی غیبت کی تھی۔

... تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

ح ۲ ص ۸۲۴
ح ۲ ص ۸۲۵

عذاباً دون ذالک تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے زمانہ رجعت کا عذاب
جو تلوار کے ذریعہ سے دیا جائے گا۔ ج ۲ ص ۳۹

سورۃ النجم مکیۃ

والنجم المجالس میں منقول ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ ایک ستارہ طلوع فجر کے
ساتھ ٹوٹے گا اور کسی ایک کے گھر میں گرے گا پس جس کے گھر میں گرے گا وہی
میرا وصی میرا خلیفہ اور میرے بعد امت کا امام ہوگا۔ پس جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا
تو ہر شخص اپنے ہی گھر میں گرنے کا منتظر تھا۔ مگر جیسے ہی ... ستارہ ٹوٹ کر
علی ابن ابی طالب کے گھر میں گرا پس رسول خدا نے امیرالمومنین سے فرمایا
کہ وصیت وخلافت وامامت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔ اسپر منافقین رسول خدا پر
اتہام لگانے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ج ۲ ص ۳۹

من ایات ربہ الکبریٰ کافی میں امیرالمومنین سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ
کوئی آیت نشانی مجھ سے بڑھکر نہیں ہے۔ تفسیر قمی ... اور سات
جگہ پر علی مرتضیٰ ساتھ تھے۔ ج ۲ ص ۴۰

قول مترجم۔ مولوی مقبول احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہے کہ
آیتہ الکبریٰ سے مراد امیرالمومنین ہیں اب یہاں لات ومنات وعزیٰ کا اشارہ حضرات
ثلثہ (ابوبکر وعمر وعثمان) کی ذات سے کیسا چسپاں ہے۔ سمجھنے والے سمجھیں۔ غور کرنیوالے
غور کریں خوش ہونیوالے خوش ہوں اور جلنے والے جلیں۔ ج ۲ ص ۴۰

افرءیت الذی تولیٰ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ سات آیتیں عثمان بن عفان کے
بارے میں نازل ہوئیں۔ ج ۲ ص ۴۳

والمؤتفکۃ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد بصرہ ہے لشکر عائشہ سے

وہ ... تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہے رجعت - الخ ۴۳۲ ح ۶

خلقنا زوجین تفسیر ... ولانی حدیث مین امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جن چیزون ... ہوگئی وہ خود اس بات کو تبلاتی ... کہ جدائی ڈالنے والا ... چیزون مین الفت پیدا ہوگئی ہے وہ بجاے خود تبلاتی ہین کہ اُنمین الفت پیدا کرنے والا کون ہے - ح ۱۲ ۴۳۴

فتول عنہم کافی مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب لوگون نے رسول خدا کو جھٹلا ... ارادہ فرمایا کہ سوائے علی مرتضیٰ کے کل اہل زمین کو ہلاک کردے اور اپنے اس ... کا اظہار فرمایا پھر بدا واقع ہوا تو مومن پر رحم فرمایا - الخ حاشیہ ۳ ۴۳۴

الا لیعبدون علل الشرائع مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سید الشہدا حسینؑ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لوگون کو اپنے اس زمانہ کے امام کو پہچان لینا جس کی اطاعت انپر واجب ہے یہی عبادت خدا ہے - ۴۳۵ ح ۱

للذین ظلموا تفسیر صافی مین ہے کہ رسول خدا پر ایک ظلم تکذیب سے کیا اور دوسرا اُن کے اہلبیت کے حقوق غصب کرنے سے -

تفسیر قمی مین ہے کہ ظلموا ... ہے کہ آل محمد پر ظلم کیا کہ اُن کا حق مار لیا - ح ۱۲ ۴۳۵

سورۃ الطور مکیہ

من عاصم من شیٔ کافی اور تفسیر قمی مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خدا اور امیر المومنینؑ ہین - اور ذریتہم سے ائمہ اور اوصیاء - ۴۳۶ ح ۵

للذین ظلموا تفسیر قمی مین ہے کہ ظلموا آل محمد حقہم - ... وہ لوگ مراد ... نے آل محمد ... لئے - ۴۳۹ ح ۱

کنارے اوصیا اور انکے شیعہ ... کے مکانات ہین اور اس نہر کے دونون کنارون پر لونڈیان اُگ کر پیدا ہون گی کہ اگر ان سے ایک اُکھاڑی جائین گی تو بجاے اسکے دوسری اُگ آئے گی۔ ح ۱۳ ص ۸۵۱

ذی الجلال والاکرام ... تفسیر ... امام باقرؑ سے اس کی تفسیر مین وارد ہے کہ جلال خدا اور کرامت ... ہم ہین اسلئے کہ اُس نے بندون کا ہماری اطاعت اور ہماری محبت کے باعث اکرام فرمایا ہے۔ ح ۱۳ ص ۸۵۲

سورۃ الواقعہ مکیہ

السّٰبقون ... امالی ہین رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ اس سے مراد علیؑ ... انکے شیعہ۔ وہی سابقون یعنی جنت کی طرف سبقت کرنے والے۔ وہی مقربون یعنی بارگاہ خدا مین اعزاز کے سبب تقرب خاص رکھنے والے ہین۔ کافی ہین ... سے منقول ہے کہ والد ماجد نے کچھ شیعون سے یہ فرمایا کہ تم اللہ کے شیعہ ہو اور تم اللہ کے مددگار رہو اور تم دنیا مین بھی سبقت کرنیوالے ہو اور آخرت مین بھی۔ یعنی دنیا مین ہماری ولایت کی طرف اور آخرت مین جنت کی طرف۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ سابقون مین سے ایک علیؑ ہین۔ ح ۱۳ ص ۸۵۳

اصحاب الیمین تفسیر قمی مین ہے کہ الیمین علیؑ مرتضےٰ ہین ... ان علیؑ امیرالمومنینؑ۔ ح ۱۳ ص ۸۵۴

طلح تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ امیرالمومنینؑ کے سامنے طلح پڑھا ... طلح کا کیا موقع ہے دراصل یہ طلع تھا عرض کیا گیا کہ آپ بدل کیون نہین ... مین یہ حق صرف صاحب الامر کا ہے وہی ... اس طرح قرآن پڑھا ... جیسا رسولؐ خدا پر اترا تھا۔ صافی مین ... ل ہے۔ ح ۱۳ ص ۸۵۴

... گے۔ ج ۱ صفحہ ۴۵۶

تفسیر قمی مین ہے کہ امیر المومنین ع تجعلون رزقکم کو شکرکم پڑھتے تھے اور فرمایا کہ آنحضرت ص اسی طرح تلاوت فرماتے تھے۔ امام صادق ع سے بھی ایسا ہی منقول ہی۔ ج ۷ ...

... سلام لک ... کافی مین ... صادق ع سے منقول ہے کہ رسولخدا نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ یا علی اصحاب الیمین ... شیعہ مین اور سلام لک ... کے معنی ہین کہ تمھاری اولاد کو وہ قتل نہ کرینگے۔ ج ۵ صفحہ ۴۵۶

ضالین تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد ہین دشمنان آل محمد ۔ ج ۷ صفحہ ۴۵۶

سگ زرد برادر شغال یعنی یہی مشرک بھی ہین توحید و رسالت و امامت مین ۔

سورۂ حدید مدینہ

من الظلمات الی النور تفسیر برہان مین بروایت مناقب ابن شہر آشوب امام صادق ع سے منقول ہے کہ نور ایمان ... ہدایت امیر المومنین ع ۔ ج ۷ صفحہ ۴۵۹

قرضا حسنا تفسیر قمی مین امام موسیٰ کاظم ع سے منقول ہے کہ جب زمانہ نافرمانون کا ہو تو امام کا حق انکو پہونچا دو۔ امام صادق ع سے بھی یہی منقول ہی کہ اللہ کا جو کچھ حق ہے وہ اس کے ولی ... تفسیر قمی مین امام صادق ع سے منقول ہے کہ ایک درم جو امام کی خدمت مین پہونچتا ہی وہ وزن مین کوہ احد سے بھی زیادہ ہے ۔ ج ۷ صفحہ ۴۵۹

یسعی نورھم تفسیر برہان مین امام صادق ع سے منقول ہے کہ مومنین کے امامون کا نور مومنین کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ کی طرف دوڑتا جاتا ہوگا یہان تک کہ جنت مین وہ اپنے گھرون مین جا اترینگے۔ نیز جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہی کہ رسولخدا نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ یا علی یہ جبرئیل امین موجود ہین خدا کی ... تم کو خوشخبری ... ہین کہ اس نے تمھارے شیعون اور تمھارے دوستون کو سات باتین عطا فرمائی

[illegible] الصف [illegible] مجالس میں امام حسین ؑ سے منقول ہے کہ ہمارے شیعوں میں [illegible] ایسا [illegible] صدیق اور شہید ہوا اور اسی [illegible] فرمایا معترض [illegible] سے بھی یہی منقول ہے [illegible] یہ ہے کہ ہم سے دوستی کی اور ہمارے [illegible] تفسیر عیاشی میں امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ اپنے شیعوں سے فرماتے ہیں۔ واللہ تم [illegible] مثل اس [illegible] قائم آل محمد کی معیت میں تلوار سے جہاد کرے [illegible] گویا رسول خدا کی حمایت او [illegible] شہید [illegible] ۔ ص ۸۶۱ ح ۱۲

بکیلا تأسو تفسیر قمی میں امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت ابوبکر ؓ اور اسکے یاروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے مطلب یہ ہے کہ علی ؑ ابن ابی طالب جن جن فضیلتوں [illegible] کئے گئے ہیں اور تمکو وہ نہیں ملیں تو ان پر افسوس نہ کرو [illegible] رسول خدا [illegible] اور اس سے تمنے دنیوی نفع اٹھایا اسپر اتراؤ نہیں کیونکہ آگے چل کر جو تمھاری گت بننے والی ہے وہ تم بھی دیکھ لوگے اور تمھارے مرید بھی۔ ح ۱۵ ص ۸۶۲

المیزان تفسیر قمی میں ہے کہ میزان سے مراد امام کی ذات ہے۔ ص ۸۶۳ ح ۲

انزلنا الحدید تفسیر برہان میں ہے کہ: [illegible] آدم کے ساتھ جنت سے نازل ہوئی تھی اور حضرت آدم ؑ اسی کے ذریعے سے اپنے دشمنوں جن و شیاطین [illegible] کرتے تھے اور اسپر یہ لکھا تھا کہ میرے انبیاء برابر [illegible] سے لڑتے رہیں گے اور یہ نبی کے بعد نبی کو اور صدیق کے بعد صدیق کو پہنچتی رہے گی تا آنکہ اس کے وارث امیر المومنین [illegible] گے [illegible] ومنافع للناس سے یہ مطلب ہے کہ محمد و علی ؑ کو اس سے بہت کچھ نفع ہوگا۔ علامہ ابن شہر آشوب فرماتے ہیں [illegible] اسپر متفق ہیں کہ الحدید سے مراد ذوالفقار ہے جو آنحضرت ؐ پر نازل ہوئی اور آنحضرت ؐ نے علی مرتضی [illegible]

کفلین کافی اور تفسیر [illegible] سے منقول ہے کہ ان سے مراد حسن ؑ و حسین ؑ ہیں۔

خلیفہ بن بیٹھے گا اور اُس کے بعد تیرا باپ۔ حفصہ نے عائشہ سے خبر کردی ... نے
ابوبکر کو۔ ابوبکر عمر کے پاس دوڑا ہوا گیا۔ اور کہا کہ عائشہ نے حفصہ سے سنکر مجھے ایسی خبر
پہنچائی ہے مگر مجھکو اُس کے قول پر اعتماد نہین۔ بھیا ذرا تم جا کے حفصہ سے پوچھو تو لو عمر
... پاس گیا اور پوچھا۔ اُس نے کہا ہان رسول خدا نے ایسا ہی فرمایا ہی
بالآخر چارون اس امر پہ متفق ... خدا کو زہر دیدین۔ صفحہ ۹۴ ج ۱
وان تظاھرا الجوامع مین ... کاظم سے منقول ہے کہ آپ تظاہروا پڑھتے تھے
اس قرارت کی رو سے رسول کی مخالفت مین باہم دونون بیٹیون کی شریک ہو... صفحہ ۹۴
نور ھم یسعی تفسیر مجمع البیان مین امام صادق سے منقول ہے کہ ائمہ مومنین ... آگے
اور اُن کے داہنے ہاتھ سعی فرماتے ہون گے۔ الخ اور تفسیر قمی مین انھین حضرت سے ...
منقول ہی اور امام باقر سے بھی۔ صفحہ ۹۵ ج ۲
جاھد الکفار والمنافقین تفسیر مجمع البیان مین امام صادق سے منقول ہی کہ آپ
بالمنافقین قرات فرماتے تھے تفسیر قمی مین انھین حضرت صادق سے منقول ہے کہ
والمنافقین صحیح ہے۔ اسی طرح اُترا تھا۔ رسول خدا نے کافرون سے جہاد کیا۔ امیر المومنین
... سے جہاد رسول کی تکمیل کی۔ صفحہ ۹۶ ج ۱

سورۃ الملک مکیہ

افمن یمشی سویا کافی مین ہی کہ امام موسیٰ کاظم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا
گیا تو فرمایا اُس شخص کی مثل جو علی مرتضیٰ کی ولایت سے پھر گیا ہو اُس شخص کی سی بیان کی ہی
جو اپنے منہ کے بل چلتا ہو۔ اور جو علی مرتضیٰ کا پیرو ہو اُس کی مثل صراط مستقیم سے ہے
اور صراط مستقیم ... خود امیر المومنین ہین۔ صفحہ ۹۹ ج ۱
فلما راوہ زلفۃ ... کافی مین امام باقر سے منقول ہی کہ یہ آیت امیر المومنین کے

سورۂ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول کی ولایت امیر المومنینؑ کے بارہ مین نافرمانی کرے۔ ح ۱۶ ص ۹۱۵

دن تفسیر قمی مین ہے کہ جب رسول خدا نے خبر دی جو رجعت مین ہوگا تو ... کہ ایسا کب ہوگا۔ ح ۱۵ ص ۹۱۵

الا من ارتضیٰ الخرائج مین امام رضاؑ سے منقول ہے پس جو کچھ ہوچکا ہے ہم اُسے بھی جانتے ہین اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے وہ بھی جانتے ہین۔ ح ۱ ص ۹۱۶

تفسیر قمی مین ہے کہ جو واقعات پہلے گزر چکے یا ہونیوالے ہین جیسے وہ اخبار جو قائم آل محمدؑ اور رجعت کے متعلق ہین۔ ح ۲ ص ۹۱۶

سورۃ المزمل مکیہ

واھجرھم احتجاج ... امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت منافقون کے ... نازل ہوئی۔ ح ۲ ص ۹۱۷

والمکذبین کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یون تھی ... ح ۳ ص ۹۱۷

سورۃ المدثر مکیہ

فذا ... کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم اہلبیت ... منظر اور منصور امام ہین جو بحکم خدا نظرون سے پوشیدہ ہین جب خدا کو منظور ہوگا وہ ظاہر و قائم ہون گے۔ ص ۹۱۹ ح ۲

وحیدا تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے مین نازل ہوئی اور اسی تفسیر قمی مین ایک روایت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ سب آیتین عمر

واهجرهم هجراً جميلا احتجاج طبرسی بعد امر اللہ سے منقول ہے کہ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی

سورۂ نوح مکیہ

ومن دخل بیتی مومنا کافی اور قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ بیتی سے مراد ہے ولایت ۔ ح ۱۳ ص ۹۱۳

سورۃ الجن مکیہ

وانا لما سمعنا الہدیٰ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ الہدیٰ سے مراد ولایت ہے ۔ آمنا بہ سے مراد ہے آمنا بمولانا ۔ یعنی ہم اپنے مولا پر ایمان لائے ۔ بربہ سے مراد ہے مولاہ ۔ پس جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لایا ۔ ح ۲ ص ۹۱۴

تحروا رشدا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ۔ ح ۱۳ ص ۹۱۴

ماءً غدقا کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ امیر المومنینؑ کی ولایت اور اُن کے اوصیا کی ولایت پر جو آنحضرتؐ کی اولاد میں قائم رہتے تو ہم اُن کو ایمان سے سیراب کر دیتے ۔ ح ۱۴ ص ۹۱۴

عن ذکر ربہ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے پروردگار کا ولایت امیر المومنینؑ کا ذکر نا مراد ہے ۔ ح ۱۸ ص ۹۱۵

لا املک لکم ضرا ولا رشدا کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب رسولؐ نے لوگوں کو ولایت امیر المومنینؑ کی دعوت دی تو لوگوں نے آکر کہا کہ ہم کو اس سے معاف رکھئے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میرا یہ منصب نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا کام ہے ۔ وہ سب چلے گئے تب یہ نازل ہوئی ۔ ح ۲۱ ص ۹۱۵

الا بلاغا کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی فی علیؑ

کے بارے مین نازل ہوئی ہین بوجہ اس کے کہ وہ ولایت کا منکر تھا اور اُس کو خدا نے [illegible] کیا [illegible] بلکہ وہ [illegible] حضرت نے سب آیتون کی تاویل اس کے بارے مین فرمائی ۔ صفحہ ۹۱۹ ح ۱۲

وما ھی کافی مین امام موسیٰ [illegible] م [illegible] ہے کہ ہی سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے [illegible] الیمین تفسیر [illegible] الیمین امیرالمومنینؑ ہین اور اصحاب الیمین ان حضرت کے شیعہ [illegible] ح ۱۲ ص ۹۲۰

المرنك من [illegible] قی [illegible] سے معنی منقول ہین کہ اس کا مطلب ہے [illegible] ایسے نہین تھے جس کے [illegible] ئے واقعا [illegible] کیا تم نہین دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ مین جو گھوڑا سب سے دوسرے نمبر پر رہتا ہے اُس کو مصلیٰ کہتے ہین اور امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ وہ لوگ کہین گے کہ ہم وصی مصطفےٰ اور اُن کے بعد کے اوصیاء کے دوستدار نہ تھے ۔ اور نہ درود بھیجا کرتے تھے ۔ ح ۳ ص ۹۲۰

و لم نك نطعم تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آل محمدؐ کے جو حقوق خمس وغیرہ مین سے ہین وہ رسول خداؐ کے ذوی القربیٰ ویتامیٰ ومساکین اور مسافرین کو نہین [illegible] تھے ح ۱۴ ص ۹۲۰

فما لھم عن التذکرۃ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اس آیت مین تذکرہ [illegible] امیرالمومنینؑ کی ولایت اور تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ہر وہ چیز مراد ہے جو امیرالمومنینؑ کی ولایت کو یاد دلائے ۔ ط ۹۲۱ ح ۱۰

سورۃ القیامۃ مکیہ

لم ذھب الی اھلہ تفسیر قمی مین اس آیت اور اس کے ماقبل وما بعد کی آیت کا سبب نزول یہ لکھا ہے کہ بروز غدیر خم جب رسولؐ نے امیرالمومنینؑ کے بارے مین خبر

[illegible] فرمایا کہ یا علیؑ تم حجت خدا ہو تم در [illegible] ہو تم خدا [illegible] ہو تم خبر بزرگ ہو۔ تم صراط مستقیم ہو تم مثل الاعلیٰ ہو۔ کافی مین خود امیر المومنین سے ایسا ہی منقول ہے۔ ص۹۲۹ م ۱

یوم یقوم الروح تفسیر قمی مین ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے بڑا ہے وہ رسول [illegible] کے ساتھ رہتا تھا اور بعد آنحضرتؐ کے ائمہ علیہم السلام کے ساتھ رہتا ہے۔ ص۹۳۰ م ۱

مَنْ اذن له کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ واللہ وہ ہم ہین جن کو قیامت کے دن بولنے کا اذن دیا جائے گا اور اپنے شیعون کی شفاعت کرینگے۔ خدا ہماری شفاعت رد نہ فرمائے گا۔ ص۹۳۱ م ۲

کنت ترابا علل الشرائع مین منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے امیر المومنینؑ کو ابو تراب کا خطاب اس لئے دیا تھا کہ وہ زمین کے مالک تھے اور اہل زمین پر حجت ہین انھین کی وجہ سے زمین کی بقا ہے۔ قیامت کے روز شیعان علیؑ کو جو جو کرامتین و قرب منزلت ہونگی کافر دیکھکر کہیگا کہ اے کاش مین بھی شیعہ علیؑ ہوتا۔ ص۹۳۱ م ۲

سورۃ النازعات مکیہ + سورۃ عبس مکیہ

ان جاءہ الاعمیٰ تفسیر صافی مین ہے کہ یہ آیت عثمان اور ابن ام مکتوم کے بارے مین ہے اور یہ ام مکتوم رسول خداؐ کے موذن تھے۔ اور نابینا تھے۔ آنحضرت کی خدمت مین ایسے وقت آئے جبکہ بہت سے اصحاب موجود تھے ازانجملہ عثمان بن عفان بھی تھا آنحضرت [illegible] بالاتر رتبہ پر بٹھایا عثمان نے بُرا منہ بنایا اور روگردانی کی [illegible] آیتین نازل فرمائین۔ ص۹۳۲ م ۲

وَاَبًّا گھاس جو ہمارے چوپایون کے نفع کے لئے پیدا کردی (ترجمہ مقبول) ارشاد

ائمہ نے چھو [illegible] کی ہے - صفحہ ۹۲۶ ح ۳۰
فی رحمتہ کا [illegible] منقول ہے [illegible]
کی ولایت ہے - صفحہ ۹۲۶ ح ۴۱

سورۃ المرسلت مکیہ

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ وہ فرشتے مراد ہین جو رجعت کی نشانی اور قیامت کی علامتین دیکر بھیجے جائینگے - صفحہ ۹۲۶ ح ۵

ویل للمکذبین کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے اے محمدؐ جو وحی مین نے تمھاری طرف ولایت امیرالمومنینؑ کی بابت بھیجی تھی اُس کے جھٹلانیوالون کی اس دن پوری شامت آجاے گی اور المجرمین سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے آل محمدؐ پر جرم کیا اور وصی مصطفےٰ کو جتنا ہوسکا ستایا - صفحہ ۹۲۷ ح ۱۲

تفسیر قمی مین ہے کہ امیرالمومنینؑ نے کوفہ کے مکانات کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ یہ زندون کے لئے کفایت ہے - صفحہ ۹۲۷ ح ۱۳

ان المتقین کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ یہ واللہ ہم اور ہمارے شیعہ ہین سواے ہمارے ملت ابراہیم پر اور کوئی نہین ہے - اور کل آدمی اس [illegible]

لا یرکعون تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ امام کی محبت کرو تو اُنھون نے محبت نہ کی - صفحہ ۹۲۷ ح ۱۵

سورۃ النباء مکیہ

نباء عظیم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس [illegible] خود
بھی یہی فرمایا کرتے [illegible] منقول ہے کہ امام حسینؑ سے روایت ہے

قد افلح من تزکی ... امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے فطرہ ... وذکر اسم ... اس کے معنی فرمایا کہ جو صحرا کی طرف نکلے ... نماز عید میں پڑھے اور فرمایا کہ جب پروردگار کا ذکر ... تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے ح ۲ صفحہ ۹۴۶

سورۃ الغاشیہ مکیہ

الغاشیہ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ اُن کو تلوار سے احاطہ کر لیں گے اور خاشعہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حضرت کی تلوار کو اٹھا نہ سکیں گے عاملۃ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے احکام کے برخلاف عمل کرنیوالا ہے۔ ناصبہ کے معنی یہ ہیں کہ حقیقی اولی الامر کو چھوڑ کر اوروں کو والی امر بنالیا۔ نار حامیہ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو قائم آل محمدؐ سے لڑینگے آگ میں داخل ہوں گے اور آخرت میں آتش جہنم میں۔ ح ۱ صفحہ ۹۴۶

تسقی من عین آنیہ تفسیر قمی میں ہے کہ نماز بھی پڑھتے تھے اور ائمہ سے عداوت بھی رکھتے تھے۔ تو وہ عذاب میں ڈال دیے جائیں گے۔ اور کھولتا ہوا پانی اُن کو پلایا جائے گا۔ ح ۱ صفحہ ۹۴۷

وجوہ ناعمۃ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ امیر المومنینؑ کے پیرو ہوں گے۔ ح ۲

ان الینا ایابھم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے روز امیر المومنین کو ایک حلہ سبز و گلابی پہنایا جائے گا پھر ہمکو بلایا جائے گا اور پھر سب لوگ ہمارے سامنے ... گے سب کا حساب ہمارے ... جائے گا۔ سب ہماری طرف رجوع ہونگے پھر ہمارے ہی ذمہ اُن کا حساب لینا ہوگا۔ خدا کی گناہ کا فیصلہ ہم پر چھوڑ دیا جائے گا اور مخلوق کے مقابلہ کے گناہوں کی بابت ہم اُن سے بخشوا لیں گے وہ قبول بھی کر لینگے

امالی میں امام صادقؑ سے ایسا ہی منقول ہے کہ ہمارے شیعوں کا حساب ہمارے سپرد ہو جائے گا۔ ح ۱ صفحہ ۹۴۷

لترکبن طبقا عن طبق احتجاج طبرسی مین امیر المومنین ؑ سے منقول ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ تم سے پہلے امتون کے لوگون نے انبیاء کے بعد اوصیاء سے غدر و بیوفائی کرنے مین جو راستہ اختیار کیا تھا وہی راہ تم بھی ضرور چلو گے - کافی اور تفسیر قمی مین [illegible] سے منقول ہے کہ کیا یہ امت اپنے نبی کے بعد فلان فلان و فلان (ابوبکر و عمر و عثمان) [illegible] ہو کر منزل بمنزل [illegible] نہین پڑی - ضرور پڑی - ح ۲ صفحہ ۹۴۲

سورۃ البروج مکیہ

وشاھد و مشھود معانی الاخبار مین امام باقر ؑ سے منقول ہے فرمایا کہ شاہد سے مراد ہے روز عرفہ اور مشھود سے مراد ہے روز قیامت - کافی اور معانی الاخبار مین [illegible] سے منقول ہے کہ شاہد [illegible] رسول اور مشھود سے مراد ہین امیر المومنین ؑ - ح ۲ صفحہ ۹۴۳

سورۃ الطارق مکیہ

النجم الثاقب الخصال مین امام صادق ؑ فرماتے ہین کہ خبردار زحل کو منحوس نہ کہنا وہ تو امیر المومنین ؑ کا ستارہ ہے اور وہ تمام اوصیاء کا ستارہ ہے اور وہی نجم ثاقب ہے

سورۃ الاعلی مکیہ

التہذیب اور تفسیر عیاشی مین ہے کہ جب سبح اسم [illegible] الاعلی نازل ہوئی تو رسول خدا نے حکم دیا کہ سجدون مین اس کی تعمیل کیا کرو یعنی سبحان ربی الاعلی پڑھا کرو - ح ۲ صفحہ ۹۴۵

سنقرئک فلا تنسی تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ آنحضرت کے [illegible] جبریل ؑ وحی لیکر نازل ہوئے تو آنحضرت اس خوف کہ اسے بھول نہ جائین اسے خوب پڑھتے مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو بھولنے کا اندیشہ جاتا رہا - صفحہ ۹۴۶ ح ۲

[illegible] تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے [illegible] الا مندعؑ
[illegible] ائمہ جور ہیں (ابوبکرؓ، عمرؓ [illegible]) نے ظلماً [illegible] کو آل رسولؐ
سے لیلیا۔ اور اُس مقام پر بیٹھ گئے جس کے مستحق سب سے زیادہ آل رسولؐ تھے
سے مراد ہے وہ امام جو اولاد فاطمہؑ سے ہوں۔ م
[illegible] من دسّٰها قمی میں امام [illegible] ل ہے کہ اس سے مراد اول و ثانی
(ابوبکرؓ خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) ہیں۔ م ۹۵۱
اشقٰها تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ وہ تمہارا قاتل ہے

سورۃ الیل ۹۲

لیل تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس موقعہ پر لیل سے مراد ثانی (عمرؓ خلیفہ
ثانی) ہے جبکہ اُس کی چل رہی تھی ظاہراً امیرالمومنینؑ پر غالب آ گیا تھا جیسے رات دن
پر ظلمت نور پر اور امیرالمومنینؑ ان لوگوں کی سلطنت کے زمانہ میں برابر صبر فرماتے رہے
[illegible] مراد ہم اہلبیت میں سے قائم آل محمدؐ ہیں کہ جب وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے
تو ہر دولت باطل پر غالب آ جائیں گے پھر فرمایا کہ خدا نے مثلیں بیان فرمائی ہیں
[illegible] سوا کسی غیر کو اُن باتوں کا علم نہیں۔ ح ۹۵۲
الذکر والانثٰی المناقب میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ذکر سے مراد ہیں
امیرالمومنینؑ اور اُنثٰی سے مراد ہیں فاطمہ زہراؑ۔ ح
[illegible] قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الحسنٰی سے مراد ہے ولایت
امیرالمومنینؑ۔ نیز اسی تفسیر میں ایک روایت یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیتیں ایک انصاری
کی شان میں نازل ہوئیں۔ الخ ح ۹۵۲
الاشقی امام صادقؑ [illegible] ل ہے کہ اس سے مراد وہی سب سے زیادہ شقی

سورۃ والفجر مکیہ

والفجر تفسیر قمی [illegible] ریا مین [illegible] عا ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۴۸

والشفع سے مراد ہین حسنؑ وحسینؑ والوتر سے مراد ہین امیر المومنینؑ ۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الشفع [illegible] کا پانی پلانیکا دن اور وتر سے مراد ہے روز عرفہ یعنی حج کا دن ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۴۸

النفس المطمئنۃ کافی مین امام صادقؑ سے حدیث طولانی مین منقول ہے کہ مومن کے پاس وقت قبض روح رسولؐ ۔ امیر المومنینؑ ۔ فاطمہ زہراؑ حسنؑ حسینؑ اور کلؑ ائمہ اہلبیت موجود ہون گے اور مومن مطمئن ہوگا ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۴۹

سورۃ البلد مکیہ

ووالد وما ولد کافی مین ہے کہ والد سے مراد امیر المومنینؑ اور ما [illegible] انکی اولاد مین ہوئے ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۵۰

ایحسب ان لن یقدر صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ شاید اس سے مراد ثالث (عثمان) خلیفۂ ثالث ہے ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۵۰

العقبۃ امام صادقؑ فرماتے ہین کہ جس کو خدا نے ہماری ولایت کی عزت فرمائی وہ اس گھاٹی سے پار ہوگیا ۔ نجات بھی ہم اہلبیت ہین ۔ ح ۱۷ صفحہ ۹۵۰

اصحٰب [illegible] صحابی اور اُن حضرت کے شیعہ اصحاب المشئمہ سے مراد ہین دشمنان [illegible] (اہلسنت وصحابہ) [illegible]

سورۃ الشمس مکیہ

... کو تمھارا وصی قرار دیدیا۔ ح ۱ ص ۹۵۴

فاذا فرغت ... تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی نبوت کے ... فارغ ہو جاؤ۔ تو علی کو اپنا قائم مقام کردو۔ اور کافی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب فارغ ہو جاؤ تو اپنا علم قائم کرو اور اپنے وصی کا اعلان کرو۔ اور اُن کی فضیلتیں لوگوں کو جتلا دو چنانچہ آپنے من کنت فرمادیا۔ ح ۵ ص ۹۵۴

سورۃ التین مکیہ

وھذا البلد الخصال میں اور المعانی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ تین ... مدینہ اور زیتون سے مراد بیت المقدس۔ طور سینین سے مراد ہے کوفہ اور ہذا البلد سے مراد ہے مکہ معظمہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ تین سے مراد ہیں رسولؐ زیتون سے مراد ہیں امیر المومنینؑ۔ طور سینین سے مراد ہیں حسنؑ و حسینؑ۔ و ہذا البلد سے مراد ائمہ۔ المناقب میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ تین و زیتون سے مراد ہیں حسنؑ و حسینؑ اور طور سینین سے مراد ہیں امیر المومنینؑ اور ہذا البلد سے مراد ہیں مصطفٰےؐ الانسان۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ دونوں آیتیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) کی شان میں نازل ہوئیں۔ المناقب میں امام موسیٰؑ کاظم بھی یہی فرماتے ہیں۔ الذین آمنوا۔ سے مراد امیر المومنینؑ۔

سورۃ علق مکیہ

علم الانسان تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ علی مرتضیٰؑ کو آپ کی طرف سے فن کتابت سکھایا جسے وہ جانتے نہ تھے۔ ح ۳ ص ۹۵۵

ہے یعنی فلان (ابوبکرؓ) جس نے علیؑ کی تکذیب کی۔ رسولؐ کی تکذیب کی اور روایت علیؑ سے روگردان رہا۔ ح ٹ ص ۹۵۲

سورۃ الضحیٰ مکیہ

۷ یلٹ فترضیٰ تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولِ خدا فاطمہ زہراؑ کے گھر تشریف لائے آپ کملی اوڑھے ہوئے چکی پیس رہی تھین اور دودھ بھی بچہ کو پلاتی جاتی تھین۔ رسولؐ آبدیدہ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ المناقب مین بھی ایسی ہی روایت موجود ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۳

الم یجدلٹ تفسیر عیاشی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ یتیم کے معنی ہین مخلوق مین بے مثل۔ فاٰویٰ کے معنی ہین لوگون کو تمھاری طرف رجوع کردیا۔ ضالاً کے معنی ہین کہ تم ایسی قوم مین ہو جو تمھاری فضیلت نہین پہچانتی اور ہدیٰ کے معنی ہین کہ لوگون کو تمھاری طرف ہدایت کردی۔ عائلاً کے معنی ہین علم رکھنے والا اور لوگون کو اپنے علم کے ذریعہ سے اپنی عیال بنانے والا۔ فاغنیٰ اس سے یہ مطلب ہے کہ تمھاری وجہ سے اُن کو علم اور حکمت سے مستغنی کردیا۔

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے آنحضرتؐ کو اسلئے ماں باپ کی طرف سے یتیم کردیا کہ آنحضرتؐ پر کسی مخلوق کا کوئی حق نہ رہے۔ ح ۳ ص ۹۵۳

فحدث تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ولایت امیرالمومنینؑ کو ظاہر کردو۔ ح ۵ ص ۹۵۳

سورۃ الانشراح مکیہ

الم نشرح تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعہ سے جبکہ

تھے کہ واللہ جس سے اللہ راضی ہوا وہ تم ہی لوگ ہو آخر - ۵ ص ۹۵۷

سورہ زلزال مدنیہ

علل الشرائع میں فاطمہ زہرا سے روایت ہے کہ مدینہ میں زلزلہ آیا سب لوگ ڈر گئے علی نے تضرا ... مبارک کو حرکت ... آپ نے زمین کو ٹھہرنے کا حکم دیا وہ ٹھہر گئی پھر فرمایا کہ اس آیت سے ہم مراد ہیں - ۲ ص ۹۵۸

سورہ العادیات مکیہ

... سے منقول ہے کہ سورہ ... کے ساتھیوں کی شان میں نازل ہوئی - ح ۲ ص ۹۵۹

سورۃ التکاثر مکیہ

تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ وہ نعیم ہم اہلبیت ہیں -

سورۃ العصر مکیہ

والعصر الاکمال میں امام صادق سے روایت ہے کہ اس سے مراد ہے قائم آل محمد کے خروج کا زمانہ - ح ۲ ص ۹۶۰

اِنَّ الانسان الاکمال میں امام صادق سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں ہمارے دشمن - حاشیہ ۲ ص ۹۶۰

سورۃ النصر مدنیہ

تفسیر برہان میں بحوالہ امالی منقول ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو رسول نے

خطبا

ذی علم اور صاحبان فہ[illegible] یوالبصار - داولوالالباب عقلمند شیعہ برادران آپ امام باقرؑ کے اس حدیث پر غور کیجیے جس میں آپ نے فرمایا کہ ثلث قرآن ہماری شان میں اترا ہے - آپ امام صادقؑ کی اس حدیث پر بھی توجہ فرمائیں جسمیں آپنے فرمایا ہے کہ کل کا کل قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے ؏

مجکو کتابوں کے جمع کرنے کا بھی شوق ہے اور دیکھنے کا بھی - باوجودیکہ میں نے برسوں شیعوں کی کتابوں کی سیر کی تھی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اتنی کتابوں میں سے اکثروں کو نہ میں نے دیکھا تھا نہ نام سنا تھا - جن جن کتابوں کے حوالہ جات کتب فن میں دیکھتا - دہلی - حیدرآباد اور لکھنؤ میں فرمائیش کر دیتا علامہ مقبول احمد صاحب کی بدولت محنت بچ گئی ؏

ترجمہ مقبول کے اشتہارات میں صناوید علماے امامیہ کے فتاوے موجود ہیں کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ رہنا چاہیے - کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع ہیں فاضل مصنف نے علل الشرائع - تفسیر عیاشی - تفسیر مجمع البیان کافی - تہذیب - تفسیر قمی - الفقیہ - معانی الاخبار - الجوامع - احتجاج طبرسی - تفسیر صافی - اکمال الدین - طب ائمہ - الخصال - العیون - نہج البلاغت - التوحید - المحاسن - الامالی - البصائر - الخرائج - مصباح المتہجدین - زیارات جامعہ المجالس - سعد السعود - تفسیر برہان - مصباح الشریعتہ - قرب الاسناد - کشف الغمہ المناقب شہراشوب - ارشاد شیخ مفید - روضتہ الواعظین - ثواب الاعمال - وغیرہ وغیرہ کے بیشمار سند اور [illegible] ترجمہ کو مقبول عوام بنایا ہے - یہ کل کتابیں

علیؑ مرتضےٰ سے فرمایا کہ جس طرح میرے ساتھ مشرکین سے [illegible] جب تھا اسی طرح فتنہ مین واجب ہوگا۔ ح ۱ ص ۹۶۴

سورۃ الفلق مدینہ

حل الائمہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل رسولؐ خدا کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ فلان شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور فلان کنوئین مین ڈال دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے امیرالمومنینؑ کو بھیجا۔ ح ۱ ص ۹۶۵

آج ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۷ ہجری کو اس انتہا [illegible] ہوئی جو ۲۲ جمادی الاولی سے شروع ہوا تھا۔

۔۔۔احب کا ترجمہ ہر ایک قصبہ بلکہ ہر ایک قریہ میں موجود ہے جن جگہ شاہ صاحب
نے اپنے مذہب ... کی ... حدیث کی وجہ سے ترجمہ میں تصرف کیا ہے اس کو مستثنیٰ سمجھ کر
نظرانداز کر دیجیے مجھ سے سنئے کہ باقی ہر جگہ ترجمہ درست اور بالکل درست ہے ہم میں سے
ہر ایک سورہ کا نام سرخی سے منور بلند مقام پر لکھ دیا ہے پہلا لفظ یا جملہ نقل کر دیا ہے۔
پھر ترجمہ مقبول احمد کے حاشیہ کا نمبر اور صفحہ کا حوالہ لکھ دیا ہے آپ مہربانی کر کے پوری
آیت بلکہ بعض اوقات دو چار آیتیں ماقبل و مابعد کی ملاحظہ فرمائیے اور پھر ان
احادیث پر نظر ڈالیے اور خود بالکل تنہائی میں غور کیجیے کہ آیا اُن احادیث کا کچھ بھی
تعلق سیاق اور سباق عبارت سے پیدا ہوتا ہے پھر مولوی کمال الدین قادیانی
کے لفظ اور ترجمہ قرآن سے مقابلہ کیجیے میں آپ کو ایک سچے مسلمان ہمدرد و خیرخواہ
دوست کی طرح یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا قلب گواہی دیدے گا کہ اس کا تعلق
قرآن سے نہیں ہو سکتا تب آپ کو دو سخت مشکلیں اور پیش آئیں گی۔ ایک یہ کہ
جس شخص کے اقوال ایسے ہوں وہ قرآن کا ہرگز عالم نہیں کہلایا جا سکتا چاہیے
اس کا نام اور منصب کچھ بھی کیوں نہ ہو ٭

مگر ائمہ ہدیٰ اہل بیت رسالت و خاندان نبوت کے لیے ایسا کہنا تو قطعاً
ناجائز ہوگا۔ دوسرے یہ کہ چاہیے کیسا ہی مشہور و نامور شیعہ راوی کیوں نہ ہو
جب ائمہ علیہم السلام پر وہ ایسا بہتان باندھے کبھی عزت کی نظروں ... سے
نہیں جا سکتا نہ کسی اچھے لقب سے یاد کرنے کی قابل ہے بلکہ وہ جھوٹا اور لعنتی
ہے دیکھیے اہل سنت جس کو آپ عوام۔ یا جاہل و گمراہ فرقہ کہتے ہیں وہ اپنے
قابل الزام راویوں کو جھوٹا اور کذاب اور وضاع جھوٹی حدیثیں بنانے
والے کہتے ہیں اور اس سے اُن کے مذہب پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا اور ہزاروں
... وضعی موضوع۔ واہی۔ بے اصل ہیں موضوعات کے بڑی ...

سوائے بڑے بڑے شہروں اور چند بڑے بڑے ... لتمند علما کے کتب خانوں کے
ہر جگہ نایاب ہیں۔ پس اطمینان کے لیئے فاضل مصنف اور علمار امامیہ کی تقریظیں
کافی ضمانت ہیں۔ کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے بالکل صحیح ہے۔ اب آپ جناب امیر
کی اس حدیث پر توجہ فرمائی جس میں آیا ہے۔ کہ جس شخص کا ذہن
صاف ہوگا جس میں حس لطیف تمیز صحیح ہوگی جس کا سینہ اسلام اور اُس کی
خوبیوں کے سمجھنے اور خدا کی معرفت کے لیے کھولا گیا ہوگا وہی قرآن کے
مطالب سمجھ سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جناب امیر اور دوسرے ائمہ کی ان
احادیث پر نظر ڈالیئے کہ علم قرآن و دین ... سوا کوئی نہیں جانتا۔ معانی
قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ پس ہم سے سیکھو ہمارے پاس رجوع کرو صرف
ہم سے پوچھو۔ جو ہم سے نہ پوچھے گا وہ گمراہ و ہلاک ہوگا۔ اس کے بعد آپ
علمائے متکلمین کی ان تحریرات و تصانیف کو پیش نظر رکھیئے جس میں علمائے
اسلام۔ شکر اللہ نعمتہم وجزاہم اللہ عنا خیر الجزا۔ نے نصاریٰ و آریہ و دیگر
دشمنان ملت کے اس بیہودہ الزام اور مہمل اتہام کا کہ اسلام تلوار کے زور سے دنیا
میں پھیلا ہے) رد فرمایا ہے۔ اور پھر اس پر نظر ڈالیئے کہ آنحضرت صلعم کی زندگی کے
۲۳ برس کس ... گزرے ہیں اور خصوصاً مکہ معظمہ میں تیرہ برس کا زمانہ
(جس میں دفاعی جنگ کی بھی اجازت نہ تھی) کتنے لوگ صرف قرآن سنکر مسلمان
ہوگئے تھے۔ مدینہ کے انصار کا اسلام کس تلوار کے خوف اور ...
لالچ سے تھا۔ پھر آپ گہری نگاہ ڈالیئے۔ اور غائر نظروں سے دیکھئے دیگر اصحاب
رسول نے ... کبھی نہیں کیا جیسا جناب امیر اور دیگر ... علما ...
نے علم قرآن کے متعلق فرمایا ہے۔ پس ہماری طرح آپ بھی حضرات ائمہ کی طرف
رجوع ... قرآن کے معانی۔ قرآن کی تفسیر و تاویل پر محققانہ نگاہ ڈالیئے۔

فرشتوں کا دعوے اور احتجاج واستدلال کام نہیں آیا جنکی عصمت کی
اللہ - اور قرآن ... قرآن - انبیا اور ... گواہی دیتے ہیں تو اس سے
ظاہر ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں آنحضرت کی
دعا - خواہش - تمنا - آرزو - تدبیر جیش اسامہ و خلوے میدان - و خطبہ غدیر خم و طلب
قلم و کاغذ و روشنائی و مواخاۃ و دعوائے معصومیت اس کو روک نہ سکی - غور
کیجیے کہ آدم خلیفہ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو ابلیس نافرمان نے افضلیت کا
دعوے کیا - یہاں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی ... مقابلہ میں افضلیت ہی کا
دعوے ہو رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صاف لفظوں میں نام اور قبیلہ
کا نام بتا کر خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ - بنی عدی سے عمرؓ - بنی امیہ سے
عثمانؓ علیؓ سے پہلے خلیفہ ہوں گے - آپ دیکھ چکے ہیں کہ پیمبر کا خواب جھوٹا نہیں
ہوسکتا - پیمبر کا خواب ہی ایک قسم کی وحی ہے - خواب اقسام وحی سے ہے - آپ
دیکھ چکے کہ حضرت ابراہیمؑ کا باپ یا چچا یا نانا کافر تھا - قرآن میں تو جس جگہ لفظ
"اب" آیا ہے اس کے معنے ہیں باپ کے - ظاہری معنی کو چھوڑ کر کے فرضی
خیال سے لفظ قرآن کے معنی بدلنا سخت تحریف ہے جو بنی اسرائیل کیا کرتے
تھے پس باپ ہونا کوئی مضر منصب نبوت نہیں ہو سکتا در آنحالیکہ آپ احادیث
میں پڑھ چکے ہیں کہ مردہ سے زندہ نکالنا کافر سے مومن پیدا کرنا - آپ پڑھ
چکے ہیں کہ اپنے کافر اور مشرک قرابت داران کے لیے شفاعت و استغفار
کو ناجائز بتایا گیا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی استغفار ابراہیمؑ کا تذکرہ کس
کے تسکین خاطر کے لیے ہوگا - آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہابیل نے قابیل سے کہا
تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تب بھی میں اپنا ہاتھ نہ اٹھاؤنگا
تیرے قتل کے لیے - اب غور کیجیے کہ ہابیل سے ایسا شخص افضل ہو سکتا ہے

فہرست دیدی گئی ہے ان موضوع احادیث کو اپنے یہاں کے نہایت صحیح اور معتبر احادیث سے مقابلہ کیجیئے اور پھر انصاف کیجیئے کہ اہل سنت کے یہاں ایسی احادیث موضوع ہیں اور ہمارے یہاں ویسی ہی حدیثیں نہایت صحیح و معتبر احادیث کے جانچنے کا معیار راوی کا کام۔ راوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ علم دین اور تفقہ۔ اور حکمت دینی و دنیوی صلاح و فلاح۔ اگر قرآن حسب روایت ائمہ ایسا ہی اترا تھا تو بتاؤ کہ پھر قرآن میں کیا خوبی تھی جس کو سن سن کر لوگ شیدا ہو کر مسلمان ہوتے تھے۔ ابتدائی ۲۳ برس کے مسلمانوں کے لیے کیا چیز تھی اس وقت کس نے رسول خدا کو بادشاہ سمجھا تھا کس کو امید تھی کہ سلطنت قائم ہو گی۔ کس کو امید تھی کہ اس ... ہم کو نفع ہو گا۔

ذرا مندروں کے پروہتوں کو دیکھیئے۔ مہا برہمنوں کو دیکھیئے یا اگر دنیا کی تاریخ آپ کے پیش نظر ہو تو دنیا کے دنیا دار راہبوں کو احباروں کو دیکھیئے یا دریوں ... پر نظر ڈالیئے کہ کس کس طرح موت و حیات۔ شادی۔ غمی۔ ولادت غرضکہ دنیا کے تمام واقعات زندگی اور ... انھیں برہمنوں کو فائدہ پہنچاتی بنی اسرائیل جو حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے ان میں کتنی خود غرضیاں بھر گئی تھیں جن کی برائیاں قرآن میں سیکڑوں جگہ موجود ہیں۔ بھائیو۔ کیا یہ تمام قصے عبث اور لغو قرآن میں وارد و نازل ہوئے یا اس میں آیندہ نسلوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے ہم سے سنیئے۔ اگر نوح و لوط کے ازواج کی برائی بیان کر ... اج نبی مکرم کی تنبیہ و تعلیم مد نظر ہے تو فرزند نوح کی ... اولاد رسول کی ہدایت مقصود ہے اگر یعقوب پیغمبر کی اولاد کی برائیاں ... ظاہر کی گئی ہیں تو اس میں ذریت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم مثالاً پیش ہے کہ قرابت وار رسول ہونا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر آدم کے خلیفہ بنانے

اس طرح سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و معاویہ وغیرہ وغیرہ تمامی اصحاب رسولؐ دشمن اور مدعی خلافت ہو جاتے تو کیا حشر ہوتا۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ان سب میں دینی محبت و اخوت اسلامی تھی۔ اور دوست کا شعار ہے دوست کی فتح مندی۔ کامیابی پر خوش ہونا۔ دشمن کا کام ہے جلنا برا ماننا۔ اب ذرا غور سے بتائیے کہ جناب امیرؑ ان فتوحات و ترقی اسلام سے خوش تھے یا نا خوش کہنے میں نجات حاصل ہے یا نا خوش و ناراض کہنے میں۔ بتاؤ کہ قرآن میں کن کن لفظوں کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمہ لا الہ الا اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ مساجد اور نماز اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ فتوحات اور شوکت اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں اسلام کہاں سے کہاں تک پہنچا تھا۔ مگر آپ بڑے برا مانا کیے۔ اور کچھ نہیں ہو سکا تو صرف زبان سے لعنت۔ بد دعا۔ گالی دیتے رہے۔ جاہل۔ ظالم۔ غاصب کہتے رہے۔ دیکھئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری امت کسرے اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہو گی۔ پھر دیکھئے کہ کون غالب ہوا۔ وہ امت تھی یا نہیں۔ دیکھئے مکہ کے گرد و پیش جتنے مذہب تھے یہود۔ نصاریٰ و مجوس سب پر مسلمان غالب ہوئے۔ پھر اس کے قریب ہی زمانے میں ہندوستان کے ہندوؤں پر بھی غالب ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ کی تعریف کی ہے۔ جمعہ و جماعت ترک نہیں کیا اور رحق رفاقت سے بھی کبھی دریغ نہیں فرمایا۔ تو کیا جناب امیرؑ کی پیروی اب یہی ہے کہ اس وقت عداوت کا بیج بویا کریں۔ پھر یہ دیکھئے کہ آپ کے علامہ مقبول احمد کی تصنیف ... کے جواب میں کس قدر تہذیب سے کلام لیا گیا ہے۔

جو محض خیالی وسوسہ سے بصرہ اور صفین جاکر قتال مومنین کا جائز رکھے۔ جو کوفہ سے نہروان تک جاکر خاص اپنے جان نثار فدائی شیعوں کو خوارج کا خطاب دے کر قتل کر دے ۔

آپ فرعون کے جادوگروں کا فرعون کی دھمکیوں کے بعد استقلال دیکھ چکے اور جواب سن چکے پھر کیا وہ لوگ جو ہمیشہ اپنے دین کو چھپاتے ... کو کچھ۔ رات کو کچھ۔ شیعوں سے کچھ۔ سنیوں سے کچھ کہتے رہتے ہوں۔ ایک بات کہکر ستر راستے فرار کے پہلے سے سوچ لیتے ہوں۔ اپنے باپ دادا کے تقیہ پر فخر کرتے ہوں وہ فرعون کے جادوگروں کے برابر بھی ہو سکتے ہیں موسٰے اور ہابیل سے افضل ہونا تو بڑی بات ہے آپ دیکھ چکے ہیں کہ جو باتیں خضر کو معلوم تھیں ... معلوم نہ تھیں پھر کیا خضر موسٰے سے افضل ہیں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو مسئلہ سلیمانؑ کو بتایا گیا تھا وہ داؤدؑ کو نہیں بتایا تو کیا سلیمانؑ داؤدؑ سے افضل ہیں آپ تفسیر قرآن مقبول میں ہزاروں جگہ پائیں گے کہ صحابہ نے اپنی طرف سے قرآن میں ملا دیا مگر فصاحت قرآنی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ غور کیجئے کہ ان کے دشمنوں (صحابہ) نے قرآن میں ملا دیا اور کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی اور پھر لوگ یہ بھی دیکھیں گے کہ ائمہ نے قرآن میں سیکڑوں ہزاروں جگہ الفاظ داخل کیے ہیں اور وہیں فصاحت قرآنی کا ستیاناس ہو گیا ہے۔

قرآن کا لفظ اور حرف بھی قرآن ہے۔ خدا کا دعوے اور رسولؐ کی تحدی کیا ہوئی جبکہ ظالم وجاہل صحابہ اس میں اپنا لفظ داخل کر سکے اور قرآن کا لفظ نکال سکے آپ عربی فارسی اردو وانگریزی کل تواریخ کو پڑھ ڈالئے جناب امیرؑ کے زمانہ خلافت میں ایک معاویہ مدعی خلافت پیدا ہو گیا تو یکے بعد دیگرے کل ممالک اسلامی جو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے بدولت حاصل ہوئے تھے نکل گئے اور پھر کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اگر بعد وفات رسولؐ جناب امیرؑ خلیفہ ... ہوتے

اصطلاحات

۱۔ شیعوں کے خدا اور سنیوں کے خدا اور

۲۔ شیعوں کے محمد رسول اور سنیوں کے محمد رسول اللہ صلعم اور

۳۔ شیعوں کے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور سنیوں کے امام حسنین علیہم السلام اور

۴۔ شیعوں کے علی اور سنیوں کے علیؓ اور

۵۔ شیعوں کے مفروضہ آل رسول اور سنیوں کے آل اطہار رسول صلعم اور

میں نے مولوی سید احمد علی مرحوم تلمیذ علمائے فرنگی محل کی زبانی ایک مناظرہ میں سنا تھا کہ شیعوں کے علی اور ہیں اور سنیوں کے علیؓ اور۔ لیکن کتب بینی سے معلوم ہوا کہ شیعوں کے خدا بھی اور اور شیعوں کے رسول بھی اور۔

اس کتاب میں جہاں جہاں لفظ آل رسول یا علیؓ۔ جعفر صادقؑ یا باقرؑ یا تقیؑ۔ یا نقیؑ۔ یا موسیٰ کاظم۔ یا زین العابدین۔ آیا ہے اوس سے مراد شیعوں کے فرضی اور مزعوم آل رسول ہیں نہ کہ حقیقی آل اطہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ از پبلشر

علما و صلحا و اذکیا ء اہل سنت اس تفسیر کے مقدمہ کو ضبط اور نہایت صبر تحمل
... ملاحظہ فرمائے۔ کسی مکروہ بات ... کر ... میں فوری غصہ لانا۔ بھڑک
اُٹھنا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔ اگر میں بھی آپ کی طرح بے صبری کر جاتا تو
ان باتوں سے نہ مطلع ہو سکتا اور نہ آپ کو خبر کر سکتا ۔

لوگ کہیں گے کہ تفسیر فبہت الذی کفر۔ تفسیر مقبول احمد شیعی کا جواب
ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اسی کے دیکھنے کے بعد یہ تفسیر لکھی گئی ہے
مگر آج سے کئی سال پیشتر سے میں تفاسیر شیعہ سے واقف تھا۔ پس ہماری تفسیر
اس کا جواب نہیں ہے بلکہ ایک لاجواب چیز ہے ۔

میں آپ سے صرف انصاف چاہتا ہوں کہ براہین و دلائل کی قوت ... براہین
قرآنی کی قوت۔ خدا کی قوت کے سوا ہماری تفسیر میں آپ کہیں ایسی بد زبانی نہ
دیکھیں گے جو تفسیر مقبول میں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ خدا نے ظالمین اور کاذبین
پر لعنت کی ہے اور میں نے اس کو نقل کیا ہے۔ جہاں جہاں اس کا موقعہ
آگیا۔ ہمارے دیباچہ سے فوراً بھڑک نہ اُٹھئے۔ مجھ کو مولانا امیر المومنین علی
ابن ابی طالب رض سے بہت محبت ہے۔ جس میں میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔
اور وجہ اس کی یہ ہے کہ میں ان کا پوتا بھی ہوں اور نواسا بھی ۔

اہل سنت جو معنی "مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ" کے لیتے ہیں اُس معنی کی وجہ
سے مجھکو یہ محبت اور محبت میں شغف ہے۔ میں آپ کی محبت میں اندھا اور
بہرا ہوں۔ فرق اس قدر ہے کہ مجھ کو اسلام سے بھی محبت ہے۔ اور
اسلامی خدمات جو دوسروں سے ہوئی ہیں میں اُن سے چشم پوشی نہیں
کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر لکھی گئی خدا کرے ہمارے تمام دینی بھائیوں کو
اس سے نفع ہو اور آیندہ سب بد زبانی ترک کر کے شیر و شکر ہو جائیں آمین۔ سراج الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر فبھت الذی کفر

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۵

پورا ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۰ و ۱۱۔ اس کے حواشی اور ضمیمہ کو خود دیکھو۔ ای بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کا ذکر کرتے رہو جو میں تم پر انعام کر چکا اور جو عہد مجھ سے کر چکے ہو۔ اُسے پورا کرتے رہو تاکہ جو عہد میں نے تم سے کیا ہی اُسے پورا کروں اور صرف مجھی سے ڈرو اور جو کچھ میں نے نازل کیا ہی اس پر ایمان لاؤ کہ تمھارے پاس جو کچھ پہلے سے موجود ہی وہ اس کی تصدیق کرتا ہی اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہو۔ اور میری آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر نہ کرو اور حق کو جان بوجھکر نہ چھپاؤ۔ اور نماز پڑھتے رہو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو اور باجماعت نماز ادا کرو۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو۔ اور خود کو فراموش کر جاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے اور روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور اس میں شک نہیں کہ نماز سب پر بھاری ہی۔ سوائے اُن خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہی کہ ہم کو اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہی۔ اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہی؀

اشتہار
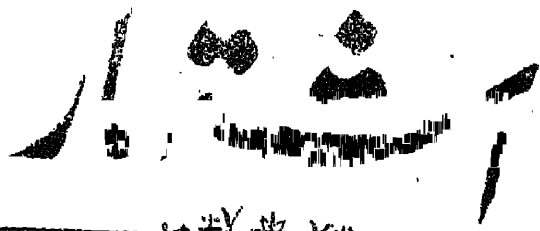
الشیعہ

عنقریب چھپکر ہدیہ ناظرین ہوگی سنی اور شیعہ دونوں اس کی خریداری
میں جلدی کریں۔ نہایت پرلطف کتاب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ روپے
اتنے تھوڑے داموں میں گراں بہا ذخیرہ ہاتھ آئے گا جو مدتوں میں بھی
نصیب نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ احادیث اہلبیت

بالکل طیار ہے انشاءاللہ تعالیٰ جلد شائع کیا جاویگا۔ دونوں مذہب
کے لوگ یعنی سنی اور شیعہ کے نزدیک قابل قدر ہے۔

تفسیر ذالک مبلغہم من العلم

عنقریب طیار ہوتی ہی۔ ناظرین اس کو ضرور خریدیں۔

ملنے کا پتہ

قصبہ مچھلی شہر محلہ قضیانہ [illegible] ذریعہ محمد فضل [illegible] المشتہر

المشتہر حفیظ الحق وکیل ہنمکنڈہ ریاست حیدرآباد

کی تعا [illegible] ساتھ [illegible] نماز جماعت ادا کرتے ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ نماز جماعت ادا کرتے رہو۔ یہ نہیں کہ پیغمبر زادگی کے غرور میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالو۔ بلالؓ و سلمانؓ و اباذرؓ و مقدادؓ و عمارؓ یاسر تو خلیفہ برحق کے ساتھ نماز پڑھیں اور تم جماعت سے خارج رہو۔ تم کو عباسؓ و ابوسفیانؓ کی رفاقت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ دیکھو لوگوں کو تو تم بتاتے ہو کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر [illegible] کرو اور خود اپنے کو بھلا دیتے ہو فراموش کر جاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب قرآن پڑھتے ہو پس تم کو اتنی بھی عقل نہیں ہے۔ کیا تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ تمام مسلمان تو ان کی اطاعت و وفاداری پر متفق و سرگرم انقیاد ہیں تمہارا ایک الگ رہنا کیا مفید ہوگا ہم تو تم کو حکم دیتے ہیں کہ روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور تم ہو کہ لوگوں [illegible] ہو کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے دعا مانگو۔ غضب تو یہ ہے کہ تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کی حرکت مذموم پر بھی تم جرأت کرتے ہو۔ باوجودیکہ ہم نے ایک جگہ بہت صراحت سے ظاہر کر دیا ہے کہ آدم غریب نے ہم سے مناجات میں کہا تھا۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ مگر ایک جگہ جب ہمنے صرف فتلقے کہدیا تو تجکو شرم نہیں آئی تونے کہدیا کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے [illegible] مانگنا سکھلایا گیا تھا۔ ای .... قوم رسول پر جھوٹ بولنے سے تو جہنم کی سزا مقرر ہے۔ ہم پر جھوٹ باندھنے سے تجکو نہ ہمارا خوف آیا نہ ہمارے جہنم کے عذاب شدید کا۔ بے شک یہ ہماری نصیحت بہت بھاری ہے سوائے ان خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہے کہ ہمکو اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہے اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہے۔ وہ صرف یہ جانتے ہیں کہ ہم کو دین کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ اعمال صالحہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جہاد عفو۔ رحم۔ غرض تمامی مکارم اخلاق پر کاربند رہنا تجارت لن تبور ہے اس

ناظرین باتمکین - تمامی مقدمات کو پیش نظر رکھو - بلکہ ایک مرتبہ
اس کے بعد آل یعقوب کی جگہ آل رسول صلعم کی تربیت و تعلیم کا خیال کرو کیونکہ قرآن
کے قصص وحکایات عبرۃ کے لیے ہیں بے سر و پا اور فضول نہیں
کے حواشی و ضمیمہ کو بھی دیکھ لو - اے آل رسول صلعم بتاؤ یہ آیتیں تمھاری شان میں نازل
ہوئیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے

پس ان آیتوں میں آل رسول صلعم سے خطاب ہو رہا ہے کہ ہم حضرات
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے - تم کو ان کی اطاعت اور وفاداری واجب ہے -
پیغمبر زادگی کا غرور نہ کرو - بنی اسرائیل بھی پیغمبر زادے تھے - زمین ہماری ہے - ہم جس کو
چاہتے ہیں دیتے ہیں - ملک جس کو ہم چاہتے ہیں دیتے ہیں - ہم اپنے الصا
بندوں کو دیتے ہیں

پس اے آل رسول صلعم تم ہمارے خلفاء کی اطاعت محبت و وفاداری سے
کرو نہ کہ انکے ڈر سے بلکہ صرف مجھی سے ڈرو کہ ان کی نافرمانی میں میری نافرمانی ہے -
اور اگر تم ایسا کروگے تو ہم تم کو تمہارے جنت دیں گے تم کو ہمارے پیغمبر رسول کریم
نے بھی بتا دیا ہے - قرآن کے آیات بھی تم کو معلوم ہیں - پس تم سب سے اول کافر و منکر
نہ بنو میری آیتوں کا مطلب صرف دُنیاے دنی بے حقیقت کے لیے ایسا نہ بتاؤ کہ
لوگ گمراہ ہوں

ہمارا قرآن اپنے لیے مخصوص نہ کرو - یہ ایسا بُرا کام ہے کہ تم کو ہم سے ڈرنا چاہیئے -
یہ مطلب جو تم اپنے شیعوں سے بیان کرتے ہو یہ تو محض باطل ہے - ہماری آیتیں اس
کو باطل کرتی ہیں - پھر ایسی جرأت تو نہ کرو کہ باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر کرو - یہ
بدترین نفاق اور اشد ترین جسارت ہے - اور حق کو جان بوجھکر مت چھپاؤ تم
پڑھتے ہو - اس میں ہمارے صاف صاف اشارات ہیں - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ہم کو کیا مطلب کہ کس میں خلافت کی لیاقت ہے کس میں نہیں کس کو خلافت
کا استحقاق ہے کس کو نہیں۔ اس بحث میں تو وہ پڑے جس کو دین سے کچھ واسطہ ہو

کار خود کن کار بیگانہ مکن

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۶۔

مولوی مقبول احمد صاحب کا ترجمہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳۔ اُس کے
حواشی و ضمیمہ کو خود دیکھو۔ اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو
جو تم کو عطا کر چکا ہوں اور اس بات کو کہ میں نے تم کو تمام عالم پر
فضیلت دی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے
کسی طرح کام نہ آسکے گا اور نہ کسی عام شخص کی اس کے بارہ میں سفارش قبول
کی جائے گی اور نہ کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انکی کسی قسم کی امداد کی جائیگی
اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تمھیں فرعون والوں کے ہاتھ سے نجات دی تھی۔
کہ وہ تمھیں بڑے بڑے عذاب دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے۔ اور
تمھاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے
تمھاری بڑی آزمایش تھی۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ ہم نے سمندر میں
تمھارے لیے راستہ پیدا کر دیا تھا اور تمھیں نجات بخشی تھی۔ اور تمھارے دیکھتے دیکھتے
فرعون والوں کو ڈبو دیا تھا۔ اور اسے بھی یاد رکھو کہ جبکہ ہم نے موسےٰ سے چالیس شبوں
کا وعدہ کیا تھا۔ پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اُن کی غیبت میں بچھڑا پوجنے لگے اس پر بھی ہم نے
تمھارا قصور معاف کر دیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے موسیٰ
کو کتاب اور حق و باطل کی جانچ عنایت کی تاکہ راہ راست پر آجاؤ اور جب موسیٰ نے
اپنے لوگوں سے یہ کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑا پوجکر خود اپنے اوپر ظلم توڑا ہے اب اپنے
پیدا کرنے والے کے حضور میں توبہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو۔ یہی
تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے حق میں بہتر ہے پھر تمھاری توبہ قبول

عہد ... جیسی جیسی نعمتیں آزادی اعزاز وقار حاصل تھا تم نے اس کی قدر
نہیں کی اور شکر گزار نہیں ہوئی تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کیا
اس کے بعد کی آیت میں اشارہ ہے کہ ہم نے پر امن دولت دی تھی مگر اس کو
تبدیل کر دیا تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا۔ آہ وہی شیعان جھلے
عباس ... جو بڑے مشیر و ہمدرد بنتے تھے۔ تسلط پاکران کی اولاد نے جو
... کی۔ وہ فرعو ... ب نبی اسرائیل سے اگر بہت سخت نہیں تو بہت
مشابہ ضرور رہی +

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۶ - ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۷ - (حواشے اور ضمیمہ اس کے
تم خود دیکھ لو - اے بنی اسرائیل اُس وقت کو یاد کرو جبکہ موسٰے
نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے یہ کہا کہ اس پتھر میں اپنا
عصا مارو پھر اس سے بارہ چشمہ جاری ہو گئے تھے ... ہر ہر گروہ نے اپنے اپنے چشمہ
کو پہچان لیا تھا پھر ہم نے یہ حکم دیا کہ خدا نے جو کچھ تم کو دیا ہے۔ کھاؤ پیو اور مفسد بنکر
زمین میں فساد نہ کرو اور جس وقت تم نے یہ کہا تھا ... ہم ایک کھانے پر
ہرگز صبر نہ کریں گے اس لیے اپنے خدا سے ہمارے لیے یہ دعا کرو کہ زمین سے جو جو
چیزیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ساگ پات۔ کھیرا ککڑی گیہوں۔ مسور۔ پیاز۔ وغیرہ
ہمارے لیے بھی پیدا ... موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کیا تم گھٹیا چیزوں
کو اس سے بدلنا چا ... ہے ایسا ہی ہے تو کسی شہر میں چلے جاؤ کہ جو کچھ
مانگتے ہو ... مل جا ... باتیں بنانے والوں ... افلاس
کی مار دی گئی تھی۔ اور غ ... میں آگئے تھے۔ یہ نتیجہ اس کا تھا کہ وہ
خدا کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیا کو ناحق قتل کیا کر ... اور
یہ اس کا نتیجہ تھا کہ وہ نافرمانی اور زیادتی کیا کرتے تھے ۱۲ +

ہم نے جبتک حلم جہاد کو مناسب نہیں سمجھا تو لکم دینکم ولی دین کہدیا ... کے ابتداء لفظ کافرون سے فرمائی جس سے زیادہ سخت کوئی گالی نہیں مگر یہ جملہ ہم نے صرف اس لیئے کہا تھا کہ جس کو چاہو گالی دیدو اور یہ یہود کے ثمن قلیل سے بھی بدتر وکمتر ہو اور جب ہمارے بعض بندے عاجز ہو کر تنگ آ کر ایسا مطلب تبلائیں جو صاف صاف قرآنی ہدایت واحکام کے موافق ہوں تو تم اور تمھارے شیعہ قیامت تک کے لئے غرق دریائے حیرت ہو جاؤ۔

ای آل رسول غور کرو کہ موسٰے نے بنی اسرائیل کی توبہ میں قتل کی شرط لگادی اور چھ لاکھ باؤن ہزار بنی اسرائیل کو قتل کرا دیا (حیات القلوب جلد اول صفحہ ۲۳۳)۔ اور ہمارے رسول کریم صلعم کو دیکھو کہ وہ صرف ندامت کو توبہ قرار دیتے ہیں اور طائفا لی کہکر مسلمانوں کو درود وسلام بھیجنے کا تم پر حکم دیتے ہیں شرماؤ۔ اور باز آؤ اور ڈرو کہ غیرت حق جوش میں نہ آئے اور ویسا ہی حکم دیدے جیسا بنی اسرائیل کے قتل کا دیا تھا۔

ای آل رسول صلعم ہم نے صاف صاف اشارات اپنے کلام میں کر دیئے تھے ہمارے رسول نے صاف صاف کہدیا تھا کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ خلیفہ ہوں گے۔ مگر تم ان کو نہیں مانتے تم کہتے ہو کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت دکھلاؤ جس میں نام بنام خلفاء کے نام معہ ولدیت درج ہو۔ ای آل رسول تمھارا یہ کہنا بنی اسرائیل کے اس کہنے سے مطلق کم نہیں ہے جیسے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ اے موسٰے ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک خدا کو ہم ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ پھر جس طرح ان پر بجلی گری تھی کہیں تم پر نہ گر جائے۔ ایسی جرأ [illegible] سے باز آؤ ورنہ ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ اور [illegible] قسم کی [illegible]۔ اور پھر جس طرح تین نعمتوں من وسلوی وسائبان کا ذکر کیا تھا۔ اس میں اشارہ ہے کہ تم کو خلفائے ثلثہ کے

عیش و وطن چھوڑ کر سلطنت کا خیال اور آرزو کیا ۔

امن قائم ہوجانے کے بعد سلطنت قرار پاجانے کے بعد مقابلہ پر نکلنا فساد انگیز بات ہے جس کی سخت ممانعت ہے ۱۲ ۔

مولوی مقبول احمد ہم کو تم سے ملنے کی آرزو تھی۔ جب سے کہ تم مجلس شہ آئے تھے اس آیت کی تفسیر میں تم کو تردد ہے کہ چودہ معصوموں کے واسطے سے موسٰی نے دعا مانگی اور چشمے نکلے صرف بارہ ہم تم کو کیا بتائیں۔ ہمارا مقصود اس وقت تفسیر لکھنا ہے نہ تمہاری غلطیاں بتانا۔ تاہم سنو حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی اولاد کا الگ جتھا تھا اس لیے بارہ چشمے نکلے تھے ۔

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۷۔ ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۴۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے مسلمان اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان میں سے جو بھی خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے پس اُن کا اجر اُن کے [illegible] پاس ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

ناظرین بنی اسرائیل کے قصہ کو بیان کرتے کرتے درمیان قصہ میں اللہ صاحب نے جو یہ آیت نازل کی اِس کا مطلب بھی مجھ سے سن لو۔ یہ تو تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ بنی اسرائیل کو اپنے سب کاموں پر بڑا غرور تھا یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو نحن ابناء اللہ و احبّاءہ کہا کرتے تھے اس آیت سے اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے قصہ میں آل رسول صلعم کی تعلیم یوں فرمائی ہے کہ

بندگی باید ہمیبر زادگی منظور نیست

یہودی ہو یا نصرانی ستارہ پرست ہو یا کوئی اور ہاں ہاں جلاہا ہو یا دُھنیا۔

[illegible] جلاہا اور اس [illegible] ہیں ۱۲ ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ چند آیتیں تمہاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں ا
کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔

معزز ناظرین یعقوب پیغمبر کی اولاد بنی اسرائیل کی قصہ کے بعد آل رسول صلعم کی تو
یوں شروع ہوتی ہے۔ کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے عہد معدلت مہد میں جیسا عیش و ار
تمکو حاصل تھا اس کی قدر نہ کر کے دنیاوی سلطنت کی آرزو کرنا اس کی ایسی ہے
مثال ہے کہ من اور سلویٰ اور سائبان کو چھوڑ کر بنی اسرائیل کا ساگ پات مانگنا
کبھی بصرہ میں جا دوڑنا اور کبھی کوفی لا یوفی کو اپنا خاص شیعہ قرار دینا۔ ان کے
بھروسہ پر حرم رسول کو ترک کر دینا۔ کوفہ کو اپنا دار السلطنت منتقل کرنا امیر شام
کو تلوار کا مزہ چکھانا۔ کوفہ میں شیعوں سے کہنا کہ محمد بن ابی بکر کی مدد کو مصر جاؤ اور
ان کا نہ سننا اور نہ ماننا اور نہ جانا غریب محمد بن ابی بکر کا بے کسی میں قتل ہو جانا
شیعوں کو بد دعا دینا۔ نماز اور اس کے قنوت میں امیر شام کو لعنت کرنا۔ اور اس کے
جواب میں تمام شام کی مساجد و منارہ سے اسی برس تک لعنت پڑنا اور سننا
شیعوں کا امر تحکیم پر اعتراض کرنا۔ اور فیصلہ حکم کے بعد لڑائی جاری نہ رکھنا شیعوں کو
جو نہ تنخواہ پاتے تھے نہ کھانا۔ لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے چلا جانا اور نہروان
کے مقام پر خارجی لقب پا کر قتل ہو جانا اور پھر عداوت کا بیج اُن کے دل میں
بو دینا۔ اور جو نہ سننا تھا وہ سننا۔ یہ ذلت نہیں تو کیا ہے جو بنی اسرائیل نے اگر اپنے
پیغمبروں کو مارا تھا۔ تو تم اپنے خلفا کو منبر پر گالی دیتے تھے۔ اور یہ قتل سے بدتر ہے
بدکار و ظالم بادشاہ کے مقابلہ میں اس کی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد کوفیوں
کے بھروسہ پر سلطنت کا خواب دیکھنا۔ اور مقابلہ کے واسطے چل کھڑا ہونا۔ پھر
نہایت بے کسی میں جان دینا۔ اہلبیت کا قید ہونا۔ یہ سب اس کی مثال ہے کہ جس
طرح بنی اسرائیل نے اچھی چیزیں چھوڑ کر بُری چیز کی آرزو کی ویسا ہی تم نے آرزو

ہیں۔ احمق نہ سمجھیں تو نہ سمجھیں مگر عقلا سے اپنا جھوٹ اسو اگر موسے نے تمہارے واسطے سے پانی مانگا ہوتا اور ہم کو تمہارے ہی لحاظ سے پانی دینا منظور تھا تو ہم یہ کرتے کہ بجز دعا آسمان سے پانی برسا دیتے۔ دریا کا رُخ پھیر دیتے۔ موسے کے ہاتھ اور انکی دست کرامت کو کیوں دخل دیتے پیغمبر شعیب کی متبرک لاٹھی جو تمام انبیا کی ترکہ تھی اس سے مارنیکا کیوں حکم دیتے تمکو جھوٹ بولتے بھی شرم نہیں آتی بدکار نبی اسرائیل کو تو [illegible] دعا مانگنے پر پانی دیا اور جب تم خود کربلا میں پانی مانگتے تھے۔ تو نہیں دیا۔ ایسے جھوٹ سے شرماؤ۔ تمہارا جھوٹ عقل مندون کو دھوکا نہیں دے سکتا ؛

تم کہتے ہو کہ بنی اسرائیل نے اپنی توبہ میں تمہارے وسیلہ سے مغفرت [51] [illegible] تھی۔ یہ آیت قرآن میں کہاں ہے۔ قرآن کے کس لفظ سے نکلتا ہے سیاق عبارت کلام مجید کیا اس کو باطل نہیں کرتا۔ پھر وہ تمہارا دعوےٰ کیا ہوا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اس کو سچ کہتا ہو تو سچ جانو۔ جھوٹ کہتا ہو تو جھوٹ سمجھو۔ سنو اس میں بھی جھوٹ کی یہ علامت ہے۔ اگر ہم کو پیغمبر کی شفاعت بھی منظور نہ ہوئی پیغمبر کی شفاعت کے بعد۔ سچی توبہ کے بعد بھی ہم نے معاف نہیں کیا تو بہ قبول نہیں کی اور صرف تمہارے ہی وسیلہ سے توبہ قبول کرنا چاہا تو پھر چھ لاکھ باون [52] ہزار کو قتل کیوں کرا دیا ؛

تم کہتے ہو ذٰلک الکتاب سے مراد علی ابن ابی طالب۔ ہم خود پریشان ہیں کہ اب تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایرانی النسل عجمی سمجھیں۔ ہمارے علما لفظی ترجمہ کو پسند کرتے ہیں جب ہر معنے اپنے لفظ کے نیچے ہو۔ اور جب تک ظاہر حقیقی معنے

---

[51] ترجمہ و حاشیہ مقبول احمد صفحہ ۱۲ ؛

[52] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳ ؛ ۱۲

موچی ہو یا چمار کنجڑا ہو یا قصائی بنی عدی ہو یا بنی تیم بنی اُمیہ ہو یا بنی مروان۔ سیّد ہو یا عباسی۔ ہم صرف ایمان اور عمل صالح چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ایمان اور ویسا ہی عمل صالح جیسا ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کا تھا۔ بے شک اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے*

مولوی مقبول احمد صاحب اِس آیت کے ترجمہ میں باوجود تقلید مولوی نذیر احمد صاحب جیسی بدحواسی ظاہر ہو رہی ہے اس کو آپ کا دِل ہی جانتا ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ اِس آیت کا مطلب آپ سمجھ گئے ہونگے۔

ناظرین اب بنی اسرائیل کا قصہ جہاں جہاں آئے گا۔ میں اس کو نظرانداز کروں گا اسی قدر کافی ہے*

تم کہتے ہو اور ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹ کہتے ہو کہ موسیٰ [illegible] بلا واسطہ سے پانی مانگا۔ بھلا یہ قرآن میں کہاں ہے۔ قرآن کے کس لفظ سے یہ نکلتا ہے [illegible] کے الفاظ یہ ہیں۔ موسےٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی اِس پتھر پہ مارو۔ تم لوگوں کو دھوکا [illegible] کہتے ہو کہ قرآن کی تاویل رائے وعقل سے ناجائز ہے۔ ہم تمہاری چالاکیوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے ابرار بندے جھوٹی حدیث نہیں بناتے اُن کو ہم نے جو [illegible] ہے اسی سے کام لیتے ہیں۔ اور تم کو جھوٹ بولتے [illegible] شرم نہیں تم جھوٹی حدیث بناتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ تفسیر بالرائے نہیں ہے حالانکہ اے نالائق ناشدنی قوم تفسیر بالرائے اُس قدر مذموم نہیں جیسے جھوٹ بولنا اور انبیاء پر جھوٹ باندھنا تم کو علم نہیں۔ اور اگر علم ہے تو جان لو کہ ہمارے عقلمند بندے تمہارے جھوٹ کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں جھوٹ میں علامتیں جھوٹ کی موجود رہتی

سکھلاتا ہے کس جگہ تصدیق کرتا ہے کس لفظ قرآن سے نکلتا ہے۔ تو کیا ان
وعدہ تمہارے سامنے ... کی جرأت کرتی ہے۔ اگر تجکو ... کی سمجھ ہوتی اگر قرآن
... ہوتا تو جانتا کہ رجعت کی تکذیب آیات کرتا ہے۔ دیکھ اور غور کر اور
... ہیں گے۔

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ اپنے شیعوں کو بتاتے ہو کہ منافقین سے مراد
... وخلیفہ ثانی ... تم قرآن کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر
... اس وقت سے ہم نے لکھ لیا تھا کہ ابوبکر خلیفہ اوّل
ہوں گے ... ثانی عثمانؓ ثالث۔ اور ہم ... اپنے رسول کو خواب میں
دکھلا دیا تھا کہ ابوبکر بنی تمیم سے۔ عمرؓ بنی عدی سے۔ عثمانؓ بنی امیہ سے خلیفہ
ہوں گے۔ اے ناسمجھ قوم پیغمبر کا ایسا خواب جھوٹا نہیں ہو ... آیات
صریحہ سے تو انکار کر کے کافر بنتا ہے۔ اور ان کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اے
...... قوم بقول خود تم کو تو علم ماکان و مایکون گزشتہ و آئندہ حاصل ہے اور
ہم کو کچھ نہیں ... تم ہم سے مطلق نہیں ڈرتے۔ اور کفر سے باز نہیں آتے
... تھا ہم نے وعدہ کیا ہے کہ نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ ہم کو اپنا
وعدہ پورا کرنا تھا ہم نے ۲۴ برس میں ایک ربع مسکون پر نیک بندوں کو
قابض ... کر دیا۔ کہ کوئی بغاوت و مقابلہ کرنے والا کھڑا نہ ہو سکا۔ کیا ہم کو
یہ نہیں ... اگر تم کو خلیفہ بناتے تو جس طرح آج شام نکلا کل مصر پرسوں
کل کا کل حجاز و مصر و ایران و شام سب کچھ جاتا رہا۔ پھر تمھیں بتاؤ اور ذرا
سوچ کر بتاؤ کہ ... ترقی کیونکر پورا ہوتا۔ آؤ تمھاری خاطر سے جھوٹ بول
لیں ہم ... کہ تسلیم کر لیں کہ ہم کو بدا ہوا تھا۔ ہم براہ تقیہ یہ کہدیں کہ دراصل ترقی

۵۱ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۴۳۴ + ۵۲ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹ + ۵۳ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۳ +

منطبق ہوتے ہوں مجازی معنی لینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر علی ابن ابی طالب ہی مراد لیے جائیں تو دوسرے کیوں نہ مراد ہوں حالانکہ ان کے ذات اور صفات میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہے۔

تم کہتے ہو مغضوب سے مراد اس امت کی یہود۔ ضالین سے مراد اس اُمت کے نصاریٰ[سلہ] ہماری مراد تو کسی خاص طبقہ یا فرقہ سے نہیں۔ ہاں ہاں ہماری مراد کسی خاص شخص سے بھی نہیں۔ بلکہ عام وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت تک گمراہ ہوں۔ یا گمراہ کریں۔ مگر اے ناشائستہ قوم تیرے اس معنے میں تیری بہت سی بدکاریاں مخفی ہیں۔ مثلاً تیرے اگلوں نے یہ کہا تھا کہ مغضوب سے مراد صحابہ رسول اور ضالین سے مراد اہل سنت تو براہ نفاق اب ایسا نہ کہہ سکا بلکہ اس کے بدلے گول گول لفظ لکھ گیا کہ اس امت کے یہود اس اُمت کے نصارے۔ بے شک ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے ادیان باطلہ کی تردید کرتا ہی۔ یہود [illegible] تھے۔ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور دوست کہا کرتے تھے۔ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے نصاریٰ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ تم نے اپنے آپ کو خدا کہا یا اپنے شیعوں سے [illegible] اکے بیٹے [illegible] سے بھی بدتر ہے۔ نصارے کی جگہ نصیری یعنے چھوٹا نصارا کہنا۔ اپنے گناہ کو چھوٹا اور قلیل سمجھنا ہی۔ اور یہ قابل نفرین دلیری ہی تو کہتا ہی کہ یومنون بالغیب[سلہ] سے مراد قیام قایم علیہ السلام اور مسئلہ رجعت یہ تو تمہارے [illegible] دلیلوں سے بھی زیادہ ہی[سلہ]۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا۔ کہ جس طرح بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد نے کہا تھا کہ ہم جب تک ظاہر بظاہر خدا کو نہ دیکھ لیں [illegible] نہ لائیں گے۔ ہمارے مسلمانوں کی یہ خوبی ہی کہ باوجودیکہ اُنھوں نے خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر پھر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قائم اور رجعت کو ہمارا قرآن کہاں

سلہ ترجمہ مقبول احمد ۱۲ سلہ ترجمہ مقبول احمد ۱۲ سلہ مقدمہ سیوم ۱۲

وعمرؓ و عثمانؓ کو علی الرغم الف ثمنان خلیفہ بنا دیا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ٭

ای آل رسول تم کہتے ہو۔ یاایہا الذین آمنوا۔ کا خطاب نہ صرف مومنین سے فرمایا ہی [illegible] کو بھی اس میں شامل کر لیا ہی۔ پھر بتاؤ جہاں جہاں مومنین کا نام آیا ہی اس میں علیؑ شامل ہیں یا نہیں ٭

ای آل رسول آدم علیہ السلام جنت میں رہنے اور ہر چیز کے کھانے کی اجازت [illegible] نزدیک نہ جانے کا حکم اور پھر وعید کہ ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے [illegible] الفاظ قرآن کے خلاف جو تم بیان کرتے ہو اور رہم سے ڈرنا تو کجا شرماتی بھی نہیں۔ ایسے مطلب بتانے سے معلوم ہوتا ہی کہ تم عربی زبان کی فصاحت [illegible] نہیں۔ عام چیزوں کے کھانے کی اجازت کے بعد کسی ایک درخت کے نہ کھانے کا حکم ان لفظوں میں دیا جاتا کہ اس کے قریب بھی مت جاؤ اہل علم سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہی کہ اس کو نہ کھاؤ۔ نہ یہ کہ کھاؤ جب کوئی دوسرا توڑ کر لائے خود اپنے ہاتھ سے نہ توڑو۔ اس معلومات پر تمھارا دعوے ہمہ دانی زیب دیتا ہی۔ ہاں ہاں سنو۔ ہم کو معلوم ہی کہ یہ بات تم کس [illegible] تم نے خلافت کے لیے معصوم کی شرط نکالی جس کے خود مشتے تم کو نہیں معلوم اٹکل کے گھوڑے دوڑاتے ہو۔ اور ہر قدم پر ٹھوکر کھاتے ہو۔ اور جب ہمارے بعض بند [illegible] کرانی عصمت تو آپ رہنے ہی دیجیے آپ جو رسول کے تابع ہیں ذرا رسولوں کی عصمت ثابت کیجیے۔ تو اپنے سابقہ اقوال و عقائد اور ترجموں و تفاسیر کو بھول کر [illegible] تحریفات [illegible] کرنے لگتے ہو۔ بتاؤ ولا تقربا۔ کا ترجمہ کیا ہے۔ کھایا۔ یا قریب گئے۔ بتاؤ فتکونا من الظالمین کا ترجمہ تم بھی ظالم ہو جاؤ گے۔ صحیح ہے یا تمھارا اشار [illegible]

[illegible] ذوالا ہے اگر چہ پڑے چلا یا کریں کافر ۱۲ منہ [illegible] مسلمانو ترجمہ مقبول صہ ۱۲ منہ ترجمہ مقبول صہ ۱۲ ٭

تمھارے زمانہ میں ہوئی اور جتنا ملک نکل گیا وہ عین ترقی تھا۔ ڈھائی سو برس تک جتنے قتل وقید ہوئے یہ سب ترقی ہے۔ اور ہاں ہاں ہم تمھاری خاطر سے یہ بھی [illegible] کہ نیک لوگوں کو تنزل کرتے ہیں مگر لغت کیونکر بدل دیں ؞

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نجاد عون اللہ سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا کرماد ہے۔ [illegible] اللہ وہ تو عین ہمارا کام تھا ہماری مرضی [illegible] آنکھوں کے [illegible] ہمارت [illegible] ہوا کیا تم نہیں جانتے کہ ہماری مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا۔ یہ مٹھی بھر غریب مفلس اور بقول تمھارے کمینے مسلمانوں [illegible] ایران کی ایسی زبردست طاقت کو شکست دیدیا۔ کیا یہی مکر ہے جو انھوں نے کیا اور تم جو ہر شخص [illegible] دل میں کچھ ہوتا تھا۔ زبان سے کچھ کہتے تھے جانتے کچھ تھے [illegible] کچھ تھے۔ یہ مکر و خدیع نہیں ہے ؞

ہم تمھاری خاطر سے نہ کہیں لیکن اہل علم اور [illegible] کہیں [illegible] تم ہمارا کہنا نہیں مانتے تو ہم کو دوسروں سے کیا شکایت ؞

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ نوری معصوم مخلوق یعنے فرشتوں کا اجماع جب خلیفہ کے تعیین میں باطل ٹھہرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص [illegible] تقرر کرنے میں کس درجہ باطل ہوگا ؞

ہاے تم کو بولنا بھی نہیں آتا۔ اگر تم کو علم اور دین نہیں ہے۔ سنو ہم کسی کے خلاف کی پروا نہیں کرتے۔ اگرچہ علے دعوے کر [illegible] اس کی مدد کر [illegible] تمام بنی ہاشم بلکہ تمام قبائل عرب متفق ہوکر یا شیعہ بن [illegible] ہم اپنا کام پورا کرکے رہتے ہیں ہم نے کسی کی [illegible]

ملہ [illegible] ۵۴ [illegible] مقبول صٹ

یہ تم نے کہاں سے کہدیا۔ہم نے تو ہر جگہ قرآن میں لکھدیا ہے کہ شفاعت بغیر اذن نہوگی ہم نے کہدیا کہ اذن کے بعد معقول و مناسب شفاعت ہوگی تو قبول کی جائے گی۔ اب کیا تم ہمارے اذن پر داروغہ مقرر کیئے گئے ہو۔یا ہمارے نگراں و محتسب بن گئے ہو [illegible] ناسب یا نامناسب سمجھنے قرار دینے میں تمکو دخل دیا گیا ہی یا تم ہمارے آتالیق و اُستاد ہو کہ جیسا تم سکھلاؤگے ویسا ہی ہم کریں گے۔پس ایسی تفسیر سے شرماؤ۔جو ہماری مرضی کے خلاف ہے۔اور جس کو ہمارے علما ہمارے ابرار بندے سُنکر ہنستے ہیں ؏

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ شیعوں کے عوض ناصبی جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے[91] ؏

یہ تو مقبول احمد کے ترجمہ کے بھی خلاف ہے نہ کوئی [illegible] جائیگا[92] ؏

اے آل رسول۔موسیٰ کی کتاب سے توتوریت مراد ہو[93] ؏

او [illegible] کریم صلعم کی کتاب سے علی مراد ہوں[94] ؏

یہ تمھاری [illegible] اور بے دینی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے تم اسی علم [illegible] علما کو گمراہ کہتے ہو اور شرماتے نہیں کہ ہمارے علما تم کو کیا کہتے ہونگے۔ یا کیا کہیں گے ؏

اے آل رسول موسیٰ [illegible] تم یہ کہتے ہو کہ اُمت موسیٰ سے علی اور [illegible] کے لیے عہد ولایت لیا گیا تھا[95] ؏

شرماؤ اور ہم سے ڈرو۔ہمارے کس لفظ سے نکلتا ہی۔قرآن کا کون سا لفظ اسکی شرح کرتا ہی۔قرآن کی کونسی آیت اس کی تصدیق کرتی ہی۔اور جھوٹے قصہ گڑھتے

---

[91] [illegible] ۱۲ [92] ترجمہ مقبول صـ ۱۲ [93] ترجمہ مقبول صـ ۱۲ [94] ترجمہ۔حاشیہ مقبول صـ ۱۲ [95] حاشیہ مقبول صـ ۱۲

ظالموں میں ہو جائیگا۔ اور پھر فصاحت کے اصول سے اگر تم واقف ہو تو بتاؤ کہ دونوں میں فرق کیا ہے ؟

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نماز پڑھنے کے حکم سے یہ مراد ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا اس حالت میں کہ ان کے احکام کا پابند ہو۔ ان کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو۔ اور نہ ان سے کوئی مخالف ہوا ہو اور نہ اُن کی مخالفت کی ہو۔

اے عقلمندو ایک جگہ ہم نے صلوٰۃ و درود و سلام کا حکم دیدیا۔ لفظ صلوٰۃ کے ساتھ جب سلام آئے تو اس کے معنے درود کے ہوتے ہیں اور جب لفظ و حکم اَقِیْمُوْا کے ساتھ ہو تو وہاں نماز ہی مراد ہوگی۔ تمھاری جہالتوں سے تو اب ہم کو شرم آتی ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں کا کیا اور پھر تمھاری دلیری کہ کس لفظ سے تم نے ایسا بے تکا معنے نکالا۔ کس جگہ سے یہ مطلب نکلتا ہے شرماؤ تفسیر بالرائے سے لاکھوں درجہ بدتر یہ تمھاری تفسیر ہے۔ ہم نے قرآن میں کہاں بتایا کہ مخالف آل محمد کون ہے۔ ہمارے رسول کریم صلعم نے کہاں بتایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہماری آل کے مخالف ہیں۔ ہم تو اپنے مسلمان ابرار بندوں ... کی بجاآوری چاہتے ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہمارے ابرار بندے اہلبیت رسول کے ظاہر احکام و ہدایات و نصیحت و تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور فیض اُٹھاتے ہیں اور اگر وہ مخفی طور پر صرف اپنے شیاطین سے کچھ کہتے ہیں یا اُن کے شیاطین خود کچھ مشورہ کرتے ہیں جو اہلسنت کے مسلمہ روش کے خلاف ہے تو وہ اس کو نہیں مانتے اور بہت بجا کرتے ہیں اور یہ ہمارا خاص منشا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ... کہ اس میں دین و دنیا کی عزت ہے ؎

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ کسی سنی کی شفاعت قبول نہیں کی جائیگی۔

---

[۵۱] ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۱۲ [۵۲] ترجمہ ... صفحہ ۱۲

تم کو ملکہ ہو۔ اور اس پر تفسیر بالرائے کو [illegible] ہو۔ یہ تفسیر بالرائے نہیں تو کیا ہے ✤

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۸۔ آیت سات ترجمہ [illegible] مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۸
اور ان میں سے بعض تو [illegible] پڑھ ہیں کہ کتاب کو اتنا ہی جانتے ہیں کہ اس کے لفظوں کو سوچ لیں اور مطلب کی طرف گمان ہی گمان رکھتے ہیں ۱۲ ✤

پس ویل ہے۔ اُن لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر مُنھ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آئی تاکہ اس کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالیں پس ویل ہو ان کے لیے بوجہ اس [illegible] کچھ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اور ویل ہو اُن کے لئے بوجہ اس کے کہ جو کچھ اس [illegible] اتے ہیں اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم کو تو [illegible] گنتی کے دنوں کے جہنم کی آگ چھوئے گی بھلا نہیں تم اُن سے یہ کہو کہ کیا [illegible] اسے کوئی [illegible] لیا ہے کہ خدا اپنے عہد کے ہرگز خلاف نہ کرے گا یا بغیر اس کے کہ تم کو کچھ علم ہو [illegible] باتیں بتاتے ہو۔ ہاں جو کوئی بدی کریگا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لیگا وہی تو جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے [illegible] لائے اور اُنھوں نے نیک کام کیے جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۱۲ ✤

میمون [illegible] احاطت کا حاشیہ نمبر ۳۔ صفحہ بھی دیکھ لو ✤
[illegible] نکہ سارا قرآن اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اور چونکہ سب سے [illegible] کا اہتمام ہے اس [illegible] لیے کہ اُن کا رتبہ بھی سب سے [illegible] اس لیے لا [illegible] کے بعد اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یوں شروع فرماتے ہیں ✤

ں ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ❖

... حاشیہ میں تم نے جو کچھ بیان ... تم پر صادق آتا ہے تم خود بے سند بات کہتے ہو۔ اور محض جھوٹ ... اس جھوٹ کو ہم پر باندھتے ہو اور چاہتے ہو کہ تمام لوگ بلا چون وچرا۔ بلا غور وتامل اور بلا تحقیق مان لیں۔ اسی کا نام کورانہ تقلید ہے۔ سند کے بعد ماننے تحقیق کے بعد عمل کرنے کا نام اتباع ہے۔

... حاشیہ میں جو تم نے محض جھوٹ کہا ہے۔ وہ بلا دلیل ... قرآن ہے اس میں دکھلاؤ ہاں ہاں جو قرآن تمہارے پاس ہے اس میں دکھلاؤ۔ کہ ... انسٹیٹیوں کی سلطنت اگر کوئی ... تو وہ ... ناراج ہوجاتا ہے۔ دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ یہود کی طرح اٹکل نہ لگانا۔ ... ورنہ ثمن قلیل سے بھی یہ بدتر بیچنا ہوگا ❖

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۹۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۹۔ معہ حاشیہ صفحہ ۱۹۔ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ... اسرائیل سے عہد لیا تھا ❖

۱۔ کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا ❖

۲۔ ... باپ سے خصوصاً ❖

۳۔ ... اور یتیموں اور ... عموماً نیکی کرتے رہنا ❖

۴۔ ... بات کرنا ❖

۵۔ ... پڑھتے رہنا ❖

... پھر تم اس حکم سے ... ہو کر ... کے سب ہی پھر گئے ○ اور جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا ❖

۷۔ آپس میں خون ریزی نہ کرنا ❖

ت عرب [illegible] یا سے یہ مفہوم نکلتا ہے۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ ہم سے سنو
[illegible] براٸیاں بیان کر کے تمھاری تعلیم کرتے ہیں۔ ہم نے ابُوبکرؓ و عمرؓ و
[illegible] بنا یا تھا پیغمبر کو صاف لفظوں میں خ [illegible] بنی تمیم سے [illegible]
بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیّہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ تم نے ابُوبکرؓ کو جھٹلایا۔ اور
[illegible] کو قتل کرایا ۞

تم اِس کا انکار نہیں کر سکتے کہ عمرؓ کے قتل کی خوشی میں تم نے فرشتہ [illegible]
[illegible] قاتل کو بابا شجاع [illegible] دیا عثمانؓ کی قتل کے نوروز [illegible]
[illegible] علے القوم الظالمین ۞

سورۃ [illegible] ع ۱۰ -	آیت ۸ ترجمہ مقبول صـ۲۲

یہ بھی کہدو کہ آخرت کا گھر خدا کے نزدیک اگر
خالص تمھارے ہی لئے ہے اور اور لوگوں کے لیے نہیں ہے پس اگر تم سچے ہو۔
تو مرنے کی آرزو کرو اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں سے پہلے کر چکے ہیں اس کے سبب
وہ ایسی تمنا ہرگز نہ کریں گے اور اللہ ظالموں سے خو [illegible] تم ان
واندگی کا [illegible] سے زیادہ شیفتہ پاؤ گے یہاں تک کہ مشرکین سے بھی ایک ایک
کا ان میں سے یہ جی چاہتا ہے کہ کاش ہزار برس جیتے مگر کسی [illegible] اس کو
عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور جو عمل وہ کرتے ہیں خدا اسکا دیکھنے والا ہے ۱۲ ۞

جس طرح [illegible] لیے آخرت کو خاص کرتے تھے۔ اور یہودی لقب
[illegible] آں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے آپ کے لیے خاص
رتے ہیں۔ اور بقول مقبول احمد اس [illegible] قرار پاتے ہیں ۞
آل [illegible] کے عیب بتا [illegible] اب آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اقول آل رسول کے جھوٹے ... ہی کہ
بوبکر و عمرؓ و عثمانؓ کو ہم نے خلیفہ بنایا۔ پس جو شخص خدا کے لیے اپنی ذا
ہمارے خلفا کی وفاداری و اطاعت کرے کچھ پروا نہ کرے کہ نہ تم سے ہو یا نہ عجم
بنی اُمیہ بلکہ ان کی اطا... آپ کے لیے کرتے ہیں اور ان کے حکم پر
بادنی سبیل اللہ کرتے ہیں تو ان کا اجر خدا کے ذمہ ... ہوگا۔
وہ گرشتہ کا رنج ... سے اللہ کی اطاعت میں یہ نہیں
... یا نہیں استحقاق ہی یا نہیں۔ ان کو صرف اللہ کی
طاعت سے کام ہے ۔

قول اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۳۔ | ترجمہ ... ۲۶ - ترجمہ۔ یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ دین کی کسی بات پر نہیں نصاریٰ
کہتے ہیں کہ یہودی دین کی کسی بات پر نہیں ... دونوں خدا کی کتاب پڑھتے
... انھیں کی سی باتیں ان لوگوں نے بھی بنائی تھیں جو حق کو کچھ نہیں جانتے
... قیامت کے دن جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اُن
سب کا فیصلہ کر دے گا ۱۲ ۔

اقول و بحول اللہ۔ آل رسول بھی کہتے ہیں کہ صحابہ خصوصاً خ...
... اور بقول مقبول وہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس امت کے
نصاریٰ قرار پاتے ہیں۔ اِسی ... شیعہ جو حق کو کچھ نہیں جانتے انھیں کی
باتیں بناتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جن جن باتوں میں
... رہے ہیں۔ اُن سب کا فیصلہ کر دیگا ۔

اور تم بلاشک گمراہ اور بدراہ ہو۔ اے جاہلو اسی خیال کی تو [illegible] کے لئے ہم [illegible] موت [illegible] ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے اپنے بیٹوں [illegible]
اور یہ ہماری سنت کے مطابق تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزا ۔

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۱۲-آیت ۸

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶ ۔
ترجمہ۔ اور انھوں نے یہ کہدیا کہ سوائے اس کے جو یہودی ہو یا نصرانی [illegible] کوئی داخل جنت [illegible] [illegible] آرزوئیں ہیں تو [illegible] اگر تم سچے [illegible] اپنی دلیل پیش کرو ۱۲ ۔
[illegible] واقعہ آل رسول کا بھی یہی دعوی [illegible]
بلکہ اُنکے شیعہ بھی یہانتک کہ شیعوں کے عوض میں ناصبی و خارجی [illegible] ڈالدیے جائیں گے۔ اور کوئی سنی جنت میں نہ جائے گا ۔

اور بقول مقبول احمد اس اُمت کے یہودی و نصرانی وہی قرار پاتے ہیں پھر اللہ پاک آل رسول کریم سے یوں خطاب فرماتا ہے کہ اے آل رسول اگر تم اس دعوی میں سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ اچھا وہی قرآن پیش کرو جو تمھارے پاس ہے اس قرآن پر تو تمھارا ایمان نہیں۔ اس قرآن میں تو ہم نے جابجا فرمادیا ہے [illegible] کریگا جنت میں جائے گا۔ جو بُرا کام کرے گا جہنم میں جائے گا۔ ہمارے رسول کریم صلعم [illegible] خاص اپنی بیٹی سے کہدیا کہ اے بیٹی احمد کا نسب کچھ کام نہ دیگا۔ عمل کر عمل کر ۔

رکوع ۱۲-آیت ۹

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶۔ بلی من اسلم ۔
ترجمہ۔ ہاں جو شخص خدا کے لیے اپنی [illegible] کرلے اور وہ نیکو کار بھی ہو۔ اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور حوالیہ [illegible] نہ وہ [illegible] کریں گے ۱۲ ۔

ف حاشیہ مقبول صفحہ ۲۶ ۔

اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ۞

اقول۔ اس آیت میں خبر دیتا ہی کہ جو لوگ ہمارے خلفا کے منکر ہوے۔ ان کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ بلکہ کفران نعمت کرتے [illegible] اور فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں کی۔ نہ ان کا عذاب [illegible] کو مہلت دی جائے گی ۞

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۱۹۔ آیت ۲ | وَمِنَ النَّاسِ ترجمہ مقبول صہ ۳۸

اور آدمیوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کو چھوڑ کر [illegible] اس کا ہمسر بناتے ہیں اور ان سے خدا کی سی محبت رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں ان کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی [illegible] اور کاش ان ظالموں کو وہ اب سوجھائی دیتی جو عذاب دیکھ کر سوجھے گی۔ کہ پوری [illegible] کی ہی۔ اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہی ۱۲

اقول وبجل اللہ اقوم واقعد۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول [illegible] شیعوں کا حال بتاتا ہی۔ اور اپنے عذاب سے ڈراتا ہی۔ اے آل رسول [illegible] کو نبوت سے افضل کہتے ہو ۞

بتاؤ کہ نبی سے افضل ہونے کے بعد ہمارے ہمسر ہوئے یا نہیں خاک بدہنت تم جاننے میں علم ما کان گزشتہ و ما یکون آئندہ کا دعویٰ کرتے ہو۔ بتاؤ یہ ہماری ہمسری ہی یا نہیں۔ تم جو بہرا اقرار کو اپنی طرف منسوب کرتے ہو یہ ہماری ہمسری ہی

ف ۱ : شیہ مقبول صہ ۲۹

... باتے ہو اور دوسروں کو بھی ... ہو ٭

جزو ثانی سورۂ بقرہ رکوع ۱۸ آیت ۷ | ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۳۷

ترجمہ جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے بعد اسکے کہ ہم نے کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہی یقیناً انھیں پر اللہ لعنت کرتا ہی۔ اور انھیں پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں ۱۲ ٭

اقول وبحول اللہ۔ اِس آیت میں اللہ پاک بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کی برائیاں کرکے آل رسول کریم صلعم کی تعلیم اسطرح فرماتا ہی کہ جسطرح بنی اسرائیل پر ... کی لعنت پڑتی تھی۔ بوجہ اسکے کہ وہ ہماری دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے ... آل رسول تم ایسا نہ کرو۔ ہم نے قرآن میں جابجا خلفا کا ذکر کر دیا ... میں اپنے رسول کریم صلعم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابوبکر و عمر و عثمان ... اسے خوش فہم تم سمجھ سکتے ہو کہ پیغمبر کو اس خواب سے رنج ہوا۔ ای بھائی پیغمبر کی بتائی ہوئی بات پر جو رنجیدہ ہو اس کو منافق کہتے ہیں پھر بتاؤ کہ ہماری بتائی ... سے پیغمبر ناراض و ناخوش ہوسکتا ہی۔ اور اگر کہیں وہ ناخوش ہوتا ... بتاؤ کہ پیغمبر کا کیا درجہ رہیگا اسکا کیا نام ہوگا۔ خاک بدہنت پھر ویسا ہی قصور تم تو نہ کرو۔ ورنہ ہماری سزا بہت سخت ہی اور ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی ٭

آیت ۹ ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۷ ترجمہ۔ جو لوگ منکر ہوگئے اور انکار ... میں ... گئے ... پر اللہ کی بھی لعنت ہی اور کل فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں کی ... ہمیشہ اس لعنت میں رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائیگا

آیت ۴ | ترجمہ مقبول ص۳۹ ترجمہ۔ اور مرید کہیں گے کاش ہم کو لوٹ کر جانا ملے ... اسی طرح تبرا کر ... جس طرح ان ... نے اس وقت ہم سے تبرا کیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ اُن ... بنا کر دکھلائے گا۔ ... نہ نکلنے پائیں گے ❖

اقول | اِس آیت میں اللہ گمراہ شیعوں کی خبر دیتا ہے کہ جب اُن کے پیشوا اُن سے بیزاری ظاہر کریں گے تو یہ بھی ان سے تبرا کریں گے۔ اور کہیں گے کہ اے کاش ہم دنیا میں لوٹ کر جاتے تو جس طرح آج یہ لوگ ہم سے تبری کر رہے ہیں دنیا میں جا کر ہم ان سے تبرا کرتے۔ مگر ان کو صرف حسرت ہی ر... گی ... جہنم سے نجات نہ پائیں گے۔ ازین سورا ... سود ماندہ ہونگے ۱۲ ❖

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۴ | آیت۔ ان الذین یکتمون ترجمہ مقبول صفحہ ۴۰۔
ترجمہ۔ وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو کچھ خدا نے کتاب میں نازل کیا۔ اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور خدا ان سے قیام... بات کرے گا نہ ان کو پاکیزہ فرمائے ... ۱۲ ❖

وہ یہی ہیں جنھ... ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش ... خرید لیا۔ تو یہ آتش جہنم پر کیا ہی صابر... ہیں ❖

اقول و بحول ... آل یعقوب کا عیب ... گناہ بتا کر آل رسول کریم صلی ... علیہ وسلم کی تعلیم و تنبیہ و تہدید یوں فرماتا ہے ❖

عقلمند اور سمجھدار قوم تمھاری عقل پر پتھر پڑے ہیں یا تمھارے آنکھوں پر پردہ یا تمھارے دلوں پر مہر ہے۔ تم نے قرآن کو دوسری نگاہوں سے دیکھا ابرار بندے تیری بلند باتیں کا جواب نہیں دیتے تھے۔ ہمارا یا اپنے رسول کا ادب کر ... قرآن کی لعنت کا کم پر اشارہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن سے جن لوگوں کا جن عقائد والوں کا کفر ثابت ہوتا تھا۔ اس کے مشارالیہ تم کو نہیں بتاتے تھے۔ یہ تمھاری دلیری کا باعث ہوا سنو۔ ہم نے کسی خاص شخص کو کافر نہیں فرمایا۔ بلکہ ان افعال ... ہوتا تھا۔ یاد رکھو کہ قرآن سے جس وقت تمھارا کفر ثابت ہو گیا سیفیہ

تمھاری خیانت ... معلوم ہوگئی کہ انکار و بیہ انکی ... کہ تم کیا کرتے ہو کس مصرف میں لگاتے ہو اور کیا کرتے ہو۔ اسکے بعد وہ تم کو اور تمھارے مال کو جب مال غنیمت سمجھنے لگیں پھر تمھارا کیا حشر ہوگا۔ یاد رکھو غرور اور نافرمانی کی یہی سزا ہے۔ کہ تم پر عذاب فرعون نازل ہو جیسا بنی اسرائیل پر تھا ؎

رکوع ۵۔ | یاایہاالذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۱ و ۲۴۲ ؎ ترجمہ اے ... والو جو ناحق قتل کیے گئے ہو۔ ان کے بارہ میں تم پر قصاص واجب کیا گیا ہے ۱۲ ؎

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول ... وتنبیہ وتہدید یوں فرماتا ہے۔ لے ... کی فصاحت اور بلاغت اور معجزہ کا کب تک انکار کرتے جاؤ ... کب تک انکار رہوگے دیکھو ہمارا بیان کس درجہ متصل مسلسل واقع ... مقابلہ کرو دیکھو کہ ہم نے بدلہ یعنی قصاص کو اچھا کہا ہے ... تم دوسروں کو کافر کہتے ہو۔ دوسروں کے مال لینے کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ دوسروں

اِس سے واقف ہیں۔ ان کی قسمیں زبان عرب میں بطور ضرب المثل استعمال ہوتی ہیں۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر خدا کو گواہ قرار دیتے ہیں۔ جو کچھ [illegible] ہوتا ہے اس پر خدا کو گواہ بتاتے ہیں۔ مگر وہ عالم غیب [illegible] بتاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ [illegible] بدعویٰ قرابت استحقاق خلافت پر جھگڑا کرتے رہے۔ اور جس دن واسطے امر [illegible] تو حضرت عائشہ ام المومنین [illegible] بلہ پر بصرہ جا دوڑے۔ انصاف یہ [illegible] کی [illegible] نیہ پر چڑھائی کر کے آنے دیتے۔ قتال شروع کر دیتے۔ اگر وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرح انتظام سلطنت نہیں کر سکتے تھے [illegible] عثمانؓ کی طرح صبر ہی کرتے۔ صفین پر ایک لاکھ فوج لیجا کر کیوں دیکھتے۔ معاویہ کو تلوار کا مزہ چکھانے کیوں جاتے۔ ہزاروں مسلمانوں کا خون کیوں بہاتے۔ یہ خون کیوں رائیگان و برباد جاتا۔

غریب شیعہ جو لڑائی کی ضرورت باقی [illegible] جا [illegible] تنخواہ پاتے تھے نہ خوراک نہ منصب نہ جاگیر [illegible] کو کیوں قتل کیا۔ کاش ان کو حملہ آور ہو [illegible] نیہ یا کوفہ کا محاصرہ کر لینے دیتے۔ شریعت اسلام کے احکام کا کچھ بھی لحاظ فرماتے۔ مگر نہیں انھوں نے حرث و نسل کو ایسا برباد کر دیا کہ [illegible] آباد ہوا باوجودیکہ رسول کریم صلعم اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی سنت سامنے تھی [illegible] ذریعہ تھا جس طرح ان میں سے کسی نے بھی اپنے بیٹے کو ولی عہد نہیں [illegible] ہونا منظور نہیں کیا۔ نامزد نہیں کیا۔ مگر علیؓ نے سب سے برعکس اپنے بڑے بیٹے کو خلیفہ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یزید کو خلیفہ بنانا معاویہ نے جائز کر دیا اور یہ ایسی بُری رسم نکلی کہ اسلام کا کچھ سر نکل گیا۔ افسوس [illegible] اسکا دین خدا کا۔ سلطنت اسلام اسکی مگر علیؓ اِس کو ہندوستانی۔ راج دھانی قرار دیکر

یہ کہا جاتا ہے کہ تو خدا سے ڈر تو گناہ کرنے کے ہیکڑی اس کو ... سماجاتی
پس اس کے لیے جہنم کافی ہے بہت ہی برا ٹھکانا ہے ۱۲

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد ۱۲

معزز ناظرین دیباچہ اور تمامی مقدمات اور حاشیہ مقبول صفحہ ۹
معہ اس کے ضمیمہ کے دیکھیے
بلکہ دوسرے شیعہ تصانیف کو ملاحظہ کر لیجیے

اس کو تو مولوی مقبول احمد بھی قبول کرتے ہیں کہ اس سے مراد اول و ثانی
خاک بدہنشت ... خلیفہ ثانی و معاویہ و تمام صحابہ ... کے ہم
خیال ہوں۔ داخل ہیں۔ اڈیٹر اصلاح اور مولوی شیخ احمد دیوبندی نے قبائل
مرتدین عرب کو شیعہ قرار دیا ہے اور اسی وجہ سے انکو ہمدردی ہے اور ان کے قتال کو زراعت
و نسل کو برباد کرنا لکھا ہے۔ تو تے سے مطلب یہ لیا ہے کہ جب خلیفہ اور والئے امر ہو
تو حرث و نسل کو برباد کری۔ اس لیے اس سے مراد حضرت ابوبکر ہیں۔ ان واقعات
و تحریرات و کتابو ... لوی مقبول احمد ناواقف نہیں ہو سکتے تھے اس لیے
بڑے شد و مد سے ضمیمہ لکھنے کا وعدہ کیا ہے

پس جبکہ سارا قرآن اہلبیت کے شان میں اترا ہے اور جبکہ سارے ... آیت
انھیں کی تنبیہ و تہدید و تعلیم و ہدایت مقصود ہے۔ تو اب ذی فہم ناظرین آل رسول
کی ... تعلیم کیونکر فرماتا ہے ... کس طرح بتاتا ہے۔ لفظ
... ہے۔ علی ابن ابی طالب کے کلمات حکمت آمیز
... نصائح و اشعار اور خطبے جس قدر آنکھوں کو۔ کانوں کو ...
خوش کرتے ہیں۔ کس قدر اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث ان کے
... جس قدر ... وہ جس قدر قسم کا استعمال کرتے ہیں۔ اہل علم

پر نظر نہیں ڈالی جبکہ انھوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں اس پیغمبر نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر جہاد تم پر واجب کیا جائے تو پھر تم نہ لڑو وہ بولے کہ جب ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بچوں سے الگ کیے گئے تو اب ہمیں کیا ہو گیا جو راہ خدا میں نہ لڑیں گے۔ پھر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے سوائے چند کے سب ہی پھر گئے اور اللہ ظالموں سے واقف ہی اور جب ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہی۔ تو کہنے لگے کہ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہو سکتی ہے حالانکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ سزاوار ہیں اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ نبی نے فرمایا۔ بے شک اللہ نے اس کو تم پر بزرگی دی ہی۔ اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کیا ہی۔ اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت کرتا ہی اللہ صاحب وسعت و علم ہی اور ان کے نبی نے ان سے یہ بھی کہا کہ بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہی کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمھارا ... کا سکینہ اور آل موسے اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ موجود ہی فرشتے اس کو اٹھا کر لائے ہوں گے اگر تم مومن ہو تو اسی میں تمھارے لیے نشانی موجود ہے ۱۲

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ معزز ناظرین امیر الکتب التزام اور یاد رکھئے میں نہ شاہ عبد القادر کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جس کو تمام علمائے اہلسنت ... اور نہ میں مولوی نذیر احمد کا ترجمہ لکھتا ہوں جس کے عوام مداح ہیں بلکہ صرف علامہ مقبول احمد کا ترجمہ (جسکو تمام شیعہ پسند کرتے ہیں جسکے ... اسی وجہ مقبول ہوا ہی کہ اس کا نام ہی ترجمہ

تھیں طبقاً عن طبق۔ آل رسول سے فرماتا ہو کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہو۔ بلکہ ... بعد تک یہی ہوتا رہا ہو اور ... کہ نبی نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارا ... بنایا ہی۔ تو وہی یہودی آل یعقوب پیمبرزادگی کے غرور میں لگے کہنے کہ وہ تو ایسے خاندان سے ہے جس کے خاندان میں نہ نبوت تھی نہ سلطنت اور ہم بلحاظ قرابت سب سے زیادہ حکومت کے سزاوار ہیں۔ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہوسکتی ہی۔ آل رسول کریم کی اس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہو کہ ہماری مصلحت ہم خود جانتے ہیں ہم جس کو چاہتے ہیں ... ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کس میں خلافت کی لیاقت اور قابلیت ہے۔ کون من عالم کو قائم رکھ سکتا ہی۔ پس جس طرح ہم نے طالوت کو موسےٰ کے بعد بادشاہ بنایا۔ جو نہ ... نبوت سے تھا۔ اور نہ خاندان سلطنت سے۔ اسی طرح اے آل رسول ہم بقول تمہارے ذلیل ترین قبائل قریش مثلاً بنی تیم سے ابوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ اور وہ ہو کر رہے گا۔ پس اگر تم اس کا انکار کروگے تو تمہاری مثال ویسی ہی ہوگی جیسے بدکار و نالائق آل یعقوب نے اپنی پیغمبرزادگی کے غرور میں قرابت داری کے دعوئے میں طالوت کی ... سلطنت کا انکار کیا تھا اور ان کا ایک دعوئی ایک دلیل بھی نہیں چلی۔ اور ہم نے ... الرغم الف خلیفہ بنادیا۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" ... اگر ... ان کی دلیل کی یوں تردید فرمادی کہ اس کو علم جہانداری اور قوت جہانگیری حاصل ہی۔ پھر جیسا نالائق آل یعقوب نے طالوت کہ اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ ... کریم ... فرماتا ہو کہ ... مال اگر ان میں یا ان کی مورثوں میں نہ رہی ہو تو نہ رہی۔ یہ کوئی عیب نہیں ہی۔ عیب تو یہ ہو کہ بادشاہ میں علم جہانداری اور قوت

مقبول ہوگیا ہی) لکھتا ہوں تاکہ انکو اختلاف نہ ہو اور چون وچرا کا محل باقی نہ رہے۔ وہ اس کو غلط نہ کہہ سکیں۔ علمائے اہل ... مید ہی کہ وہ اگر ترجمہ کی غلطی بکھد ... مجھ ... ریں اس لیے کہ میں صرف نقل کرتا ہوں اور دیانت کا پابند ہوں اور چونکہ یہ تفسیر صرف انھیں کے لیے لکھی جاتی ہی۔ اس لیے انھیں کا ترجمہ ... ان پر حجت ہوگا۔

معزز ناظرین۔ پرچہ اصلاح اور دوسرے کتب امامیہ کو ذرا دیکھیے کہ اس آیت سے بھی وہ خلافت ... کو ثابت کرتے ہیں اسی لیے آیت کی تفسیر کی طرف میں بھی قلم اُٹھاتا ہوں ورنہ میری ... اس کو چنداں تعلق نہیں تھا۔

ناظرین۔ اس آیت کے حاشیہ میں مولوی مقبول احمد نے حضرت امام باقرؑ سے روایت کیا ہی کہ نبوت اور سلطنت ایک گھرانے میں جمع نہ ہوتی تھی ... خاندان سے تھے جس میں نبوت تھی اور نہ اس خاندان سے جس میں سلطنت تھی

حاشیہ ۲ و ۳۔ علمائے امامیہ کہتے ہیں کہ سورۂ مزمل میں آیہ انا ارسلناک میں اللہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو صرف حضرت موسےٰ پیغمبر سے تمثیل دیا اس سے مراد یہ ہی کہ جس طرح حضرت موسےٰ کے حضرت ہارون وزیر تھے ویسے ہی حضرت علی رسول اللہ صلعم کے وزیر ہیں۔

اب اس آیت سے اللہ پاک تمام عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی۔ سنو اور غور سے سنو۔ دیکھو اور غور سے دیکھو۔ موسےٰ کے بعد ... اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے ایک ... بادشاہ مقرر کر دیجیے۔ ... ایک گروہ ...

مطلب یہ ہی کہ پیغمبر یا پیغمبر کا وصی نہ خلیفہ تھا اور نہ امام ا... تھی کہ موسےٰ کے بعد قرن ... گذر ... یہی حالت تھی۔ پیغمبر ... وہ میں پوری نہیں ہوتی تھیں۔ جو ایک خلیفہ اور بادشاہ سے ہو سکتی

تھے اُن کے ہاتھ آئے پھر سب کچھ کہنا آل رسول سے فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہو تو

تمہارا [illegible] جبکہ آل رسول نے ان نشانیوں کو کبھی بھی نہیں مانا تو یقیناً وہ

زمرۂ مومنین سے خارج ہوتے ہیں[۱] ؂

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ فَمِنْهُم۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵

پھر اُن میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کوئی اُن میں سے کافر ہو گیا اور اگر

اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ ؂

اقول ۔ اس آیت سے اللہ پاک۔ آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ تم کب تک

غیروں کی شکایت کرتے رہو گے۔ تم کب تک ہماری مشیت کا انکار کرتے رہو گے

ہماری تو شان یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا

ہے کرتا ہے ؂

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ مَن ذَا الَّذِی۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۶ +

ترجمہ | وہ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور میں شفاعت کرے

وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے۔ اور لوگ اس کے علم کا

کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں

---

[۱] اڈیٹر اصلاح اور مولوی مقبول احمد [illegible] کہ دوکر در شیعوں کی پشت پناہی چھوڑو۔ ائمہ کے

ایمان کی خبر لو۔ [illegible]

[illegible]

جہانگیری نہو۔ پھر اگلی آیت سے تو ہمیشہ کے لیے تم لوگوں کا منہ بند کرتا ہی فرماتا ہی
اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت فرمائے۔ چاہے بنی تیم ہو یا بنی عدی یا بنی امیہ
اور چاہے بنی ہاشم اور انصار بلکہ تمام قبائل عرب مخالفت کریں بُرا مانیں۔ پھر آگے
چلکر وہ با علم و جبروت خدا فرماتا ہی اور اللہ صاحب وسعت و علم ہی۔ اس میں صاف
اشارہ ہی کہ ہم کو ممالک اسلامیہ کا وسیع کرنا منظور ہی۔ ہم کو دنیا میں اسلام پھیلانا
ہی اور ہم کو علم ہی کہ کون کون اس کو کریگا۔ اور کون کون نہ کرے گا۔ اے
آل رسول تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم کو گزشتہ و آئندہ کا علم ہی۔ اے نادانو! کیا ہمکو
تمہارے برابر بھی علم نہیں۔ ہم کو معلوم تھا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے خلافت میں مشرق
سے مغرب تک اسلام پھیل جائیگا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں گی۔ لاکھوں مصلی پیدا
ہوں گے۔ لاکھوں آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہونگے۔ ہاں ہاں ہم کو یہ بھی معلوم
تھا کہ علی کی سلطنت میں آج شام نکلے گا کل مصر پرسوں ایران۔ اور مسلمانوں
میں خونریزی کا بازار ایسا گرم ہوگا کہ پھر قیامت تک بند نہ ہوگا۔

پھر بنی اسرائیل کے نبی کی پیشین گوئی کا ذکر فرمایا ہی کہ اس کے نبی نے کہا کہ
اس کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہی کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا۔
جس میں تمہارے رب کا سکینہ ہی اور آل موسےٰ اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ
موجود ہی۔ اے جاہلو۔ اے نادانو۔ دیکھو کہ ہمارا کلام معجز نظام کیسے صریح بشارات
اور بیّن اشارات رکھتا ہی کیسا سکینہ ہم نے دیا کہ مٹھی بھر مدینہ کے (جاہل گمراہ
کمینے ذلیل۔ بقول تمہارے خاک بدہنت) مسلمانوں نے کس اطمینان سے
تمام قبائل عرب کو زیر کیا۔ گنتی کے مسلمانوں نے روم اور ایران کے ایسے
زبردست سلطنتوں کا مقابلہ کیا مصر کو کس طرح فتح کیا۔ اور اس طرح پر تمام
برکات جو مصر اور شام میں حضرات موسےٰ اور ہارون بلکہ تمامی پیغمبروں کے

آل رسول سے فرماتا ہی۔کہ کیا تم دعوے کرتے ہو کہ تم شیعوں کی شفاعت کروگے۔ ہمارا قرآن تمھاری تکذیب کرتا ہی۔کیا تم نے خدا سے عہد لے لیا ہی۔کیا تمھارے پاس ہمارے اذن کی کوئی سند ہی۔یا تم محض جھوٹے ہو۔اور اگر سچے ہو تو برہان دلیل پیش کرو۔ہم بھی تو تمھاری دلیل دیکھیں *

اے آل رسول ایسا تو غضب نہ کرو کہ آل یعقوب یہودیوں کی [illegible] دعوے کرو *

سورۂ بقرہ آیہ لَآاِکۡرَاہَ ۔ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۔حواشی و ضمیمہ کو بھی دیکھو اور ضرور دیکھو *

ترجمہ۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہی۔یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہو گئی۔ پس جو شخص طاغوت کا منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بے شک مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہی اور [illegible] اور جاننے والا ہی۔جو لوگ ایمان [illegible] اللہ اُن کا حامی ہی اُن کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لاتا ہی اور جو منکر ہوئے [illegible] حامی طاغوت ہیں۔جو اِن کو نور سے نکال کر تاریکیوں [illegible] ہیں وہی جہنمی [illegible] وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے ۱۲ *

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے شیعوں سے فرماتا ہی کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ورنہ تمھاری نالائقیوں گمراہیوں۔جہالتوں کی سزا تو یہ تھی کہ ہم تم سے بھی قتال [illegible] وں کو دیدیتے کہ یا تو تم سچے دل سے ظاہر و باطن سے ایمان لاتے۔یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے۔یا تلوار پکڑتے۔یا جیسا ہم نے نالائق آل یعقوب پر فرعون [illegible] ر دیا تھا۔ویسا ہی

کو اور زمین کو حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں اور وہ (ی)

اِس آیت میں اللہ پاک۔ آل رسول کے جھوٹے دعاوی کی تردید فرماتا ہے کہ ای آل رسول تم کہتے ہو کہ ہم کو گذشتہ وآیندہ کی خبر ہے۔ یہ شان ... ہے کہ ہم گزشتہ اور آیندہ کی خبر رکھتے ہیں ۔

اور لوگ ہمارے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے۔ شیعوں ... اگر تم کو قرآن پر ایمان ہے۔ اگر ہم کو سچا جانتے ہو ہمارے قرآن کو سچا جانتے آل رسول ایسا جھوٹا دعوےٰ کریں تو اُن کو جھوٹا سمجھو۔ اُن کے قول کو ہمارا قرآن باطل کرتا ہے۔ اور اگر ہم کسیکو کچھ بتادیں تو وہ عالم غیب نہیں ہو سکتا۔ ہماری کرسی آسمانوں کو زمین کو حاوی ہے۔ اے آل رسول تم حاوی نہیں ہو سکتے پھر فرماتے ہیں۔ ان دونوں کی حفاظت ہم کو تھکاتی نہیں کہ ہم کسی کو وزیر و ناصر و یاور بنالیں۔ اور پھر علی الرغم الف فرمایا ہے کہ ہمارا مرتبہ ہے ... اور ہم ایسے صاحب عظمت ہیں جس کی عظمت و بلندی میں کوئی سہیم و شریک نہیں۔ ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل[1]۔ فرماتا ہے شیعوں سے کہ کیا تم گمان کرتے ہو کہ آل رسول تمھاری شفاعت کریں گے۔ اگر وہ ایسا دعویٰ کرتے ہوں تو ان کو جھوٹا سمجھو ہمارا قرآن اِس دعویٰ کو جھٹلاتا ہے۔

[1] اور نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا حامی ہو۔ ترجمہ ... احمد صفحہ ۳۶۸-۱۲ ۔ ۔

فائدہ ... علی کو ... طرح ان سے الگ ... کہ گویا وہ اُن
کے شیعہ ہی نہ تھے زندگی دنیا میں اتنی بڑی جمعیت کی موجودگی میں جب وہ
کوئی مدد نہ کر سکے تو آخرت میں بھلا وہ کیا مدد کریں گے۔ جہاں صرف اعمال اور
... پرسش ہوتی ہے۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس نے تمامی قبائل عرب سے
مقابلہ کر کے فتحیاب کیا۔
وہی عروۃ وثقیٰ تھا کہ دس گنی فوج سے غریب مسلمانوں نے شام اور ایران میں
مقابلہ کیا۔ اور فتحمند ہوئے۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس کی وجہ سے کمزور مسلمان مصر
پر حملہ آور ہوئے اور فتح پائی۔
آو اگر تم کو ہمارے برکات ... ہیں اگر تم ہمارے برکات وفتوحات
سے ناراض ہو۔ تو تمھاری ... جنگ جمل وصفین وکربلا کو عروۃ وثقیٰ
کہدیں۔ خانہ جنگی۔ بغاوت۔ خروج۔ باہمی خونریزی کا نام مٹا دیں۔
مگر زبان خلائق کو ہم کیونکر بند کر دیں۔ لغت کو ہم کیونکر مٹا دیں۔
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
ہم اس کو کیونکر عروۃ وثقیٰ کہدیں کہ علی ابن ابی طالب فریادیوں کی طرح فریاد
کرتے شیعوں سے کہتے کہ مصر جاؤ محمد ابن ابی بکر کی مدد کرو اور کوئی بھی نہ نکلتا۔
... اپنے دعوے کے بالمقابل ہمارے ابرار بندوں کے دعاوی کو
... کس درجہ صداقت ہے۔ اگر اتنے بڑے دشمن کی فوج ...
وہ مٹھی بھر مسلمان کھڑے رہے تو وہ عروۃ وثقیٰ تھا یا نہیں۔ عروۃ وثقیٰ کے سوا کس
... اور مضبوط کھڑا کیا تھا۔ وہ ایسی مضبوط رسی تھی جو کسی طرح ٹوٹنے والی
نہیں۔ شام اور روم اور مصر وایران۔ اور افریقہ میں ہماری رسی کی قوت تم
... نور ... سورہ ... طرف ...

تم پر مسلط کر دیتے ۞

یقیناً ہدایت گمراہی [illegible] گئی۔ طالوت کی سلطنت میں نالائق یہودیوں آلِ یعقوب نے قرابت اور رشتہ کو استحقاق سلطنت کا ذریعہ بنایا تھا ہم نے اُن کی تکذیب کر دی۔ اشارات لطیف میں قرآن نازل فرمایا۔ صاف لفظوں میں اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے۔ پس جو لوگ ایسے صاف و صریح [illegible] منکر ہیں۔ وہی طاغوت ہیں ۞

پس جو شخص طاغوت کا منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لائے۔ اُس نے [illegible]

مضبوط رسی پکڑ لی۔ جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور اللہ سننے والا اور [illegible]

اے آلِ رسول تم کہتے ہو کہ عروۃ وثقیٰ سے مراد ہم ہیں۔ اور طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ۔ خاک بدہنت۔ برہان پیش کرو۔ دلیل لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے۔ اُس کے کس لفظ سے یہ [illegible] نے کس جگہ ایسا فرمایا ہے۔ [illegible] نے یہ کہاں کہا۔ کب بتایا۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۞

سنو تمہارے جھوٹ میں جھوٹ کی سیکڑوں علامتیں ہیں اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو۔ اگر ہمارے پاکیزہ اور پرہیزگار بندے کہیں کہ عروۃ وثقیٰ سے ہمیں مراد ہے۔ تو بتاؤ کہ تم اس کے انکار کی کون سی دلیل پیش کر سکتے ہو ۞

ہم تو کہتے ہیں کہ عروۃ الوثقیٰ [illegible] ہیں۔ دیکھو اور غور سے دیکھو۔ دیانت اُن میں ہے۔ راستی اُن میں ہے۔ وفا اُن میں ہے۔ دین اُن میں ہے۔ ہماری محبت [illegible]۔ ہماری اطاعت اُن میں ہے۔ دیکھو غریب ابوبکر کے حکم کے سامنے مٹھی بھر مسلمان کھڑے ہو گئے اور تمامی قبائل عرب [illegible] کر دیا۔ قبائل [illegible]

اِس پردہ کا فرمہوت ہوگیا مسلمانوں کو اس آیت سے یہ تعلیم فرماتا ہے کہ تم کافروں کے مقابلہ میں بہتر سے بہتر دلیل لاؤ۔ شیعوں کو یہ کہتے کبھی شرم نہ آئے گی وہ ہر لفظ کو اپنی شان میں بتائیں گے۔ تمام قرآن کو اپنے ہی لیے فرمائیں گے پس اب تم

[illegible] جو واقعات پر مبنی ہوں۔ قصص وحکایات پر وہ مغنے ہوں جو [illegible] ہوں نہ صرف جھوٹے دعووں سے ان کا فرمہوت ہو جائیں گے۔

[illegible] انھیں آیتوں سے جن سے تمھارا کفر ثابت ہوتا ہے۔ اپنا ایمان ثابت کرو۔ اور یقیناً نہ کر سکو گے۔ اس کی تو مثال یہ ہوگی کہ کافر [illegible]

پھر فرماتا ہے کہ اللہ ظالم لوگوں کو راہبری نہیں فرماتا۔ اس جا [illegible]

تمام ظالم آل رسول او شیعوں کو علی الرغم انف کہتا ہے کہ ہم ظالم لوگوں کو راہبری نہیں فرماتے۔ دیکھو مقبول احمد بھی یہی ترجمہ کرتا ہے۔ دیکھو مقبول احمد بھی ہم کو ظالم کہتا ہے۔ کہ ہم ہدایت نہیں دیتے ہم راہبری نہیں کر [illegible] پر کیا گناہ۔ ہاں ہاں اے جاہلو چاہیے ہم کو ظالم کہے مگر ہم ظالم لوگوں کی رہبری نہیں کرتے۔ اور باوجود اسکے نہ ہم ظالم ہوتے ہیں نہ ہم ظلم کرتے ہیں مگر اسکا علم ہمارے پاک ابرار بندوں کو ہوتا ہے۔ قرآن کے دشمنوں کو نہیں ہوتا۔

جزو [illegible] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۸۔

بقرہ رکوع ۳۔ | ترجمہ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی تھی کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کیا کرتا ہے۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ عرض کی ایمان ضرور لایا ہوں لیکن اس لیے کہ میرا قلب مطمئن [illegible] پایا تو چار پرندے لو پھر اُن کے [illegible] کر کے ملا کے ہر ہر پہاڑ پر اُن [illegible] ایک ٹکڑا

اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ بُرا مانا کریں کافر۔ آگے چلکر اپنے منکرین کو طاغوت فرماکر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ طاغوت لوگوں کو نور سے ظلمات کی طرف بلاتے ہیں۔ لے جاتے ہیں۔ وہی جہنمی ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۱۲ ؛

جزو سیوم سورہ بقرہ رکوع ۲۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷۔ کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم کے بارہ میں حجت کی اس سے کہ خدا نے اُسے ... تھی جس وقت ابراہیم نے یہ کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اس نے کہا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ خدا سورج کو مشرق کی ... نکالتا ہے تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال لا۔ اس پر ... ہوگیا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ ہدایت نہیں فرماتا ۱۲ ؛

اقول۔ آیہ سبوق الذکر۔ کے بعد اس آیت سے تسلسل بیانی قرآن کی ملاحظہ ہو ؛ اور پھر آل رسول کی تعلیم اس سے یوں فرماتا ہے کہ ہمارے قرآن میں ہمارے کلام میں تم ... تک اس سے ہم مراد ہیں۔ تمہارا ایسا کہنا بجنسہٖ اس کے مشابہ و مطابق ہے طبقاً عن طبق ؛

جس طرح نمرود نے ابراہیم کے جواب میں کہا تھا کہ میں بھی جلاتا ہوں۔ اور مارتا ہوں ؛

جب بے سند کی بات کہنے پر آئے تو جو چاہا بکو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے دلیل کا پہلو بدل دیا۔ سمجھے کہ یہ گدھا اس طرح بات اولٹ دیگا ... یہ دلیل لائے کہ ہمارا خدا مشرق سے آفتاب نکالتا ہے تو اس کو مغرب کی ... سے نکال لا۔

نہ ابراہیم نے۔ تم باذن اللہ۔ کہا۔ نہ ابراہیم کو ترتیب کا خیال تھا نہ اس کی انھوں نے آرزو کی تھی۔ مگر۔ لے جا ہلو دیکھو اور ہزار برس تک چھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اور پھر جواب دو کہ جب چاروں پرند آئے تو ان میں وہی ترتیب اصلی تھی ... کہ خلقت میں وجود میں رکھی تھی یا سر کی جگہ پیر۔ آنکھ کی جگہ کان۔ یا پیر کی جگہ بازو تھے۔ اس طرح سے آگئے تھے۔ نہیں نہیں وہ اسی ترتیب اصلی سے آگئے تھے۔ جو ان کی خلقت میں اللہ نے رکھی تھی۔ حالانکہ تو لاً فعلاً اللہ نے اپنے کو الگ رکھا تھا۔ پس اس قصہ سے آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ قرآن کا جمع کرنا ہم نے اپنے ذمہ رکھا تھا۔ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی تھی۔ تو جب ... نے اس کو جمع کرنا چاہا۔ ابراہیم کی طرح بلایا۔ تو ہر سورت ہر آیت اپنی اس جگہ پر آئی جو اس کے لیے تھی۔ ہر شخص نے اسکو اسوقت ... اس کا تھا اور اس طرح پر ہمارا تمام قرآن اسی اصلی ترتیب پر آیا جو ہم نے اس کے لیے لوح محفوظ میں رکھی تھی۔

پس تم اگر ترتیب اصلی قرآن میں شک کروگے تو تم خود قرآن پر شک کروگے ابراہیم پر شک کروگے۔ ہمارے بیان پر شک کروگے۔ ہمارے زندہ کرنے پر شک کروگے۔ اس کے بعد اپنے جبروت سے ڈراتا ہے۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔ قادر اور حکیم ہے۔

قدرت اور حکمت کے بعد غلطی نہیں ہو سکتی۔ ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہے۔ چاہے کیسے ہی بڑا مانا کریں کافر۔ ترتیب قرآن سے ناراض رہنے والوں اعتراض ... کو اللہ پاک کافر فرماتا ہے ۱۲

رکوع ۳ ترجمہ مقبول صفحہ ۸۴۔ ترجمہ مثال ان کی جو اپنا مال راہ خدا میں صرف کرتے ہیں۔ اس دانے کی سی مثال ہے۔ جو سات بالیں اگائے کہ

کہیں احسان جتایا ہو عثمان اور معاویہ کے پیروؤں میں داخل ہو جانا۔ قرآن کے معجزہ کی بیّن دلیل ہے ۱۲ ٭

رکوع ۳۔ آیہ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ۔ ترجمہ مقبول احمد و حاشیہ نمبر ۳۔ دیکھو کہ یہ آیت علی کی شان میں اُتری۔

ترجمہ۔ اِن لوگوں کے مثل جو اپنے مال خدا کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لیے ... ٭

اقول جھوٹی حدیثیں ہزار برس تک اب بناؤ ۔۔۔ برس نہیں نہیں بلکہ لییں برس اللہ کے راہ میں جہاد میں روپیہ خرچ کرنا ثابت کرو۔ ہم سے سنو کہ یہ آیت اور یہ خرچ صرف جہاد فی سبیل اللہ ... میں ہے ٭

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۰ ٭

ترجمہ | اے ایمان والو اور خراب چیز کو اس نیت سے کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ چھونا بھی نہیں ۱۲ ٭

اقول ... میں علی کو شامل کرو۔ اور پھر اُن کا خرچ کرنا ثابت کرو ۱۲ ٭

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۱ ٭

ترجمہ۔ اے رسول ... یہ نہیں ہے ... منزل مقصود تک پہنچا دو

ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لیے چاہے بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ صاحب وسعت و علم ہے ۱۲ ❖

اقول ۔ اے شیعو۔ اس آیت کو پڑھو۔ ترجمہ مقبول احمد دیکھو۔ مولوی شیعہ ... دلایل پر غور کرو۔ اور پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مومن کا لفظ نہیں ... میں صحابہ کا مال خرچ کرنا دیکھو۔ اور اس کے بعد اعلائے کلمۃ الحق میں اپنا حال دیکھو کس جہاد میں کتنا روپیہ کتنا مال دیا ہے۔ کہیں تم کہدیتے کہ صحابہ کا ایمان ثابت کرو ۱۲ ❖

رکوع ۳۴۔ آیہ یا ایہا الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول احمد ص ۶۹ و حاشیہ نمبر ۲۔ کہ امام باقر اور امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت عثمان و معاویہ اور اس کے پیرووں کے بارہ میں نازل ہوئی ❖

اقول و بحمد ... قدیۃ اقوم وقعد۔ مومنین صادقین۔ عثمان اور معاویہ کو تو اللہ صاحب کا مومن کہکر پکارنا۔ پھر آل رسول کا ان کو منافق کہنا۔ دیکھو کیسی مخالفانہ جسارت ہے۔ ایسی ہی جسارت سے شیطان مردود و ملعون ہوا کافر ٹھہرا۔ پھر اس دعوے سے کہ جہاں جہاں لفظ مومن قرآن میں آیا ہے اس میں علی داخل ہیں اس میں علی کو داخل کرنا۔ پھر عثمان اور معاویہ کے پیرووں کو اس میں داخل کرنا ❖

یعنے جتنے لوگ احسان جتاتے ہوں۔ احسان جتایا ہو ... اور معاویہ کا پیرو بتانا۔ اور اس دلیل ... آل رسول نے جہاں جہاں اور جہاں

عمرؓ و عثمانؓ کے پیچھے اور اگر یہ تعریف کے مستحق تمہارے گمان اور خیال سے نہ قرار پاتی ہوں تو کیا ہم کو بدا ہوا تھا یا ہم سے نسیان ہوگیا۔ یا ہم جاہل تھے۔ یا ہم محض جھوٹ بولے۔ اے گروہ شیعہ ہم سچے اور ہمارا کلام سچا اور جو لوگ ہمارے حکم کو جھٹلاتے ہیں [illegible] ہیں ۱۲ ؀

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۵۔ ترجمہ [illegible] نمبر ۲ مقبول صفحہ ۷۲ ؀

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں صرف کیا کرتے ہیں اُن کا [illegible] پروردگار کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۲

امام باقر اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ۱۲ ؀

اقول۔ قرآن پاک جو قیامت تک کے لیے حجت ہے اور تمام عالم کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کا دائرہ تنگ ظرفی سے اتنا تنگ کیا گیا کہ اس میں غیر داخل ہی نہ ہوسکے۔ آل رسول سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آخر دوسرے غریب جو ہماری تابعداری کریں ہماری راہ میں خرچ کریں پھر اُن کے لیے ہماری کون سی آیت ہے ؀ اے عقل کے دشمنو [illegible] ہمارے کلام کا معجزہ دیکھو کہ ہم نے لفظ جمع استعمال کیا ہے ؀

اس [illegible] یہ ہے کہ قیامت تک ہمارے جتنے ابرار بندے اس نیک کام کو کریں گے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اگر اس تمام فضل و احسان میں علی بھی داخل ہوں۔ تو ہم کو اختلاف نہیں ہمارا وعدہ سچا ہے۔ لیل و نہار و سر و

عمرؓ وعثمانؓ کے پیچھے۔ اور اگر یہ تعریف کے مستحق تمہارے گمان اور خیال سے نہ قرار پاتے ہوں تو کیا ہم کو بدا ہوا تھا یا ہم سے نسیان ہوگیا۔ یا ہم جاہل تھے۔ یا ہم محض جھوٹ بولے۔ اے گروہ شیعہ ہم سچے اور ہمارا کلام سچا اور جو لوگ ہمارے حکم کو جھٹلاتے ہیں فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ *

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۵۔

ترجمہ وحاشیہ نمبر۲ مقبول صفحہ ۷۲ *

ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں صرف کیا کرتے ہیں اُن کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۲

امام باقراور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علے کی شان میں نازل ہوئی ۱۲ *

اقول۔ قرآن پاک جو قیامت تک کے لیے حجت ہے اور تمام عالم کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کا دائرہ تنگ ظرفی سے اتنا تنگ کیا گیا کہ اس میں غیر داخل ہی نہ ہوسکے۔ آل رسول سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آخر دوسرے غریب جو ہماری تابعداری کریں ہماری راہ میں خرچ کریں پھر اُن کے لیے ہماری کون سی آیت ہے* اے عقل کے دشمنو ۔ ہمارے کلام کا معجزہ دیکھو کہ ہم نے لفظ جمع استعمال کیا ہے*

اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ہمارے جتنے ابرار بندے اس نیک کام کو کریں گے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اگر اِس تمام فضل واحسان میں علی بھی داخل ہوں۔ تو ہم کو اختلاف نہیں ہمارا وعدہ سچا ہے۔ لیل ونہار وسرو

لیکن اللہ جسے چاہتا ہی منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہی ۱۲ +

اقول | اس آیت میں دو تعلیم ہی۔ایک تو آل رسول سے کہ تم بڑے بڑے دعوے نہ کرو +

اور پھر یہ سکھلاتا ہی کہ باوجودیکہ ہم کسی کو منزل مقصود تک نہ پہنچائیں پھر بھی ہم ظالم نہیں۔ہمارے کلام میں تو صرف ظالم ہی شبہہ کرتے ہیں۔عقلمند مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ۱۲ +

رکوع ۴ | آیہ لِلْفُقَرَاءِ ترجمہ وحاشیہ نمبر ا مقبول صہ

ترجمہ | تمھارے صدقات ان محتاجوں کا حق ہی جو راہ خدا میں محصور ہو گئے ہوں اور کسی طرف ملک میں جا نہ سکتے ہوں الخ تفسیر مجمع البیان میں امام باقر سے مروی ہی کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور وہ مہاجرین میں سے کوئی چار سو آدمی تھے ۱۲ +

اقول | آل رسول کے نالایقوں کو تعلیم فرماتا ہی۔شیعوں سے کہتا ہی کہ تم ذرا آل رسول سے پوچھو۔ان چار سو مہاجرین کے تم نام جانتے ہو یا نہیں؟۔اس آیت میں جو ان کی تعریف فرمائی ہی یہ مومن تھے یا کافر یا منافق۔یہ سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مرے یا بعد۔اُن کا مذہب کیا تھا۔آیا یہ مکار دغا باز۔جھوٹے۔فریبی۔بددیانت۔بے وفا۔تھے۔یا راست باز۔ایماندار۔سچے دیانت دار۔باوفا تھے۔ہاں ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ شیعہ تھے یا اہل سنت۔علی کے ساتھ تھے۔یا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے۔یہ علیؓ کے ساتھ نماز پڑھتے یا مسجد نبوی میں "پنجگانہ

اور زکوٰۃ دی اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہی اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ ؎

اقول۔ اس آیت میں نالائق آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہی کہ تمام صحابہ مہاجرین و انصار۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ان کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ اُن کے نام ان کی ولدیت تم کو معلوم ہی۔ جنھوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کے حکم سے جہاد فی سبیل اللہ کیا۔ نماز پڑھی۔ اور زکوٰۃ دی۔ غرض اور سب نیک کام کیے۔ ہمارا وعدہ تو یہ ہی کہ اُن کے لیے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہی۔ اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ؎

ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مقبول احمد بھی اس کا حاشیہ نہیں لکھتا ؎

اچھا بتاؤ کہ علی کی خلافت کے زمانہ تک بھی وہ زندہ رہا۔ اور جس طرح ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسی طرح علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی۔ ان میں سے تم کسی کا نام بتاؤ کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور زکوٰۃ نہیں دیتا تھا پھر آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو۔ خدا کے اتالیق ہو۔ خدا پر نگران مقرر ہوئے ہو۔ خدا سے تم نے کوئی وعدہ لے لیا ہی۔ کہ اب خدا کا قانون مطلق منسوخ کرادو۔ کیونکہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ؎

اے عقل کے دشمنو ہمارے کلام معجز نظام کو دیکھو ہمنی عملوا الصّٰلحٰت کہہ دیا ہی کہیں تم اپنی جہالت اور کم عقلی سے کہہ دوگے کہ اس سے ولایت علی کا ایمان مراد ہی۔ ایمان اور عمل دو چیزیں ہیں اور وہ دونوں الفاظ یہاں موجود ہیں۔ فبہت الذی کفر ؎

علانیہ کے الفاظ نے تم کو جھوٹ بولنے کی جرأت دلائی۔ آہ آہ۔ تم نے ہم کو ہمارے قرآن کو ہمارے دین کو کیا چھوڑا کہ تم نے عربیت بھی چھوڑ دی ٭

قرآن کی معرفت تم سے سلب کر لی گئی۔ ہم کو خود حیرت ہے کہ تم کو اہل عرب کہیں یا کوئی عجمی۔ اے نادانو۔ کیا اس کا مطلب ایسا ذلیل ہو سکتا ہے٭ کہ رات کو بھوکھا سائل آیا۔ اور تم اس کو دن پڑا لو کہ جب دن ہوگا تب دینگے۔ دن کو حاجتمند آیا تم اسکو رات پڑا لو کہ رات آجائے تب آنا۔

مجمع عام میں سائل آیا تو تم اس خیال سے کہ سحر کا موقع ملے تو تم سائل سے کہدو کہ پھر تنہائی میں آنا تنہائی میں سائل آیا تو تم صرف اسلیے کہ اس وقت مجمع نہیں ہے سائل سے کہو کہ جب ہمارے پاس لوگ جمع ہو جائیں تب آنا۔ تکلف ہمارے پاس حرام ہے۔ ہم کو تصنع و بناوٹ سے نفرت ہے۔ سنو اور سمجھو ٭

ہمارا مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے میں نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات نہ اُن کو مجمع روکتا ہے نہ سر۔ جس وقت حاجت مند آگیا۔ چاہے وہ دن ہو یا رات تنہائی میں آیا ہو یا مجمع عام میں ٭

کیا اس طرح چار روپیہ خرچ کرنے سے ہمارا وعدہ سچا ہوتا ورنہ ہم جھوٹے ہوتے خاک بدہنت ٭

اسی علم پر اسی عقل پر اسی سمجھ پر تم کو دعوائے ہمہ دانی زیب دیتا ہے علم ماکان و مایکون سزا وار ہے۔ اسیطرح کی تاویل رکیک سے تمام قرآن کو تم اپنی شان میں کہتے ہو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ ٭

رکوع ۵ آیت۔ "اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا" ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰ ٭

ترجمہ | بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور نماز پڑھی

واجب کیا۔ قرآن میں کس جگہ ہم نے ایسا فرمایا۔ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو۔ تو برہان پیش کرو۔ دلیل لاؤ۔ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہے۔ اچھا اگر اس میں نہیں تو اُس قرآن میں دکھلاؤ جو مہدی کے پاس ہے۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علے الکاذبین +

ہم ہندو مسلمانکے خدا نہیں ہیں۔ ہم شیعہ سنی کے خدا نہیں ہیں۔ ہاں ہاں دوست و دشمن کے خدا نہیں ہیں ہماری خدائی تمام عالم پر حاوی ہے۔ اور ہمارا قانون سب کے لیے عام ہے +

ہم تو اپنا کام دیکھتے ہیں۔ ہم تو اپنا کام چاہتے ہیں ہم کو ابوبکر و علی سے کیا مطلب۔ ہم کو اپنا نور پورا کرنا تھا۔ ہم کر چکے۔ اگرچہ بڑے بُرا مانا کریں کافر + مگر اے مقبول احمد برٹش عملداری میں تم کو کس کا ڈر۔ تم کیوں صرف اول ثانی ہر جگہ لکھتے ہو۔ تم کیوں نہیں اس کے عوض صاف صاف ابوبکرؓ و عمرؓ کہتے تمہارا کوئی کیا کرلے گا۔ اچھا بتاؤ اگر نام لینے کی تم کو جرأت نہیں ہوتی تو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی ہی لکھو۔ لفظ خلیفہ تم کیوں چھپاتے ہو۔ اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہو گے تب بھی ہمارے ابرار بندے تم پر دعوی نہ کریں گے۔ تم کو فوجداری سے سزا نہیں ہوسکتی۔ اور اگر تم اس سے بھی ڈرتے ہو تو سمجھو کہ ایسا اشارہ اور ایسا کنایہ تو صاف وصریح سے بھی سخت تر ہوتا ہے۔ اور کیا تم کو اس کی توقع ہے کہ اب کوئی تم کو قتل کریگا قتل کرنے آئے گا +

تب تم جواب دیدو گے کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل اب انگریز اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور نہ اہل سنت پر تمہارا فریب چلیگا +

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۷ - | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۶ و حاشیہ نمبر ۔ ۱

ترجمہ - جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہو وہ اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو۔ خواہ اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر شئے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہو ÷

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جسکے دل میں خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی (ابو بکر و عمر) کی محبت ایک رائی کے دوانہ کے برابر بھی ہو۔ خدا نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہو کہ اس شخص کو جنت میں ہرگز داخل نہ کرے صفحہ ۷۶ حاشیہ نمبر ۔ ۱ ÷

اس آیت میں تمام نالائق آل رسول کو تنبیہ فرماتا ہو۔ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہو۔ وہ اللہ ہی کا ہو۔ نبی کا ترکہ نہ سمجھو۔ نبی کا مال نہ سمجھو۔ ہم جس کو چاہتے ہیں سلطنت دیتے ہیں ہم نے اپنے پیغمبر کو قبیلے کے پتہ سے بھی بتلا دیا تھا۔ کہ بنی تیمم سے ابو بکر کو۔ بنی عدی سے عمرؓ کو۔ بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائینگے۔ پھر تہدید فرماتا ہو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو۔ حسد۔ بدخواہی۔ دشمنی۔ عداوت۔ خواہ اسے تم ظاہر کرو۔ یعنے تلوار لے کر مقابلہ پر آؤ یا چھپاؤ۔ یعنے بیٹھ پیچھے گالیاں دیتے رہو۔ کوسا کرو۔ دل میں حسد کرتے رہو۔ ہر ظاہر و باطن کا اللہ تم سے اس کا حساب لیگا اس کے بعد اپنے جبروت کا اظہار فرمایا ہو یعنے فرماتے ہیں کہ حساب کے بعد پھر جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اور جسے چاہے گا عذاب دیگا۔ ہم کو مجبور نہ سمجھو۔ ہم کو کمزور نہ جانو۔ اللہ ہر شئے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہو۔ ہم نے اپنے اوپر یکہان

جزو سیوم سورۂ آل عمران ترجمہ مقبول ص۷۸ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ و قائم ہی ۱۲ +

اقول اس آیت سے اللہ پاک نالائق آل رسول کی تعلیم فرماتا ہی کہ معبود ہمارے سوا کوئی نہیں زندہ و قائم صرف ہم ہیں تم جو اپنے آپ کو یا جس کو چاہتے ہو معبود اور جی و قایم کہتے سمجھتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو۔ یہ تم قرآن کے خلاف اور ہماری خلاف کرتی ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ اِس قرآن میں دکھلاؤ یا اُسی قرآن میں دکھلاؤ جو تمھارے قائم کے پاس ہی۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین۔ اُس کے بعد نہایت عتاب فرمایا ہی کہ جو لوگ خدا کی نشانیوں کے منکر ہو گئے۔ ان کے لیے سخت عذاب ہی اور اللہ زبردست اور بدلا لینے والا ہی۔ ترجمہ مقبول ص۷۸ +

متشابہ مقبول ترجمہ وہ وہی تو ہی جنے تم پر کتاب نازل کی جس کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے ان گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اصلی مطلب سوائے خدا اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں اور کوئی نہیں جانتا اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے ہر ایک (محکم و متشابہہ) ہمارے رب کی طرف سے ہی اور سوائے صاحبان عقل کے اس سے اور کوئی نصیحت نہیں حاصل کرتا ترجمہ مقبول ص۷۸ +

معزز ناظرین مولوی مقبول احمد کے ترجمہ کے ساتھ ان کا حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ بھی ضرور دیکھو۔ تمھاری آسانی کے لیے میں یہاں خود نقل کرتا ہوں +

حاشیہ نمبر ۲ آیات محکمات وہ آیتیں ہیں جن کی عبارتیں صاف ہیں۔ اُن میں کچھ اجمال و گنجلک نہیں +

ترجمہ - رسول اُن پر ایمان لائے ہیں - جو اِن پر اِن کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے - اور مومنین بھی ۱۲ +

اقول - ناظرین !! شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال یاد رکھو کہ سارا قرآن اُن کی شان میں اترا ہے - تب مطلب ذہن میں بخوبی آئیگا +

اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں اشارہ لطیف فرما دیا - اپنے وعدہ کا ذکر کیا - اس کے بعد خواب کے ذریعہ سے جو نبوت اور وحی کا حصہ ہے اس میں بتا دیا کہ بنی تیم سے ابُوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے - مقبول احمد بھی اس کا قائل ہے +

پس رسول بھی اِس پر ایمان لائے اور مومنین بھی - ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کو تسلیم کر لیا +

اور جو لوگ تسلیم نہیں کرتے ان کو کس خوبی سے مومنین کے زمرہ سے خارج فرماتا ہے - اللہ قتال کے لیے اہل سنت کی طرف سے کافی ہو گیا - اور اگر رسولوں کے مفہوم میں نائبان رسول کو بھی شامل کرو تو بھی صادق آتا ہے +

ترجمہ - اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا - ط۶ ترجمہ مقبول

اقول - اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ جن لوگوں نے علےؓ کو نہیں دیکھا ان کی سلطنت کو نہیں دیکھا - اُن کا زمانہ نہیں پایا - ان کے اوپر اقرار کا بار ڈالنا حکومت کا تسلیم کرنا - وسعت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے - اور یہ ہماری شان حکمت کے خلاف ہے +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین باتمکین! قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کس طرح وہ اپنے دشمنون کا مُنھ بند کرتا ہی۔ مقبول احمد ایسے زبردست شیعہ سے وہ کہلادیتا ہی کہ اب شیعوں کو مجال گریز وطاقت انکار نہ ہو۔ سُنو اللہ صاحب اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ قرآن کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ ہم نے خلافت دینے کا اقرار کیا تھا۔ قریش کے سب سے مشہور ترین قبائل بنی تیم وبنی عدی وبنی امیہ سے اور ہمنے اپنے حبیب رسول کریم کو خواب میں اسطرح صاف صاف دکھلادیا تھا بنی تیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائینگے۔ اور یہی قرآن کی اصل ہی۔ آگے چلکر فرماتے ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں۔ اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اون گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اب تفصیل سُنو ابوبکرؓ کی خلافت تو امر محکم تھی چشم زدن میں ہوگئی۔ انصار نے کہا ہم میں سے خلیفہ ہو۔ ابوبکرؓ نے کہا ہم میں سے انصار نے کہا۔ دونوں سے دو۔ ابوبکرؓ نے کہا نہیں عمرؓ یا ابوعبیدہ سے منتخب کرلو عمرؓ نے کہا آپ کے ہوتے ہوئے ناممکن ہو اور پھر سب نے بیعت کرلی۔ مطلب یہ کہ خلافت انکو مل گئی۔ اب دیکھو کہ اُن کے مخالفین کو کن لفظوں میں یاد فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کچھ گول گول آیتیں ہیں۔ اب جن لوگون کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اُن گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اے نالائق آل رسول ہم سے ڈرو اور ڈرتے نہیں تو صرف شرماؤ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ نکاح۔ طلاق۔ عدۃ۔ نفقہ۔ وضو۔ خوف۔ رجا میراث۔ قصاص۔ ان سب احکام سے تم کیونکر مراد ہو سکتے ہو۔ ایسے معنے تو بنی سرائیل کے کم بخت یہودی بھی نہیں لیتے تھے۔ جن کی ہم نے برائیاں ظاہر کردیں۔ تب وہی گول گول لفظ باقی رہ گئے۔ کتاب۔ نبا۔ آیت۔ آیات محکم۔ آیات متشابہات۔

حاشیہ نمبر ۳ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جن میں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور غرض اصلی اُن کی یہ ہے کہ علمائے ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جائے کہ وہ کس طرح اُن کے معانی استنباط کر کے بتلا سکتے ہیں اور کیونکر اُن کا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں۔ اور کس طرح اُن کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہنچا سکتے ہیں۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت کی تاویل میں منقول ہے کہ محکمات سے مراد جناب امیر و ائمہ علیہم السلام ہیں اور متشابہات سے مراد فلان و فلان ؂

حاشیہ نمبر ۴ راسخون۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں اس آیت کی تاویل جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے راسخون فی العلم ہم ہیں اور اس کی پوری پوری تاویل سے ہم واقف ہیں۔ احتجاج طبرسی میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک حدیث میں یہ روایت ہے کہ پروردگار عالم کی رحمت چونکہ بہت بڑی وسیع ہے اور اپنی مخلوق پر وہ بہت مہربان ہے اور وہ یہ جانتا تھا کہ بدل ڈالنے والے اس کے کلام میں بہت سے تغیرات پیدا کریں گے اس لیے اس نے اپنے کلام کو تین قسم پر منقسم فرمایا ہے ان میں سے ایک قسم تو ایسی ہے کہ اسے عالم اور جاہل سب جانتے ہیں۔ ایک قسم ایسی ہے جسے وہ لوگ جانتے ہیں۔

جنکے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہے۔ تمیز صحیح ہے۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھول دیے ہیں اور ایک قسم ایسی ہے کہ جس کو سوائے خدا اور انبیا اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جان سکتا ۱۲ ؂

(آگے جس قدر گالیاں ہیں ان کی نقل نہیں کرتا) ۱۲ ؂

ایسا بے ربط معنے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کی نیت سے نہ بیان کرو۔ ہم نے قرآن میں کس جگہ فرمایا۔ ہم نے اپنے نبی کو کب بتایا۔ ہمارے نبی نے کب تم سے کہا اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین

اے مقبول احمد فلان فلان کا لفظ زبان سے کہنا برٹش راج میں کچھ ضرور نہیں۔ تم نہایت اطمینان سے کہہ سکتے ہو کہ ابو بکر و عمرؓ۔ اہل سنت تمھارا کیا بگاڑ سکتے۔ تعزیرات تم کو سزا نہیں دلا سکتی۔ اور اگر تمھارے دشمن اس فلان فلان سے تمھیں کو مراد لیں تو بتاؤ تمھارے پاس ان کے روکنے کی کون سی دلیل ہے۔ اور جب تمھیں ہمارا کہنا نہیں مانتے جھوٹ بولنے سے نہیں ڈرتے۔ بیہودہ لکھنے سے نہیں شرماتے تو ہم اغیار کی کیا شکایت کریں +

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ راسخون فی العلم سے مراد ہم ہی ہیں۔ ہم کو تو اس دعوی سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی اگر تم کچھ بھی سمجھکر بولتے ہوتے۔ اگر تمھارے کلام اور تمھارے بیان سے تمھارا دعوی کچھ بھی ثابت ہوتا۔ اگر تم میں ایسی استعداد ہوتی کہ لوگ بھی ایسا ہی سمجھ سکتے۔ تم خود ہی بتاؤ کہ جب قرآن کے ایسے معانی تم بتاؤ جس سے ہم خود ہی راضی نہ ہوں تو تم کو کس طرح راسخون فی العلم کہدیں مان لیں۔ تم تو ایسے معنے بتاتے ہو کہ ہمارا وہ قرآن جس کی فصاحت اور بلاغت پر خود ہم کو ناز تھا وہ غارت ہو جاتی ہے۔ تم ایسے معانی بتاتے ہو جس کو سنکر خود ہم کو شرم آتی ہے +

دیکھو حاشیہ نمبر ۴ میں تمھارا مقبول احمد کیا کہتا ہے یعنے ایک قسم قرآن کی ایسی ہے جس کو عالم اور جاہل سب جانتے ہیں +

آہ جس کو سب جانتے ہوں۔ سب سمجھتے ہوں۔ تو تم انھیں کے سامنے جھوٹ بولتے ہو +

وہ لکھتا ہے کہ ایک قسم قرآن کی ایسی ہے جسے وہ لوگ جانتے ہیں جن کے ذہن

فلقے - اذا بتلٰے - انوا ستشقے - عہد بنی اسرائیل - بچھڑا پوجنے والے - بچھڑا نہ پوجنے والے - گائے والا - مقتول بنی اسرائیلی - غرض سارا قرآن - انھیں کے معانی تبلاکر خلافت او خلفا کے مقابلہ میں بغاوت اور فتنہ پھیلانے کی نیت سے - خلافت حاصل کرنے خلفاسے بدظن کرنے - غرض اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے انھیں گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں - تبلاؤ اور بہت سوچکر تبلاؤ کہ وہ تھیں ہو یا نہیں تم جھوٹ بولو - ہمارے سامنے جھوٹ بولو - مگر واقعات کا سلسلہ ثابت کرتا ہو کہ وہ تھیں ہو ۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکم سے مراد علی اور ہم لوگ ۔

دیکھو تمھارا ہی شیعہ مقبول احمد ایسی لغویت کو پسند نہیں کرتا - وہ حاشیہ نمبر ۲ میں لکھتا ہو کہ آیات محکمات وہ آیتیں ہیں - جن کی عبارتیں صاف ہیں اور اس میں کچھ احتمال اور گنجائش نہیں جو معنی تم تبلاتے ہو اس میں تو سراسر احتمال ہو تم کہتے ہو کہ ہم مراد ہیں - تمھارے دشمن کہتے ہیں کہ وہی مراد ہیں - دیکھو تمھارے شیعہ مقبول احمد کی تلوار کس طرح تم پر پڑتی ہو - حاشیہ نمبر ۲ میں وہ لکھتا ہو کہ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جنمیں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جنکا مقصد بغیر کامل غور اور خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور غرض اصلی ان کی یہ ہو کہ علمائے ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جاسے کہ وہ کس طرح ان کے معانی استنباط کر کے تبلا سکتے ہیں - اور کیونکر انکا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں - اور کس طرح ان کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہنچا سکتے ہیں - نادانو دیکھو جس قدر ہم نے بیان کیا ہو آیات متشابہات کا ربط آیات محکمات سے کیسا استنباط کر دیا - ہمارے قرآن اور تمھارے ترجمہ اور تفسیر سے کیا ربط ظاہر ہو رہا ہو ۔

اے نالائق آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکمات سے تم مراد ہو - اور آیات متشابہات سے فلان فلان ۔

وہ کس طرح ہمارے قرآن سے معانی استنباط کر کے دکھلاتے ہیں اور انکا ربط محکمات سے دکھلاتے ہیں اور کس طرح توحید اور معرفت خدا تک پہنچاتے ہیں وہ سکھلا دیتے ہیں ؎

اے گرفتار ابوبکر و علیؓ   توچہ دانی سر حق را بجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن   بر زمین دیگراں خانہ مکن

اگر تم ہمارے فرمانبردار بندے ہو اگر تم کو صرف ہماری عبادت و معرفت سے کام ہے تو تم کو اِس سے کیا مطلب کہ کس میں استحقاق ہے۔ کِس میں قابلیت ہے ؎

اعلی یا فاطمہؓ یا بنت احمد علی   بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست

تم اپنی ساری تفسیر دیکھو اگر ایک لفظ سے بھی ربط پیدا ہوتا ہو تو ہم سے کہو۔ اور پھر تم ہماری تفسیر دیکھو کہ تمھارے ترجمہ اور تمھاری حدیث کے لفظ لفظ سے ربط دکھلا دیا جاتا ہی۔ سوچو اور شرماؤ۔ یہ اللہ کا فضل ہی جس کو چاہتا ہی دیتا ہی اور تم کو تو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہی ؎

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۸۔

آیت ربنا انک۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۹۔
اے ہمارے پروردگار بلاشک تو سب لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والا ہی جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں بےشک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا ۱۲ ؎

اِس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے شیعوں کے اعتقاد رجعت کی تردید فرماتا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس پر آل رسول نے بھی حملہ نہیں کیا مقبول احمد

صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں ؛

ہاے افسوس۔ جن لوگون کے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی اور جن کے سینے ہم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں۔ تم اِن کے سامنے بھی جھوٹ بولنے بیہودہ بکنے سے نہیں شرماتے۔ وہ تمھاری تفسیر سُنکر کہتے ہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ؛

کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں۔ اتنی بھی سمجھ نہیں۔ اتنا بھی علم نہیں۔ کہ تم نیک و بد حُسن و قبح کو سمجھ سکو۔ پہچان سکو۔ وہ کہتا ہی کہ اور ایک قسم وہ ہی جس کو سواے خدا۔ انبیا۔ اور راسخون فی العلم (یعنے بقول تمھارے وہ تم خود) کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اے آل رسول) بتاو ہم نے حروف مقطعات کے معانی اپنے رسول کو کہاں بتائی۔ ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا۔ بے الٹکلی سے اٹکل کے گھوڑے مت دوڑاو دیباچہ لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ ؛

اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ ہمارے قرآن سے بتاو قران تو تم کیا سمجھوگے۔ والراسخون کا داو اللہ کے علم پر عطف نہیں ہی۔ تم تو اِس کو بھی نہیں سمجھ سکتے ؛

ایک طرف تم اپنی کل تفاسیر کو دیکھو کہ ہماری توحید ہماری ذات ہماری صفات میں تمھاری تفسیر سے کیسا بٹہ لگتا ہی۔ تم تو ہر چیز سے اپنی ولایت ثابت کرتے ہو پھر ہماری معرفت کو کیا سمجھا سکوگے۔ تم تو ایرانیوں زردشتیوں کے عقائد کے مطابق خالق خیر ایزد کو خالق شر اہرمن کو مانتے ہو تم نے تو سرے سے ہماری توحید کو مٹانا چاہا پھر ہماری توحید کیا ثابت کروگے ؛

دیکھو ہمارے ابرار بندے جنکو ہم نے ذہن صاف اور حس لطیف عطا کیا ہی

رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی پھرتی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ بیبیاں ہیں اور خدا کی خوشنودی ہے۔ اور خدا کل بندن کا نگران ہے۔ ۱۲ ✤

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس آیت کی تفسیر میں نہ آل رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد مولوی شیخ احمد دیوبندی اور ان کے ہم خیال شیعوں کو تعلیم ہو کہ دیکھو اس آیت میں ہم لفظ ایمان بھی نہیں لائے۔ ہم تم کو قسم دیکر پوچھتے ہیں کہ جن صحاب رسول کو تم گالیاں دیتے ہو۔ وہ تہجد پڑھتے تھے یا نہیں۔ استغفار کرتے تھے یا نہیں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے پابند تھے یا نہیں۔ سرقہ۔ زنا۔ شراب وغیرہ سے بچتے تھے یا نہیں۔ دُنیا میں زاہد تھے یا نہیں ✤

پھر بتاؤ کہ تمھاری گالی سے ان کو کیا ضرر ہو سکتا ہی ✤

ترجمہ مقبول ص۸۱۔ خدا نے اس بات کی شہادت دی کہ سوا ے اس کے کوئی معبود نہیں۔ اور کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ہیں۔ یہی شہادت دی کہ سوا ے اس زبردست حکمت والے کے اور کوئی معبود نہیں ہی"

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم فرماتا ہی کہ وہی اللہ حکمت والا معبود ہی اور کوئی نہیں۔ یہ تعزیہ۔ یہ علم۔ جس کو تم خود اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ یہ معبود ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ سجدہ کرنا۔ سلام کرنا جھکنا چومنا۔ یہ سب تعظیم اور اقسام عبادت میں داخل ہی۔ تم ہندوؤں کو دیکھ لو۔ پھر ان کا جواب بھی سن لو کہ وہ بھی تمھاری طرح ان کو معبود نہیں کہتے۔ ۱۲ ✤

نے بھی حاشیہ نہیں چڑھایا۔ اور یہ محکم بات ویسی ہی باقی رہ گئی۔ فرمایا ہو کہ سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہو۔ جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔ یعنے وہی دن قیامت۔ پھر تاکید فرماتا ہو کہ بے شک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا حساب۔ کتاب۔ وزن۔ جواب۔ ثواب و عذاب کا دن وہی قیامت کا دن ہو پھر اِس سے پہلے عذاب کرنا وعدہ کے خلاف کرنا ہو۔ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ص۷۹ وحاشیہ نمبر۲ و۳۔ ترجمہ (بدر میں) ایک گروہ تو راہ خدا میں لڑتا تھا۔ ۱۲ ؎

اس آیت میں اللہ پاک اصحاب رسول کی عظمت و برتری و مقبولیت ظاہر فرماتا ہو۔ اور قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول حملہ کر سکے۔ اور نہ مقبول احمد کوئی زہر اُگل سکے ؎

بلکہ خود لکھتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ اور اُن کے اصحاب مراد ہیں ؎

اے آل رسول جس گروہ کی اللہ صاحب یوں تعریف فرماتے ہیں۔ تم کو اُن کے نام نامی معلوم ہیں یا نہیں۔ ان میں سے جو لوگ بعد وفات رسول کریم صلعم زندہ رہے تم کو معلوم ہیں یا نہیں ؎

ان میں سے جو لوگ خلافت علی رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔ اور بیعت کی۔ ان کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں ؎

جُزو سُوم سُورۂ آل عمران | ترجمہ مقبول ص۸۰ ترجمہ۔ تم کہدو کیا میں تم کو ان سے اچھی چیزوں کی خبر دوں۔ اُن کے لیے جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے

نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ دیکھو احتجاج طبرسی کی روایت صـ۸ جن لوگوں کے ذہن صاف۔ حس لطیف تمیز صحیح۔ سینے کشادہ ہیں وہ کیسا صحیح مطلب نکال لیتے ہیں۔ اللہ صاحب یہودیوں اور بنی اسرائیل کی نالائقیوں کا بیان کرکے آل رسول کی تعلیم فرماتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتوں اور ہمارے صاف صاف دکھلائے ہوئے خواب کی باوصف جن لوگوں نے خلافت اور خلفاسے اختلاف کیا تو اس اختلاف کی کوئی اور وجہ نہ تھی۔ بجز حسد کے۔ حالانکہ ہزاروں اشارات کا علم ہوچکا تھا۔ مگر حسد نے انکو آمادہ کیا۔ پھر ڈراتا بھی ہی کہ جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہی۔ ہماری آیتوں کا استحکام۔ یہود و نصارے سے پوچھ لو ہاں ہاں مجوسیوں آتش پرستوں سے بھی پوچھ لو۔ ہمارے مسلمانوں کا تم اعتبار نہ کرو۔ واقعات عالم سے اس کی تصدیق ہوتی ہی دیکھو اس آیت میں تم کو وہ کافر فرماتا ہی +

ترجمہ مقبول صـ۸۲ آیہ فکیف۔ ترجمہ۔ پھر کیا حالت ہوگی جبکہ ہم اُن کو اُس دن جمع کرینگے۔ جس کے بارہ میں شک نہیں اور ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ +

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کے بتائے ہوئے مسئلہ رجعت کی تردید کرتا ہی۔ فرماتے ہیں کہ پورا پورا بدلہ اس دن ہوگا جس دن میں شک نہیں یعنے قیامت میں۔ اور پھر کس بلا کی بلاغت رکھی ہی کہ جو لوگ مسئلہ رجعت کی قائل ہیں انکو فی الحقیقت اُس دن یعنے روز قیامت میں شک ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پہ نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا ہی نہ مقبول احمد نے۔ معلوم ہوتا ہی کہ چشم حقیقت بین نہیں رکھتے۔ یا سکوت سے پردہ ڈالتے ہیں +

ترجمہ وحاشیہ نمبر۱۔ مقبول احمد ص۸۱ ترجمہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہی۔

اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی یوں تعلیم فرماتا ہی۔ کہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہی تم جو ہزاروں خرفات کو دین میں داخل کرتے ہو یہ اسلام نہیں۔ اسلام کے معنے کھلے ہوے ہیں۔ ہمارے ابرار بندے سب جانتے ہیں۔ ہمارے ابرار بندوں کی بات تم کب مانوگے۔ ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو۔ مقبول احمد بھی اس کے خلاف نہ کہہ سکا کچھ زہر نہ اگل سکا۔ وہ کہتا ہی کہ اسلام سے مراد ہی توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت کی پابندی جس کو جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ نے رواج دیا ۱۲

اے آل رسول۔ صحاب رسول جنکو تم گالیاں دیتے ہو جن پر لعنت کرنا تم سکھلاتے ہو۔ بتاؤ وہ توحید خدا کا اقرار کرتے تھے یا نہیں بتاؤ وہ ہمارے رسول کی شریعت کے پابند تھے یا نہیں۔ جن جن چیزوں کو تم آپ اپنے اغراض ناجائز سے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کے لیے دین میں داخل کرتے ہو۔ دیکھو تمھارا مقبول احمد اس کی تردید کرتا ہی۔ وہ بھی اس سچی بات کو تسلیم کرتا ہی کہ اسلام نام ہی اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور رسول کی شریعت کا پابند رہنا

ترجمہ مقبول ص۸۱ ترجمہ اور جن کو کتاب دی گئی تھی۔ انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے حسد کی وجہ سے بعد اس کے کہ ان کو علم ہو گیا تھا۔ اور جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہی ۱۲

اس آیت میں اللہ پاک اور قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس کی نسبت نہ آل رسول

زبردست شیعہ بھی امام کے روبرو صرف بنی امیہ کی سلطنت کے متعلق سوال کرتا ہی
امام کا جواب جس قدر جاہلانہ ہی صاحبان ذہن صاف و تمیز صحیح و حس لطیف
سے مخفی نہیں۔ بنی امیہ سے صرف معاویہ کو لو۔ جس نے علے کی تقلید میں وراثت
قایم کردی یعنے اپنے بیٹے کو بادشاہ بنادیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال
سامنے تھی ابوبکر و عمر کی سنت موجود تھی صحابہ نے صاف لفظوں میں علی ہی سے
کہا تھا کہ تم مثل ابوبکر و عمر کے کرنا اپنے بیٹوں میں توریث نہ قائم کردینا مگر انھوں نے
جواب صاف دیدیا کہ میں اپنی رائے پر عمل کروں گا۔ اور اسلامی سلطنت میں ہندو
راج پر عمل کرکے بڑے بیٹے کو تخت و تاج دیدیا۔ مختصر یہ ہی کہ کچھ دنوں معاملہ تحکیم کے
بعد معاویہ ایک جائز دلیل کے ساتھ قابض رہا۔

اور پھر امام حسن مجتبیٰ کے سپرد کر دینے بیعت کر لینے کے بعد تو علی منہاج النبوۃ یا
کم سے کم جائز خلافت ہوگئی۔ پھر معایہ نے غصب کب کیا اور اس کے ورثا کو
جو کچھ ملا وہ علی کی تقلید میں ملا جو چیز وراثت میں ملتی ہی وہ مغصوبہ نہیں کہلاتی
غالبًا یہ سب باتیں پیش نظر تھیں جب ہی تو جاہلانہ جواب دیا ہی۔
اور اپنے شیعوں کو پھر بھی صاف بتانے سے باز رہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
کی خلافت ضرور ضرور جائز تھی ۱۲۔

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۰

حاشیہ نمبر ا صفحہ ۸۳۔ آیہ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ حاشیہ نمبر ا و ۲ ضرور دیکھو
ترجمہ۔ مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں
اور جو ایسا کرے گا تو اُس سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں
سوائے اِس صورت کے کہ تم اُن سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو اور اللہ تم کو اپنے سے
ڈراتا ہی۔ اور اللہ ہی کی طرف بازگشت ہی ۱۲۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔

جزو سیوم سورۂ آلِ عمران

آیہ قُلِ اللّٰھُمَّ۔ ترجمہ مقبول صہ۸۲ حاشیہ نمبر۲÷

ترجمہ۔ کہدو کہ ای اللہ ای سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہی۔ اور جس سے چاہتا ہی سلطنت چھین لیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی توعزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی توذلت دیتا ہی۔ تمام خیر و خوبی و بھتری تیرے ہی ہاتھ ہی۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہی ۱۲+

اس آیت میں اللہ پاک آلِ رسول اور ان کے تمام شیعوں کو اپنی قدرت اور جبروت دکھلاتا۔ اور تسلیم اور اقرار کراتا ہی۔ پھر یہ بھی سکھلاتا ہی کہ جاہلوں احمقوں۔ بے دینوں کے سامنے جو تم اپنی قدرت اور اختیار کا بیان کرتے ہو ہمارا قرآن تو اس کو باطل کرتا ہی۔ اور جب یہ سب کچھ سمجھا چکا تو فرماتا ہی غور کرو ہم نے ابُوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کو ملک دیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت سے محروم کیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت دینا چاہا تھا۔ مگر دوسرے خدا کی مرضی نہیں ہوئی کیا ہمنے ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو سلطنت دینا نہیں چاہا تھا مگر دوسرے خدا نے دیدیا۔ ہاں ہاں۔ یا یہ کہ ہم نے تم کو سلطنت دی تھی۔ مگر ہم اُس کا انتظام نہ کرسکے ہم سے حفاظت نہ ہوسکی۔ دوسرے خدا نے بنی اُمیہ کی غصب میں مدد دیدی۔ اور ہم مجبور رہوگئے۔ آلِ رسول سے فرماتا ہی کہ دنیاے دنی اور بے حقیقت خلافت کے لیے تم جتنی تاویل قرآن کی فساد و فتنہ پھیلانے اپنا مطلب نکالنے کے لیے کرتے ہو۔ خلافت تو اس سے حاصل نہیں ہوتی۔ ہاں یہ ہوتا ہی کہ تمھارا دین بھی برباد جاتا ہی۔ جب تم ہماری قدرت کے منکر بنکر کافر ہو جاتے ہو۔ آلِ رسول اور خصوصًا ان کے شیعوں کو ایک اور تعلیم بھی فرماتا ہی۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ کے زمانہ تک یہ اعتقاد رہا ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت ایک جائز خلافت و امامت تھی۔ اور وہ سلطنت خدا کی دی ہوئی سلطنت تھی۔ اِس لیے داؤد بن فرقد سا

سُنو اور بہت غور سے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنے تقیہ کی احادیث کو پڑھو پھر
ہمارے قرآن سے مقابلہ کرو پھر دیکھو کہ ہمارا قرآن تمھاری ان حدیثوں کو جھٹلاتا ہے یا نہیں۔
دیکھو علماء ربانیین کیسا ربط استنباط کر کے دکھلاتے ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں
کہ مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں آیت صاف ہے اس کو بھی جو نہ سمجھے
وہ جاہل اکفر ہے ٭

پھر فرماتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا یعنے کافروں سے دوستی رکھے گا تو اس سے
اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ آیت بھی بہت صاف ہے۔ اس کو جو نہ سمجھے وہ جاہل
و کافر ہے ٭

اس کے بعد ایک استثنا اپنے فضل سے بتاتے ہیں کہ سوائے اس صورت کے کہ
تم ان سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو۔ یہ استثنا حکم ممانعت دوستی کفار اور اس کے
وعید پر وارد فرماتا ہے کہ اگر تم ان کفار سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو تو دوستی رکھنے پر
کوئی گناہ و الزام نہیں اور چونکہ مومن کا مرتبہ بہت بلند رکھنا منظور ہے لہذا فرماتے
ہیں اس خوف کفار کی حالت میں تم یاد رکھو کہ اللہ تو تم کو اپنے سے ڈراتا ہے یعنے اگر کسی
کا خوف تم کو ہو تو وہ [illegible] ہوتا ہو تو صرف مجھ سے ڈرو۔ اور اس سخت خوف کی
توجیہ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔ یعنے جب یقین ہے کہ میرے پاس
تم کو پلٹ کر آنا ہے تو اس زندگی چند روزہ میں ہماری نافرمانی میں دوسرے کا خوف کیا۔
اے آل رسول جو تم کہتے ہو کہ فرزند آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لیے مضطر ہو جائے
اسی میں تقیہ جائز ہے یہ تو تم ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹے ہوتے ہو ہمارا قرآن تم
کو جھٹلاتا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ تمام وہ لوگ جن کی حس لطیف ہے۔ جن کا ذہن صاف
ہے۔ جن کا سینہ کشادہ ہے وہ سب تم کو جھٹلاتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہم بھی اس تفسیر سے
تم کو جھٹلاتے ہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

ناظرین - ہم کو صرف اُن قرآنی آیات سے بحث کرنا ہی جن سے شیعوں کا کفر ثابت ہوتا ہو - مگر اِس آیت سے چونکہ اُن کے مذہب کی ایک بڑی چیز تقیہ ثابت کی جاتی ہی - اِس لیے اِس کی تفسیر کی طرف بھی توجہ کرتا ہوں - (گو اپنے مقصد سے کچھ دور) ترجمہ قرآن کا آپ کے پیش نظر ہی - حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے چند حدیثیں حضرت علی اور حضرت جعفر صادق سے نقل کی ہیں کہ سنی چالاکی سے تقۃ پڑھتے ہیں ورنہ دراصل وہ لفظ تقیہ تھا - اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے قرآن سے ٭

پھر وہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے بارہ میں اتنی حدیثیں وارد ہیں جنکا شمار ممکن نہیں ٭

ناظرین احتجاج طبرسی کی روایت پیش نظر رکھئے - اور حضرت علی ہی کی روایت و حدیث سے تفسیر سنئے - چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں بقول اُن کے وارد ہوا ہی - اور ہم اِس بات کی تلاش کرتے ہیں - اِس آیت میں اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہی کہ اے نادانو کیا تاویل القول بالا پر ضِی بالقائل کے حرکت مذموم سے تم واقف نہیں - کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول پر جھوٹ بولنے سے جہنم کی سزا مقرر ہی مگر اس کا کچھ اندیشہ نہیں کہ پھر ہم پر جھوٹ باندھنے کی کیا سزا ہوگی یا تم اپنا قول ہی بھول جاتے ہو تمھاری تفسیر کو تو صرف وہی قبول کرے گا جس کی تمیز صحیح نہو جس کی حس لطیف نہو جس کا ذہن صاف نہو جس کا سینہ ہمارے اور اسلام کی معرفت کے لیے کھولا نہ گیا ہو - اور ہمارے ابرار و پرہیزگار بندے ہمارے دیندار و تابعدار بندے جن کو ذہن صاف حس لطیف ہم نے عطا کیا - جن کے سینوں کو ہم نے اپنے اسلام کی معرفت کے لیے کھولدیا ہی وہ تو ایسی تفسیر لکھنے والے کو جاہل و کافر کہتے ہیں - آل [illegible] - یہودیوں کی انکی مثال دیتے ہیں ٭

یہودیوں نے جیسی تحریف اپنی کتاب میں کی تھی جس کی بُرائی ہم نے قرآن میں نازل کی ویسی ہی تحریف طبقاً عن طبق - تمھاری ہی ٭

سے برگزیدہ کیا۔ اِن میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے
جس وقت عمران کی زوجہ نے یہ عرض کی اے میرے پروردگار جو میرے پیٹ میں
ہے اس کو تیرے نام پر چھوڑ دینے کی منت مانتی ہوں پس تو میری یہ منت قبول کرلے
بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲۔ الخ ؎

ناظرین۔ دو آیت مابعد کا ترجمہ آپ خود دیکھ لیجئے مجکو نقل سے بڑی تکلیف ہوتی
ہے۔ حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے یہ لکھا ہے کہ قرآن بروایت صادق تفسیر قمی و عیاشی
یوں اترا تھا کہ آل عمران و آل محمد۔ دشمنوں نے اس جملہ کو گرا دیا۔ پھر مولوی مقبول احمد
لکھتے ہیں۔ اور سب بھول کر لکھتے ہیں کہ عمران سے مراد ابی طالب اس تحریر سے تو
مولوی مقبول احمد نے حضرت صادق کو بھی جھٹلا دیا۔ کاذب ٹھہرایا۔ اور دروغ
گویم برروے تو کے مصداق ہوے۔ اے آل رسول سنو۔ تم نے تو قرآن سے کچھ واسطہ
ہی نہیں رکھا بجز اس کے کہ تمھاری ولایت ثابت ہو۔ اِس لیے تم سے شکایت ہی کیا
اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھتے۔ دیکھو علماے سابقین ہر آیت کا ربط کیسا استنباط
کر کے دکھلاتے ہیں۔ پھر لکھوٹا الگ کر دیتے ہیں۔ یہ حصہ قرآن کا واقعات گذشتہ کی
خبر دیتا ہے۔ کہ ہم نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالم پر فضیلت
دی۔ بلاغت دیکھو کہ بصیغہ ماضی بیان فرمایا ہے کہ جھوٹے مدعی اب نہ کھڑے ہو جائیں۔ اور ان
جھوٹوں کے منھ بند کرنے کو خود ہی فرماتے ہیں کہ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔
اے آل رسول عربی اس آیت کو تم بہ معمول آل محمد پڑھو اگر فصاحت پھر برقرار رہ جاے
تو ہمارا ذمہ۔ آیت تو بالکل صاف ہے۔ اب پڑھی کو اپنی اپنی طرف کھینچنا باقی رہ گیا
ہے۔ ہم نے بچپن میں شیعوں سے سنا تھا کہ مروان کاتب وحی نے آل عمران کی جگہ
آل مروان لکھ دیا تھا۔ حقاً عن طبق ہے آل رسول تم بھی مروان کی تقلید کرتے ہو
آل محمد قرآن میں کہاں تھا۔ ہمارے قرآن میں دکھلاؤ تمھارے قائم کے پاس جو قرآن ہے

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۰ | آیہ قل ان تخفوا - حاشیہ و ترجمہ مقبول صفحہ ۸۱ ترجمہ - کہدو جو کچھ تمھارے سینوں

میں ہے - خواہ تم کو اس کو چھپاؤ یا اُس کا اظہار کرو اللہ اُس کو جانتا ہے - اور جو کچھ آسمانوں میں ہے - اور جو کچھ زمین میں ہے - اس سے بھی واقف ہے - اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ؎

ناظرین - آیۂ بالا تقیہ کے مضمون کے نیچے اِس آیت کا ہونا قرآن پاک کی ترتیب کا بہترین نمونہ ہی - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت پر نہ آل رسول نے حملہ کیا نہ مولوی مقبول احمد نے حاشیہ بڑھایا ؎

صرف ایک سچی بات لکھ گئے - دیکھو اور پڑھو - اِس آیت میں اللہ پاک اس استثنا کے بابت بھی کیسی سخت تہدید و تعلیم فرماتا ہی - کہ کہدو جو کچھ تمھارے سینوں میں ہی خواہ تم اس کو چھپاؤ خواہ اظہار کرو - اللہ اس کو جانتا ہی - اور جو کچھ آسمانوں میں ہی اور جو کچھ زمین میں ہی - اس سے واقف ہی کہیں ہمارے ایک استثنا سے تم استدلال کر کے پوری دغا بازی اور مکاری نہ کرنے لگو - اس کے بعد پھر اپنے جبروت و قدرت کا اظہار فرماتا ہی کہ اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی جس وجہ سے ڈرتے تھے وہ ڈر اور ڈر کی چیز دونوں کو زائل کر دے - ہمارے استثنا سے ناجائز فائدہ اُٹھانے والوں جھوٹ بولنے والوں کو دنیا اور آخرت میں لعنت کرے اور سزا دے - فلعنت اللہ علی الکاذبین ؎

آیت مابعد میں بھی وہی سلسلہ بیان وعید موجود ہی - غور سے دیکھو - تب حقیقت تقیہ کی اور کھلے گی ؎

رکوع ۱۱ - ترجمہ مقبول صفحہ ۸۲ معہ حواشی و ضمیمہ موعودہ - آیہ ان اللہ ؎

ترجمہ | بالتحقیق اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں

آل ابی طالب ہوتا تو حضرت رضا علیہ السلام مامون رشید سے کیوں ذریتہ سے استدلال کرتے *

معلوم ہوتا ہی کہ امام رضا علیہ السلام کو بھی نہیں معلوم تھا۔ کہ عمران سے مراد ابی طالب ہیں *

اور ابوطالب کا نام عمران بھی تھا۔ نجتبنیوں کے واسطے یہ پانچ دلیلیں بھی ایک معجزہ ہے *

رکوع ۱۱۔ آیہ قال کذالک ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۶ *

ترجمہ جواب ملا کہ اللہ جو کچھ چاہتا ہی یوں ہی کر دیا کرتا ہی *

دیکھو اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہی کہ نادانو ہمارے ہر کام میں اپنی ٹانگ جوڑا دیتے ہو۔ ہر فعل میں دخل دیتے ہو۔ ہمارے تمام عالم پر اپنا تسلط ظاہر کرتے ہو۔ زمین آسمان تک اپنی قدرت کے اندر جاہلوں کے سامنے بتاتے ہو۔ ہمارا قرآن تو تمہارے دعووں کو باطل کرتا ہی ہماری شان یہ ہی کہ اللہ جو کچھ چاہتا ہی یوں ہی کر دیا کرتا ہی ۱۲ *

قرآن ... دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ حملہ کیا نہ مقبول احمد نے

رکوع ۱۵۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲ *

ترجمہ۔ اے اہل کتاب خدا کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو جس حال میں کہ تم خود گواہی دیتے ہو ۱۲ *

اگلی امت کے یہود یا اگلی امت کے نصاریٰ نے آل یعقوب کا عیب بتا کر آل رسول کی تعلیم یوں ہوگی کہ قرآن تم خود پڑھتے ہو ہم نے اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائینگے پھر تم کیوں انکار کرکے کافر بنتے ہو اور خود بقول مقبول احمد اس امت کے یہودی

ہیں دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علے الکاذبین ⁂

دیکھو تمھارے جھوٹ میں ہزارون علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں تفصیل سنو۔ اصحاب رسول میں پُرانے پُرانے لوگ بھی موجود تھے۔ علمائے نسب بھی تھے عرب کے دماغ اور حافظہ کی یہ شان تھی کہ خاندان کے خاندان کا نام تک جانتے تھے۔ پھر کیا تم یقین کرتے ہو کہ اصحاب رسول حضرت ابوطالب صلوات اللہ و سلام علیہ کے نام عمران سے ناواقف تھے حقیقت میں اگر ان کو مٹانا ہوتا تو اس عمران کو مٹاتے نہ کہ آل محمدؐ کو ⁂

آل محمدؐ پر تو علاوہ درود وظائف کے پانچوں وقت نماز میں وہ دُرود و سلام بھیجتے ہیں

دوسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ حضرت صادق کے زمانہ تک یعنے خود حضرت صادق کو بھی یہ نہین معلوم تھا کہ ابوطالب کا نام عمران تھا۔ ورنہ وہ آل محمدؐ کے الفاظ نکالنے کا رنج نہ کرتے۔ سمجھتے کہ آل عمران سے تو ہماری اور بھی فضیلت ہوتی ہے ⁂

تیسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اسم پاک کے بیان کو بغور دیکھو۔ آدم کے بعد نوح نوح کے بعد ابراہیم۔ پھر آل عمران فرمایا ہزاروں برس کا فرق ڈالتے گئے اور جبکہ آل علی خود ہی آل رسول کہلائے پیغمبر نے خود ہی کہہ دیا۔ تو دیکھو کہ چچا بھتیجے کا نام لینا آل محمد و آل عمران کا تذکرہ کیسا بے ربط ہے۔ مگر جاہلو تمھاری سمجھ میں کیا آئے اس کو تو وہی سمجھیگا جس کی حس لطیف ذہن صاف سینہ کشادہ ہے۔ ہماری معرفت سے ہے قرآن ہمارے اسلام کی معرفت میں ⁂

چوتھی علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ عمران کی بیوی نے منت مانی اور لڑکی پیدا ہوئی اسکی مطابقت کیونکر واقعات سے ہوسکتی ہے ⁂

پانچویں علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اگر آل محمدؐ ہی ہوتا۔ یا آل عمران سے مراد

پھر وہ سب آدمیوں سے یہ کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ ۞
اِس آیت میں آل رسول (ع) یوں تعلیم فرماتا ہی کہ جب یہ پیغمبر کے لیے جائز نہیں تو تمھارے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہی۔ ڈرو اور باز آو۔ علی رضی کو اللہ کہنا سُنکر خوش ہونا اور منع نہ کرنا ۞
ترجمہ مقبول صفحہ ۹۰۔ آیہ افغیر دین اللہ۔ وحاشیہ نمبر ۲ ۞
ترجمہ۔ کیا دین خدا کے سوا (کسی) اور دین کے خواستگار ہیں حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو ہیں برغبت اور بکراہت اُسی کے مطیع ہوں گے۔ اور (اُسی) کے حضور میں پلٹ کر جائیں گے ۱۲ ۞
اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین مولوی مقبول احمد اسلام کی تعریف صفحہ ۱۰ پر بتا چکے ہیں کہ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے پابند رہنا ۱۲ ۞
آیت ماقبل کی تفسیر کے بعد اس آیت میں پھر اللہ پاک آل رسول کی یہ تعلیم فرماتا ہی کہ ہم نے آیت نازل کی ہم نے نام اور قبیلہ بھی خواب میں دکھلا دیا۔ پھر وہ اسلام پر خود بھی قائم رہے اور پھر اسلام کو پھیلایا۔ پھر اے آل رسول کیا تم ہمارے دین کے سوا کسی اور دین کو پسند کرتے ہو۔ پھر کہاں ہیروت کا اظہار فرماکر روشن دلیل سے عاجز کرتا ہی حالانکہ زمین و آسمان والے برغبت اور بکراہت ہمارے مطیع ہورہے ۞
پھر آخرت کا خوف دلاکر ڈراتا ہی۔ کہ سب اسی کے حضور میں پلٹ کر جائینگے ۞
یعنی نافرمانی کی سزا پائیں گے۔ یہ نہ ہوگا کہ مرکر چھوٹ جائیں اور قانون و سلطنت و حکومت کے اختیار سے باہر ہو جائیں ۞
ناظرین ناکملین دیکھیے۔ آل رسول نے کس کس طرح اپنے آپ کو یا اپنے لوگوں کو خدا کہا ہی۔ صلوات کے حاشیہ نمبر ۲۔ پر تفسیر عیاشی میں فرماتے ہیں کہ اس آیت

اور اس امت کے نصرانی قرار پاتے ہو قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اگلا ٭

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۵۔ آیہ قل ان الفضل۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲

ترجمہ۔ او۔ اے رسول تم کہدو کہ اس میں شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ صاحب وسعت و علم ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرلیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول کا کوئی حلہ ہے نہ مقبول احمد کا حاشیہ۔ ابو بکر کو سورۂ نور میں اولوالفضل فرمادیا ہے معنی سے بحث نہیں چاہے اس کو دنیا فرض کر دیجئے دین واقعات سے مطابقت کرو دین و دنیا کی ترقی دیکھو۔ یا آنکھوں پر پٹی باندھ لو۔ تو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں جس قدر دینی و دنیوی برکات امت کو نصیب ہوئے تھے ان کا انکار کرو۔ پھر اللہ پاک اپنے حبیب رسول کریم سے فرماتا ہے کہ تم کہدو اس میں شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (نہ اس کو کوئی روک سکتا ہے نہ اس کا کوئی مزاحم ہو سکتا ہے۔ پھر فرماتا ہے اللہ صاحب وسعت و علم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو وسعت دنیا منظور ہے۔ اور ہم کو اس کا علم ہے کہ کس کے زمانہ میں وسعت ہوگی۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنی رحمت سے مخصوص کرلیتا ہے۔ چاہے علی مخالفت کریں۔ چاہے عباس و ابوسفیان و بنی ہاشم ان کی ہمدردی کریں۔ چاہے تمام قبائل عرب ان کے مددگار ہو جائیں۔ پھر فرماتا ہے کہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ... کے فضل کا انکار نہ کرے گا۔ مگر کافر یعنے ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہے۔ چاہے برا مانا کریں کافر ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۔ آیہ ما کان لبشر ٭

ترجمہ ۔ کسی بشر کا یہ حوصلہ نہیں ہے کہ خدا تو اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵ - آیۂ کیف یہدی اللہ و حاشیہ نمبر ۳ و ا - صفحہ ۹۶ +

ترجمہ - خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں - اور اللہ ظالم لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا اُن کا بدلہ یہی ہے کہ اُن پر اللہ کی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہے - ہمیشہ وہ اسی لعنت میں رہیں گے - نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا - اور نہ ان کو مہلت دی جائیگی +

حاشیہ نمبر ۳ میں مقبول احمد نے لکھا ہے کہ یہ کل آیت دشمنان محمد و آل محمد کے بارہ میں نازل ہوئی - زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہیگی +

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد - مومنین - سیاق و سباق قرآن سے صرف وہی واقف ہو سکتا ہے جس کو خدا پر - قرآن پر ایمان ہو جس کو خدا نے ذہن صاف - حس لطیف - تمیز صحیح عطا کی ہو - جن کے سینہ کو اللہ نے اپنے اور اپنے قرآن اور اپنے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھلدیا ہو - جاہل اور بددین مشرک اور کافر اس کا مطلب ہرگز نہیں سمجھ سکتے[1] +

سنو اطمینان کے لیے زیادہ نہیں تو صرف ۵ رکوع پچھلے اولٹ ڈالو اور ترجمہ مقبول دیکھو علماے ربانیین کی تفسیر پڑھو تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ مسلسل پانچ رکوع سے اہل کتاب سابقین کا ذکر ہے - جو یہودی تھے یا نصرانی یا آل یعقوب پیغمبر پس اس دلیل سے کہ قرآن کے قصص فضول اور عبث وارد نہیں ضرور آل رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصًا اور تمام مسلمانوں کی عمومًا تعلیم مد نظر ہے - بقول مقبول احمد کے - اس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ جو لوگ واقعات سے ثابت ہوں آیات قرآنی سے مطابق ہوں - تمیز صحیح اور حس لطیف

---

[1] روایت علی آیۃ : - حاشیہ مقبول [illegible]

سے مراد قایم آل محمد مہدی ہیں۔ ترجمہ مقبول احمد کا تمھارے سامنے ہے آیت قرآنی تمھارے پیش نظر ہے پھر اس کفر کو دیکھو کہ خدا سے مراد مہدی ہے۔ کیا ایسے جھوٹے دعووں سے تم چاہتے ہو کہ سارا قرآن تمھارا ہو جائے کیا ایسے ہی جھوٹے دعووں سے چاہتے ہو کہ تمھارا دعوے ثابت ہو؟

کیا ایسے ہی ناپاک الفاظ شرک اور کفر سے تم اپنے کو معصوم کہتے ہو۔ اگر تم خدا ہو تو تم پر ہماری لعنت۔ اگر تم جھوٹے ہو تو تم پر ہماری ہی لعنت ۔

ناظرین اس جھوٹی حدیث کے بنانے کے لیے مقبول احمد نے صیغہ ماضی اَسْلَمَ کا ترجمہ لکھا ہے۔ (اُسی کے مطیع ہوں گے) بصیغہ مضارع مستقبل ۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۵ ۔ آیہ وَمَن یَبْتَغِ ۔ ترجمہ ۔ اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا ۔ اور وہ روز قیامت نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا ۱۲ ۔

مسلمانو۔ دل خوش رکھو۔ قرآن کی بلاغت ۔ قرآن کا تسلسل قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر تو آل نبی نے کچھ زہر اُگلا ہے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا ۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو ۔ یا تو سمجھے ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کرتے ہیں ۔ سچا اسلام تو وہ تھا جو ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانہ کے کل مسلمانوں میں تھا ۔ اور وہی خدا کا دین تھا ۔

پچھلی آیت میں تنبیہ فرمائی کہ دین اللہ کے سوا کسی اور دین کے تم خواستگار ہو اس آیت میں نتیجہ سے ڈرایا ہے ۔ فرماتے ہیں کہ اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہوگا ۔ وہ (دین) اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ۔ اور وہ روز قیامت نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا ۔ اللھم احفظنا من شرور انفسنا ۔

ہیں۔ توبہ کرتے ہیں۔ بگاڑ کی صلاح کرتے ہیں۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا ہے یعنی قیامت تک کے تمام وہ لوگ جو توبہ کریں۔ ایمان لائیں۔ بگاڑ کی اصلاح کریں۔ اس میں داخل ہوں گے۔ مگر آل رسول۔ آل یعقوب کی طرح تنگ ظرفی و تنگ نظری سے اپنے مطلب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے غریب اصحاب رسول کو توبہ سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ علی الرغم انفہ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ بخشنے والا ہے ربنا اغفر لنا وارحمنا واعف عنا ٭

سورۃ آل عمران

آیت ان الذین کفروا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۶ ٭

ترجمہ۔ بیشک جو کافر ہو گئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ ان میں کوئی ایک اگر اتنا سونا بھی فدیہ میں دینا چاہے کہ پوری زمین کو بھر دے تو اسکا یہ فدیہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ انھیں کے لیے دردناک عذاب ہے اور انھیں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ٭

اس آیت میں مسلمانوں کو عموماً اور آل رسول اور ان کے تمام شیعوں کو خصوصاً یوں تعلیم فرماتا ہے کہ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مرے ان کی پوری زمین کا فدیہ قبول نہ ہوگا اور اس کے دردناک عذاب میں کوئی مددگار نہ ہوگا ٭

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کفروا باللہ نہیں کہا صرف کفروا کہدیا اس میں کفران نعمت بھی داخل ہے قرآن میں ہزاروں جگہ کفر بمعنے کفران نعمت آیا ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ بلیغ ہے کہ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں جو فتوحات اور فضل اور برکات ہمارے تم پر اُتارے گئے اسکے کفران کی سخت سزا ہے۔ ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا تو وہ سمجھے ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کر گئے۔ یا میٹھا ہپ کڑوا تھو پر عمل کیا حالانکہ سارا قرآن بقول ان کے خود انھیں کی شان میں اترا ہے ۱۲ ٭

جن کو مطابق بتائے وہ سب داخل ہوں گے۔

اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ چونکہ آل رسول کا مرتبہ بھی سب سے برتر و بلند ہے ان کی تعلیم میں بھی مبالغہ ہوگا۔

اب آل رسول کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ جو لوگ بیعت خلفا کرنے کے بعد چوبیس برس اقتدار کرکے مال غنیمت سے پرورش پاکر۔ نخواہ نخواہ منصب کھاکر پیغمبر رسول برحق کی گواہی دے چکے تھے۔ اور ان کے پاس کھلی نشانیاں تھیں۔ خواب میں پیغمبر کو دکھلا دیا تھا کہ بنی تمیم سے ابوبکر بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائینگے۔ قرآن میں خصوصاً قرآن قائم میں خلیفہ اول ابوبکر اور خلیفہ ثانی عمر نازل کرچکے تھے۔ اتنی کھلی نشانیوں کے بعد جو منکر و کافر ہوتے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے دیکھو ہمارا معجزہ کہ مقبول احمد بھی اس کا ترجمہ یہی کرتا ہے۔ پھر آگے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یا توفیق ہدایت نہیں دیتا۔ فرماتے ہیں کہ ان کا بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ کی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللھم زد فزد۔ خداوندا۔ تونے ہم کو قرآن میں نہیں سکھلایا جس طرح درود و سلام بھیجنے کا ہم کو حکم دیا اس طرح لعنت بھیجنے کا حکم نہیں دیا اس لیے ہم تابعدار بندے کوئی صیغہ لعنت کا بتا نہیں سکتے۔ باقی ہماری اطاعت تو یہ ہے کہ جس پر تیری اور تیرے فرشتوں کی اور پیغمبروں کی ایک لعنت اس پر میری ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ لعنت۔ چاہے وہ کوئی ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا نہ ان کو مہلت دیجائیگی مومنین۔ ہماری آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ میں چونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ ہمارے پیغمبر رسول کریم کے متعلق بشارتیں وہ اپنی کتابوں میں دیکھ چکے تھے پھر نافرمانی کرتے تھے۔ ان پر عتاب اور عذاب کا حال بیان کرکے اپنی شان قدرت بے نہایت اور علم بے پایان کا ثبوت دیتے ہیں مگر اہل کتاب میں سے جو ایمان لاتے

اللہ اور اس کے دین سے واسطہ رکھنا چاہیے۔ اللہ ہی کے واسطہ سے اور اللہ ہی کے لیے پیغمبر اور پیغمبر کی آل و اولاد و اصحاب سے محبت کرتے ہیں۔ اطاعت کرتے ہیں۔ جھکتے ہیں دین اور اللہ سے محبت رکھنے والوں کو اس سے کچھ سروکار نہیں تھا۔ وہ اس پر نظر بھی نہیں ڈالتے تھے کہ ابو بکر کو استحقاق ہے یا نہیں۔ قابلیت ہے یا نہیں علیؓ کو استحقاق ہے یا نہیں۔ قابلیت ہے یا نہیں۔ اے گرفتار ابو بکر و علی ؛ توجہ دانی سر حق را منجلی وہی رسی تھی جس کا ایک سرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تمامی مسلمانوں کی ہاتھ میں تھا اور ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ؛

پھر بعد وفات رسول اللہ صلعم ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور تمامی مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا۔ اُس رسی کی مضبوطی یا رسی پکڑنیکی مضبوطی دیکھو کہ مٹھی بھر کمزور مسلمان تمام قبائل عرب پر فتحیاب ہوئے۔ کسرے کو مغلوب کیا۔ شام پر فتح پائی۔ مصر پر غالب ہو پھر بھی فرعون نہیں بنے۔ بلکہ ایک غریب و مسکین کی طرح زاہد و پرہیزگار رہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔ اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اگر ابو بکر خلیفہ ہوگیا ہے تو ہونے دو۔ عمر خلیفہ ہوا ہے تو ہوا کرے۔ عثمان خلیفہ ہو تو ہوتا رہے ہم کو دین اور خدا سے تعلق ہے یا زید و عمرو و بکر و خالد سے ۱۲ ؛

اے جاہلو تم علی ابن ابی طالب کی شان میں جتنی بیہودگیاں پھیلانا چاہو پھیلاؤ اس کی شان دیکھو وہ رسی کو ہمارے حکم کے مطابق پکڑے ہوئے تھا۔ اُس نے کوئی منازعت نہیں کی ورنہ اس کی زور بازو کا اس کی شجاعت و صولت کا کون مقابلہ کرسکتا تھا۔ وہ ہمارا فرماں بردار بندہ تھا۔ نادانو ظالمو۔ جاہلو کیا تمہارا اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے اس حکم کا کہ رسی کو مضبوط پکڑو۔ اس نے انکار کر دیا تھا۔ ہمارا حکم عام تھا اور ہمارے احکام ہمیشہ عام ہی ہوتے ہیں۔ علی اس سے باہر کیونکر ہوسکتا تھا ؛

بس اُس نے تعمیل کی اور رسی کو پکڑا اور مضبوطی سے پکڑا۔ اور اگر تمہارا ہی کہنا

آیۃ فمن افتریٰ - ترجمہ مقبول ص۹۷ ؎

ترجمہ - پھر جو شخص اس کے بعد اللہ پر بہتان باندھے وہی تو ظالم ہیں ۱۲ ؎

ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا - یا مطلق نہیں سمجھے یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کیا - حالانکہ بقول صادق سارا قرآن ان کی شان میں اترا ہے - اظلم سے مراد قائم یہ اللہ پر بہتان نہیں تو کیا ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۹ - حاشیہ نمبر۲ -

ترجمہ - اور جنگل مار کر سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور پھوٹ نہ ڈالو - اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو کہ دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اسکے نعمت کی بدولت تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اسنے تم کو اُس سے بچا دیا - اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۱۲ ؎

حاشیہ پر ہے کہ مضبوط رسی سے مراد آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - آل رسول کہیں کہ مضبوط رسی ہم ہی ہیں آل مروان کہے کہ ہم مراد ہیں معاویہ یا یزید کہے کہ ہم مراد ہیں - آؤ واقعات کی بنیاد پر ہم جانچیں کہ کون مراد ہو سکتا ہے - فی الحقیقت خدا کی مراد کیا ہے ؎

اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اب دیکھو کہ وہ رسی کیا ہے جس لطیف ذہن صاف تمیز صحیح سے دیکھو - ہماری نشانیاں بہت صاف ہوتی ہیں ہمارے دعوے میں دلیل اور ثبوت خود ہی موجود رہتا ہے - رسی سے مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اور اسلام اور قرآن - اور تمامی تعلیم واحکام پیغمبر تم کو صرف

کہ قرآن میں پیغمبر سے کہا جسکو اور تو میں دیکھکر ہم کو جھٹلا دیں ۔

پھر اب سخت تہدید کے لہجہ میں فرماتے ہیں اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۔ اس سے زیادہ کھلی نشانی کیا ہوگی ۔ بڑا مشیر عمر اختلاف کرتا تھا اور لوگ بھی اس کے ہم خیال ہو گئے ۔

مگر ابو بکر نے مٹھی بھر مسلمانوں سے تمام قبائل عرب کا مقابلہ کر دیا ۔ اور سب مسلمان اسکے شریک رہے ۔ گنتی کے مسلمانوں نے روم و شام و مصر و ایران پر حملہ آور ہو کر فتحیابی ۔ غرض حاکم نے جہاں بھیجا بلا عذر چلے گئے ۔ ایسی مضبوط رسی پکڑے ہوئے تھے ۔ ہاں ہاں علی نے بصرہ پر چڑھائی کی اور مسلمان انکے ساتھ تھے باوجودیکہ نہ مال غنیمت کی اجازت تھی نہ لونڈی غلام بنانے کی ہاں ہاں نہ تنخواہ ملتی تھی نہ منصب ۔ مسلمانوں سے خون ریزی کو پسند بھی نہیں کرتے تھے مگر حکم امام کے تابعدار تھے صفین پر چالیس ہزار لشکر لیکر علی گئے اور مسلمان بلا تنخواہ و خوراک اپنے گھر سے کھا کر لڑتے رہے علی نے خوارج پر حملہ کیا اور مسلمان ساتھ رہے ۔ یہ کیا تھا ۔ وہی ہماری مضبوط رسی تھی جس میں سب لپٹے ہوئے تھے ۔ حسن نے خلافت معاویہ کو دیدیا ۔ وہی مضبوط رسی تھی جس کے ساتھ سب چلے گئے ۔ دیکھو تمہارے مقبول احمد نے حاشیہ پر خود ہی لکھ دیا ہے کہ ضعیف روایت ہے کہ اس آیت سے قبیلہ اوس و خزرج مراد ہیں ۔ بے شک ہمارا حکم عام ہے ۔ خاص مراد بھی ہو تو عام اس میں داخل ہونگے ۔

دیکھو پیغمبر رسول کریمؐ کے مخاطبت میں عوام داخل ہوتے ہیں ۔ اس کے ساتھ عروۃ وثقیٰ کی تفسیر بھی دیکھو ۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

آیہ ولتکن منکم امتہ ۔ ترجمہ و حاشیہ نمبر ۶ مقبول احمد ص۹۹ و خیر امتہ ص۱۰۰ ۔

ترجمہ: اور لازم ہے کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی پوری فلاح پانیوالے ہیں

ہم صحیح مان لیں تو بتاؤ کہ علی اور شیطان میں کیا فرق رہے گا فلعنت اللہ علی الکاذبین
دوستانہ شکوہ - برادرانہ گلہ کو منازعت و منافرت نہیں کہتے ۔

اور پھوٹ نہ ڈالو - کا حکم بھی عام تھا بے شک علی نے اس کی تعمیل کی اور پھوٹ
نہیں ڈالا - خاک بدہنت اگر بقول تمہارے پھوٹ ڈالا - تو بتاؤ کہ میری نافرمانی کی یا نہیں
شیطان نے تو آدم کو سجدہ کرنے سے انکار و عذر کیا تھا - ہم نے مردود کر دیا یہاں
تو خاص ہماری نافرمانی ہوتی ہے - اللہ سے ڈرو اور جھوٹ بولنے سے شرماؤ - تمام
مسلمان تو اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان چاروں میں محبت اسلامی تھی - اللہ کے لیے
دین کے لیے محبت تھی - سب کے سب بھائی تھے - ہم بھی کہتے کہ وہ بجا کہتے ہیں مگر اذ لم تکونوا
تم کہتے ہو کہ ان میں عداوت ایمانی تھی - مخالفت مذہبی تھی - ہماری آیت کو پڑھو -
مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ۔

اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو - کہ تم دشمن تھے - پھر اس نے تمھاری
دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اس کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے - جاہلو غور
کرو - ہم نے کچھ نعمت نہیں کیا تھا - مگر محض جھوٹ قرآن میں فرما دیا کہ ہم نے تمپر نعمت کی
وہ لوگ دشمن نہ تھے - ہم نے محض جھوٹ کہا کہ وہ دشمن تھے - ہم نے ان میں الفت نہیں
پیدا کی - مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ الفت پیدا کر دی - وہ بھائی بھائی اللہ کی نعمت کی
بدولت نہیں ہوئے - مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ وہ اللہ کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی
ہو گئے - خاک بدہنت ایک تمھارے جھوٹ بولنے سے ہم پر کتنا جھوٹ عائد ہوتا ہے
اگر تم کو علی کی تعلیم کے مطابق معلوم ہو یعنے اگر تم میں حس لطیف - تمیز صحیح - ذہن صاف
ہو - تمھارا سینہ معرفت میں کھلا ہو تو تم سمجھو ۔

پھر آگے فرماتے ہیں - اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اس نے تمکو اس سے بچا لیا
پھر اے جاہلو بتاؤ کہ فی حقیقت ایسا نہیں تھا اور ہم نے صرف جھوٹ کہا اور غضب تو یہ کیا

پڑتا ہے کہ کیا تم میں حس لطیف و تمیز صحیح و ذہن صاف نہیں ہے؟ کیا تم عربی زبان سے بھی ناواقف ہو۔ و تمکن میں امر اور حکم مستفاد ہوتا ہے۔ اگر تم کو عربی نہیں معلوم تو مقبول احمد ہی کا ترجمہ دیکھ لو۔ اور لازم ہے کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں الخ دیکھو تمھارے دعوے کی ترجمہ مقبول احمد تکذیب کرتا ہے۔ شرماؤ۔

نمبر ۴۔ دیکھو تمھارا دعواے امامت او بعوث و ما مور من اللہ ہونا اس آیت سے بقول تمھارے باطل ہوتا ہے۔ یہاں تو امام کا مقرر کرنا خود مسلمانان امت پر فرض ہو جاتا ہے ؎

نمبر ۵۔ موسےٰ کی قوم میں تو کچھ امت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ پیغمبر سے شرماؤ۔ اگر تم کو اہل علم سے شرم نہیں ہے ؎

نمبر ۶۔ اور اگر بقول تمھارے۔ تم ہی مراد ہو۔ یا تمہارا ہی فرض تھا۔ اس فرض اور حکم کے مخاطب تمھیں ہو تو بتاؤ تم نے ہمارا فرض کیا انجام دیا۔ تم تقیہ کرتے رہے تمھارے باپ دادا تقیہ کرتے رہے ہر کام اور ہر بات میں تقیہ کرتے رہے۔ تمھارے باپ دادا کا دین تقیہ ہو گیا۔ تم جھوٹ ہی بولتے رہے تم نے امت رسول کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط۔ تم نے شیعوں کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط۔ قرآن کی تمھاری تفسیر جھوٹی تمھاری حدیث جھوٹی تمھارا بیان جھوٹا۔ خود غلط املا غلط انشا غلط۔ اہل علم سے پوچھو اگر تم کو سمجھ نہیں علم نہیں ؎

آیہ ولا تکونوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۹۹۔ و ضمیمہ و حاشیہ ؎

ترجمہ۔ اور ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ۔ جنھوں نے بعد اس کے کہ اس کی کھلی نشانیاں آ چکی تھیں۔ اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے انھیں کے لیے تو بڑا عذاب ہے ۱۲ ؎

اس آیت کی تفسیر کرنے کی ہم کو ضرورت نہ تھی۔ جن کے حس لطیف۔ تمیز صحیح ہو گی جن کا ذہن صاف اور سینہ کھلا ہو گا وہ خود ہی سمجھ جائیں گے۔ علماے ربانیین سب ہی جانتے ہیں۔ مگر حاشیہ نمبر۶ پر تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ حضرت صادق اُمَّۃٌ کو ائمۃ پڑھتے تھے اور قرآن کی دوسری جگہ۔ وَمِنْ قَومِ مُوسیٰ اُمَّۃٌ۔ میں اُمَّۃٌ ہی پڑھتے تھے۔ آہ ایک طرف تو دعوے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ سے تشبیہ دینے کی وجہ بھائی کا وزیر ہونا ہے۔ مگر وہاں جہاں امامت کی ٹانگ بیچ میں نہیں آتی تھی وہاں تو وہی لفظ ہے اور وہی قرآن اور وہی مطلب اور اس مقام پر چونکہ اپنا ناجائز مطلب نکالنا منظور ہے فتنہ و فساد پھیلانا نظر ہے تو امتہ ائمتہ ہو گیا ؎

یہ کلیہ کس درجہ صادق ہے کہ جھوٹ میں ہزاروں علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں۔ صادق دیکھو تمھارے اس جھوٹ میں کتنی علامتیں جھُوٹ کی موجود ہیں ؎

نمبر۱۔ ائمتہ ہم نے کہاں قرآن میں اُتارا تھا۔ لوح محفوظ پر تم نے دیکھا تھا تحریف کرتے ہوئے کسی شخص کو تم نے دیکھا تھا۔ مشورہ تحریف میں تم شریک تھے۔ موجود تھے۔ ہاں ہاں ہمارے پیغمبر نے تم کو بتایا تھا۔ کیا اُس قرآن میں ائمتہ ہے جو قائم کے پاس ہے۔ اگر تم سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین ؎

نمبر۲۔ ہمارا مطلب تو یہ ہے کہ کچھ لوگ انتظام سلطنت کریں گے نظم مملکت میں حصہ لیں گے۔ کچھ جہانگیری وجہانداری کا کام انجام دیں گے۔ کچھ فوج میں رہیں گے اور کچھ انتظام رسد کریں گے۔ کچھ فتوے دیں گے کچھ مقدمات فیصل کریں گے کچھ مزدوری ونوکری کریں گے۔ کچھ زراعت وتجارت کریں گے۔ غرض دُنیا کا کام کسی طرح بند نہیں رکھا جا سکتا۔ پس ضرور ہے کہ کچھ لوگ صرف وعظ ونصیحت کا کام کرتے رہیں۔ انکو فلاح کی اُمید دلائی گئی ؎

نمبر۳۔ مگر اے صادق تمھارے عقلمند شیعوں کی بدولت ہم کو تمھیں سے پوچھنا

جاہلو کہیں جہالت سے تم مسلمانوں کو اہل کتاب کہدو گے یہ ہماری زبان کے خلاف ہی ہم نے ان کو مومنون کہا ہی اور اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کو اہل کتاب پوچھو کسی اہل علم سے اگر تم کو سمجھ نہیں ہی۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۰ آیہ اِنْ تَمْسَسْكُمْ ؀

ترجمہ — اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہی تو ان کو برا لگتا ہو اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہی تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں الخ ۱۲ ؀

اس آیت میں مسلمانوں کو نصیحتیں کیگئی ہیں پچھلی تین آیتوں میں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ ان منافقین دشمنوں کی حالت یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہی (فتوحات حاصل ہوتے ہیں) تو انکو برا لگتا ہی۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہی شکست ہوتی ہے تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ سیاق کلام تو خود ظاہر کرتا ہی کہ اس سے منافق مراد ہیں۔ مگر چونکہ سارا قرآن انھیں کی شان میں اترا ہی لہذا آل رسول کے وہ لوگ اس میں داخل ہوجاتے ہیں جن کو خلفائے ثلثہ کے زمانہ کے فتوحات سے رنج ہوتا تھا۔ اور اس کے بعد جب اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ تو خوشیاں کرنے لگے۔ عمر کا قاتل بابا شجاع قرار پایا ؀

عثمانؓ کی شہادت عید نوروز ہوگئی۔ چنگیز خاں ہلاکو کے قتل عام پر وزیر علقمی نے کیسے بڑے بڑے خطاب پائے ؀

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ — صفحہ ۱۰۴۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ضرور دیکھو ؀

ترجمہ۔ اے رسول اس معاملہ میں تمہارا کچھ اختیار نہیں خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں ۱۲ ؀

تفسیر عیاشی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہی آپ نے فرمایا جب

اقول دبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ قرآن کا معجزہ دیکھو اس کا ربط و تسلسل ملاحظہ کرو۔ اسکی روشن اور کھلی نشانیوں کو آنکھ کھول کر دیکھو۔ سارا قرآن تو آل رسول کا تھا ہی آیت بالا میں تو گویا نام ہی آگیا تھا۔ پھر اس کے مخاطب اصلی وہی کیونکر ہوں پس آل رسول سے اپنا فرض اور حکم بتا کر تنبیہ فرماتا ہو کہ ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ جنھوں نے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے مؤمنین شیعوں کے اقوال کے مطابق آل رسول مسلمانوں سے مختلف تھے متفرق تھے۔ پس اس آیت کے مصداق بھی ہوئے۔ ہمارا روئے سخن تو نبی اسرائیل یعنی آل یعقوب کی طرف تھا عام اس سے کہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی۔ گو چونکہ مقبول احمد نے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھدیا ہو کہ اگلے یہودی ہوں یا اس امت کے اگلے نصارے ہوں یا اس امت کے۔ پس اب ہمارے قرآن سے جو لوگ اس امت کے یہودی اور اس اُمت کے نصارے ثابت ہوتے ہوں سب اس میں داخل ہونگے۔ جبراً نہیں بلکہ خود اپنی خوشی اور اپنے دعوے سے پھر فرماتے ہیں کہ انھیں کے لیے تو بڑا عذاب ہے۔ کھلی نشانیاں وہی آیات قرآنی اور معجزہ پیغمبر کا خواب ہے۔ اور فتوحات اسلامی سو دیکھو۔ خیر امتہ کے بعد ہی اہل کتاب کا ذکر ہے۔ پس اللہ سے ڈرو۔ اور جھوٹ بولنے سے شرماؤ ؟

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۰۱۔ آیت لیسوا سواءً

ترجمہ۔ سب برابر نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک گروہ ثابت قدم ہو جو راتوں کو آیات خدا پڑھتے اور سجدے کیا کرتے ہیں ؟

قرآن کا معجزہ دیکھو اُس کے ربط اور سلسلہ کو ملاحظہ کرو۔ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا مطلق نہیں سمجھے یا تجاہل عارفانہ کر گئے۔ اہل کتاب میں امتہ اصلی ہو۔ اور اس امت کے امتہ ائمتہ ہو گئے

۱ - مقبول احمد نے اِس جھوٹی حدیث کی بنیاد پر ہمارے قرآن میں تحریف کیا
ترجمہ میں وہ الفاظ اِس معاملہ میں قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتا ہی؟
یہ جاہل قرآن کا ترجمہ کرنے بیٹھا ہی یا اپنے مظنونات و مزعونات کا جھوٹی
حدیثوں کا - یہ اس کا محض فریب ہی اپنا مطلب نکالنے کے لیے بنی اسرائیل آل یعقوب
یہودیوں کی چال چلتا ہی - غریب قرآن خوان حاشیہ کو دیکھکر سمجھ جاے کہ یہی معاملہ
ہوگا - جیسا وہ لکھتا ہی کہ اِس معاملہ میں ؟
۲ - تمھارے اصول سے کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اِس کو صادق
کہے تو سچ سمجھو ورنہ جھوٹ قرآن سامنے موجود ہی - اور وہ بہت صاف ہی - اِس کے
لیے جس کو علم اور ایمان اور معرفت ہی - لفظوں سے ترجمہ کرلو - امور خداوندی میں
تمھارا کوئی حق و حصہ نہیں ہی ان امور خداوندی کیا ہیں اس کو خود ہی آگے صاف
فرماتے ہیں یعنے خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے خواہ ان کو عذاب دے - الفاظ
قرآنی کے غور کرنے کے بعد تو علماے ربانیین جس روایت کو بیان کرتے ہیں وہی
صحیح ثابت ہوتی ہیں ؟
۳ - اِس مطلب پر اور روشنی ڈالنے کے لیے پورا رکوع پڑھ ڈالو - جبکہ تم میں سے
دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی - ایسی ضمیر تثنیہ دیکھکر تمھارا چپ رہنا خود ہم کو
شبہ میں ڈالتا ہی تم نے اِس سے علی اور نبی کو کیوں نہیں مراد لیا - حالانکہ تم ڈینگی ہانکنے
میں دلیر ہو تم نے اِس سے ابوبکر و عمر کو کیوں نہیں مراد لیا جسکے تم سخت عادی ہو -
کیونکہ اسمیں عیب ہی - مگر ہم سے تمھاری چالاکیاں چھپتی نہیں - سنو باوجودیکہ اس میں
سخت عیب ظاہر تھا مگر تم نے صرف اِس وجہ سے ابوبکر و عمر کو نہیں کہا کہ اِس
میں لفظ تم میں سے موجود ہی - بھلا تم اس کو کیونکر گوارا کرتے - اِس کے بعد لفظ
اللہ ولیھما موجود ہی اللہ ان دونوں کا ولی تھا - مددگار تھا تم ایسے تنگ ظرف

اللہ کا حکم پہونچا کہ اے نبی علی کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دے تو حضرت نے قوم کی عداوت اور حسد کے بارہ میں غور وفکر شروع کی تو اللہ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں تمھارا کچھ اختیار نہیں ۱۲ ✣

علمائے ربانیین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے قنوت میں کفار حملہ آور پر لعنت یا بددعا کی تھی۔ اِس پر یہ حکم آیا۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ جب علمائے ربانیین تفسیر حدیث سے کریں گے تو آل رسول کہدیں گے کہ عوام الناس نے جیسا سمجھا یا جو بیان کرتے ہیں غلط ہی صحیح یہ ہی۔ جو ہم تم سے کہتے ہیں کہ علی کی ولایت کا حکم آیا تھا پیغمبر کی غور وفکر پر یہ فرمایا کہ تم کو اس معاملہ میں کچھ اختیار نہیں۔ قرآن کی ٹڈی جدھر چاہو اُدھر کھینچو پھر ہم سے سنو جاہل شیعوں کو کیا معلوم کہ تو بہ بمعنے ایمان کئی جگہ پر آیا ہی۔ اور یہاں بھی بمعنے ایمان آیا ہی۔ مگر یہاں ہم اس کی تفصیل سے بحث نہ کریں گے۔ ہم کو تو صرف مظنونات و مزعومات شیعہ سے بحث کرنا ہی۔ چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں بقول اُن کے اُترا ہی۔ اور اس آیت میں تو اُنھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ولایت علی کے بارہ میں اُتری ✣

اے آل رسول ہم تمھارے بتائے ہوئے معنے کو قبول کریں گے۔ بشرطیکہ تمھارے دادا علی ابن ابی طالب کے بتائے ہوئے اُصول پر صحیح ہو سکے۔ علی ابن ابی طالب کے قرار دادہ اصول سے تو تمھارا بتایا ہوا مطلب محض غلط معلوم ہوتا ہی۔ یعنے جن لوگوں کا سینہ اللہ نے اپنے اور اپنے دین اسلام اور اپنے قرآن کی معرفت کے لیے کھولدیا ہی۔ اور جن کے ذہن صاف اور حس لطیف اور تمیز صحیح ہی۔ وہ سب تمھارے مطلب کو غلط سمجھتے ہیں اور سمجھیں گے۔ اور کہیں گے کہ محض جھوٹ ہی۔ اور اس جھوٹ میں ہزاروں کھلی نشانیاں جھوٹ کی ہیں ✣

خود ہی اپنی جہالت سے نظر انداز کیے دیتے ہو بھولے جاتے ہو۔ چونکو۔ سوچو +
تم اصحاب رسول کو محض اس امر خلافت کی وجہ سے ظالم۔ فاسق۔ منافق۔ غاصب
بے دین کہتے ہو۔ کہتے ہو کہ ان کی مغفرت نہ ہو گی۔ کہتے ہو کہ جس شخص کے دل میں
رائی کے دانہ کے برابر اُن کی محبت ہو گی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلے گا۔ بولو شرماؤ
نہیں تم نے ایسا کہا ہے یا نہیں کہا ہے اور ضرور کہا ہے اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی
تم جرأت نہیں کر سکتے۔ پھر بتاؤ اور اس آیت کو پڑھو۔ اس میں تو اللہ پاک پیغمبر کو
ڈانٹ بتا کر فرماتا ہے۔ خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے۔ اے کمبختو۔ خدا تو پیغمبر کو
ڈانٹ کر کہتا ہے۔ اور تم ہو کہ خدا کے خزانہ کی کنجی چھینے لیتے ہو۔ اس کا اختیار
سلب کیے لیتے ہو +

۶۔ اس کے بعد والی آیت یا ترجمہ مقبول پڑھ لو۔ اس پر اور روشنی پڑ گئی
ترجمہ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے وہ
جسے چاہتا ہے۔ بخشد یتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ عذاب کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا بخشنے
والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے جاہلو اللہ تو اتنے بڑے بڑے اہتمام سے بخشنا چاہتا ہے
اور تم ہو کہ تنگ ظرفی سے اس کو باز رکھنا چاہتے ہو۔ یہ مغفرت کا وعدہ خاص
اصحاب رسول سے اور اُن لوگوں سے متعلق ہوا جاتا ہے جنھوں نے خلافت نہیں
دی۔ بلکہ خود غصب کی۔ کسی اہل علم سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں +

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۵ + ترجمہ۔ اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور
سے درگزر کرتے رہتے ہیں +

آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں نظر آتا ہے۔ خلافت کیا چیز ہے ایک دنیائے دنی
بے حقیقت اگر زہر کرنا چاہے۔ تو اس کے لیے ایک مصیبت ہی ہے۔ تم کو خود تجربہ
ہوگا۔ جیسی ... تم کو ۲۴ برس تھی اس کا چالیسواں حصہ بھی تم کو چھ برس میں

تنگ نظر بھلا اتنا بڑا انعام ملتے ہوئے کیونکر دیکھ سکتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مومنین کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس کی تم کو کیا قدر ہوتی در آنحالیکہ تم اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ دوسروں سے ڈرکر تقیہ کرکے جھوٹ ہی بولا کیے[لے]۔

دوسری آیت میں بدر کے دن خدا کی مدد کا ذکر ہے۔

تیسری آیت میں تین ہزار فرشتوں سے مدد کا ذکر ہے۔

چوتھی آیت میں پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کا بیان ہے۔

پانچویں آیت میں اس کا بیان ہے کہ یہ مدد صرف تمھارے اطمینان کے لیے بھیجی گئی تاکہ کافر قتل اور ذلیل ہو کر ناکام پلٹ جائیں۔ اتنے انعام کے بعد چونکہ رسول کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس لیے تعلیم میں بھی مبالغہ و اہتمام ہے۔ بددعا جو کی تو اس سے منع کر دیا۔

اب دیکھ کہ علمائے ربانیین سب آیات کا ربط کیسا دکھلا دیتے ہیں۔

۴۔ غور و فکر کا کوئی محل ہی نہیں تھا۔ کفار قریش کے سامنے جو پیغمبر کی پیغمبری نہیں مانتے تھے ان کے سامنے تو پیغمبر نے کہہ دیا کہ علی میرا وصی اور وزیر اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات مانو (بھلا بتاؤ اس کہنے کا کیا موقعہ تھا) اپنی اُمت سے کہہ دینا کہ میرے بعد خلیفہ علی اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس کو خلیفہ نہ بناؤ گے تو ہم بری الذمہ ہیں۔ تم اللہ کے گنہگار رہو گے۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی بات ہزاروں دفعہ کہہ جاتے تھے۔ اور کسی کی مجال نہ تھی کہ لب ہلا سکے۔ دم مار سکے۔

ایسی بات کہہ دیئے ہوتے تو ہم بھی دیکھتے کہ کون مسلمان اس کے خلاف کہنے کی جرأت کر سکتا۔ اور ہمارے عذاب سے نہ ڈرتا۔

۵۔ اے آل رسول تمھارے بتائے ہوئے معنی میں ایک ایسی خرابی تھی جس کو تم

[لے] التقیۃ دینی ودین آبائی کافی وحاشیہ مقبول ص۴۹

پلٹ جاؤ گے۔ سنو محمدؐ نے ہمارا پیام پہنچا دیا۔ ہمارا راستہ دکھلا دیا خیر و شر کی تمیز سکھلا دی۔ ہماری پسندیدگی اور ناپسندی بتادی۔ اب تو تم کو صرف ہم ہی سے واسطہ باقی رہا۔ ہمارے دین اسلام ہی سے تم کو غرض رہی۔ محمدؐ آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں غرض ایک دن ضرور مرینگے۔ جس طرح تم سن چکے ہو۔ کہ ہزاروں لاکھوں پیغمبر مر گئے۔ پھر جس طرح اگلی اُمتیں مرتد ہوگئیں۔ ایمان کے بعد کافر ہوگئیں مثلاً یہود و نصاریٰ آل یعقوب پھر کیا تم بھی ایسے ہی مرتد و کافر ہو جاؤ گے پھر اپنے نہایت جبروت و بے نیازی کا ذکر یوں فرماتا ہی۔ اور جو اپنے پچھلے پائوں پلٹ جائیگا (یعنے مرتد و کافر ہو جائیگا) وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑیگا۔ اور اِس کے بعد جیسی عادت شریف ہی عتاب کے بعد رحمت کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزاے (خیر) دیگا۔ دیکھو اے جاہل علماے ربانیین جن کے ذہن صاف حِس لطیف تمیز صحیح ہی جن کا سینہ معرفت میں کشادہ ہی۔ وہ ایسی تفسیر کرتے ہیں اور وہ لوگ اے آلِ رسول تمھاری تفسیر کو یہودیوں اور نصرانیوں کی تفسیر سے مثال دیتے ہیں ٭

اے آل رسول علماے ربانیین اِسکی تفسیر اِسکا شان نزول یوں بتاتے ہیں کہ جنگ احد میں جو اکثر مسلمان بھاگ گئے تھے۔ جب پھر واپس آئے۔ اور پھر سے جنگ شروع ہوئی اور پھر لڑائی کا جس طرح خاتمہ ہوا اگر تم نہیں جانتے تو تواریخ عربی و فارسی و اُردو دیکھ لو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت مسلمانوں کی تعلیم و ہدایت کے لئے نازل فرمائی ٭

اگر اس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر کا وہ خطبہ جو بعد وفات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھوں نے دیا تھا۔ عربی کتابوں میں موجود ہی دیکھ لو۔ ہم سے اِس کا ترجمہ سن لو۔ جو لوگ صرف محمدؐ کی پرستش کرتے رہے ہوں وہ سن لیں کہ محمدؐ مر گئے۔ اگر ان کا جی چاہے تو مرتد ہو جائیں اپنے پچھلے پائوں پلٹ جائیں اور اگر تم خدا کی

نصیب نہوا۔ پھر کیا ایسی بے حقیقت چیز کے لیے اپنے دوستوں اور بھائیوں پر اتنا غصہ کروگے کہ اس کو روکوگے نہین اور نہ اُن کے قصور سے درگزر کروگے۔ پھر بتاؤ ہماری تعریف وانعام ومحبت میں کیونکر داخل ہوسکوگے ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷۔ آیہ وَمَا مُحَمَّدٌ معہ حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔

ترجمہ محمدؐ ایک رسول ہی ہیں۔ جیسے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ کیا اگر وہ مرجائیں گے یا قتل کردیئے جائیں گے۔ تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاوگے۔ اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو جزا دے گا ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ مومنین آیت موجود ہی۔ مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ نمبر ۲ و ۳ پیش نظر ہے ؎

حاشیہ نمبر ۲۔ میں تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول ہی کہ اس آیت سے مسئلہ رجعت شیعون کا ثابت ہوتا ہی ؎

حاشیہ نمبر ۳۔ میں اسی تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول ہی کہ بعد وفات پیغمبر سوائے تین شخصوں سلمان و ابوذر و مقداد کے اور سب مرتد ہوگئے۔ اور حضرت صادق کی حدیث منقول ہی کہ دو عورتوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا تھا۔ دونوں کا نام پہلے صادق بتا چکے ہیں عائشہ وحفصہ اسی وجہ سے مقبول احمد لکھتا ہی کہ مطلب حضرت کا وہی دو عورتین ہیں خدا اُن پر اور اُن کے باپوں پر لعنت کرے ۱۲ ؎

اب تفسیر سنیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہی کہ محمد (صلے اللہ علیہ والہ وسلم) ویسے ہی ایک رسول ہیں جیسے بہت سے رسول مر چکے گزر چکے قتل ہو چکے ؎
پس اے مسلمانو۔ کیا اگر محمد مرجاے یا قتل ہوجاے تو تم اپنے پچھلے پاؤں

کا بیان تم کیا کرتے ہو۔ پس ہزاروں برس تک اب جھوٹی حدیثیں بناؤ اور ان کو بھی رجعت میں داخل کرو ورنہ تمھاری ہی منطق سے تمھارا دعوے باطل ہو جائے گا مگر اب تمھارے لیے مشکل ہی تمھاری معتبر کتابیں چھپ چکی ہیں اور وہ علماء ربانیین کے پاس موجود ہیں ان کو دیکھ بھی چکے ہیں ان کو یاد بھی ہیں۔ اب ان میں الحاق نہ کر سکو گے۔ ہم سے تمھارا جھوٹ اور تمھارا مکر چھپ نہیں سکتا۔

تم نے مسئلہ رجعت صرف اس لیے بنایا ہی۔ کہ لوگوں کو فریب دو اپنا کام نکالنے کے لیے تاکہ بھولے بھالے بے سمجھ نادان لوگ خوش ہو جائیں۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کو جانے دو وہ بقول تمھاری گنہگار تھے اپنے معصوموں کو کیوں پھر دنیا میں بلا کر رسوا کرتے ہو۔ موت کا دوبارہ مزہ چکھاتے ہو مکروہات میں مبتلا کرتے ہو جس کی تکلیفیں وہ جھیل چکے۔ ہاں ایک شکل اور باقی رہتی ہی۔ کہ اپنے فقر و فاقہ و تکلیف و اذیت کا بدلہ تم دنیا ہی میں لیلو اور سلطنت ملنے کے بعد خوب مزہ کرو تو اس کی بات نرالی ہی مگر یاد رکھو کہ سلطنت ملنے کے بعد ابو بکر و عمر نے بھی سلطنت سے کچھ مزہ نہیں لوٹا بلکہ ہمیشہ عمر بھر زاہد رہے۔

ہاں تم تو مثال بھی پیش کر چکے ہو۔ اگر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بنی فاطمہ کا حق نہیں دیا تو وہ تو جاہل تھے مگر جب تم کو خلافت مل گئی۔ تو پھر تم نے بنی فاطمہ کا حق کب دیا تم نے بھی سلطنت پانے پر اپنی تمام اولاد کو محروم کر کے صرف بڑے بیٹے کو سلطنت دیدی۔ اب بعد وفات رسول سب کے مرتد ہو جانے کے واقعہ کے متعلق بھی کچھ لکھتا ہی۔ ان کے غلط ہونے کے وجوہ چند در چند ہیں۔

نمبر ۱۔ اسلام کی تعریف تم مقبول احمد سے سن چکے۔ پھر سنو۔ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا۔ شریعت محمدی کا پابند رہنا۔

نمبر ۲۔ پھر خلافت کا لینا اس میں کیونکر داخل ہو سکتا ہی۔ اور جب داخل

پرستش کرتے تھے تو جانو اور آگاہ ہو وہ حی و قیوم قادر و توانا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ امام حسن مجتبیٰ اسی خطبہ کا ذکر کر کے کہتے تھے کہ ایسا خطبہ پھر ان کے بعد کسی نے نہیں دیا[1]

اے جاہل مقبول احمد تو بھی تو کہتا ہے کہ یہ واقعہ جنگ احد کے متعلق ہے۔ حاشیہ نمبر ۵۔ اب ہم کو دکھلاتا ہے کہ اس آیت سے بروایت باقر مسئلہ رجعت کیونکر ثابت ہوتا ہے۔

اے باقر اس تفسیر سے تو تمھاری عربی دانی اور قرآن فہمی کی بھی قلعی کھل جاتی ہے ہم کو حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا کوئی ایرانی۔ قرآن زبان قریش میں اترا ہے اور تم کو قریشیوں سے ہی عداوت پھر قرآن کیونکر تمھاری سمجھ میں آئے۔ موت دو ہی طریقوں پر بولی جاتی تھی۔ یا موت بیماری عمر طبعی۔ یا مار ڈالنے قتل کر دینے سے ہاں ڈوب جانے جل جانے۔ گر پڑنے سے بھی آدمی مرتا تھا اور مرتا ہے۔ مگر چونکہ یہ شاذ و نادر اور اتفاقیہ ہوا کرتا ہے اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس کو بھی مرنے ہی میں داخل کرتے ہیں۔

اگر تم کو عربیت سے واسطہ نہیں ہے تو تھانہ تحصیل میں جا کر سن لو کہ اس کو مرگ اتفاقیہ کہتے ہیں۔ پس اسی عام زبان اور حال کے مطابق دو لفظ استعمال فرمائے مرجائے یا مارا جائے۔ تم ایسے نادان کہ قتل ہونے سے مرنا تمھاری سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ عیسیٰ کے قصہ ما قتلوہ وما صلبوہ۔ کا ترجمہ پھر تم کیا کرو گے مطلب کیا بتاؤ گے نادانو اگر تم کو علم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ اگر یہی منطق ہے کہ مقتول مرتا نہیں اس لیے مرنے کے لیے رجعت ہوگی تاکہ مرے۔

زکریا و یحییٰ اور ہزاروں پیغمبر جن کو آل یعقوب نے قتل کیا اُن کی رجعت

[1] کنز العمال ۲۴۲

نہیں ہوتا تو ارتداد بھی نہیں ہو سکتا ۔

نمبر ۳۔ خلافت لینا داخل ہو تو ہو وہ غریب کیوں ارتداد میں داخل ہوں گے جنھوں نے خلافت حاصل نہیں کی۔ ظالم یا جابر یا غاصب کے غلبہ سے اطاعت کرلی تمام قبایل عرب مرتد ہو کر زکوٰۃ فرض شرعی کو ترک کر کے خلافت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چند غریب کیا کرتے۔ حالانکہ تمام قبائل عرب شیعہ ہو گئے تھے علی نے خود ان کی مدد نہیں کی۔ اور جب تمام قبائل عرب کی مدد سے علی کچھ نہ کر سکے تو مدینہ کے خوش باش قصباتی زندگی بسر کرنے والے کیا کر سکتے ۔

نمبر ۴۔ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
که با من انچه کرد آن آشنا کرد

باقر تم نے اپنے جد نامدار حیدر کرار کو بھی مرتد کہہ دیا۔

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند

تم کو اگر عقل نہین تو کسی اہل عقل سے پوچھو جب بعد وفات رسول تم نے تین کے سوا سب کو مرتد بنایا تو بتاؤ کہ حسنؑ اور حسینؑ اور علیؓ بھی سب میں داخل ہوئے یا نہیں۔ مقداد۔ ابوذر۔ سلمان تم بڑے خوش قسمت تھے کہ باقر نے تم کو بچا دیا۔ مگر اے بد قسمت عمار تو اپنی بد قسمتی دیکھ باقر تجکو بھی مرتد کہتا ہی ۔

نمبر ۵۔ پھر باقر ذرا آنکھ کھولکر دیکھو اگر تم کو علم نہیں ہے تو تاریخ کے چند اوراق الٹ ڈالو۔ علی اور حسنؑ اور حسین اور مقداد اور سلمان اور عمار سب نے خلفائے ثلثہ کی بیعت کی اس بیعت کر لینے سے تو ضرور ہی مرتد ہو گئے۔ جیسے وہ تمام غریب مرتد قرار پائے جنھوں نے خلفائے ثلثہ کی بیعت کی تھی۔ اب مجھے صرف عائشہ اور حفصہ کے زہر دینے کے متعلق کچھ کہنا باقی ہی۔ بتاؤ دونوں نے آدھا آدھا زھر ملایا یا ایک نے لا کر دوسرے کو دیا۔ پھر کس گھر میں پلایا گیا

کرتا ہی - کہ اللہ نے اُن کے قصور سے ورگزر کی - عفا کا ترجمہ سیدھا سیدھا یہ تھا کہ اللہ نے معاف کر دیا - مگر حاشیہ پر اپنے ترجمہ کے خلاف اللہ کے قرآن کے خلاف یہ جاہل کہتا ہے کہ جو لوگ احد کے بھگوڑوں کی معافی اِس آیت میں پڑھکر خوش ہوتے ہیں - وہ اِس نکتہ کو خوب غور سے دیکھ لیں کہ خدا نے غفور رحیم نہیں فرمایا بلکہ غفور حلیم فرمایا کہ ان کو بندر اور سُور نہیں بنا دیا ؛

جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام سے نالائق عیسائیوں کے قول کی بابت پرسش خدا نے کی کہ اے عیسٰے کیا تو نے کہدیا تھا کہ ہم کو اور ہماری ماں کو خدا سمجھو - اسی طرح نالائق اور جاہل آل رسول سے مواخذہ ہی کہ اے جاہلو کیا تم نے مقبول احمد کو یا اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا ہی اور اگر سکھلایا ہی تو کیا ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا تھا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کس آیت میں ہم نے یا ہمارے پیغمبر نے تم کو بتایا تھا کہ عفا کے معنے معاف کرنے کے نہیں - اور اگر تم جھوٹے ہو فلعنت اللہ علے الکاذبین ؛

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ رحیم ہوتا تو آخرت میں مغفرت مراد ہوتی - حلیم کا مطلب یہ ہے دنیا میں بندر اور سُور نہیں بنائے گئے ؛

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ سارا قرآن ہماری شان میں اُترا - پھر یہ آیت تمھاری شان میں کیوں نہیں ہے - اگر حلیم سے مراد یہی ہو کہ ہماری مار سخت ہی - تو اب جہاں جہاں ہم حلیم فرمائیں وہاں سمجھو کہ تم پر ہماری مار سخت ہی ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱ و حاشیہ نمبرا - ترجمہ - اور اگر تم راہ خدا میں قتل کیے گئے یا اپنی موت سے مر گئے - تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں اُن سب سے خدا کی رحمت اور مغفرت بہت ہی بہتر ہی

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد - ناظرین سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں تم دیکھ آئے ہو کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ سے بنی اسرائیل کے قصہ میں تم دیکھ آئے ہو

کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ کس طرح آل رسول تھے

کے مارے جانے کی خبر سنی تو اور بھی پریشان ہوگئے تم انکو جھوٹا کہتے ہو تم اُن کو جاہل کہتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ وہ لوگ جاہلوں، فاسقوں، ناصبوں، ظالموں، منافقوں سے روایت کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ اور خدا سے سچا کون۔ قرآن کا معجزہ دیکھو ہمارے کا اعجاز پر غور کرو ۞

علی کے اصول پر نظر ڈالو۔ صادق کی تقریر یاد کرو کہ کس طرح ربط تفسیر اور قرآن کا ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے تم سے پہلے بھی پیغمبر لوگ مرے یا قتل ہوئے۔ پھر تم نے محمد کے قتل ہونے کا دن [illegible] کا کام تھا۔ کہیں محمد مرے یا قتل ہوئے تو کیا تم اپنے پاؤں کے بل پیچھے پلٹ جاؤ گے ۞

اے آل رسول شرماؤ۔ اور رحم کرو علماے ربانیین کا ایسا مضبوط و مربوط کلام تو جھوٹا۔ اور تمھارا ایسا جھوٹ غیر مربوط بے تُک بیان سچ فلعنت اللہ علی الکاذبین

اے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافر لوگوں کے برخلاف ہماری مدد کر۔ ۱۲ ۞

جزو چہارم سورہ آل عمران ترجمہ مقبول احمد صٓا و حاشیہ۔ نمبر ا و ۲ و ۳ ۞

ترجمہ۔ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دو گروہوں کا مقابلہ ہوا تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ شیطان نے جب اُن کے بعض اعمال کے سبب ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے ۞ اور اللہ نے اُن کے قصور سے درگزر کی بے شک خدا تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے ۱۲ ۞

اقول ناظرین ترجمہ مقبول احمد آپ کے سامنے ہے۔ حاشیہ نمبر ا کے ملاحظہ سے آپکو معلوم ہوگا کہ یہ احد کا واقعہ ہے۔ اللہ پاک نے جو لفظ آدمؑ و حوا کے گناہ میں استعمال فرمایا تھا۔ فَاَزَلَّهُمَا۔ یہاں بھی وہی لفظ ہے اس سے صحابہ کی شان دیکھو حاشیہ نمبر ۳ میں مقبول احمد کا جھوٹ بولنا اور تحریف قرآن دیکھو۔ یہ جاہل ترجمہ

اور اگر نہیں معاف کیا۔ ورگز نہیں کیا تو رسول ہمارا نافرمان ہوا یا نہیں ڈرو
اور شرماؤ رسول نے ان کے لیے مغفرت مانگی یا نہیں۔ نہیں مانگی تو رسول نے ہمارے
نافرمانی کی یا نہیں مغفرت مانگی تو ہم نے معاف کیا یا نہیں۔ نہیں معاف کیا تو بتاؤ
ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں۔ ہم ہی نے حکم دیا کہ مغفرت مانگو اور جب ہمارے حکم سے
مغفرت مانگی گئی تو ہم نے معاف نہیں کیا۔ اگر تم سچ کہتے ہو تو دلیل پیش کرو اور اگر
جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ❊

پھر بتاؤ کہ کیا اگر ہم معاف کرنا چاہیں تو تم ہمارے اتالیق ہو جو روک دو گے ہمارے
ساتھ شریک فی الملک ہو کہ ہم کو باز رکھو گے ❊

اے جاہلو بتاؤ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ لیا یا نہیں۔
نہیں لیا۔ تو ہماری نافرمانی کی یا نہیں ❊

علی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی تنہا رائے پر قائم رہے گا وہ ہلاک ہو گا صہ۱۱۱ حاشیہ ۲
حالانکہ جب اصحاب رسول نے اُن سے کہا تھا کہ تم سیرت شیخین پر عمل کرو گے تو کہا
کہ نہیں ہم اپنی رائے پر عمل کریں گے۔ معاویہ کے بارہ میں جب نا موریخانی عبداللہ
ابن عباس نے مشورہ دیا تو فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ تلوار کا مزہ نہ چکھے گا میں
نہ مانونگا اپنی تمام اولاد کو محروم کر کے جس میں حسینؑ مظلوم اور عباس شیر دل بھی تھا۔
صرف بڑے بیٹے کو بغیر مشورہ اہل حجاز مکہ و مدینہ بادشاہ و خلیفہ بنا دیا۔
بتاؤ کہ اپنی رائے پر عمل کرنا ہے یا نہیں۔ بتاؤ کہ پھر بقول خود ہلاک ہونا ہی
یا نہیں ❊

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۳۔ معہ حاشیہ نمبر ۱۔ آیہ ومن یغلل ۱۲ ❊

... اور جو شخص کوئی چیز خفیہ اُڑائے گا۔ تو قیامت کے دن اُسے
ظاہر کرنی پڑے گی ❊

خود اور بقول اپنے شیعوں کے قرار پاتے ہیں۔ سنو یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور نصاری عیسی کو۔ اللہ کہنے کی جرأت کسی میں بھی نہ تھی آل رسول کی جرأت دیکھو۔ معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں باقر فرماتے ہیں کہ سبیل اللہ سے مراد علی اور ائمہ اولاد علی ہیں شیعو غور کرو اور ڈرو اور شرماؤ۔ کہ ائمہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی قرآن سے ثابت ہوتے ہیں۔ جاہل مقبول احمد اس آیت میں قتل اور موت ہے دونوں واحد آیا ہو یا نہیں۔ اور اس آیت کا سیاق و سباق اہل احد سے متعلق ہی یا نہیں۔ اور اس آیت سے مسئلہ رجعت ثابت ہوتا ہی یا نہیں اب ہزار ہزار جھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اللہ کی سنت جھوٹوں پہ ہی۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱۔ فاعف عنہم۔ الخ و حاشیہ نمبر ۲

ترجمہ اہلسنت۔ ابھی تم ان سے درگزر کرو۔ اور ان کے لیے دعاے مغفرت کرو اور ان سے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو ۱۲

اے آل رسول کچھ سمجھے کہ اس آیت میں مخاطب کون ہی۔ اور مشار الیہم کون ہیں؟ اسے آل رسول کہو کہ اس آیت سے ہم مراد ہیں۔ اگر تم کو کچھ ڈر اور شرم نہ ہو۔

اے جاہلو سنو ہم نے یہ حکم اپنے پیغمبر رسول کریم صلعم کو دیا۔ اور اے جاہلو اس ضمیر جمع غائب سے نامور اصحاب رسول کریم صلعم مراد ہیں۔ اگر تم کو عقل اور ایمان ہو تو سمجھو گے۔

مگر اب تم سے ہمارا سوال یہ ہو کہ رسول نے ہمارے حکم کی تعمیل کی یا نہیں رسول ہمارا تابعدار ہی یا نافرمان رسول نے ان کو معاف کیا ان سے درگزر کیا یا نہیں۔ اگر معاف کیا درگزر کر دیا تو بتاؤ اب تمہارا رسول کی نافرمانی اور رسول کی منشا کے خلاف کیا حشر کیا جائے گا۔

اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے ۱۲ ؎

اقول ناظرین قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت پر نہ آل رسول کچھ زہر اگل سکے نہ مقبول نے حاشیہ چڑھایا۔ اِس چشم پوشی نظر اندازی سکوت کی وجہ مجھ سے اور صرف مجھ سے سنو۔ اِس آیت سے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کل دعاوی آل رسول یا شیعوں کے باطل ہو گئے اسی وجہ سے ظالموں کو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ سنو اور نہایت غور سے سنو۔ اے آل رسول مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں۔ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اے آل رسول مومنین میں تمام اصحاب رسول داخل ہیں یا نہیں اور بقول تمھارے تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں۔ اگر جواب دو کہ ہماری شان میں نہیں اُتری واللہ ہم اسمیں داخل نہیں۔ تو قصہ پاک ہے۔ ایمان بھی رخصت اب جو چاہو سو کہو۔ اگر کہو کہ یہ ہماری شان میں اُتری اور ہم اس میں داخل ہیں۔ تو دعوائے عظمت و معصومیت باطل اللہ تو فرماتا ہے کہ بے شک اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے

اگر کہو کہ مومنین میں اصحاب رسول داخل نہیں نہ اُن کی شان میں یہ آیت اُتری تو پھر تم ہی بتاؤ کہ کون مراد ہو سکتے ہیں۔ جن پر رسول کریم صلعم خدا کی آیتیں پڑھتے تھے۔ اور اُن کو ظاہرا و باطنا پاک کرتے ہیں اور انکو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اے جاہل اور ناشناس قوم بیحیائی سے کہد و کہ اس سے تمام کفار قریش مراد ہیں جو ہمارے رسول سے لڑتے تھے دشمن تھے تو پھر دیکھو کہ ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں اور خاک بدہنت ہم خود عبث ہوئے یا نہیں۔

ہاں تم یہ بھی جواب دے سکتے ہو کہ جو آیت ہمارے دشمنوں کی شان میں اُتری وہ بھی فی الحقیقت گویا ہماری شان میں اُتری مگر سکو تم کیا کروگے کہ نہ تم اِس آیت کو محرف کہتے ہو نہ یہ کہتے ہو کہ دشمنوں نے اپنے لیے اپنی طرف سے خود یہ آیت بنا کر اپنی بیاض اور مجموعہ میں داخل کر لیا ؎

اقول | یہ آیت اور اس کا ترجمہ و حاشیہ تمھارے سامنے ہے۔ مگر یہ آیت آل رسول
کی شان میں کس طرح داخل ہوتی ہی خود بقول ان کے سنو۔ جب اصحاب رسول نے
ہر جگہ سے قرآن جمع کرنا چاہا تو علی نے کہا کہ مت داخل کرو۔ اور یہی آیت پڑھی۔
ترجمہ تفسیر حاشیہ سب دیکھو۔ پھر علی کو اِس آیت کا پڑھنا دیکھو۔
پھر سوچو کہ کیا بے محل قرآن کا استعمال کیا ہی۔ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ
قرآن سمجھتے ہی نہ تھے ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۲ و حاشیہ نمبر ۳ و ۴

ترجمہ | کیا وہ شخص جو خوشنودی خدا کا تابع ہو۔ اسکے مانند ہو جائیگا۔ جو ہر پھر کر خدا
کے غضب میں گرفتار رہا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوا اور وہ بہت ہی بری بازگشت ہی

اقول | اے آل رسول تم کہتے ہو کہ جزو اول سے تم مراد ہو اور جزو ثانی سے جو علی اور
ایمہ کے حقوق کے منکر ہیں۔ ای کوتاہ نظر۔ کم بین۔ خودغرض اگر ایسا ہو
تو بجاے رب العالمین کے ہم کو صرف رب الشیعہ یا رب آل محمد کہو۔ اے نالایق
قیامت تک جو لوگ اس آیت کے مصداق ہوں پھر ہم کس پیغمبر کو بھیجیں کس کتاب کو نازل
کریں جس میں ان کا بیان ہو۔ حالانکہ یہ کتاب قیامت تک حجت ہی۔ حقوق کا کب تک
دعوی کرتے رہو گے علی کے زمانہ خلافت میں جو حقوق تمکو ملے اس کا مزہ یاد کرو۔ اور
ہماری یہی دستور اور نشانیاں ہیں نعمتوں کا مقابلہ خلفاے ثلثہ کی نعمتوں سے کرو اگر
تم نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو

آیہ لَقَدْ مَنَّ اللہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۲

[illegible] ترجمہ۔ ... نے الٓ اللہ نے مومنوں پر احسان کیا۔ جبکہ ایک رسول
[illegible] نزکر دیا تو بتاؤ اب تمھارا رسول کہاں۔ جو اُن پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہی
[illegible] ان کو [illegible] جائے
حکمت کی تعلیم دیتا ہی۔ بیشک

اور جب یہی معیار ایمان ٹھہرا تو اپنے ایمان کے ثبوت میں شہادت میں کس کو پیش کروگے؟

اور جب خود اس طرح اپنا ایمان ثابت نہیں کرسکتے تو دوسروں کے ایمان پر کیونکر حملہ کرسکتے ہو۔ جو شخص خود شیشہ کے مکان میں بیٹھا ہو اس کو نہ چاہیئے کہ دوسرں کے مکان پر ڈھیلا پھینکے۔ اب قرآن کی تفسیر سنو۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہ بیشک یہ اللہ کا احسان ہے کہ مسلمانوں میں ایک پیغمبر خود انھیں کی قوم سے مبعوث فرمایا۔ نبی بناکر بھیجا نبی کی حالت دیکھو کہ وہ اللہ کی آیات قرآنی کو پڑھکر سناتا ہے اور ان کو ظاہرًا اور باطنًا پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر اُنکا حال بتاتا ہے کہ پیغمبر کے بھیجنے سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا اثر دیکھو خلفاے ثلثہ کی سیرت و خصلت اور تمام اخلاق زندگی پر نظر ڈالو تم کو معلوم ہوگا کہ سب پیغمبر کے رنگ میں رنگے ہوے ہیں۔ ہماری شہادت سے تم کو کیا فائدہ ہمارا نام مت لو۔ ہمارے علم کی تم کو کیا خبر۔ تم دنیا میں دیکھو باطن کی پاکی تو اس سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمان اُن کو اچھا کہتے ہیں تمام دُنیا ان کو اچھا کہتی ہے۔ رسول اچھا کہتا ہے ہم اچھا کہتے ہیں۔ اور ظاہر کی پاکی دیکھو کہ شیعہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ لوگ دُنیا میں زاہد اور نکوکار پرہیزگار تھے۔ دُنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھا تھا۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا یہی اثر تھا کہ ۴۰ برس میں تمام دُنیا میں اسلام پھیل گیا۔

اور ایک جاہل ناتربیت یافتہ گروہ نے تمام دُنیا میں تہذیب و شائستگی پھیلا دی نیکی اور نیکوکاری کی وہ زندہ تصویر دُنیا کے سامنے پیش کی کہ صرف اسلام کی خوبیاں دیکھکر لوگ مسلمان ہوگئے فاتح قوم کا اپنے مفتوح قوم سے ایسا عمدہ برتاو کرنا صرف اس آیت کا نتیجہ تھا۔ کہ پیغمبر نے اُن کو ظاہرًا و باطنًا پاک کردیا تھا۔ اور ان کو کتاب (قرآن) و حکمت (حدیث) کی تعلیم دیدی تھی اگرچہ اُن کو دُنیا کے تمام

لے جا ہلو۔ سمجھو اس کہنے میں تم پر مشکل پڑ جائے گی کہ تم جس کو جاہل گمراہ ظالم غاصب منافق کہتے ہو۔ وہ مثل ہمارے قرآن کی عبارت لکھ سکتے ہیں بنا سکتے ہیں۔ لا سکتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ اور ہماری سچائی کہ اس قرآن کا مثل لاؤ۔ باطل ہوا جاتا ہے۔ دیکھو یہ ہمارے قرآن کے مثل ہے یا نہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ؕ

پھر تم اپنے کو دیکھو باوجود بڑے بڑے دعاوی ہمہ دانی و استادی جبریل تم ایسی عبارت بنانے سے قاصر ہو۔ پھر بتاؤ کہ تم ان سے کیونکر افضل ہو سکتے ہو۔ اور اگر کہو کہ بے شک اصحاب رسول مومنین میں داخل ہیں اور یہ آیت انھیں کی شان میں اتری تو جھگڑا ختم ہے مگر مشکل تم پر یہ آ پڑے گی کہ اللہ اُن کو مومن فرماتا ہے۔ اور تم اللہ کی مخالفت میں اُن پر خود لعنت بھیجتے اور لعنت بھیجنے کا حکم دیتے ہو۔ ستّ تبرا کرتے ہو پھر بتاؤ کہ تمھارا حشر کیا کریں۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ؕ

اور اگر مومنین میں سے داخل ہونے کے بعد خارج ہونا بیان کرو۔ تب غور کرو کہ ایمان کہتے کس کو ہیں۔ ایمان نام ہے تصدیق بالقلب کا اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا ؕ

پھر اس میں بھی ایمان معتبر ہے خاتمہ پر۔ ممکن ہے کہ عمر بھر کوئی کافر رہے اور مرے ایمان پر۔ یا عمر بھر مومن رہے اور مرے کفر پر۔ اب بتاؤ کہ عین روح قبض ہوتے وقت اُن لوگوں کا قلب اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر مطمئن تھا یا نہیں۔ اور تم کو اس کی خبر ہے۔ تم کو اس کا علم ہے۔ تم وہاں اس وقت موجود تھے تم کو علم ماکان وما یکون گزشتہ و آیندہ ہے۔ یا ہم نے تم کو بتایا یا ہمارے رسول نے تم کو بتایا۔ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو سب سے بڑی دلیل قرآن ہے۔ اس میں دکھلاؤ۔ قایم کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھاؤ۔ اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ؕ

دو کروڑ شیعوں کے پشت پنا ہو شیعوں کو چھوڑ و اگر غیرت ہی تو اماموں کی خبر لو۔ انکا علم غیب انکا علم گذشتہ و آئندہ ان کی عظمت یہاں تک کہ ان کا ایمان قرآن سے باطل ہو رہا ہی۔ انھیں آیات سے جواب دو۔ تم جس طرح معانی ڈھونڈتے ہو اگر ایسی تفسیر ہم جائز کر دیں تو ہزار اونٹ بھی اس تفسیر کو نہ اٹھا سکیں۔ مقبول احمد تم نے اس بات کے لیے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہی۔ ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہمارے سامنے تمھارا مکر نہیں چل سکتا۔ واللہ خیر الماکرین۔ تو نے اس جملہ کو اس خباثت سے لکھا ہی جس خباثت سے بنی اسرائیل آل یعقوب اپنی کتاب کو ظاہر کرتے تھے۔ یعنے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے تو ایسا کرتا ہی۔ تم سب ایسا کرتے ہو۔ تم نے سمجھ لیا کہ اس آیت سے علم ماکان و مایکون کا دعویٰ باطل ہوتا ہی۔ تو تو نے۔ اس بات کے لئے لکھدیا۔ تاکہ جاہل سمجھ جائیں کہ علم غیب جس کو چاہتا ہی دیدیتا ہی۔ اور پھر کہدو کہ ہم کو اللہ نے چاہا اور منتخب کر لیا۔ اور علم غیب دیدیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ؂

اے جاہلو غور کرو۔ ہمارا معجزہ دیکھو ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے اوپر نہ آل رسول ہی نے حملہ کیا نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا ترجمہ میں جیسی تحریف کی ہی وہ تمھارے سامنے ہے تفسیر اس کی صرف اس قدر ہی کہ اللہ پاک دوسروں سے علم غیب کو باطل قرار دیتا ہی اور اس طرح فرماتا ہی۔ کہ خدا کی یہ شان نہیں ہی کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کر دے۔ پھر اپنی عام عادت و علم و قدرت کے مطابق فرماتا ہی کہ اور رسول سے جو تم کبھی کبھی علم غیب کی باتیں سنتے ہو۔ یہ ہمارا انتخاب ہی۔ ہلدی کی ایک گرہ بیچانے سے جو ہا پنساری نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہزار باتیں معلوم ہونے سے کوئی رسول عالم الغیب نہیں ہو جاتا۔ پھر اس کے بعد کمال بلاغت سے فرماتے ہیں کہ اب اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی وحدانیت پر اور حی و قیوم دانا

دوسرے علوم سے خبر نہ تھی۔ اے........ قوم تو ہم کو جھٹلاتی ہو۔ ہمارے قرآن
کو جھٹلاتی ہو۔ تجکو نہ ہمارا خوف ہو۔ نہ دُنیا کی شرم۔ تو اس کے جواب میں کہتی ہو
کہ عثمان کی جورو۔ عمر کا غلام مسلمان نہیں ہوئے ÷
اِسی قرآن فہمی اور قرآن دانی پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہو۔ ڈرو اور شرماؤ۔ اگر تم
کو عربی نہیں آتی عربیت سے واسطہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو لو۔ اور اگر
کوئی آیت تمھارے اور اس کے حملہ دست برد سے بچگئی ہو ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ ابصارھم غشاوہ
یھدی ولیضل۔ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء۔ احمقو
غور کرو۔ ابوطالب نے اسلام قبول نہیں کیا تو رسول نے کیا کر لیا علی نے کیا کر لیا۔
پھر اُن پر کیا الزام ہو نابکار قوم احسان کا بدلہ ہو احسان۔ جیسی عزت جیسی
دولت جیسا اطمینان تم کو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں حاصل تھا پھر اس کی شکایت
ناشکری نہیں تو اور کیا ہو ÷
حالانکہ ہم کہہ چکے ہیں وَلَئِن کفرتم ان عذابی لشدید ۱۲ ÷

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۸۔

آیہ وما کان اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۵ ÷
ترجمہ اور خدا کی یہ شان نہیں ہو کہ وہ تم کو غیب کی باتوں
سے آگاہ کر دے۔ لیکن خدائے تعالےٰ اپنے رسولوں میں
سے جس کو چاہتا ہو اس بات کے لیے منتخب کر لیتا ہو۔ پس تم اللہ پر اور اُس کے
رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان لاوگے اور پرہیزگاری برتوگے تو تمھارے لیے
بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲ ÷

اقول مقبول احمد تم تو۔ من وما میں بھی تمیز نہیں رکھتے۔ تم کیا کرو جب تمھارے
اُستاد ہی تمیز نہ کرتے ہوں۔ ایسے ہی نالائق شاگرد سے اُستاد پر
گالی پڑتی ہے ۱۲ ÷

کہ تم کہتے ہو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور تمامی صحاب رسول کو قایم مہدی اپنے معجزہ سے زندہ کرکے انواع واقسام کے عذاب دینگے قید کرینگے پھر قتل کردینگے قتل و سُولی سے بقول تمھارے آدمی مرتا نہیں[1]۔ اس لیے ضرور ہوا کہ تمھارے قتل کرنے کے بعد بھی پھر وہ زندہ ہوں اور اپنی موت پہ آپ مریں۔ مگر تم ایسا کہتے نہیں۔ اب تک ایسا کہا نہیں مطلب یہ ہو کہ اب پھر قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناو۔ اگر بنا سکو مگر دشواری یہ ہو کہ کتب معتبرہ چھپ چکے ہیں علمائے ربانیین کے ہاتھ میں ہیں وہ اس کو دیکھ اور سمجھ چکے ہیں اب تم اس میں الحاق نہیں کرسکتے۔ پھر آل رسول کی تعلیم یوں شروع کرتے ہیں کہ اِس جھوٹ اور افترا اور بکواس سے کیا فائدہ۔ اِس زندہ کرنے اور مارنے سے کیا حاصل۔ ہمارا تو قطعی فیصلہ یہ ہو کہ بس جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہوگیا یہان سوچو اور غور کرو۔ ہم نے کوئی فہرست تم کو دیدی کہ فلان فلان جہنم میں جائیں گے۔ فلان جہنم سے نہ بچایا جائے گا۔ فلان فلان جنت میں جائیں گے۔ ہمارے پیغمبر نے دس آدمیوں کے نام بتائے کہ وہ جنتی ہیں مگر تم ان کو اور اُن راویوں کو جھوٹا کہتے ہو۔ جھوٹ اور سچ کا فیصلہ تو قیامت کے روز ہم کریں گے جو فیصلہ کا دن مقرر ہو۔ اور اسی دن کا فیصلہ معتبر ہو۔ ہان بقول تمھارے یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا تمھارے دشمنوں کی شان میں اور کیوں نہیں سچ آنچا لیکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ اگر یہ دعوی تمھارا سچ ہو تب تو یہ مطلب نکلتا ہو کہ اللہ پاک کو یہ منظور ہو کہ خلفائے ثلثہ جنکے ایمان اور اعمال صالحہ میں کوئی شبہہ نہیں ہو۔ تقوی اور پرہیزگاری میں اُن کی شک نہیں ہو صرف خلافت لی تھی اور نیک نیتی سے لی تھی اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے لی تھی مگر چونکہ وہ علی کا حق دنیاوی تھا اس کے لیے ضرور ہو کہ وہ دُنیا ہی میں قصاص دیکر پاک ہوجائیں اور پھر قیامت میں ہمارے فیصلہ عام کے مطابق یعنے جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا

[1] حاشیہ ... [illegible]

وبینا قادر و توانا مانکر اور رسول کی رسالت اور برگزیدگی پر۔ اور یہ کہ اس کو مطلق علم گذشتہ و آئندہ کا نہیں ہوتا۔

پھر فرماتے ہیں اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری برتو گے۔ پرہیزگاری عام ہے۔ یہاں خصوصیت سے یہ پرہیزگاری داخل ہے کہ دوسروں میں علم غیب کا یقین نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو گے ڈرتے رہو گے تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۹۔

آیہ کُلُّ نفس۔ ترجمہ مقبول احمد ص۱۱۷ و حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور قیامت کے دن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے۔

پس جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ وہ تو یقیناً کامیاب ہوگیا۔ اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹی ہے ۱۲۔

تفسیر۔ اے آل رسول تم ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت تمھارے حملے سے بھی بچ گئی اور مقبول احمد کے حاشیہ سے بھی۔

اے آل رسول اپنی جہالت دیکھو۔ کیا تم کو قرآن کا اتنا بھی علم نہیں کہ تم اس کا مطلب سمجھ سکتے۔ بے شک تم نے نہیں سمجھا۔ سمجھتے تو بغیر کتر بیونت کے کب رہتے۔ سنو اور غور کرو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔

اس آیت سے مسئلہ رجعت باطل ہوتا ہے۔ جھوٹا قرار پاتا ہے۔ اگر تم کو علم ہے تو سمجھو نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ سنو دنیا میں قصاص ہو جانے سزا پا جانے کے بعد پھر آخرت میں اس کے بابت عذاب نہیں ہوتا۔ ورنہ عدل نہ رہے گا۔ پس فرماتے ہیں کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ موت کے بعد قیامت کے دن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دیے جائینگے۔ سمجھو کہ اجر میں عذاب ثواب سزا۔ جزا۔ دونوں داخل ہیں۔ مسئلہ رجعت کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے۔

تیری ذات پاک ہی پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے ۱۲ +

جزو چہارم سورۂ نساء

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۱ - آیہ "و آتوا الیتمٰی" ۱۲ +
اور یتیموں کو اُن کے مال دیدو - اور بُرے کو اچھے سے نہ بدلو - اور اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کے مال نہ کھا جاؤ بلا شک یہ بڑا گناہ ہی

تفسیر آیت کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا آل رسول کی تعلیم میں سارا قرآن ہی انہیں کی شان میں سارا قرآن اترا ہے اس لیے پوچھتے ہیں کہ اے آل رسول یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں تمہارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں +

سنو ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی فاطمہؓ تھی - یتیم بھی تھی ؟ اس کے باپ کا مال تھا اے علیؓ اس میں تمہارا حصہ نہ تھا - اگر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے یتیم فاطمہؓ کا حق نہیں دیا تو وہ تو بقول تمہارے ظالم تھے - کافر تھے - غاصب تھے - منافق تھے - مگر جب تم کو ہم نے خلافت دی - تو تم نے یتیم فاطمہ کا حق اُس کے یتیم لڑکوں یتیم لڑکیوں کو کب دیا - تمام شیعوں سے پوچھا جاتا ہی - آخر زینب و کلثوم و حسنؓ و حسینؓ مظلوم غریب و محروم فاطمہؓ کے یتیم تھے خلافت ملنے پر - قدرت پانے پر وہ علیؓ نے کیوں نہیں دیا - دیا تو ثابت کرو - اب قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناؤ - اگر بنا سکتے ہو - کتنے سہام پر تقسیم کیا تھا - اور کتنا کتنا ایک ایک وارث کو دیا تھا نہیں دیا تو نافرمان ہوئے یا نہیں قرآن کی مخالفت کی یا نہیں +

احمقو یہ جواب دیدو کہ اب ضرورت تقسیم نہیں رہی کیونکہ گھر میں دولت آگئی مگر اس سے تو خلفائے ثلثہ کی افضلیت ثابت ہوئی جاتی ہی کہ وہ خلافت میں اہل تھے اچھا حسن و حسین و زینب و کلثوم کو نہیں دیا تو ساری دولت تمہارے گھر میں تھی اور اسکا کوئی انتظام حسب سیرت شیخین نہیں تھا - جانے دو - عباس یا آل عباس کا حق جو

سلہ دیکھو مقدمہ صلا ملا اور صلا ۱۳ ملا ۱۲۶ +

اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہو گیا۔ بس اَب تم چاہے لعنت کرو چاہے عذاب دو چاہے قید کرو چاہے سولی دو کامیاب ہونگے۔ پھر آل رسول سے فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹی ہی ۱۲ ؎

مجزو چہارم سورۂ آل عمران

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۱۸ آیہ وَلِلّٰہِ ؎
ترجمہ۔ اور کل آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لیے ہی اور اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہی ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا ۱۲ ؎

آل رسول جو مشیت کے منکر ہیں۔ اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہیں رہتے شکایت بیجا کیا کرتے ہیں ظالم و غاصب کہا کرتے ہیں وہ سمجھیں کہ کل آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا کے لیے ہے جس میں علی و ائمہ شریک نہیں۔ حصہ دار نہیں۔ حق دار نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہی۔ ابُو بکر و عمرؓ و عثمان کو خلافت دی تو اپنی قدرت سے علی کو محروم کیا تو اپنی قدرت سے اے جاہلو ہماری قدرت کا مشیت کا کب تک انکار کرو گے۔ کیا جو کچھ ہوا وہ اس کی قدرت اور مشیت کے بغیر ہوا اور اللہ کی مشیت و قدرت کا منکر کافر ہوتا ہی ؎

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۸ ؎

ترجمہ۔ ای ہمارے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تیری ذات پاک ہی پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے ۱۲ ؎

اِس آیت سے آل رسول کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً تعلیم فرماتے ہیں کہ جب زمین سے آسمان تک اللہ نے کسی چیز کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تو ابُو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت میں وہ کیوں فضول کرتا فضولی بنتا پھر کہلاتے ہیں کہ ای اللہ

تفسیر | اِس آیت میں اللہ پاک اُبوبکرؓ و عُمرؓ و عثمانؓ کی برأت فرماتا ہی۔ اگر حسنین و زینب و کلثوم کا مال اُنھون نے ان کو نہیں دیا تو اس آیت کی تعمیل حکم میں نہیں دیا۔ یا حیلہ شرعی سے محفوظ رہے۔ ابوبکر و عمر کے زمانہ خلافت میں یہ تیتیم معصوم بچے نابالغ تھے عثمان نے سفیہ سمجھکر روکا رشد نہ پاکر نہیں دیا۔ مگر علی کی خلافت میں تو ان کی عمر ۳۵ اور ۴۰ برس کے درمیان تھی۔ پس علی کی برأت کے لیے کوئی عذر وحیلہ شرعی بھی باقی نہیں رہتا اور اگر کھو کہ علی نے انکا حق ان کو دیا تھا تو اللہ فرماتا ہی کہ مال دیتے وقت اس کا گواہ بھی کر لو۔ پھر گواہ پیش کرو اگر سچے ہو اور جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۳۔ آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ۔

ترجمہ مقبول۔ بلاشک جو ظلم سے تیمیوں کا مال کھاجاتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ۱۲۔

تفسیر | اُبوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے اگر تیمیوں کا مال کھایا تھا۔ اور حیلہ شرعی بھی ان کو اس عذاب سے نہیں بچاتا تو یہی۔ بقول تمھارے وہ غاصب و ظالم و کافر و منافق تھے۔ مگر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ علیؓ بھی تیمیان فاطمہؓ اور تیمیان آل عباس کا حق نہ دیکر اسی عتاب اور عذاب میں داخل ہوتے ہیں ۱۲۔

ترجمہ مقبول احمد ص۱۲۳۔

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اس کا آدھا ہی ۱۲۔

تفسیر | اس آیت محکم فرائض الٰہی سے مال رسول میں سے حضرت فاطمہ کا صرف نصف حصہ ہوتا ہی۔ باقی عصبات اور ماں باپ کو ملیگا۔ چونکہ ماں باپ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زندہ نہ تھے اِس لیے عصبات پائیں گے۔ عصبات تین چچا یا چچا کی اولاد۔ پھر دادا یا دادا کی اولاد داخل ہو گی۔ مگر چچا کے پوتے ہوتے

غصب ہوا تھا۔ اس کو تم نے کس قدر حصہ دیا۔ دیا تو کب نہیں دیا تو نافرمان ہوئے یا نہیں جاہلو سنو۔ فاطمہ کا نصف تھا اور باقی نصف آل عباس کا۔ پھر قرآن کا معجزہ دیکھو آگے چلکر فرماتے ہیں اپنے مال کے ساتھ ملاکر اُن کے مال کو نہ کھا جاؤ جب تقسیم ہی نہیں کیا تو علی نے انکا مال مِلا کر کھایا یا نہیں۔ اور اس میں نافرمانی ہوئی یا نہیں عصمت کے معانی بنایا کرو۔ یہ تو ایسا گناہ ہے کہ جس کو حق العباد بھی کہتے ہیں۔ اور آل عباس کے ساتھ جیسی بُرائی آخر میں تم نے کی اُس کے لحاظ سے تو تم کو امید ہی نہ رکھنا چاہیے کہ وہ معاف کرے گا۔ اس کے بعد اپنی عادت کے مطابق اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ بلاشک یہ بڑا گناہ ہے ۱۲ ؎

جزو چہارم سورہ نساء

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۱۔ مقبول کا ضمیمہ بھی دیکھو ؎

ترجمہ۔ اے لوگو تم اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک متنفس سے پیدا کیا ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت آل رسول کی تحریف سے بچ گئی اور مقبول احمد کے حملہ سے بھی۔ اس آیت سے آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ تم کب تک غصہ و نسب بنی اسرائیل کی طرح کرتے رہو گے نسب کا غرور لغو محض ہے۔ ہم نے تو تم سب آدمیوں کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اب بھی غرور کرنا خدا سے لڑنا ہے یا نہیں۔ آل رسول میں سے تلاش کرو کہ اِس غرور میں کتنے مبتلا ہیں اور پھر اُن کو معصوم کہو۔ باوجودیکہ وہ قرآن کی مخالفت کرتے رہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۲۔ آیہ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى الخ و حاشیہ نمبر ۵ ؎

ترجمہ مقبول ملخصاً۔ پھر اگر یتیموں میں کافی سمجھ دیکھو تو ان کے مال اُنکے حوالے کردو پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بھی کرلو۔ اور خدا حساب لینے کے لیے کافی ہے ۱۲ ؎

تفسیر اجی عامہ کو جانے دو۔ صحابہ کو چھوڑو۔ ہم کو غیروں سے کیا شکایت بقول تمھارے وہ تو جاہل اور منافق تھے۔ جب اے آل رسول تم ہی ہمارا کلام نہیں سمجھتے ہمارا قرآن نہیں جانتے۔ قرآن کے مطلب کو آل یعقوب بنی اسرائیل کی طرح چھپاتے ہو۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ الی اجل مسمے۔ کے الفاظ کو قرآن سے کس نے نکالا نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ ہاں مہدی علیہ السلام کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ ✤

اے آل رسول۔ ہم کو اب خود حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایک ایرانی النسل عجمی۔ اے جاہل مقبول احمد۔ یہ ترجمہ تجکو ہمارے پیغمبر نے کہاں بتایا۔ عرب کے کس محاورہ اور لغت میں یہ آیا ہے۔ قرآن میں کس جگہ متعہ کا ذکر آیا ہے۔ یا تجکو آل رسول نے یہ ترجمہ اور یہ تفسیر بتلائی۔ اُستاد اور شاگرد دونیہ اللہ کی سنوارا اسی عربیت اور اسی قرآن دانی پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ اے لائق آل رسول دیکھو تمھارے جھوٹ میں کتنی علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں ✤

۱۔ ۹ آیتوں سے برابر نکاح کا بیان اور اس کے احکام تفصیلی درج کیے گئے ہیں۔ جس سے قرآن کا محکم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر متعہ کا بیان مفصل کس آیت میں ہے ✤

۲۔ قرآن میں تم کوئی مثال ایسی پیش کرسکو گے کہ جس میں ایک نیا حکم نیا قانون علیحدہ لفظ فما سے اِس طرح شروع کیا گیا ہو کہ اس کا تعلق اور ربط احکام ماقبل سے کچھ نہ ہو ✤

۳۔ الفاظ "جن سے" تم نے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہے "متعہ" کا ترجمہ اُن

چچا کی اولاد محروم رہتی ہو اور چونکہ عباس چچا تھے۔ اور علی چچا کے بیٹے۔ پس عباس وارث ہوں گے نہ علی ۔

جزو چہارم سورۂ نساء رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول صہ ۱۲۵ ۔ آیہ وَمَن یَعصِ اللہ
ترجمہ مقبول ۔ اور جو خدا کی ... یں سے کے رسول کی نافرمانی کریگا ۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کریگا ۔ اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کریگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا ۔

تفسیر

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گزشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

حقوق و فرائض کا بیان کر کے اسے سلسلہ میں فرماتے ہیں جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا ۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کریگا ۔ اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ۔ اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا پھر اس میں چاہے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ داخل ہوں چاہے علی اور حسن ۔ چاہے زید ۔ عمر ۔ بکر ۔ خالد کیونکہ حسنؑ نے بھی باپ کا ترکہ بھائیوں پر تقسیم نہیں کیا ۔ اور نہ حسینؑ کے جانشینوں نے ۱۲ ۔

جزو پنجم سورۂ نساء

آیہ فَمَا استَمتَعتُم ترجمہ مقبول صہ ۱۲۹ و حاشیہ نمبر ۲ ۔
ترجمہ مقبول ۔ پھر ان میں سے جس سے متعہ کرو تو مقرر کیا ہوا مہر ان کو دیدو ۱۲ ۔

حاشیہ نمبر ۴ ۔ یہ کافی کی حدیث بروایت صادق منقول ہو کہ یہ آیت یوں اتری تھی ۔ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۔ تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقر بھی یوں ہی پڑھا کرتے تھے ۔ اور عامہ یعنے سنیوں کے یہاں بھی صحابہ کے ایک گروہ سے یوں ہی مروی ہو ۱۲ ۔

روزانہ بلکہ دن و رات میں بوقت شہوت متعدد مرتبہ متعہ کیا ہو اور اُن سے اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اگر وہ باہم متعہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ حلال ہے یا نہیں۔ ہے تو کیوں اور کہاں سے۔ نہیں ہے تو کیوں۔ اور کہاں سے ؟

۱۴۔ قرآن میں کہیں حکم ہے کہ ممتوعہ عورت سے اگر جماع نہ کی جائے تمتع نہ حاصل کیا جائے۔ تو کس قدر مہر دینا چاہیئے۔ اور اگر تمتع حاصل کر لیا جاے تو کتنا ؟

۱۵۔ بعد نکاح شرعی عورت منکوحہ سے تمتع کرنے نہ کرنے کے بیان کے لیئے کوئی لغت فصیح عرب اور زبان قریش اور زبان بنی ہاشم بلکہ زبان علی ابن ابیطالب میں ایسی موجود ہے جس کے لانے پر قرآن کی فصاحت میں کوئی نقص پیدا نہ ہوتا ہو۔

۱۶۔ وہ ممتوعہ لونڈی میں داخل ہے وہ فروخت ہوسکتی ہے۔ ہبہ ہوسکتی ہے منتقل ہوسکتی ہے۔ دوسروں پر مثل لونڈیوں کے حلال ہوسکتی ہے حلال کر دی سکتی ہے۔

۱۷۔ ایک لفظ کے ترجمہ میں بجائے "انسے ملکے" "عقبے" کا لانا تحریف قرآن ہے یا نہیں ؟

۱۸۔ اے آل رسول اُستاد۔ اور مقبول احمد شاگرد دونوں ملکر بتاؤ کہ لفظ "بہ" کا ترجمہ تمنے کیا کیا۔ کیا بتایا ؟

۱۹۔ اے آل رسول بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ کہاں گیا۔ شاگرد و اُستاد ملکر بتاؤ ؟

۲۰۔ اے مقبول احمد اپنے استادوں کو ملاکر ان کی مدد سے بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ تم نے بالقصد ترک نہیں کیا ؟

۲۱۔ یا کہدو کہ تم سے سہواً ترک ہوا یا نالائقی سے ترک ہوا ؟

۲۲۔ اچھا اگر سہواً اور صرف غلطی سے ترک ہوا ہے۔ تو اب بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ کیا کرتے ہو۔ اور اس ضمیر کو کدھر لیجاتے ہو ؟

۲۳۔ جو چیز حلال ہوتی ہے وہ دونوں کے لیے ہوتی ہے۔ ہندوستان بھر میں کون کون صاحب ہیں۔ جو اپنی بہن۔ ماں۔ بیٹی۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ پوتی۔ نواسی سگی

اُن سے ہے ۱۲ *

۴۔ بتاؤ ممتوعہ زوجہ کہلاتی ہی *

۵۔ بتاؤ ممتوعہ تمھاری میراث پاتی ہی *

۶۔ بتاؤ ممتوعہ کے تم وارث ہوتے ہو *

۷۔ بتاؤ متعہ میں احصان ہوتا ہی *

۸۔ بتاؤ مسافحین اور متخذین اخدان کا اطلاق اس پر ہوتا ہی یا نہیں *

۹۔ بتاؤ متعہ میں گواہ اور وکیل اور شہرت اور اعلان شرط ہی یا نہیں *

۱۰۔ بتاؤ کہ ہندوستان بھر میں یا ایران بھر میں یا کاظمین وکربلا ونجف وسامرہ میں کہیں ایسا رجسٹر ایسی کتاب موجود ہی جس میں متعہ کرنے والے مرد اور متعہ کرنے والی عورت اور اس متعہ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی یا ہو۔ اِس کے نسب کا حال لکھا جاتا ہی۔ خواہ گورنمنٹ برٹش۔ خواہ گورنمنٹ ایران۔ خواہ گورنمنٹ ٹرکی۔ خواہ گورنمنٹ رام پور کی طرف سے یا قوم یا قوم کے قبلہ وکعبہ کی طرف سے *

۱۱۔ بتاؤ گورنمنٹ کے طرف سے ایسی کتاب یا ایسا رجسٹر رکھنے کا حکم کسی قانون میں ہی۔ اور اس قانون کا نام کیا ہی *

۱۲۔ بتاؤ متعہ کے وقت عورت سے مرد کو اپنا نام بتانا اپنے باپ دادا کا نام بتانا قوم اور قبیلہ کا نام بتانا۔ ملک اور شہر اور ضلع اور قصبہ اور محلہ کا نام بتانا فرض ہے۔ فرض ہی تو کس کتاب معتبر فقہ امامیہ میں یا کتب اربعہ مجرد حدیث میں سے کس کتاب میں درج ہی *

۱۳۔ کربلائے معلےٰ اور نجف اشرف اور کاظمین اور سامرہ میں جب ایسی لڑکی پیدا ہو جائے جس نے وہاں جاکر بلا درج رجسٹر کرائے ہوئے بغیر اپنا اور اپنے باپ دادا قوم و قبیلہ۔ ملک و شہر کا نام بتائے ہوئے وہاں کی مختلف عورتوں سے بلکہ

خواہشوں کے پابند ہیں وہ تو چاہتے ہیں کہ تم پورے منحرف ہو جاؤ ۱۲ +

اقول۔ بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ ناظرین اگر اللہ کے بیان مسلسل اور متصل کا لطف آپکو آتا ہو۔ تو اس آیت کی مطلب پر غور کیجئے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کی چڑھائی ہوئی ہے نہ مقبول احمد کی۔ دو چار رکوع برابر معہ ترجمہ مقبول پڑھلو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ابھی تک نکاح اور اس کے متعلقات اور اس کے احکام کا بیان ہے اسی سلسلہ میں اللہ فرماتا ہے۔ کہ اللہ تو چاہتا ہے کہ تمھاری طرف متوجہ رہے۔ تم پر مہر کی نظر رکھے۔ مگر جو لوگ شہوات کے پابند ہیں۔ زنا کے لیے بے چین ہیں۔ پھر شامت اعمال سے دین میں بھی دخل دیتے ہیں۔ قرآن سے حلت تلاش کرتے ہیں۔ وہی لوگ فما استمتعتم سے حکم متعہ نکالتے ہیں کہ تم زنا کی طرف میل عظیم کرو۔ ہماری طرف سے منحرف ہو جاؤ +

اے مقبول احمد تیرا جواب تو علمائے ربانیین دیں گے۔ مگر ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہوات کا ترجمہ تو نے شہوات ہی کیوں نہیں رکھدیا۔ اب ہندوستان میں یہ سمجھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ خواہشوں میں شہوت بھی داخل ہے۔ مگر ایک خاص خواہش کا نام اُردو میں شہوت ہے۔ تو نے عمداً ترجمہ بدلا کیونکہ شہوات کے پابندوں کی برائی سے متعہ ضرور حرام ہوتا ہے۔

اے جاہل دیکھ علمائے ربانیین کا سینہ کس قدر کشادہ ہوتا ہے کہ دشمن کے دل کی بات نکال لاتے ہیں +

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۲۔ آیہ واعبدوا اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۳۔ و حاشیہ نمبر ا

ترجمہ مقبول۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو +

حاشیہ پر تفسیر عیاشی سے بروایت امام باقر و امام جعفر صادق منقول ہے والدین

سوتیلی حقیقی یا علاتی یا اخیافی عورتوں سے متعہ کرنے کے۔ مہر اور اُجرت پر راضی ہیں اجازت دیتے ہیں۔ اپنے اور اپنے باپ دادا کا نام قوم اور قبیلہ ملک اور ضلع اور قصبہ اور موضع اور محلہ اور مکان کے نمبر سے اطلاع دیں*

اپنی طرف سے اتنا اور اطمینان دلاتا ہوں کہ میں پڑھا لکھا بھی ہوں۔ بوڑھا بھی نہیں ہوں۔ کھاتا۔ پیتا خوش ہوں۔ کثیر آمدنی بیچ بچا کر دی ہوئی مکانات کا مالک بھی ہوں۔ بہت سیر چشم اور فیاض بھی ہوں۔ مکان بھی بہت بڑا ہے۔ مکان میں بیس۲۰ کمرے ہیں۔ آٹھ پائخانہ ہیں چار۴ غسلخانہ ہیں قطعات علیحدہ ہیں ہر ایک کو ایک کمرہ جداگانہ دیسکتا ہوں غرض کہ دامادی کے لیے جن جن چیزوں کو لوگ دیکھتے ہیں۔ وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے مجکو حاصل ہیں*

ناظرین۔ اس سے زیادہ میں لکھنا پسند نہیں کرتا۔ اس بحث کا جواب علمائے باتمکین و راسخون فی العلم دینگے۔ ہکو صرف قرآن کی تفسیر لکھنا ہے بیدہ سن لیجئے*

اس لفظ کا ترجمہ اور صحیح تفسیر تو یہ ہے کہ جب تم کسی عورت سے بطور جائز نکاح کرو تمام عیوب شرعی سے پاک اور تمام قواعد و شرائط کی پابندی کے ساتھ اور جب تم اُس نکاح کی بدولت اور اُس نکاح کے ذائقہ سے اُن عورتوں سے تمتع حاصل کر چکو یعنے خلوت صحیحہ (جو تمام موانعات شرعی و عرفی و حکمی سے فارغ ہو) تو تم اس کا پورا مقرر کیا ہوا مہر اُن کو دیدو۔ یہ کا ترجمہ تمنے دیکھا اتنا بڑا ترجمہ ہے۔ زانی۔ بدکار۔ حرام کار۔ بے دین۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ لوگوں نے شہوت رانی کے لیے اللہ کے قرآن کو کھلونا بنایا۔ اور اس کے معجزہ سے غافل ہے۔ ذیل کی آیت سے اِس بدمعاشی کی قلعی کھلی جاتی ہے*

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۰۔ آیہ واللہ یرید۔ سورہ نساء بیان نکاح۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرلے۔ اور جو لوگ

ہم کو مبالغہ و اہتمام ہی۔ پس انہیں سے خطاب بھی ہی۔ کہ اے آل رسول تم کو جھوٹ بولتے شرم بھی نہیں آتی۔ اگر تم کو ہمارا ڈر نہیں ہی۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی اگر تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمدؐ کا ترجمہ ہی دیکھتے۔ کہ والدین سے مراد ماں باپ۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ محمدؐ اور علیؑ میں سے کس کو تم باپ کہتے ہو اور کس کو ماں۔ عقل مند شیعو۔ اب تم سے خطاب ہی اپنے اماموں کا جہل دیکھو۔ دین کی۔ معرفت کی۔ دُنیا کی ان کو عقل کیا ہو گی۔ ان کو تو والدین کے معنی بھی نہیں معلوم جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ بولتا ہی۔ جانتا ہی۔ مقبول احمدؐ نے بھی اِس کا ترجمہ ماں باپ لکھا ہی ۝

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۳۳۔ آیہ "والذین ینفقون" ۝

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے صرف کرتے ہیں۔ الخ۔ ۱۲ ۝

تفسیر۔ اِس آیت سے علی کا چار درہم ایک کو دن میں ایک کو رات میں ایک کو تنہائی میں ایک کو مجمع میں خرچ کرنا دیکھو۔ دن کو سائل آیا تو اُس سے کہہ دیا کہ رات کو آنا۔ رات کو سائل آیا تو اس سے کہا دن کو آنا مجمع میں ایک سائل آیا۔ تو اس سے کہا تنہائی میں آنا۔ تنہائی میں ایک سائل آیا تو اس سے کہہ کہ مجمع میں آنا ۝

اور یہ سب متعلق بہ ریا اور دکھلاوے کے تھا۔ پیغمبر کو تو سنا ہی دیا کہ میں نے ایسا کیا۔ دیکھو قرآن کا معجزہ آل رسول نے اس پر کچھ زہر نہیں اگلا۔ نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا پھر اس آیت کے مصداق میں علی کو داخل ہونا دیکھو پھر آخر میں عتاب اور فیصلہ سنو کہ ایسا مکار۔ ریائی آدمی۔ نہ تو خدا پر ایمان رکھتا ہی نہ قیامت پر اور جس کا رفیق شیطان ہی اور وہ کیا ہی بُرا رفیق ہی ۱۲ ۝

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۴ آیہ فامسحوا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۵۔
ترجمہ مقبول۔ تیمم میں۔ پھر اپنے چہروں کے بعض حصوں کا

سے مراد محمد و علی ہیں ۱۲ ؎

تفسیر - اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے تمام شیعوں کو خصوصًا اور تمام مسلمانوں کو عمومًا تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو - اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ کرو - بلاغت قرآن کی دیکھو - چیز فرمایا شخص نہیں فرمایا - شخص میں چیز داخل نہیں ہوتی - اور چیز میں شخص داخل ہو جاتا ہے - عبادت کا لفظ عام ہے - دیکھو مقبول احمد نے بھی ترجمہ اُردو عام فہم میں عبادت ہی رکھدیا ہے - پس عبادت کے مفہوم میں وہ تمام چیزیں تمام باتیں داخل ہو جائیں گی جو دُنیا کی قومیں اپنی اپنی عبادت میں استعمال کرتے ہیں مثلاً :-

تعظیم کو جھکنا	زمین پر سر رکھنا	طواف کرنا	کھانا رکھنا	پانی رکھنا
روشنی رکھنا	باجہ بجانا	گانا	ناچنا	نقل کرنا
علم رکھنا	تعزیہ رکھنا	دُلدُل بنانا	جھنڈا کھڑا کرنا	مسعود غازی یا
محی الدین جیلانی کا	یا کسی اور بزرگ کا	ذبح کرنا	نام رکھنا -	کسیکی بہت کچھ عبد کیسا نام رکھنا
مثلاً عبد الحسن	عبد الحسین	عبد الباقر	وغیرہ	وغیرہ
حی قیوم	قادر توانا	حاضر ناظر	ناصر یاور	محیی ممیت
نافع ضار	معطی مانع	معز مذل	ہادی مضل	خالق رازق

سمیع بصیر صفات باری تعالیٰ واجب الوجود کو کسی دوسرے شخص پر یقین رکھنا - اعتقاد رکھنا - زبان سے کہنا - دل سے حرکات و اعمال کرنا سب شرک فی العبادت ہے - اللہ پاک اس سے منع فرماتا ہے - عبادت کے حکم اور شرک کی ممانعت کے بعد حکم دیا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو - باقر و جعفر کہتے ہیں کہ ماں باپ سے مراد محمد و علی - چونکہ سارا قرآن آل رسول کی شان میں اُترا ہے - اور چونکہ سب سے زیادہ ہمکو وہی پیارے ہیں اس لیے سب سے زیادہ انھیں کی تعلیم میں بھی

الیٰ اَجَلٍ مسمّٰی- لانے سے جتنی فصاحت بگڑتی ہی-کیا اِس سے زیادہ یہاں عیب پیدا ہوتا-کفی اللہ المومنین القتال لِعَلّیٍ زیادہ کرنے سے فصاحت کا جیسا ستیاناس ہوتا ہی-کیا یہاں- الی المرافق اس سے بھی زیادہ بد نما ہوتا-تم جو ہمیشہ اور ہر جگہ یہ کیوں ہوا- وہ کیون ہوا- یہ ہوتا تو اچھا ہوتا- وہ نہ ہوتا تو اچھا ہوتا-کہنے کے عادی ہو یہاں اِس عادت کے مطابق کچھ کہو ٭

سنو ہم ضمیمہ نہ لکھینگے ہم امیدوار نہ بنائینگے-ہم مکار نہیں-ہم منافق نہیں ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں اور بر ملا کہتے ہیں قرآن کی شہادت سے کہتے ہیں- اللہ کی زبان سے کہتے ہیں- اگر تم اللہ کی زبان پہچانتے ہو تو سمجھو گے ٭

آیہ وضو کی تفسیر شاید ہم لکھیں یا نہ لکھیں اِس لیے یہیں سن لو- اور ہم جب وہاں پہونچینگے- تو ایک نئی شان قرآن کی دکھلائیں گے ٭

چہرہ منھ اتنا مختصر عضو ہی جس کے مختلف اجزا نہیں ہیں- جاہل سے جاہل جنگلی بھی اُس کو سمجھتا تھا- اس لیے ہم کو وہاں قید مقرر کرنے اور حد لگانے کی ضرورت نہیں تھی ؛ ٭

وجوہ (مُنھ) پر ایدی (ہاتھ) عطف ہی- مگر چونکہ ہاتھ میں بہت سے اجزا داخل ہیں شانہ اور گردن بھی داخل ہوتا- اس لیے مرافق کہنیوں کی قید لگا دی- اور اسی طرح پیر میں بھی متعدد حصہ تھے ممکن ہی کہ کوئی رانوں تک دھوتا- اِس لیے ہم نے صرف کعبین تک کے حد مقرر کر دی- اور اس سے ایمان داروں اور علمای ربانین اور راسخون فی العلم کے لیے ہین اشارہ ہی کہ پاؤں اور ہاتھ منھ پر عطف ہی اس کے دھونے کا حکم ہی- اور سر جس کے مسح کا حکم تھا- صرف اس پر حرف (ب) لائے ایمان دار سمجھیں کہ یہ (ب) مسح کی پہچان ہی +

یہاں دیکھ لو- چونکہ تیمم میں صرف ایک ہی حکم مسح کا تھا اس لیے ایدی پر

اور ہاتھ کے بعض حصوں کا مسح کرنا ۱۲ *

اقول مقبول احمد تم آیت کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو۔ "بعض حصوں کا" یہاں چونکہ تم اپنے کسی امام کی حدیث نہیں نقل کرتے۔ تو کیا ہم سمجھیں کہ تم ہی طرف سے ایسا کرتے ہو یا تم کہو گے کہ کسی امام نے تم کو ایسا بتایا ہے۔ ہاں کہو اور ضرور کہو کہ امام نے بتایا ہے۔ کیونکہ ہم کو خود خبر ہے۔ پھر اب امام سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ تمھیں بتاؤ "بعض حصوں کا" یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ تم کہتے ہو کہ حرف (ب) کا یہ ترجمہ ہے۔ نازم برین عقل و دانش۔ بہت اچھا۔ اب بتاؤ کہ وجوہ پر تو۔ ب۔ آیا ہے۔ اس میں تم کو گنجائش نکل آئی۔ لیکن ایدی پر تو (ب) نہیں آیا تو وہاں یہ ترجمہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ جواب دو۔ تم کہو گے کہ وجوہ پر عطف ہے۔ بے شک وجوہ پر عطف ہے لیکن تم کو آیہ وضو۔ یاد ہے۔ تم کو اس کا مطلب معلوم ہے تم اس کے معنے سمجھتے ہو تم اسکی فصاحت اور بلاغت جانتے ہو۔ جان سکتے ہو۔ تم دین و مذہب جانتے ہو۔ اچھا ہم سے سنو تم مقبول احمد کا۔ آیہ وضو صا ۱۷۔ دیکھ لو۔ تم کو معلوم ہوگا کہ وہاں تمھاری حدیث بھی وہ نقل کرتا ہے۔ یعنے تم ہی سے سیکھکر وہ کہتا ہے۔ پس اب اُستاد اور شاگرد دونوں سے سوال ہوتا ہے۔ اے آل رسول۔ اے مقبول احمد۔ عرب کی زبان۔ عرب کے محاورہ فقہائے اسلام علمائے تابعین کے اقوال میں تلاش کرو۔ منھ وجہ کا اطلاق کہاں سے کہاں تک شرعاً و عرفاً ہوا کرتا ہے۔ ہم نے کس جگہ بتایا۔ کہ وضو میں فلاں فلاں حصہ منھ تک دھوؤ۔ اور تیمم میں کس کو کس کو چھوڑ دو۔ اپنی فقہ کی کتابوں کو الٹ ڈالو حدیث کو دیکھو۔ سب نہ ہو سکے تو مقبول احمد کے صرف صفحہ ۱۷۱ کی حدیث دیکھو۔ اور پھر جواب دو۔ آیہ وضو میں بھی۔ ایدی (ہاتھ) وجوہ (مُنھ) پر عطف ہے۔ پھر آیہ وضو میں ہاتھ کو مرافق (کہنیوں) تک دھونے کا کیوں حکم ہوا۔ اور اس میں نہیں۔ کیا ہم اگر الی المرافق کہدیتے فرما دیتے تو کچھ ہماری فصاحت میں فرق آجاتا۔ آیہ متعہ میں

کو ان کی کتاب سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ بتاو بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کو توریت
و انجیل سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم کو قرآن سے بہرہ ملا یا نہیں۔ اب ہم سے
سنو جو معانی قرآن کے تم بتاتے ہو اس سے تم خود گمراہی خریدتے ہو اور تم چاہتے ہو۔
تمہاری غرض یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھی راہ راست سے بھٹک جائیں۔ اگر
تم کو ایمان اور علم اور یقین نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ اچھا جب قائم کے
زمانہ میں پیغمبر اُٹھکر آئیں تو انھیں سے پوچھ لینا ؛

ترجمہ مقبول احمد ۱۴۵ جو لوگ یہودی ہو گئے۔ اُن میں سے بعض خدا کے حکموں
کو ان کے موقعوں سے تبدیل کر دیتے ہیں ۱۲ ؛

اکثر یہود و نصاریٰ آل یعقوب تھے۔ اِس آیت سے یوں تعلیم ہوتی ہے کہ
پیغمبر زادگی کے غرور میں اِس امت کے یہودی اور اس امت کے نصارے قدم
بہ قدم طبقاً عن طبق۔ آل رسول بھی قرآن مجید کے حکموں کو ان کے موقعوں سے
تبدیل کر دیتے ہیں۔ مسلمانو۔ اگر تم کو یقین نہ ہو۔ تو مقبول احمد کا ترجمہ اور آل رسول
کا حاشیہ دیکھ لو۔ سارے قرآن میں یہ تبدیلی تم کو ملے گی۔ ختم آیت پر قرآن کا معجزہ دیکھو
اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب سے اُن پر لعنت
کی اور وہ بہت ہی کم ایمان لائیں گے ۱۲ ؛

پھر فرماتے ہیں۔ اُن پر ایسی ہی لعنت کریں جیسی ہم نے اصحاب سبت پر لعنت
کی تھی اور امر خدا ہو کر رہے گا۔ کس کو معلوم تھا۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ قرآن کی لعنت
پڑ رہی ہے اِس اُمت کے یہود اور اِس امت کے نصارے پر جن کو بڑے بڑے دعوے
قرابت و پیغمبر زادگی ہیں ؛

جزو پنجم سورۂ نساء۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶۔ معہ حاشیہ نمبر ا ؛

ترجمہ مقبول احمد۔ یقیناً اللہ اس کو تو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے اور

(ب) لانے کی ضرورت نہیں ہوئی - وجوہ پر - ب - لائے اور ایدی کو اس پر عطف کر
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مسح کے بیان کے وقت (ب) لائے ہیں چاہے وہ وضو کا حکم ہو
چاہے تیمم کا - اے جاہلو اگر ہم یوں فرماتے - فامسحوا وجوہکم وایدیکم - تو کیا فصاحت سے
گر جانا جیسا بے تکا پن تمہارے الحاق و تصرف سے قرآن میں پیدا ہوتا ہے - کیا اس
سے زیادہ یہاں نقصان ہوتا نہیں بلکہ زیادہ فصیح ہوتا - مگر ہم کو اپنا اعجاز دکھلانا تھا
ہماری مصلحت اس میں مضمر تھی ہم جانتے تھے کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ گمراہ ہو کر قرآن
کے معنے بدلینگے اسلیے ہمنے قرآن ہی میں یہ معجزہ رکھدیا کہ وہ آپ جواب دیدے پھر ہمارے
پاس جب پلٹ کر آؤ گے تو ہم خود فیصلہ کرینگے -

جزو پنجم سورہ نساء رکوع ۳

آیہ الم تر - ترجمہ مقبول صـ۱۲۵ ÷

ترجمہ مقبول - کیا تم نے ان لوگون کو نہیں دیکھا
جن کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے وہ خود گمراہی خریدتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ
راست سے بھٹک جاؤ ۱۲ ÷

تفسیر - اِس آیت سے مسلمانوں کی تعلیم اِس طرح فرماتے ہیں کہ جیسے بنی اسرائیل
آل یعقوب کے یہودی اور نصرانی جس کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہے اسی طرح آل رسول کہ
جن کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن سے صرف انھیں کو بہرہ ملا دوسرے سب جاہل طبقاً عن طبق
قدم بقدم پیمبر زادگی کے غرور میں بنی اسرائیل کی چال چلتے ہوئے - فتنہ و فساد
پھیلانے کے لیے اپنا کام نکالنے کے لیے قرآن کے ایسے معانی بتاتے ہیں کہ خود
ہم کو شرم آتی ہے کہ یہ کم بخت نہ ہم سے ڈرتے ہیں نہ اِن کو دُنیا کی شرم ہے نہ اِن کو
جھوٹ بولنے سے غیرت آتی ہے ایسے معانی بتا کر وہ خود گمراہی خریدتے ہیں اور
چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ ÷
لے آل رسول بتاؤ - یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں - بتاؤ یہود و نصاریٰ

اتری یا نہیں - جھوٹ بولو اگر تم بول سکتے ہو - ہاں کہو یا نہیں - اللہ کی پکڑ بڑی سخت
ہے - ہاں بے شک یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری مگر قیامت تک جو
لوگ یہود و نصاریٰ کے افعال کریں ان کے لیے پھر کون سی آیت ہے - ضرور ہے کہ
اِس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی بھی اس میں داخل ہوں گے - اِس
اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کے قدم بقدم
تم آل رسول کو پاؤ گے - بمقبول احمد دیکھو تمھاری بات کیسی صادق آ رہی ہے قرآن
کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ وہ کیونکر
قرار پاتے ہیں سنو جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو ابناء اللہ و احباءہ کہتے تھے -
آل رسول بھی اپنے آپ کو اِسی طرح معصوم اور پاک کہتے ہیں - ظالم دیکھ - اللہ کسی کی
سوت برابر بھی ظلم نہیں کرتا - اصحاب رسول کو دیکھو - اُنھوں نے کبھی اپنے آپ کو
معصوم - بے گناہ - پاک نہیں کہا - پس جو لوگ اپنے آپ کو معصوم و پاک کہتے ہوں گے -
وہی یہود اور نصاریٰ اِس امت کے قرار پائیں گے - ابوبکر نے اپنے آپ کو صدیق عمر
نے اپنے آپ کو فاروق - عثمان نے اپنے آپ کو ذی النورین کہاں کہا تھا - اور تو اور
عثمان ہی کو لو - اپنی تصنیفات دیکھو بقول تمھارے اِس منافق نے پیغمبر کو کب مانا تھا کہ
انکی بیٹی کو نور کہتا! اس نے تو انکی بیٹی کو زہر دیکر مار ڈالا - دوسری بیٹی کے ساتھ بھی یہی
سلوک کیا - مردہ پڑا تھا اور اپنی لونڈی سے جماع کیا - کیا ایسی حالت میں وہ پیغمبر کی بیٹیوں
پر فخر کرتا - نور سمجھتا - پیغمبر ہی کو اُسنے نور کب سمجھا تھا ٭

اے عقلمندو سنو خطاب دینا ہمارا کام ہے - ہم نے ابوبکر کو صدیق عمر کو فاروق کہدیا
تو تمام آسمانوں اور تمام زمینوں پر فرشتوں نے آدمیوں نے صدیق کہنا شروع کر دیا
تم کو ہماری آواز کی خبر نہیں دیکھو علی نے دعویٰ کیا کہ میں صدیق اکبر ہوں فاروق اعظم
ہوں جس طرح میری سلطنت غصب کر لی گئی - اس طرح میرا خطاب بھی غصب کیا گیا -

اس کے ۔ سوا جس کو چاہے بخشدے ۱۲ +

کتاب التوحید میں علی سے مروی ہو کہ قرآن کی یہ آیت سبھی سب سے زیادہ پیاری ہو۔ العقبیہ میں صادق سے مروی ہے۔ علی سے منقول ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی تلاوت فرمائی۔ من شیعتک و محبیک یا علی۔ آہ جس قرآن پر ہم کو دعویٰ تھا۔ ہمارے پیغمبر کو ناز تھا کس کو معلوم تھا کہ اس امت کے یہودیوں اور اس امت کے نصرانیوں یعنے آل رسول ہی کے ہاتھوں اس قرآن کی یوں گت بنے گی۔ اچھا قائم کا قرآن لاؤ۔ اس میں دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر نہیں دکھلا سکتے تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین +

یہاں آل رسول کو ایک تعلیم اور ہوتی ہو یعنے ای ظالمو۔ قرآن پر تمھارا ایمان ہو یا نہیں۔ ہم کو سچا سمجھتے ہو یا نہیں۔ ہم نے تو قطعی فیصلہ کر دیا ہو کہ مشرک کو نہ بخشیں گے اس کے سوا جس کو چاہیں بخش دیں۔ پھر بقول تمھارے جن لوگوں نے خلافت تم کو نہیں دی یا خود خلیفہ ہو گئے۔ یا خلیفہ سے لڑنے میں تمھاری مدد نہیں کی۔ یا خلیفہ کو قید کر کے قتل کر کے تم کو خلیفہ نہیں بنا دیا۔ تو ہمارے عام قطعی فیصلہ کے مطابق وہ بخشے جا سکتے ہیں۔ پھر ہمارے بخشائش پر کیا تم سزاول مقرر ہوئے ہو۔ یا اتالیق۔ یا شریک فی الامر والملک ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶ ۔ و حاشیہ نمبر ۲ +

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے انکو نہیں دیکھا جو اپنے نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہو پاک قرار دیتا ہو۔ اور ان پر سوت برابر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ +

حاشیہ نمبر ۲۔ تفسیر مجمع البیان میں ہو کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اُتری۔ تفسیر قمی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ وہ لوگ بھی مراد ہیں۔ جنھوں نے اپنے کو آپ سے صدیق اور فاروق اور ذی النورین قرار دے لیا ۱۲ +

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ ائے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں

ہو گئے ہیں۔ اُن سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اُن ایمان لانے والوں کے بہ نسبت زیادہ راہ پر ہیں۔

حاشیہ نمبر ۳ | تفسیر قمی سے منقول ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد کیا ۱۲ ؁

کلینی و عیاشی نے امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جبت و طاغوت سے مراد ہے دو بت منافقان اُبوبکرؓ و عُمرؓ حیات القلوب جلد ۳۔ صفحہ ۔ ۱۲ ؁

تفسیر | اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے مقبول احمد تمھیں بتا دو۔ آل رسول کی بتائی ہوئی بات بتا دو کہ اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں یا نہیں۔ ہم سے سنو ضرور یہود و نصاریٰ مراد ہیں ایک جگہ نہیں سو جگہ ہم نے اسی طرح انھیں کی طرف اشارہ کیا ہے اگر تم کو معلوم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ مگر جبکہ ہمارا قرآن قیامت تک کیلیے حجت ہے اور تمام ادیان باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب دیتا ہے۔ پس قیامت تک جو لوگ اِس گناہ میں شریک ہوں وہ اِس آیت کے ذیل میں داخل ہوں گے۔ آل رسول۔ بُرا نہ مانو۔ جاہل کی دوستی دشمنی کے برابر۔ یہ جاہل مقبول احمد سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھ آیا ہے کہ چاہے اس امت کے یہودی ہوں چاہے اگلی امت کے چاہے اِس امت کے نصاریٰ ہوں۔ چاہے اگلی اُمت کے ہم کو اِس کی کچھ پرواہ نہیں کہ جبت و طاغوت سے مراد اُبوبکرؓ و عُمرؓ ہوں۔ یا علیؑ یا حسینؑ نام لینے کی ہماری عادت کم ہے۔ حکم عام میں جو داخل ہو۔ وہ داخل سمجھا جائیگا۔ سنو اور بہت غور سے سنو۔ صحابہ کو تم جاہل کہتے ہو۔ یہاں تک کہ عمر کو ۱۲۔ برس میں سورہ بقر یاد ہوئی۔ دوسروں کا کیا ذکر۔ پس تم کیونکر صحابہ اور اہل سنت کو کہو گے کہہ سکو گے کہ انکو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہے ؁

ہاں بے شک تم نہیں کہہ سکتے ہو۔ اب چاہے قرآن کی مار پڑتے وقت جو چاہو

مگر آج تک کسی شیعہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ علی کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کہے؟ کیوں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہیں کہا۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶۔ آیہ اُنْظُرْ ؂

ترجمہ مقبول احمد۔ دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے ۱۲ ؂

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ مقبول احمد نے اس پر حاشیہ نہیں چڑھایا آل رسول نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اس کی وجہ سنو پچھلی آیت میں اللہ پاک نے انکا حال بتایا جو اپنے کو معصوم کہتے ہیں یا نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے دعاوے کی کمال بلاغت سے تردید کی کہ پاک تو جس کو ہم چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اب اس آیت میں اُسی مضمون کو دوسرا جلوہ دیتا ہے۔ اور دوسرے طرح پر تردید فرماتا ہے۔ مدعیان عصمت اور مدعیان طہارت کیطرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔ ہم نے قرآن میں کسی کو بھی معصوم نہیں کہا۔ ہم نے اپنے نبی رسول کریم کو بھی نہیں بتایا کہ تمہاری اولاد سب یا کچھ دس بارہ پشت تک معصوم ہوگی۔ پھر آخر ان کا یہ دعویٰ خدا پر بہتان نہیں تو کیا ہے اس کے بعد عجیب بلاغت اور کمال فصاحت ظاہر کرتے ہیں عصمت کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے یعنے اگر اور کوئی گناہ مسلمان نہ ثابت نہ کریں تو یہی دعوائے عصمت و طہارت ان کے صریح گناہ و گنہگار رہنے کے لیے کافی ہے ۱۲ ؂

جزو پنجم سورہ نسا رکوع ۸	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶ و حاشیہ نمبر ۳ ؂ ترجمہ مقبول احمد۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

جن کو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہے۔ وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں اور جو منکر

پڑھ لیجئے - جو متصل واقع ہیں - تو آپ کو قرآن کا معجزہ روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگا - میں
بیان سلسلہ بتائے دیتا ہوں ؛
پہلی آیت میں مدعیان عصمت کا بیان ہوا ؛
دوسری آیت میں اُن کا گنہگار ہونا ظاہر کیا گیا ؛
تیسری آیت میں کتاب خدا سے بہرہ رکھنے والوں کی بُت پرستی کا اور اُن کی
ان ترانیوں کا ذکر ہوا - اب اِس آیت میں فرماتے ہیں کہ وہی تو ہیں جن پر اللہ نے
لعنت کی ہی - اور جس پر اللہ لعنت کرے گا - تم اُس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے
خداوندا - ہم نام کسی کا نہیں لیتے - چونکہ تو نے درود کی طرح لعنت بھیجنے کا حکم
ہم کو نہیں دیا - تو نے لعنت بھیجنے سے اپنے پیغمبر کو سخت منع کیا - جس ممانعت میں ہم
شریک ہیں - مگر یہاں بھی قرآن کا معجزہ دیکھو - اس بلاغت پر قربان ہو جاؤ - مقبول احمد
کی نگاہوں سے دیکھو - ۸۰ - برس تک شام کی مسجدوں مناروں پر جب لعنت کی
جاتی تھی تو ایک مددگار بھی منع کرنے - مارنے - جان لینے جان دینے کو نہیں آتا تھا -
اور پھر چار صدی تک تو یہ صدا آل رسول کی بلند تھی کہ تقیہ میرا اور میرے باپ
دادا کا مذہب ہی جس نے تقیہ نہیں کیا اس کا ایمان نہیں - اس کا دین نہیں - دین
کے دس حصہ میں سے نو حصہ صرف تقیہ میں ہو ۱۲ ؛
پس ضرور ہی کہ ان کے شیعوں کا بھی یہی مذہب ہوگا ؛
بخلاف اس کے دیکھو کہ اہل سنت نہ ابوبکر و عمر کی پرستش کرتے ہیں - نہ
ابوبکر و عمر کو کہتے ہیں کہ یہ علی سے زیادہ راہ راست پر ہیں مگر پھر بھی آج چودہ سو برس
بعد بھی اگر ایک سنی بھی موجود رہتا ہی اور اس کے سامنے تبرا کہا جاے اور اس کی سمجھ
میں بھی آجاتا ہی تو بغیر جوتے رسید کیے لاٹھی چلائے باز نہیں آتا - اور مار پیٹ کی
علت میں سزا بھی پا جاتا ہی - مگر حمایت اور مددگاری سے دریغ نہیں کرتا - اور اس کی

زبان سے جھوٹ بولو پس ضرور رہو کہ اپنے دعوی پر تم قائم رہو۔ یعنے کتاب خدا سے تم کو بہرہ دیا گیا ہی۔ پھر شرق سے غرب شمال سے جنوب تک پھر و کسی اہل سنت کے یہاں ابوبکر و عمر و عثمان کا دسواں۔ بیسواں۔ چالیسواں۔ چہلم۔ ششماہی۔ سالانہ عرس فاتحہ لنگر۔ نذر۔ نیاز۔ خیرات ہوتی ہی عقلمند و عبادت وہی ہی جس کو لوگ عبادتاً انجام دیں۔ یہ مضمون ہم تم کو بتا آئے ہیں۔ کھانا۔ پانی۔ نذر۔ نیاز۔ خیرات۔ علم۔ تعزیہ۔ جھکنا۔ سجدہ کرنا۔ چومنا۔ سلام کرنا۔ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔ اطراف پھرنا۔ یہ سب عبادت ہی۔ اور تم لوگ علی اور حسین کے لیے یہ سب جائز رکھتے ہو۔ سب کرتے ہو۔ تمھارے علما کرتے ہیں۔ دیکھو۔ جبت و طاغوت میں کون کون داخل ہوا۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ ابوبکر و عمر اس میں داخل ہیں۔ ہم واقعات دکھلاتے ہیں کہ اس سے علی اور حسین مراد ہوتے ہیں اور بہت صاف صاف مراد ہوتے ہیں۔ پھر آگے چلکر کمال بلاغت سے فرماتے ہیں کہ وہی جبت و طاغوت کے پوجنے والے ان پر ایمان لانے والے ان کافروں سے کہتے ہیں کہ ان ایمان والوں کی بہ نسبت ہم زیادہ راہ راست پر ہیں۔ اے آل رسول سچ کہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ اے مقبول احمد۔ اے تمام عقلمند شیعو تم سب کہتے ہو یا نہیں کہ ہم سب سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ (آیت ذیل کو ساتھ پڑھو۔ جو متصل واقع ہی۔) ٭

ترجمہ مقبول احمد صـــ۱۳۷ ٭

ترجمہ مقبول۔ وہی تو ہیں۔ جن پر اللہ نے لعنت کی ہی۔ اور جس پر اللہ لعنت کریگا۔ تم اس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے الخ

تفسیر۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی تفسیر سے آل رسول اور ان کے شاگرد مقبول احمد بھی قاصر ہیں۔ ناظرین۔ میں ہر آیت کی تفسیر علیحدہ لکھے دیتا ہوں آسانی کے لیے سمجھانے کے لیے۔ ورنہ اگر آپ قرآن یا ترجمہ مقبول کو سامنے رکھکر چند آتیں

خود ہی مدعی ہیں ٭
عقلمند شیعو۔ اس آیت اور اس کے حاشیہ کی تمام روایتوں کو تم خود ضرور دیکھو۔ اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس آیت سے بروایت ائمہ معصوم خلفائے ثلثہ کی ولایت و امامت و خلافت ثابت ہوتی ہی۔ اور جب اماموں کی روایت اور قرآن کی شہادت سے خلافت ثابت ہوتی ہو تو تم خود ہی سوچو کہ تمھارا گالی دینا۔ برا کہنا لعنت بھیجنا کس طرح جائز ہوسکتا ہی۔ ایسا کرنا خود ائمہ معصومین کے خلاف کرنا ہی۔ قرآن کے خلاف خدا کے خلاف کرنا ہی۔ "ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں" اب تفسیر کیطرف متوجہ ہو۔ آو بقول آل رسول پہلے ہم یہ دیکھیں کہ اس آیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کی سلطنت و خلافت و امامت مراد ہی اور خلافت بنی پر ان لوگوں نے آل رسول کو تل برابر دیا یا نہیں ہماری سرکار لاابالی سرکار ہی۔ اس کے واسطے تم تواریخ و سیر کے ہزاروں لاکھوں ورق اُلٹ ڈالو۔ احادیث شیعہ اور سُنی کو دیکھو۔ تم اپنی زبان سے اقرار کروگے کہ جتنا مال ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانہ میں تم کو ملتا تھا اس کی مثال مشکل سے ملے گی پس ان لینا پڑیگا کہ اس "لہم" سے مراد ابوبکر و عمر و عثمان نہیں ہیں ٭
اچھا دوسرا پہلو دیکھو علی کے اقوال و افعال۔ اور مناقب اور واقعات پر نظر ڈالو۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح کوفہ میری امامت پر ایمان لایا۔ اُس طرح کوئی شہر مجھپر ایمان نہیں لایا یہ تعریف صرف زبان سے نہ تھی عمل کرکے بتا دیا خلافت ملتے ہی دار السلطنت و پایۂ تخت کوفہ میں پہنچا دیا۔ اب مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں کا اللہ والی ہی۔ نہ مال غنیمت سے حصہ ملتا ہی نہ مال غنیمت کہیں سے آتا ہی۔ نہ دفتر ہی۔ نہ حساب۔ نہ پنشن ہی نہ وظیفہ۔ نہ سالانہ۔ نہ ماہوار۔ چھ برس میں تم صرف چھ مہینے کی تنخواہ تقسیم کرنا ثابت کرو ٭
ابجی تم کیا ثابت کروگے تم تو خود نقل کرتے ہو۔ کہ کوفہ کے خزانچی نے اطلاع کی کہ اب خزانہ میں کہیں تل رکھنے کی جگہ بھی نہیں۔ یعنے اتنا سونا۔ چاندی جمع ہوگیا ہی۔

وجہ یہی ہے جو قرآن میں اللہ کا فیصلہ موجود ہے کہ جس پر اللہ لعنت کرے گا۔ اُس
مددگار کسی کو نہ پاؤ گے اور چونکہ یہ اللہ کی لعنت نہیں ہے۔ اِس لئے تم ہزار
پاتے ہو۔ منجملہ اُن مددگاروں کے ایک مدد یہ بھی ہے کہ ایسی تفسیر قرآن کی
کہ جس کے لفظ لفظ سے معنے ظاہر ہوں۔ آیۃ متشابہات کا آیات محکمات
ظاہر ہوتا ہو۔ اور تمام وہ لوگ جنکے ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح ہو۔ جنکا
معرفت میں کھولدیا گیا ہو وہ اس کو سمجھ لیں مان لیں ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۳۷ معہ حاشیہ نمبر او۲ و۳ و۴ و۵

ترجمہ مقبول۔ آیا سلطنت حقیقی میں سے اُنکا کچھ حصہ ہے۔ اگر ہے تو کسی کو
بھی نہ دیں گے ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین۔ اِس آیت کی نسبت
آل رسول اپنے قدیم دعوٰی پر بہت زور سے قائم ہیں کہ یہ آیت انھیں کے یا ان
دشمنوں کی شان میں اُتری۔

قبل اس کے کہ ہم تفسیر شروع کریں مقبول احمد سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ
کا لفظ ترجمہ میں جو تم نے زیادہ کیا وہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ نذیر احمد کی
سے کچھ فائدہ نہ ہوگا

بتاؤ۔ تمھارے اماموں نے یہ تم کو بتایا۔ یا تم نے محض اپنی طرف سے رکھدیا
کی تفسیر میں تم نے کیوں اماموں سے اختلاف کیا

عقلمند شیعو۔ غور کرو۔ کہ مقبول احمد کس درجہ تحریف قرآن کرتا ہے۔ اچھا
اور دیکھو۔ لہم کی ضمیر۔ ابوبکر و عمر و عثمان کی طرف جاتی ہے۔ یا علی اور حسن اور تمامی
خلفاے بنی ہاشم آل عباس کی طرف۔ کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہے بے سروپا فضول
نہیں اگر آل یعقوب سے متعلق ہے تو بھی آل رسول کی تعلیم مدنظر ہے اور یہاں تو

اللہ کی مار سخت ہی۔ مقبول دیکھو عقلمند شیعو غور کرو کہ کس کس دلائل و براہین سے آل رسول اِس اُمت کے یہود و نصاریٰ ثابت ہوتے ہیں۔ شرماؤ اور مرجاؤ ÷

جزو پنجم سورۂ نساء

ترجمہ مقبول صہ ۱۳۸ و حاشیہ ۱ و ۲ و ۳ ÷

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس رسول اور اُن والیان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔ پھر اگر کسی معاملہ میں تم میں آپس میں جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ بشرطیکہ تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہی ۱۲ ÷

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ مومنین آل رسول اپنے عام دعوے کے مطابق ان آیتوں کو بھی اپنے ہی لیے کہتے ہیں ہم کو بتانے کی ضرورت نہیں تصدیق کے لیے حاشیہ مقبول احمد دیکھ لو۔ کل حاشیہ کا جواب تو ہمارے علمائے ربانیین دیں گے ہم کو تو صرف اپنے قرآن سے مطلب ہی جس کی حفاظت ہم نے اپنے ذمہ لی ہی۔ دیکھو۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہی کہ امام باقر اِس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے تلاوت فرماتے تھے۔ "فان خفتم تنازعاً فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول۔ والی اولی الامر منکم"۔ اور خود تلاوت کرکے فرماتے تھے کہ یہ آیت اسیطرح نازل ہوئی تھی ÷ مومنین۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ۔ کہ با من آنچہ کرد آن آشنا کرد

اے آل رسول ہم کو شرم آتی ہی کہ اب تم کو کس طرح آل رسول عربی کہیں۔ تم تو عجمیوں سے بدتر ہو۔ تمھارا کچھ قصور نہیں۔ جب تمھاری پردادا نے مکہ مدینہ چھوڑا۔ کوفی لاابوفی پر اعتبار کرلیا۔ عراق میں جاکر رہے۔ ایرانی شہزادی بھی مل گئی تھی اسکا بیچیا بھائی بھی باوجود اسلام قبول نہ کرنے کے رسم الفت رکھتا تھا۔ جو بہن لڑائی میں مفتوح ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں گئی ہو۔ اِس سے قرابت داری سالے اور بہنوئی کا رشتہ قائم رکھے۔ پس ضرور ہی کہ اور بھی ایرانی عجمی آتے جاتے ہوں۔ اِسی لیے تم کو زبان فصیح سے

آپ نے خزانہ کا دروازہ کھولا۔ اور کہلا دیا کہ کوفہ کے تمام شیعہ جمع ہوں نہیں نہیں
اشیاع کوفہ جمع ہوں۔ اور جب وہ جمع ہوئے تو سب تقسیم کر دیا ؛

ہم پوچھتے ہیں کہ کوفہ میں اس دن کتنے لوگ تھے۔ ان کا نام خزانہ کے پنشن
والوں میں درج تھا۔ مدینہ اور مکہ کے رہنے والوں نے۔ جنھوں نے ان ممالک کو
جہاد کر کے فتح کیا تھا۔ جبکہ حقیقی طور پر وہی مالک اور مستحق تھے۔ ان کو ہنڈوی کر
تھا۔ یا منی آرڈر یا اونٹ پر لاد کر۔ لاد اتھا تو کتنا اور مکہ اور مدینہ والوں کو
و عثمان کے زمانہ کا روزینہ پہنچا تھا یا کم یا زیادہ۔ دیکھو ہم سے جھوٹ بولو ہم کو تمھارے
گھوڑے۔ اونٹ۔ تلوار۔ انگوٹھی۔ زرہ کا نام تمھارے لونڈی غلام کا نام معلوم ہے
ہزاروں حدیثیں تمھارے ہزاروں اقوال ہم کو معلوم ہیں ۲۴ برس تک
مذہب زمانہ بنا دیا گیا تھا ؛

اب تم چھپا نہیں سکتے ہو۔ بتاؤ جس دن تمام اشیاع کوفہ کو پورا خزانہ بیت
کا بانٹ دیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اس دن مکہ اور مدینہ میں کتنے محتاج بھوکے
کتنے فاقہ کش مر گئے۔ تم کو کیا خبر۔ تم کو تو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جس قدر میری امام
کوفہ ایمان لایا ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ اب تم کو مکہ اور مدینہ سے کیا مطلب رہا ؛

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۳۳ ؛

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ لوگوں پر اس کا حسد کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے اُن کو
فضل سے دیا ہے۔ ۱۲ ؛

تفسیر ہم اسکی تفسیر اوپر بتا آئے لکھ آئے ہیں جب سارا قرآن آل رسول کی شان میں
تو یہ آیت بھی ہو گی۔ اور عمر بھر کے اقوال و شکایت سے پتہ چلاؤ کہ غیر لوگوں کو نبی تیم
ابوبکر کی نبی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا۔ اس
وہی لوگ حسد کرتے تھے ؛

اِس کے مثل احکام کو دیکھو۔ عقل کے دشمنو اولی الامر کیطرف پھر پلٹنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہی
جبکہ خود اولی الامر ہی سے نزاع ہو۔ عقلمند و قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس کے بعد فرماتے ہیں
کہ اے آل رسول یہ مطلب قرآن کا تو تمھاری سمجھ میں جب ہی آئے گا بشرطیکہ تم اللہ اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو ✤

اور پھر برہان میں دیکھو فرماتے ہیں۔ کہ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہے۔
شرماؤ اور مر جاؤ۔ ۱۲ ✤

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۶ آیہ فلا و ربک۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۰ ✤
ترجمہ مقبول احمد۔ تمھارے پروردگار کی قسم یہ لوگ کبھی مومن
نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اُن جھگڑوں میں جو اُن کے مابین پڑے ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں۔
پھر جو کچھ فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم
کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہی ۱۲ ✤

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اے آل رسول
قرآن کے حکم عام سے تم کو قرآن نے کہاں مستثنےٰ کیا ہی۔ اے آل رسول اس آیت پہ
تمھارا حملہ کیوں نہیں ہی۔ اے مقبول احمد تمھارا حاشیہ کیوں نہیں ہی۔ مومنین بہت غور
سے دیکھو۔ اور ہمیشہ دیکھو۔ ہمارا کلام بہت صاف ہوتا ہی۔ اور جب ہم بالکل صاف صاف
آیات محکم سناتے ہیں۔ تو وہیں آل رسول اور مقبول احمد کنائی کترا جاتے ہیں حمداً
نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سنو پھر پوچھو کہ "مومنون یا الموٴمنون" میں علی داخل ہیں یا نہیں
پھر پوچھو کہ کتنے روز ہمارا رسول بیمار رہا۔ اور کتنے وقتوں کی نماز ابوبکر نے پڑھائی
ہمارے سامنے جعل فریب قائم نہیں رہ سکتا۔ اِس عرصہ میں پیغمبر ہوش میں تھے یا
نہیں پیغمبر کو اِس امامت کی خبر ہوئی یا نہیں۔ پیغمبر نے مسجد میں آکر امامت سے منع کیا۔
علی کو آگے کیا۔ اور جب یہ سب کچھ نہیں ہوا۔ تو بتاؤ کہ اس فیصلہ پیغمبر سے علی نے اپنے

تعلق باقی نہیں رہا۔ اتنا بھی نہیں رہا۔ کہ تم ہمارے قرآن کی عزت کرتے۔ ای نادانو اگر یہی
ہی عبارت ہمارے قرآن کی ہوتی تو کفاران قریش کے ادیب ایسی معلوم نہیں کتنی بنا
بناکر لاتے۔ اور ہم اپنا منھ آپ دیکھکر چپ رہ جاتے۔ ہمارا دعوے جھوٹا۔ ہماری تحدی
لغو ہوتی ہمارا پیغمبر خفیف ہوتا۔ اگر تم کو علم نہیں ہے۔ تو کسی اہل علم سے پوچھو۔
اچھا بتاؤ۔ قرآن کے کس نسخہ میں یہ لکھا گیا تھا۔ بقول تمھارے علیؑ کے پاس جو نسخہ تھا
جواب قائم کے پاس ہے۔ کیا اُس میں یہ عبارت ہے کیا تم نے قائم والا نسخہ قرآن کا
دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو پیش کرو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ
علی الکاذبین ۱۲۔

باقر ؛ اب تک تو ہم کو صرف تمھاری عربیت پر اعتراض تھا۔ شکایت تھی۔ جو ایک
معمولی چیز ہے۔ اگر کسی دیندار کو ادب نہ آتی ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر قرآن کی سمجھ اور
اور قرآن کا علم قرآن کی معرفت یہ بہت ضروری چیز ہے۔ تعجب سے لوگ سنیں گے کہ
تم کو وہ بھی حاصل نہیں۔

باقر ؛ پہلے یہ بتاؤ کہ آمنوا میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر داخل نہیں
کہتے۔ تو ایمان سے خارج۔ عقلمند شیعو دوڑو اور خبر لو۔ اگر داخل کہتے ہو تو اپنے آپ
احمق
اطاعت کے معنے بتاؤ۔ قیامت تک جھوٹ بولو۔ ہمارے قرآن کا مطلب تو صرف اِس
قدر تھا کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ جو پیغمبر کے بعد تمھارا والی امر
ہو خواہ قضا میں خواہ حکومت میں خود تم میں سے یعنی مسلمان ہو۔
اور اگر تم میں آپس میں کسی معاملہ میں یا حکایت والے امر کے فیصلہ میں فتوے میں اختلاف
پیدا ہو جائے تو اس مسئلہ کو اللہ اور رسول پر پیش کرو۔
اللہ پر پیش کرنا یہ ہے کہ قرآن میں اُس حکم کو تلاش کرو۔ اس کے مثل احکام کو
دیکھو۔ رسول پر پیش کرنا اس طرح پر ہے کہ سنت رسول احادیث رسول میں اِس حکم یا

اے آل رسول بتاؤ کہ مومن میں علی داخل ہیں یا نہیں - اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو جھگڑا فیصل ہی - اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ جنگ صفین و نہروان و جمل میں جن لوگوں کو علی نے قتل کیا یا کرایا وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں مقر تھے یا نہیں - اور پھر بتاؤ کہ اس قتال سے وہ خارج از ایمان ہوئے یا نہیں +

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۷ و حاشیہ نمبر ۴ +

ترجمہ مقبول - اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھکر مار ڈالے گا - اس کا بدلہ جہنم ہی جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیگا - اور اس پہ خدا غضبناک ہوگا - اور اس پر لعنت کریگا اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہی - ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں جنگ جمل و صفین و حرورا میں سب مومن تھے یا نہیں - اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں - اپنے ایمان کے مقر تھے یا نہیں - اگر انکو مومن نہ کہو تو اپنے ایمان خصوصاً خاتمہ کے وقت تصدیق بالقلب کے گواہ پیش کرو اگر اپنے دعوے میں سچے ہو - اِس کے بعد کی آیت غور سے پڑھو +

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۸ - آیہ یا ایہا الذین آمنوا +

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو جب تم راہ خدا میں باہر نکلو تو تحقیق کر لو - اور جو شخص تم سے بقاعدہ اسلام سلام کرے تو یہ نہ کہدو کہ تو مومن نہیں ہی - تم زندگانی دنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو - حالانکہ بڑے بڑے منافعہ خدا کے پاس ہیں تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے - پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس تحقیق کر لیا کرو یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہی ۱۲ +

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ کہتے ہیں نہ مقبول احمد آیت ماقبل کو پڑھکر اس آیت کو پڑھو - پھر آل رُسول سے پوچھو کہ ان ایمان والوں میں

دل میں تنگی پائی یا نہیں علی نے اس کو اس طرح تسلیم کیا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔ یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بقول تمھارے ہرگز نہیں کیا۔ پس کبھی مومن نہ ہوئے۔ ڈرو اور شرماؤ۔ ۱۲ ﴿

جزو پنجم سورۂ نساء ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۵۔ آیہ اللہ لا الہ الا ھو ﴿
ترجمہ مقبول احمد۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس میں شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ﴿

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ آل رسول ہی اِس آیت کے متعلق کچھ کہتے ہیں۔ نہ مقبول احمد ہی کچھ کہتے ہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ آخر جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں ﴿

سنو۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس جملہ سے (نصیری) اور اِس اُمت کے یہود و نصاریٰ کی تردید فرماتے ہیں۔ دوسرے جملہ یعنے اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کریگا۔ سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ قائم کے ساتھ سب رجعت کریں گے۔ پھر قائم انتقام لیں گے ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم کو عذاب دے کر سولی دیں گے۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ ہم قیامت کے روز تم سب کو اکٹھا کر کے حساب کتاب وزن اعمال کے بعد جزا و سزا دیں گے۔ اگر دنیا میں سزا دے دی گئی تو پھر قیامت میں مواخذہ نہیں رہتا ﴿

پھر ہمیشہ کے لیے منہ بند کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ﴿

جزو پنجم سورۂ نساء ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷ و حاشیہ نمبر ا۔ مومن وہ ہے جو اپنے ایمان کا متعرہو۔
ترجمہ مقبول۔ اور کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے۔

کس کس لڑائی میں شریک ہوئے۔ پھر بتاؤ کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے اُن سے افضل ہوئے یا نہیں۔ دو مرتبہ اللہ پاک اپنی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم نے بیٹھنے والوں پر جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی۔ پھر پوچھو کہ قیامت تک کے بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اس آیت کے حکم اور فیصلہ میں داخل ہونگے یا نہیں ٭

یہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی نیا قرآن آنے والا نہیں ہے تو ضرور داخل ہونگے ٭

پس نہ داخل ہونے کے واسطے کون سی دلیل ہے ٭

پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور جب سارا قرآن تمھارا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں پھر پوچھو کہ مومنوں میں علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل تو جھگڑا فیصل ہے۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مفضول ہوے یا نہیں۔ ابوبکر و عمر و عثمان کی شان تو بہت بڑی ہے۔ عوام مومنین مجاہدین جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے تھے ان سے بھی مفضول ہوئے یا نہیں۔ ہاں پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول تم کسی جہاد میں ڈھائی سو برس تک اپنے مال اور جان سے شریک ہوے یا نہیں۔ جمل و صفین و حرورا و نہروان و کربلا کے قتال کو جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول تم اسکی کوئی وجہ بتا سکتے ہو کہ قرآن میں جو سیکڑوں جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم بیان کیا ہے اس کی کوئی وجہ تم کو معلوم ہے۔ تم سمجھتے ہو یا ہی جہل پر دعواے ہمہ دانی کرتے ہو۔ یہ کیا بات ہے کہ جہاں پانی مرتا ہے تم ہٹ جاتے ہو۔ ۱۲ ٭

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۲ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۱ ۔ بیان نماز خوف ولڑائی و حاشیہ ملا آدھی فوج دو رکعت نماز پڑھے۔ آدھی فوج لڑتی رہے پھر وہ جا کر لڑیں اور یہ آکر نماز پڑھیں۔ ۱۲ ٭

اِس آیت اور حکم سے عمل دائمی جمع بین الصلوٰتین کی تردید فرماتا ہے۔ یعنے اگر جمع

علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو جھگڑا فیصل ہوگیا۔ دعویٰ بھی باطل ہوگیا اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مدعی الایمان کے ایمان سے انکار کیا یا نہیں۔ گنہگار رہے یا نہیں گنہگار ہوئے تو دعویٰ عصمت باطل ہوا۔ اور مومن کے قتل و قتال سے جو نتیجہ ہوا۔ وہ بھی عام حکم میں موجود ہے۔ سوچو اور غور کرو۔

ہاں تم کہہ سکتے ہو کہ علی سے قتال کرنے والے بھی تو اسی میں داخل ہوں گے ہونگے اور ضرور ہونگے۔ ہمارا حکم عام ہے قیامت تک کے ایسے گنہگار اس میں داخل ہوں گے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم زندگانی دُنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو۔ ایک ذلیل اور بے حقیقت خلافت اور سلطنت کے لیے ایسا قتال کرتے ہو۔ حالانکہ اگر عثمان کی طرح سے صبر کرتے تو اللہ کے پاس بڑے منافع تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے۔ اس جملہ سے عصمت اور سیدائشی عصمت کی تردید فرمائی پھر ڈانٹ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہے۔ مطلب یہ کہ اس کو دھوکا نہیں دے سکتے اس کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰	آیہ لا یستوی۔ ترجمہ مقبول ص۱۴۸ ترجمہ مقبول مومنوں میں سے گھر میں بیٹھے رہنے والے

(سوائے ان کے جو معذور ہیں) اور راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے رو سے فضیلت دی ہے الخ۔ ۱۲

تفسیر | قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس پر نہ آل رسول کی تفسیر ہے نہ مقبول احمد کا حاشیہ شیعوں سے پوچھا جاتا ہے۔ آل رسول سے پوچھا جاتا ہے۔ اچھا پہلے بتاؤ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ حیات میں جتنے غزا اور سرایا ہوئے۔ اس میں علی نے کتنا مال پہنا دیا۔ کس کس لڑائی میں کتنا کتنا۔ بعد وفات رسول صلعم کس کس لڑائی میں کتنا مال دیا۔"

طرف سے کون جھگڑا کریگا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا ۱۲ ؎

کافی میں امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اس سے فلان اور فلان اور عبیدہ بن جراح مراد ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ اور موسیٰ کاظم یہی فرماتے ہیں۔ اور ایک روایت میں امام باقر بجاے الفاظ فلان اور فلان کے اول اور ثانی اور عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں احتجاج طبرسی میں علی سے منقول ہو کہ بعد وفات رسول دین میں تغیرات پیدا کرنے والوں کا ذکر ہو مثل یہود و نصاریٰ کے۔ ۱۲ ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں ہو۔ ہماری سرکار لاابالی ہو۔ ہم کو کسی سے بھی مطلب نہیں۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان اور دوسرے اصحاب رسول اس میں داخل ہوں۔ یا تم اس میں داخل ہو۔ ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے حجت ہو۔ قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ واقعات سے مقابلہ کرو۔ حالات دیکھو۔ اقوال سنو اور پھر خود فیصلہ کرو۔ اور آخر فیصلہ تو ہم خود کرینگے ؎

بقول تمھارے رسول نے علی اور حسن اور حسین اور انکی اولاد کیلیے کہا یا نہیں کہ وہ مجھسے ہیں اور میں اُن سے ہوں میں ان سے لڑنے والا ہوں جو اِن لوگوں سے لڑیں میں اُن سے صلح کرنے والا ہوں۔ جو اُن لوگوں سے صلح کریں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے۔ ؎

تمھاری اِن حدیثوں کے بعد تو روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ اس سے ابوبکر و عمر و عبیدہ بن جراح مراد نہیں ہیں بلکہ وہی لوگ مراد ہوں گے جن کی طرف سے رسول جھگڑا کرنا چاہتے تھے جھگڑا کرتے تھے۔ اب قرآن سے دیکھو کہ وہ کون ہیں ؎

جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں۔ دل میں کچھ ہو اور زبان سے کچھ اور کہتے ہیں اعتقاد کچھ ہو۔ اور براہ تقیہ کچھ کہتے ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اے رسول ان کی طرف

بین الصّلوٰتین امر مشروع و جائز ہوتا تو جہاد سے بڑھ کر اور کون سا موقع تھا۔ اور جب ایسے موقع پر نماز جمع نہیں کرائی گئی۔ یہاں تک کہ نماز عصر قضا ہوگئی۔ تو ہمیشہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر موقوت کے معنے مفروض بتاتے ہیں۔ مگر کتاب کے معنے وہ نہ بتا سکے۔ کیا جہالت سے ؟ نہیں۔ بلکہ عمداً ترک کر دیا طبقاً عن طبق قدم بہ قدم یہودیوں اور نصرانیوں کے عمل کیا۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ چونکہ جمع بین الصّلوٰتین پر عمل دائمی کر رکھا ہے۔ اور اس میں آسانی اور سُہولت بہت ہوگئی ہے منافقین کے لیے اس لیے وہ قرآن میں بھی تحریف کرتے ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر فرض نہیں بتاتے۔ صرف پڑھ لینا فرض ہے نہ وقت با قرا ہم کو تم سے ایسی اُمید نہ تھی ؛

مسلمانو۔ تم کو معلوم ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلعم جھوٹے مدعیان رسالت نے اپنی امت پر سے دہر میں نماز صبح و عشا معاف کی تھی۔ اور اس آسانی سے لاکھوں آدمی اُن کی امت میں داخل ہوگئے تھے آل رسول کو دیکھو کہ وہ وقت کو فرض ہی نہیں بتاتے مقبول احمد کو دیکھو کہ وہ کتاب کا ترجمہ "لکھی گئی ہے" لکھتا ہے۔ یہاں کتاب سے مراد علی کیوں نہ ہوئے عقلمند شیعوں سے کوئی پوچھے ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نسا رکوع ۱۴	ایہ ولا تکن۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۱۵۲ و حاشیہ ترجمہ مقبول احمد اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت

کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف سے جھگڑا نہ کرو بے شک اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خائن اور گنہگار ہیں لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب راتوں کو ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند ہیں۔ تو خدا ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں خدا کا علم ان سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲ زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو قیامت کے دن اُن کی

باقر ـ مجتے سے غلطی ـ فلان کیے تم صرف اول اور ثانی کیوں کہتے ہو اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہتے تو وہ تمھارا کیا کر سکتے ـ یا مسلمان ہی تمھارا کیا کر سکتے ـ

مقبول احمد تم ہی خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی کیوں نہیں کہتے ـ برٹش راج میں تم کو کس کا ڈر ہے مسلمان ب تم پر نالش فوجداری کرنے نہیں جا سکتے ـ اور تفسیر لکھنے میں تم کو تعزیرات ہند کی رو سے سزا بھی نہیں ہو سکتی ـ ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہاں ! نا مسلمانان ب تمھارے دھوکے میں نہ آئیں گے کہ اُن سے کہہ سکو کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل تمھارا مکر ظاہر ہو گیا ـ تم اسی طرح اول و ثانی کہہ چکے تھے اور جب مار پڑی تو تم نے کہدیا کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل ـ یہاں تو تم نے اول و ثانی کہکر پھر ابو عبیدہ بن جراح بھی کہدیا ـ اب کیا موقع باقی رہا ـ کہ ابو عبیدہ کے ساتھ اول و ثانی سے مراد ابلیس و قابیل ہونگے ـ دیکھو خدا کی مار کیسی سخت ہے اور اس کا کلام کتنا صاف ہے ـ وہی لوگ اس کو سمجھیں گے جن کا ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح ہے ـ جن کا سینہ معرفت میں کھولدیا گیا ہے +

جاہل مقبول احمد دیکھ سورہ نساء کی لعنت اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں +

آیہ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ـ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۵۲

ترجمہ مقبول احمد ـ اور جو کچھ تم نہ جانتے تھے ـ اُس کی تم کو تعلیم دی ـ ۱۲ +

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن بقول تمھارے ـ تمھاری ہی شان میں اترا ہے ـ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے متعلق آل ... بھی کچھ نہیں کہتے ـ مقبول احمد بھی حاشیہ نہیں چڑھاتے ـ پھر پوچھو شاید جواب دیں ـ سنو اس آیت میں اللہ آپ آل رسول کی ... تعلیم فرماتا ہے کہ تم کب تک دعوی ہمہ دانی

سے تمھارا جھگڑا کرنا بے سود اور نامناسب ہے۔ اللہ اُنکو دوست نہیں رکھتا جو خائن اور گنہگار ہیں
پھر ان لوگوں کے حال کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ یعنے وہ کس قسم کی خیانت کرتے ہیں
کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں
چھپاتے "جب اپنے شیاطین سے ملتے ہیں۔ تو اُن سے ایسی ایسی باتیں کر دیتے ہیں۔ پھر
اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں ؞
فرماتے ہیں۔ حالانکہ جب وہ راتوں کو اُن باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند
ہیں تو خدا اُن کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔ خدا کا علم ان سب کو
گھیرے ہوئے ہے۔ اِس میں تقیہ بھی داخل ہے۔ غیبت اور چغلی اور بدی بھی داخل ہے بغاوت
اور نافرمانی بھی داخل ہے۔ سلطنت کی بیخ کنی اور بدخواہی بھی داخل ہے۔ عام مسلمانوں سے
کچھ کہنا۔ اور شیعوں سے اسکے خلاف کہنا بھی داخل ہے غرض کہ وہ تمام باتیں داخل ہیں
جو وہ چھپا کر کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری آیت میں رسول سے اور سختی سے فرماتا ہے
کہ زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو۔ قیامت کے دن ان کی طرف
سے کون جھگڑا کرے گا۔ یا کون اُن کا وکیل ہوگا۔ اِس آیت سے شفاعت نامناسب کی
تردید فرماتا ہے ؞

یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا کہ اے
بیٹی عمل کر عمل کر۔ یہاں اور بھی نزاکت ہے وہ کون سے اعمال صالحہ تھے جنہیں فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علیہا عمل نہیں کرتی تھیں۔

پس ضرور ہے کہ آنحضرت صلعم نے انھیں احکام کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں تمام
ذریت فاطمہ بھی داخل ہیں۔ کاظم تم فلان۔ فلان کیوں کہتے ہو۔ صاف لفظوں میں ابوبکر
وعمر کیوں نہیں کہتے۔ ابوبکر وعمر تمھارا کیا کر لیں گے۔ کیا کر سکتے ہیں۔ ہان ہان مسلمان بھی
تمھارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ؞

عدی سے عمر کو بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائے گا۔ خواب ایک اقسام وحی سے ہے۔ پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ پیغمبر صاحب نے اپنے مرض موت میں چند روز تک ابوبکرؓ کی امامت کرائی۔ سب کو خبر ہوگئی۔ سب سمجھ گئے۔ اصحاب رسول جنکی شان میں علی اور صادق محامد و مناقب بیان کرتے ہیں سب نے بالاجماع اتفاق کرلیا۔ تمام مسلمانوں نے بیعت اطاعت و وفاداری کرلی اور برابر وفاداری و امانت وراستی سے مطیع رہے۔ اب چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں اترا ہے۔ اس لیے آل رسول اور اُن کے شیعوں کو یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کھل جاوے۔ رسول کی مخالفت اختیار کریگا۔ اور مومنوں کے راستہ سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا۔ ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہی؛

آل رسول اور ان کے شیعوں کو ایک خاص تعلیم بھی اس آیت میں فرماتا ہی "ہم بھی اس کو اسی راہ پر چلائیں گے" کیوں جی بقول تمھارے یہ سختی ہی یا نہیں۔ کیوں جی بقول تمھارے یہ عدل و لطف کے خلاف ہی یا نہیں۔ بری راہ ہم خود چلاتے ہیں اور عذاب بھی کرینگے۔ اہل سنت مومنین کو بھی ایک خاص تعلیم اس آیت میں تھی۔ تم جو مناظرہ میں وقت ضائع کرتے ہو۔ شیعہ کو جو رسول کی مخالفت میں مومنین کے راستہ کے سوا راستہ اختیار کئے ہوئے ہی۔ اللہ کا وعدہ یہ ہی کہ ہم انکو انھیں کی راہ پر چلائینگے۔ پھر تم کیوں کوشش بیجا کرتے ہو۔ درانحالیکہ اللہ کو خود منظور ہی کہ اُن کو جہنم میں داخل کرے؛

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۵۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۵۔ آیہ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ؛
ترجمہ مقبول احمد۔ تمھاری امیدوں کو اور اہل کتاب کی اُمیدوں کو اس میں کچھ دخل نہیں جو بھی کوئی بدی کریگا۔ اسکا بدلہ پائیگا۔ اور خدا کے سوا۔ وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲؛

کرتے رہوگے۔کب تک علم گزشتہ وآیندہ "ماکان ومایکون" کا دعوے کروگے۔ کب تک اُستاد جبرئیل بنوگے۔ کب تک پیغمبروں سے افضل بنوگے۔ باوجودیکہ تمہارے احمق کہتے ہیں کہ امامت نبوت سے افضل ہی مگر پھر بھی نبی کے بعد ہی ذکر لایا جاتا ہی۔ نبی کا خلیفہ اور وصی اور نائب بھی کہا جاتا ہی۔ دوسرے پیغمبروں کو جانے دو صرف رسول کریم صلعم کو بھی دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اے رسول جو کچھ تم نہ جانتے تھے اس کی تم کو تعلیم دی۔ معلوم ہوا کہ تعلیم خداوندی سے پہلے جاہل تھے۔ اور جب پیغمبر ہی جاہل ٹھہرائے گئے تو پھر تمہارا کس میں شمار ہوسکتا ہی۔ اب غور سے دیکھو کیا اللہ صاحب نے غلط اور جھوٹ کہا کہ تم نہیں جانتے تھے اور پیغمبر ہی سے کہتے ہیں۔ جو سب کچھ جانتے تھے۔ یہ تو بدترین جھوٹ ہی پس اگر تم کو قرآن پر ایمان ہو تو کہدو کہ اللہ نے سچ کہا تھا۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا۔ خدا سے زیادہ سچی کس کی بات ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۴	آیہ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۴

ترجمہ مقبول۔ اور جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کھل جاے رسولؐ کی مخالفت اختیار کریگا اور مومنوں کے راستہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا۔ ہم بھی اُسے راہ پر چلائینگے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول تمہاری شان میں یہ آیت نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگل سکے نہ مقبول احمد ہی نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ اور وجہ اس کی صرف یہ ہی کہ ایسی کھلی آیت میں اس کی دال نہیں گلتی۔ سنو قرآن کا مطلب یہ ہی کہ اللہ صاحب نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں اپنے پیغمبر کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابو بکر کو نبی

پھر کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے اس نے محض جھوٹ کہا نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کا وعدہ سچا اِس سے زیادہ سچا کس کا وعدہ - مگر یہ دین کی لڑائی نہیں تھی - کفر و اسلام کی لڑائی نہیں تھی اعلائے کلمۃ الحق ... اللہ کے لیے نہیں تھی - بلکہ صرف دُنیاوی لڑائی تھی - اس میں جس کی تدبیر کارگر ہوئی جس کے پاس قوت زیادہ تھی وہ غالب آگیا - جب تک کفر و اسلام کی ... اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا رہا - مصر میں مسلمان کتنے تھے - شام میں عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی - ایران میں مسلمانوں کی فوج کس قدر تھی اور دشمن کتنے تھے؟ وہ چند - اور پھر خدا کا وعدہ سچا ہوا مسلمانوں کو ہمیشہ فتح ہوتی رہی ॥

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۷

آیہ ان المنافقین " ترجمہ مقبول ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰ ؁

ترجمہ مقبول - بیشک منافق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ... ان کو اس کے دھوکے کا بدلہ دینے والا ہے - اور جس وقت وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور خدا کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں کفر ... ایمان کے مابین تذبذب میں ہیں نہ انھی کی طرف ہیں نہ انھیں کی طرف اور جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کرلیگا تم اس کے لیے ہرگز کوئی راہ نہ پاؤ گے ؁

اے ایمان ... مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو یار نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے اور قائم کرلو ؁

اے آل رسول بتاؤ - یہ وہ آیتیں تمھاری شان میں اتریں یا نہیں اور بقول تمھارے جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہوا ہے تو یہ دو آیتیں کیوں نہیں - ہاں بنی اسرائیل کی عادت کے مطابق تمھاری اپنی عادت کے مطابق کہ میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو - پر عمل کرو ... البتہ نجات کی کوئی صورت ہوسکتی ہے - مگر واقعات اور حالات خود گواہی دینگے کہ تم ان میں داخل ہو سنو اور غور سے سنو - دیکھو اور انصاف سے دیکھو - قرآن تم نہیں پڑھتے - مگر تھوڑے ... یاد کرتے مگر تھوڑے - نماز تم نہیں پڑھتے مگر تھوڑے

مومنین اہل کتاب ہیں زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صرف یہود اور
نصاریٰ ہی اہل کتاب تھے اور سمجھے جاتے تھے۔ یہود موسےؑ کی اُمت تھے۔ اور نصاریٰ
عیسیٰؑ کی اُمت۔ اور تھے یہ سب کے سب بنی اسرائیل۔ آل یعقوبؑ پیغمبر انھیں کو بڑی بڑی
اُمیدیں تھیں بڑے بڑے دعاوی تھے ؛

"طبقا عن طبق" قدم بہ قدم آل رسول کے دعاوی بھی اسی طرح کے ہیں مثلاً معصوم
پیغمبر زادگی وغیرہ وغیرہ۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں
اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھارا ہی۔ تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ اہل کتاب بھی تم نے
اپنے ہی آپ کو کہا تھا پس آل یعقوبؑ سے تمھاری مثال دی جائیگی۔ ایقول تمھارے غریب
کمینے اعراب سے؟ اُمیدیں اور دعاوی تم کو ہیں یا غریب جاہلوں۔ گنہگاروں کو کہ پس اِس
آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں ؛

ہمارے قضا و قدر ہمارے عذاب و ثواب۔ ہماری مغفرت و مواخذہ میں نہ تم کو دخل ہی
نہ تمھارے اُمیدوں کو۔ بنی اسرائیل بھی پیغمبر کی اولاد تھے۔ پیغمبر زادگی کا ان میں
بھی بہت غرور تھا۔ مگر ہمارا فیصلہ قطعی یہ ہی کہ جو کوئی بدی کریگا (چاہے کوئی ہو۔) اُسکا بدلہ پائیگا
اور خدا کے سوا وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲ ؛

جُزو پنجم سُورہ نساء رکوع ۱۷ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۹۔ "آیہ ولن یجعل اللہ" ؛
ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا ہرگز مومنوں پر کافروں
کا غلبہ نہ ہونے دے گا۔ ۱۲ ؛

اقول جب سارا قرآن آل رسول کے لیے ہے تو اُنسے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں
نازل ہوئی یا نہیں۔ مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نو
کہ نہین داخل ہیں تو قصہ منفصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو پوچھو کہ ابوبکر و عمر و عثمان و
معاویہ و یزید اور تمامی خلفاے بنی اُمیہ و بنی مروان و بنی عباس کو غلبہ ہوا یا نہیں ؛

پس کوئی نجات کی باقی نہیں ہے۔ اب دوسری آیت کو دیکھو ؀

اے آل رسول اس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں تمام اصحاب رسول اور تمامی مسلمانان تابعی یا تبع تابعی داخل ہیں یا نہیں معجزہ قرآن کا دیکھو کہ اس آیت پر نزال بسوال ہی کچھ زہر اگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں ؀

یا سمجھے نہیں یا اس طرح ٹال گئے کہ شاید مسلمانوں کی اس پر نظر نہ پڑے اور ان کی خبریں کبھی ہم کو وہ جکڑ نہ دیں کہ پوچھیں کہ اس آیت میں تم سب داخل ہو یا نہیں ؀

اگر کہتے ہو کہ نہیں داخل تو قصہ ختم شیعوں سے کہدو کہ ہمارے دین کا مرثیہ پڑھیں اگر [illegible] کو دین [illegible] اگر کہو کہ داخل ہیں تو نافرمانی اور بغاوت کا الزام عائد ہوتا ہے ؀

سارے آل رسول کو جس قدر عتاب۔ عداوت۔ نفرت۔ حقارت۔ صحابہ رسول تابعین اور تبع تابعین و کل اہلسنت سے ہے۔ خدا لگتی کہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ جھوٹ بولنے کی تم جرأت بھی ہمارے سامنے نہیں کر سکتے۔ مقبول احمد کا ترجمہ آل رسول کا حاشیہ پیش نظر ہے۔ اور وہ گواہ عادل ہے جس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اتنی [illegible]ت تم کو نہ یہودیوں سے ہے۔ نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوؤں سے۔ پھر بتاؤ کہ تم مسلمانوں سے زیادہ کفار کو [illegible] یا نہیں۔ دوست رکھتے ہو یا نہیں ؀

تم اہل سنت سے خیرات مانگ کر اُن پر اور اُن کے بزرگواروں پر لعنت بھیجتے ہو۔ تم ان کی خیرات کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ اس واسطے کہ تم کو کفار سے لڑ کر جہاد فی سبیل اللہ کر کے غنیمت حاصل کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ نصیب ہی نہیں ہوا۔ پس بتاؤ کہ نافرمانی ہوئی یا نہیں۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرت اور [illegible] دیکھو فرماتے ہیں کہ ہماری مخالفت کر کے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے [illegible] کرلو۔ مقبول احمد اور تمام عقلمند شیعہ دیکھو کہ خدا کی کیسی کھلی حجت ہے۔ تم اس کے جواب میں اب کہوگے کہ دوسرے بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم خود

ہمارے ابرار بندوں کا مقابلہ کرو جاکر اُن کو دن و رات دیکھو تب معلوم ہوگا۔ پانچ وقت کی نماز کو جو اپنے اپنے وقت پر فرض ہوئی تھی تم نے ظہرین اور مغربین نام رکھکر تین ہی وقت کر دیا۔ یہ بھی تقلیل اور قلت میں داخل ہے۔

اے آل رسول تمھاری تقیہ بازی سے تمھارے خاندان بھر یعنے باپ دادا کی تقیہ بازی سے تو یہی ماننا پڑتا ہے کہ تم دونوں کے درمیان میں مذبذب ہو۔ اہل سنت سے جب دیکھو تم ان کے موافق بات کرتے ہو تو تم کو وہ اہل سنت سمجھتے ہیں اور اہل بدعت اور رافضیوں سے جب رات کو تم ملتے ہو تو انکے موافق کہتے ہو۔ وہ تم کو بھی رافضی کہتے ہیں لغت دیکھیے عرب یا عجم یا ہندوستان کو دیکھو۔ دُنیا کو دیکھو۔ دُنیا کے لوگ ایسے حرکات و افعال کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں۔ ہم کسی کا نام نہیں لیا کرتے۔ قیامت تک کے لوگ ہمارے قرآن کے حکم میں داخل ہوں گے۔ مقبول احمد اور تمام شیعو۔ بلکہ اگر آل رسول نے یہ ترجمہ سکھلایا تبلایا ہو تو تمامی آل رسول ہم تمھاری اس مہربانی اور عنایت کے مشکور ہوتے ہیں کہ "یُضلل" کے معنے (خدا توفیق ہدایت سلب کرلیگا) تم ہم کو فرضی الزام سے بچانے کے لیے ایسا ترجمہ کرتے ہو ہم بھی تمھارا ویسا ہی فرضی شکریہ ادا کیے دیتے ہیں مگر دیکھو جب ہماری توفیق ہدایت سلب کرنے سے وہ گمراہ ہوئے۔ تو بتاؤ کہ اب ان کا کیا گناہ بتاؤ کہ اب اُن کا کیا اختیار رہتا ہو کہ توفیق ہدایت سلب کرنے کے بعد ہم جابر و ظالم ہوئے یا نہیں۔ لے جاہلو کہیں الفاظ ہم کو ہماری خدائی کو۔ ہمارے جبروت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ہزار مرتبہ ہم قتل کریں قاتل نہیں۔ ہزار مرتبہ ہم گمراہ کریں ظالم نہیں۔ کرور جلا ہوں کمینوں کو ہم بخش دیں جنت دیدیں۔ نہ ہمارے خزانہ میں کمی نہ ہم کو اس کی کچھ پروا۔ کرور رسیدوں کو ہم جہنم میں جھونک دیں تو ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی نہیں۔ ہمارے قدرت و اختیار کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہیں ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ تم اس کے لیے ہرگز کوئی [illegible] نہ پاؤگے یعنے اس میں صاف اشارہ ہے کہ نہ نبی کی قرابت کام دے گی۔ نہ نبی کی ہدایت۔ نہ نبی کی شفاعت

نعمت تم پر پوری کردی اور دین اسلام تمھارے لیے پسند کرلیا پس جو شخص بھوک کی طرف سے مضطر ہو نہ گناہ کی طرف مائل ہوکر۔ تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۲

اب او بچاپ اللہ تقیہ اقوم تو تھد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ اللہ کا کلام ہے یا اصحاب رسول کا جو بقول تمھارے جاہل اور گنہگار اور جعلساز تھے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت پوری مسلسل موافق تنزیل ہے یا مختلف ٹکڑے کہیں کہیں سے براہ تحریف لا کر جمع کردیا ہے۔ اور وہ کون کون سا ٹکڑا ہے۔ اور وہ کہاں کہاں سے آیا ہے۔ بھاگو مت۔ ہاں ہاں تمھارے پاس جو قرآن ہے اس سے بتاؤ۔ قائم مھدی کے پاس جو قرآن ہو اس سے بتاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین

ہاں پھر دیکھو تم نے جہان جہان اپنی طرف سے قرآن میں کچھ ملایا ہے وہیں قرآن کی فصاحت اور بلاغت کا ستیاناس ہوگیا۔ قرآن کی عظمت نظروں سے گر جاتی ہے یہاں بقول خود اپنے دشمنوں کی قابلیت دیکھو کہ قرآن میں وہ الحاق کرتے ہیں۔ اور پھر بھی خدا کے کلام اور زبان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ دیکھو ہمارا دعوی۔ ہمارے قرآن کا دعوی ہمارے پیغمبر کا دعوی کیسا جھوٹا ہوا جاتا ہے۔ چند اصحاب رسول قرآن کی ایسی عبارت بنا کر لاتے ہیں اور کسی کو کلام خدا ہونے میں شبہہ تک نہیں ہوتا پس اب بھی تم اُن کو جاہل کہو گے کہہ سکو گے جبکہ تم سے زیادہ اور بہت زیادہ پیغمبر سے زیادہ۔ ہمارے برابر قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ اب نفس مطلب تقریر کا سنو

اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ آیت بمقام مکہ حجتہ الوداع میں نازل ہوئی۔ تم کہتے ہو کہ بعد حجتہ الوداع غدیر خم میں علی کو خلیفہ بنانے کے بعد نازل ہوئی۔ بہرکیف دونوں کے بیان سے زمانہ بہت قریب قریب ہے ایک مثال سے سمجھو پیغمبر نے اپنے دو بیٹیوں کا نکاح ابولھب کے دو بیٹوں سے کیا تھا۔ ممانعت آئی نہ تھی حکم نہ آیا تھا آپ بشر تھے عرب

کہتے ہیں کہ سب داخل ہیں اور رہوں گے۔ اور ہمیشہ قیامت تک داخل ہوں گے۔ یہ تو ہمارا عام حکم ہے ٭

جزو پنجم سورۂ نساء آیہ ان المنافقین" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۰ ٭
ترجمہ مقبول۔ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاوگے ۱۲ ٭

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں۔ جبکہ یہ آیت تمہاری شان میں اترا تو یہ کیوں نہیں ؟ سلسلہ آیات کو ملاکر یہ آخر بیان ہے منافقوں کے تمام حالات تفصیلی بیان کرکے اپنے جبروت کا اظہار فرماتے ہیں کہ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے۔ اور تم ان کا مددگار نہ پاوگے ٭

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع اوّل ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۹۔ حاشیہ نمبر ۲ او ٭
شیعوں کی تفاسیر تمام احادیث تمام اقوال ائمہ آل رسول تمام کتابیں اس سے بھری ہیں کہ "آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ" جب ا غدیر خم میں علے خلیفہ ہوے تو نازل ہوئی آل رسول کا یہی دعوی ہے۔ اِس لیے پوری آیت کا ترجمہ مقبول نقل کرکے میں تفسیر لکھوں گا۔ علماے ربانیین کو تو پہلے ہی سے معلوم ہے عقلمند شیعوں کو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے علما ہمارے ایسے کہاں تک سچ بولتے ہیں ٭

ترجمہ مقبول۔ تم پر حرام کیا گیا۔ مردار اور خون اور سوّر کا گوشت اور وہ جانور جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اور جو گردن مروڑکر مارا گیا ہو اور جس کے پاؤں باندھکر پیٹ پیٹ کر مارا ہو۔ اور جو بلندی سے گرکر مرا ہو اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جسکو درندوں نے پھاڑا ہو سواے اس کے جس کا تم نے تزکیہ کرلیا ہو۔ اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تیروں پر تقسیم کرلو یہ بدکاری ہے۔ آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہوگئے پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اپنی

بقول تمہارے وہ کافر تھے وہ تم سے مایوس کیا تھے خلافت اُن کو مل گئی اور ایسی قوت سے مل گئی کہ تم خود اُن سے مایوس ہوگئے۔ اور تم نے جد وجہد بھی چھوڑ دیا۔ پس مایوس تم ہونے والے تم ہوئے نہ کہ وہ۔ اور کافر کو مایوس کہا ہے۔ پس جو مایوس ہوا ہوگا وہی کافر ہوگا۔ (اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان کے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں) ؛

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ بتاؤ تمھارا تقیہ یہودیوں نصرانیوں۔ مجوسیوں۔ کفار عرب۔ آتش پرستوں سے تھا یا کہ اُنھیں اہل سُنت سے جن کو تم کافر کہتے ہو ؛

بتاؤ تم اُن سے ڈرے یا نہیں۔ تم اُنھیں سے تقیہ کرتے تھے یا نہیں پس اللہ کے صریحًا تم نافرمان ہوئے اور عصمت رخصت ہوگئی۔ اور اللہ سے تقیہ کرنے میں نہیں ڈرے اور یہ صریحًا کفر ہوگیا۔ اب بتاؤ دو سطروں میں دو جگہ "الیوم" کا لفظ قرآن میں آیا ہے۔ ... دُم صریحًا تمھاری تکذیب کرتا ہے۔ پھر دوسرے "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ مل سکتا ہے۔ تمھارے دعوے کی کیا تائید ہوتی ہے۔ واقعات اور حالات عالم پر بھی نظر ڈالو۔ اگر تم کو عقل ہے۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو علی کو خلیفہ کرنے نہ کرنے سے دین کی تکمیل کو کیا تعلق تھا۔ سنو تعلیم و ہدایت وہ بغیر خلافت ملے بھی کرسکتے تھے۔ اور بہت آسانی سے بلا وقت و خرچ کرسکتے تھے۔ خلافت میں تو ہزاروں کام اور لاکھوں جھگڑے ہوتے ہیں۔ بقول تمھارے اور جب اُن کو ۲۴ برس تک خلافت نہیں ملی تو نعمت کا کیا اتمام ہوا۔ اِس نعمت کا اتمام تو بے شک خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ہوا مسلمان دینی و دنیاوی برکات سے مالامال ہوگئے شرق سے غرب تک اسلام پھیل گیا۔ ہزاروں مسجدیں بن گئیں۔ لاکھوں نمازی پیدا ہوگئے۔ دائرہ اسلام وسیع ہوا کفر کی سرحدیں گھٹ گئیں شام اور مصر۔ اور ایران فتح ہوا کابل اور سندھ تک اسلام کا پھریرہ بلند ہوا۔ جھنڈے نصب ہوئے ۲۔ برس کے لیے پوری آراستہ و پیراستہ بے غل و غش سلطنت دی گئی۔ تو بجز خانہ جنگیوں کے

کفو ڈھونڈھتے تھے جس کے عرب بڑے دلدادہ تھے۔ اپنے کفو قرابت داروں میں بھی
تھا۔ زمانہ کفر کے نکاح کو آپ بعد اسلام ویسا ہی برقرار اور قائم رکھتے تھے غرض کہ جب
تک کہ حکم نہ ہوتا۔ دنیاوی کام آپ ویسا ہی کرتے تھے جو عرب میں معروف و رائج تھے۔
بھی تم کو معلوم ہو کہ اللہ قادر و توانا علیم و خبیر نے جب جب مناسب سمجھا احکام بھیجے یا ایک
دم سے ایک ہی وقت تمام قوانین مجلد کر کے شائع نہیں کیا۔ آج نماز فرض کل ... رسول
شراب کی تعریف آئی۔ اور گناہ کا بھی ذکر ہوا۔ پھر یہ حکم آیا کہ سکر و نشہ کی حالت میں نماز نہ
پڑھو پھر حکم ہوا کہ شراب نجس اور عمل شیطان ہے۔ اس طرح سے اگر تم کو ... پر رسول پر قرآن پر
ایمان ہو تو مانو کہ اللہ پاک اس آیت میں مردار اور خون اور سور کا گوشت ... پر
جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ (غیر خدا میں سب داخل ہیں کسی نیک و بد کو مستثنے
نہیں کیا) اور جو گردن مروڑ کر مارا گیا ہو۔ اور جس کے پانوں باندھ کر پیٹ پیٹ کر مارا ہو
اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو۔ اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جس کو درندے نے پھاڑا
ہو۔ (شکاری سدھائے جانور کے شکار کو مستثنے کر دیا ہے) اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو (ہندو
مسلمان شیخ۔ سید نیک و بد کی تفریق نہیں ہے استثنا نہیں کسی کا بھی تھان ہو) اور یہ کہ
تیروں پر تم تقسیم کر لو۔ (اتنی طولانی فہرست جرائم کی قرآن میں کسی جگہ نہیں ہے) ان سب کا نام لیکر
فرماتے ہیں کہ یہ بدکاری ہے ÷

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ آجکے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان
سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اے آل رسول بتاؤ کہ اس جگہ کافر بقول تمہارے تھان پرست داخل
ہیں یا نہیں؟ ÷

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے۔ تمہاری ساری باتیں جھوٹ ہوئی جاتی
ہیں اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ تم اس آیت کے مخاطب ہو یا نہیں۔ سوچکر بولو سنو اور
بہت غور سے سنو۔ قبول اسم کا تبعہ بھی دیکھ لو ÷

دوسری آیت ذیل میں پڑھو۔ اور قرآن کے تسلسل پر نظر عبرت ڈالو ۱۲ +

جزو ششم سورۂ مائدہ

آیہ یسئلونک" ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۷۱ +

ترجمہ مقبول احمد۔ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا کیا حلال کیا گیا ہے۔ تم کہدو کہ تمھارے لیے کل پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری بنکر جو تم نے شکاری جانور اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیساکہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے۔ پس وہ جو کچھ تمھارے لیے پکڑ رکھیں ان میں سے قسم حلال کو کھالو۔ اور اللہ کا نام اُس پر پڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شبہہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۱۲ +

اوّل آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت مطابق تنزیل اسی موقع کی ہے جہان ہے یا کہیں اور سے لائی گئی ہے۔ اور لائی گئی ہے تو کہاں سے کس سورہ سے کس رکوع سے۔ قایم کا قرآن دیکھ کر بتاؤ +

مگر اس آیت میں آل رسول سے ایک اور سوال ہے۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تو مقبول دیکھکر جواب دو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں شکاری بن کے جو تم نے شکاری جانوروں کو اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیساکہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے۔ اے آل رسول ہم نے قرآن میں کس جگہ شکاری جانوروں کے سدھانے کی ترکیب سکھلائی ہے۔ یا وہ آیت تمھارے دشمنوں نے قرآن سے نکال دیا ہے۔ نکالا ہے تو کس پارہ اور کس سورہ اور کس رکوع سے بتاؤ۔ قائم کا قرآن دیکھکر بتاؤ۔ علی کا قرآن دیکھکر بتاؤ۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو۔ اور اگر علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو "راسخون فی العلم" سے دریافت کرو۔ پس تم کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ انسانی عقلوں نے جو تدبیر شکاری جانوروں کو سدھانے کے ایجاد کی اللہ صاحب اس کو اپنی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اب ذرا غور کرو کہ خلافت کے بارہ میں انسانی عقلوں نے جو کچھ کیا وہ خدا کا کام ہے قرآن کے جمع کرنے میں جو صحابہ نے تدبیر کی وہ اللہ کا کام ہے۔ سمجھو اگر عقل ہو۔ ما نو اگر

ایک مکت کی کہ رہ اسلام میں نہیں آیا لیکن کی ہے بند نہیں ہوئی ۔ بقول تقدسفا کو سلطنت دیکر تو خلافت کی لوٹیا ہی کو ڈبو دیا ؛

کیا ہی اکمال دین ہی۔ کیا ہی اتمام نعمت ہی۔ تمھاری خاطر سے ملے آل رسول ہم کہدیں مگر دنیا سے کیونکر کہلائیں بتمام آیات آل رسول کی تردید تکذیب فرماتا ہے۔ یعنے فرماتے ہیں۔ دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کرلیا ؛

اسلام کی تعریف تم کرچکے ہو۔ کہ اللہ کی آیات کا اقرار کرنا شریعت کا پابند رہنا ؛

پھر بتاؤ کہ صحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اسلام میں داخل تھے یا نہیں حدانیت نہ اکا زبان سے اقرار کرتے تھے یا نہیں شرایع کے پابند تھے یا نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ نے دین اسلام کو اُن کے لیے پسند کرلیا تھا یا نہیں۔ یا کہدو کہ اللہ نے محض جھوٹ کہہ دیا تھا۔ ۱۲ ؛

پھر احکام حرمت کی طرف رجوع فرماتا ہی۔ یہ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ خدا کی زبان پہچانو فرماتے ہیں پس جو شخص بھوک کے سبب سے مضطر ہو۔ یعنے بھوک برداشت نہ کرسکتا ہو تو وہ گیارہوں حرام چیزیں جن کا اوپر ذکر فرما چکے ہیں اس کے لیے حلال ہیں باقی یں کھا سکتا ہی۔ اس پر کوئی گناہ نہیں۔ پھر اپنی عادت قدیم اور قدرت بے نہایت کے ساتھ مستثنے ایس سے مستثنے کرتا ہی۔ شرط لگاتا ہی یعنے فی الحقیقت بھوک کے سبب سے مضطر ہوگیا ہو یہ نہیں کہ گناہ کی رغبت حرام خوری کی عادت اور خدا کی نافرمانی کی وجہ سے وہ حرام چیزیں کھاتا ہو حرام نہ سمجھتا ہو۔ پرہیز نہ کرنا چاہتا ہو۔ پھر اس کے بعد بھوک کے سبب سے مضطر لوگوں کی شان میں فرماتا ہی کہ اگر انھوں نے بھوک کی سبب سے مضطر ہو کر کھالیا ہو۔ تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی ۱۲ ؛

سلہ ترجمہ مقبول احمد صفحہ حاشیہ نمبر ۲

کہتے ہو۔ تم جس کی نسبت کہتے ہو کہ ن وعلم ماکان وما یکون گزشتہ وآئندہ ہے تم جنکو استاد
جبرئیل کہتے ہو۔ تم جنکو انبیاء سے افضل کہتے ہو تم جنکے مقابلہ میں تمام دنیا کے مسلمانوں بلکہ
اصحاب رسول کو جاہل کہتے ہو۔ اور تم کیا کہتے ہو۔ بلکہ وہ خود ہی دعویٰ کرتے ہیں ÷

آج قرآن دیکھو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنی تفسیر دیکھو۔ ہماری تقریر سنو اور پھر اپنی
آنکھوں سے دیکھ لو۔ کہ ان کو قرآن کا بھی علم نہیں ایسے جاہل ہیں کہ وہ اتنی بات بھی نہیں
سمجھتے قرآن کا ایک حرف نہیں جانتے ÷

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اے آل رسول بتاؤ یہ قرآن کی آیت باعتبار نزول اپنے اصلی جگہ پر ہے یا کہیں سے
اُٹھا کر لائی گئی۔ پوری آیت لائی گئی یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔ اور پھر کس جگہ
سے لائی گئی ÷

ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت کس دن کس تاریخ کس مہینہ میں نازل ہوئی۔ ہاں یہ بھی
بتاؤ کہ غدیر خم میں نازل ہوئی۔ ہاں دیکھو۔ ایک ہی رکوع میں یہ تیسرا مرتبہ ہے کہ "الیوم"
اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ پھر اس "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ ملتا ہے۔ اگر کچھ فائدہ ملتا ہوتا تو
آل رسول ایسے بھلا کہاں چوکتے۔ دیکھو اس "الیوم" کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ سوچو اور
قیامت تک سوچو ÷

اللہ کو عبث کہو۔ اس کے کلام کو عبث کہو اس کے رسول کو عبث کہو اس وقت
کے علم مسلمانوں کو عبث کہو۔ تب تو تم کو چھٹکارا ہے۔ سنو۔ اہل کتاب تمہارے پیغمبر تمہارے خدا
کو کب مانتے تھے (الا ماشاء اللہ) غلہ اور میوہ اور بقول کے کھانے میں دنیا کی کون سی
عقل حجت کرتی تھی۔ کون سے لوگ انکار کرتے تھے۔ کون سا مذہب اس کو حرام ٹھہراتا تھا۔
اہل کتاب یہود و نصاریٰ بہت خراب ہوئے تھے۔ بہت نافرمان اور گمراہ ہوئے تھے۔ مگر ذبح
کے وقت اللہ کا نام لیتے تھے گیارہ محرمات کو بیان کر کے اب اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

اگر ایمان ہو ۱۲ ؎

جزو ششم سورۂ مائدہ | ترجمہ مقبول احمد۔ صلا وحاشیہ ؏ و ؏ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ آج کے دن حلال کی گئیں تم پر کل پاک چیزیں اور ان لوگوں کی خوراک جن کو کتاب دی گئی ہو تمھارے لیے حلال ہو۔ اور تمھاری خوراک ان کے لیے حلال ہو۔ اور مسلمان پاکدامن عورتیں۔ اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (جائز ہیں) جس وقت کہ تم ان کو مہر دیدو درانحالیکہ اُن سے نکاح کرنا منظور ہو نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق۔ اور جو ایمان کا منکر ہوگا۔ تو اس کے اعمال سب اکارت ہوجائیں گے اور وہ آخرت میں ٹوٹا اُٹھانیوالا ہوگا ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہو کہ طعام سے مراد میوہ و بقول و غلہ۔ کافی اور دیگر کتب حدیث میں امام باقر و صادق سے منقول ہو کہ اس آیت میں طعام سے مراد حبوب و بقول ہو۔ کافی اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں منقول ہو امام باقر سے کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم منسوخ ہو۔ "آیہ لاتمسکو بعصم الکوافر" یعنے (کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو) سے تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہو کہ "آیہ لاتنکحو المشرکات" یعنے (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو) سے بھی منسوخ ہو۔ تہذیب میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جس شخص کے نکاح میں آزاد مسلمان عورت موجود ہو اور وہ کوئی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو کوئی حرج نہیں ہو۔ اور دیگر حدیثوں میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے صرف متعہ یعنے نکاح میعادی کا جواز ثابت ہو اور زمانۂ غیبت امام میں اسی پر عمل درآمد ہو۔ ۱۲ ؎

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ معزز ناظرین۔ ہماری تفسیر کی پرواز ؛ بمقصود سے اس آیت کو چنداں تعلق نہ تھا۔ ہمارے علما اس کا جواب دینگے۔ مگر ہم کو یہاں صرف عقلمند اور ذی علم شیعوں کو دکھلانا ہو کہ تم جن کو معصوم کہتے ہو۔ یا جن کو راسخون فی العلم

ذکر تھا ... کو مشرک اور کافر فرمایا پس یہاں مشرک اور کافر سے کفار قریش مراد ہیں۔ جس کے بابت حکم تھا ۱۲ ؂

اے آل رسول جب تم قرآن اتنا بھی نہیں جانتے صاف صاف قرآن کا مطلب اتنا بھی نہیں سمجھتے تو تم کس منھ سے علمائے ماہنین کو جاہل کہتے ہو۔ اسی جہالت پر تم کو دعوائے ماکان ومایکون علم گزشتہ وآئندہ زیب دیتا ہے۔ پھر آگے بیان فرماتے ہیں ؂

اور جو کوئی ایمان کا منکر ہوگا تو اس کے اعمال ... اکارت ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں ٹوٹا اٹھانے والا ہوگا۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں کھانے اور نکاح کے بیان کے بعد اب اس جگہ جو کفر کا بیان فرماتے ہیں کیا محض عبث اور کیا محض بے تعلق آل رسول بتاؤ یہاں کفر کا کیا موقع تھا؟ سنو یہاں بہت بڑا موقع ہے۔ حرام اور حلال کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جو ہمارے حلال کو حرام کہے۔ جو ہمارے حرام کو حلال کہے۔ وہی ایمان کا منکر ہوگا۔ اور اس کے عمل اکارت جائیں گے کیا یہ کافروں کے اعمال کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پس بوجہ اپنے عہد توڑ دینے کے ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُنکے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ لفظوں کو اپنے موقعوں سے بدل دیتے ہیں۔ اور جن چیزوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے اور جو ان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں ہیں ان کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہے گی پس تم اُن کو معاف کرو اور درگزر کرو۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۱۲ ؂

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں ...

محرمات کو چھوڑ کر کل پاک چیزیں تم پر حلال کی گئیں جن میں پاک چیز اہل کتاب کا ذبیحہ بھی ہے جس کا ذکر فرماتے ہیں پھر کھانے کے بعد دوسرے ضروری اور مرغوب طبع انسانی چیز کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مسلمان پاک دامن عورتیں ... لوگوں کی پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جائز ہیں کب؟ جب وقت کہ تم ان کے مہر دیدو اور ... ان سے نکاح کرنا منظور رہو ۔

نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق۔ باقر اور جعفر۔ سنو ہم کو تم سے ایسے اُمید نہ تھی ۔

پہلے زنا کا ذکر کیا۔ بتاؤ کہ کیا اس وقت کے مسلمان علانیہ سڑک پر اور بازار میں زنا کیا کرتے تھے کہ اس کے بعد خفیہ تعلق کی ممانعت فرمائی۔ بتاؤ متعہ میں گواہ شرط ہیں؟ بتاؤ متعہ میں کھانا پکانا۔ آگ جلانا باجہ بجانا۔ دعوت ولیمہ دینا غرض کہ شہرت کے سامان مہیا کرنا مشروط ہے ۱۲ ۔

اور جب یہ سب کچھ بھی مشروط نہیں تو خفیہ تعلق میں اور متعہ میں کیا فرق رہا ۔ خفیہ تعلق کی ممانعت تم خود نقل کرتے ہو۔ مقبول احمد تم لفظ متعہ لکھکر اس کے معنے یعنے نکاح میعادی کیوں لکھتے ہو۔ کیا متعہ کے معنے شیعہ یا آل رسول نہیں جانتے تھے ۔

اے باقر بتاؤ "لا تمسکوا بعصم الکوافر" کا حکم کب نازل ہوا؟ اس کی شان نزول کیا ہے؟ ہم سے سنو۔ اوائل زمانہ یا قبل ہجرت میں غلبہ اسلام سے پہلے یہ حکم ہم نے دیا تھا کہ کافروں کی عورتوں پر قبضہ نہ رکھو۔ جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے ... کافروں سے وصول کرلو اور ان کی عورتوں کو رخصت کردو۔ اور جو کچھ وہ تمھاری عورتوں ... ہوں وہ تم سے مانگ لیں[1]۔ اگر تمھاری کوئی عورت کافروں سے ... مل جائے ۔

ہاں اور آیہ "لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ" سے اس کو کیا تعلق ہے؟ ... قرآن کا معجزہ جہاں یہود و نصاریٰ مخاطب تھے جب انکی طرف اشارہ تھا تو اہل کتاب فرمایا اور جب دوسرے کافروں کا

[1] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۸۷۹ ۔

کیونکہ خیانت چھپ نہیں سکتی تب نصیحت فرماتے ہیں تم ان کو معاف کردو۔ درگزر کرو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے دیکھو خلفائے ثلثہ اور اُن کے بعد بھی بعض نیکوکار بادشاہ اور مسلمان کس درجہ اس نصیحت پر عمل کرتے تھے۔ اور کس قدر معاف اور درگزر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان آیتوں کا صاف صاف مطلب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ (ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار)

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۳ آیہ لقد کفر۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۴

ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے۔ تم یہ کہدو کہ خدا کو روک کون سکتا ہے۔ اگر وہ یہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور اس میں جو جو ہیں سب کو ہلاک کردے حالانکہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انکے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے۔ جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۱

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے متعلق نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ اچھا تم نہیں کہتے تو ہم سے سنو کہ یہ آیت کیونکر تمھاری شان میں اتری ہے۔ سنو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے جب مسیح ابن مریم کو خدا کہنے والا کافر ہوا تو علی کو خدا کہنے والے سمجھنے والے۔ اگر کوئی کافر علی کو اللہ کہے تو اس پر خوش ہونے والے راضی ہونے والے۔ سبحان اللہ کہہ کر تعریف کرنے والے۔ سب کافر ہوں گے۔ اے جاہلو جھوٹ نہ بولو ہمارے سامنے جھوٹ نہیں چل سکتا۔ اپنی مجلسوں میں دیکھو۔ جب ایک کافر کہتا ہے

ع کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں ۔ ع علی مشکل کشا تھا نصیری کے خدا تم ہو

ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ پھر کیا جہالت ولاعلمی ونادانی سے۔ نہیں بلکہ نہایت ہوشیاری
سے۔ کمال چالاکی سے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل آل یعقوب کا قصہ ہے۔ اور جب
آل یعقوب کا قصہ ہے تو ضرور آل رسول کی تعلیم وہدایت مدنظر ہے۔ ہم ضرور اس میں داخل
ہوں گے۔ اور پھر ایسی زنجیر میں جکڑے جائیں گے کہ قیامت تک نجات مشکل ہو گی۔
اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں
نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا۔ ہمارے تمام عہدوں کو جانے دو۔
اس کو تم کیا سمجھو گے۔ بقول تمھارے ہمارے رسول نے صاف تم سے کہدیا تھا کہ ہمارے
بعد لوگ دنیا میں خلافت طلب کریں تو تم دین طلب کرنا۔ پس کیا تمھارا دین طلب کرنا
یہی تھا کہ تم نے تقیہ شروع کیا اور مخفی راتوں کو چھپاکر بغاوت نافرمانی بیخ کنی کے مشورہ
اور بندوبست وتدابیر کرنے لگے۔ کبھی عبداللہ ابن سبا معروف بہ ابن سوداکو کھڑا کیا کبھی
وزیر علقمی کے ذریعہ سے چنگیزخان ہلاکو کو جاکاٹھا کبھی ابومسلم خراسانی سے سازش کی لعنت

کرنا سکھلایا۔ پس اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ انھیں بدعہدیوں کی بدولت ہم نے ان پر
لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا کیسا سخت کیا کہ ان کی بصارت اور بصیرت
بھی جاتی رہی کہنے لگے کہ شیعہ باوجود خیانت اور دغابازی اور جھوٹ اور مکاری اور
بے وفائی جنت میں جائیں گے اور سُنّی باوجود صدق ووفا کے جہنم میں جائیں گے۔
یہ ہی دل کی سختی اور آنکھ کا اندھاپن ہے اس لیے اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جن چیزوں
کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے۔ بڑے حصہ کی قید اس واسطے
لگادی ہے کہ بظاہر تو وہ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ
اور جوان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں
ہیں۔ کیوں آل رسول اور تمام شیعو۔ اللہ زیادہ عالم ہے یا تم۔ وہ کیسی تہ کی بات بتاتا ہے
پھر مسلمانوں سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ ان یہودیوں کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہیگی

تمام دوسروں کی قدرت و اختیار و مرضی کو باطل کر دیا مطلب یہ کہ تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ ابلیس کو ابوبکر و عمر و عثمان کو۔ یزید کو کیوں پیدا کیا۔ ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ ایسا قرآن تو نے کیوں اتارا جس سے ہماری مٹی پلید ہوتی ہے اگر قرآن اُتارا ہی تھا تو اس میں ایسی آیتیں تو نازل نہ کرتا جس میں سے ہماری برائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ سراج الحق کو تو نے کیوں پیدا کیا۔ پیدا کیا تھا تو اس کو قرآن کا ایسا علم کیوں دیا۔ ایسی تفسیر اس کو کیوں سکھلائی کہ تمام قرآن کی مار تمام قرآن کی لعنت ہم پر پڑنے لگی۔ اے جاہلو کہیں تم گھبرا کر کہدو گے کہ اللہ نے یہ تفسیر سراج الحق کو کہاں سکھلائی۔ اس نے یا اپنے نفس سے ایجاد کیا یا اس کو شیطان نے سکھلایا ۔

ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو تم کافر بھی ہو تم بے عقل بھی ہو۔ کتے کو سدھانا تو ہم نے سکھلایا۔ اور تفسیر قرآن لکھنا شیطان ہی سکھلایا ہے۔

تم ہمارے لعنت میں گرفتار ہو گئے ہو۔ سنو ہمارے رسول کریم نے بتا دیا تھا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے۔ اگر وہ اہل نہ ہو تو وہ لعنت خود اس پر آکر پڑتی ہے۔ تم نے ہمارے پیغمبر کو جھٹلایا۔ تم پیغمبر کی تعلیم کا اہل کو کیا سمجھتے۔ دیکھو تمہاری لعنت کے قابل نہ آسمان تھے نہ زمین نہ شجر نہ حجر و بحر و بر نہ وہ جن کا تم نام لیتے تھے۔ ہم نے تو اُن کی شان میں سیکڑوں مرتبہ "رضی اللہ و رضوا عنہ" کہا تھا۔ پھر وہ لعنت جمع ہوتی رہی اور اب قرآن ناطق و برہان مبین کے ذریعہ سے تم پر پڑ رہی ہے۔ اب قیامت تک ویا کرو قرآن کی لعنت سے بچ نہیں سکتے۔ پیغمبر کا ارشاد جھوٹا نہیں تھا۔

پھر سب بیان کر چکنے کے بعد اپنے جبروت و قدرت کا اظہار کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ۔

اِس سے تمام جھوٹے مدعیان قدرت و اختیار کو باطل قرار دیتا ہے ۔

اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھ سکتے تو اُردو کا شعر ہی یاد کر لیتے ۔

تو تمام کافر ما شاء اللہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ اور واہ واہ کہکر اس کی دل افزائی
ہیں ایک کافر بھی کھڑے ہو کر اپنے کافروں سے نہیں کہتا کہ ایسا شعر پڑھنا صریح کفر ایسا
سننا صریح کفر ہی اور جب سب تعریف کرتے اور خوش ہوتے ہیں تو سب کے سب خدا کے فیصلہ
کے مطابق کافر ہو گئے فرماتے ہیں کہ جس طرح مسیح کو خدا کہنے والے کافر ہو گئے ویسے ہی
علی کو خدا کہنے والے کافر ہو گئے کیا بعد ختم نبوت و رسالت ہم بار بار قرآن اتاریں گے
اسی قرآن کا فیصلہ قیامت تک حجت ہی - یاد رکھو کہ اگر کوئی اور قرآن ہم اتارتے تو جس
طرح بنی اسرائیل کی برائیاں ہمارا یہ قرآن بیان کرتا ہی ویسا ہی دوسرا قرآن تمھارے برائیاں
ظاہر و بیان کرتا - اس کے بعد اپنی قدرت اور جبروت کا بیان فرماتے ہیں - فرماتے ہیں
کہ خدا کو کون روک سکتا ہی اگر وہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ اور زمین
میں جو جو موجود ہیں (یعنے جتنے لوگ دوسروں کو خدا کہتے ہیں - کہنے والوں کو بھی اور جن کو
خدا کہا جاتا ہی) سب کو ہلاک کر دے ؛

اے آل رسول خصوصًا اے علی اللہ کی زبان سے ایسا خفگی اور غصہ کا حکم کبھی تم نے
عیسے مسیح کی شان میں ان کی والدہ معظمہ کی شان میں سنا ہی - پھر آخر کیوں صرف اس لئے
کہ ان کے نالائق لوگوں نے ان کو خدا کہا تھا اسی طرح تمھارے نالائقوں جاہل اور کافر
دوستوں کی بدولت اللہ کے عتاب میں داخل ہوتے ہو تم اور تم زمین میں موجود ہو یا نہیں
مقبول احمد تو قیامت تک بھی نہ سمجھوگے - آل رسول تم بھی نہ سمجھوگے - مگر ہاں اے عقلا
دانا - خوش فہم شیعو تم سوچو اور سمجھو - کہ علی تمھارے بدولت کیا سنتے ہیں یعنے خدا کو کون روک
سکتا ہی اگر علی کو اور اس کے والدین کو اللہ ہلاک کرنا چاہے -

پھر اپنے جبروت اور قدرت کا بیان کرتے ہیں کہ حالانکہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے
درمیان ہی - اس کا اختیار خدا ہی کو ہی - اس سے ائمہ کا خود مختار ہونا جو تم کہتے ہو یا جس کا تم
دعوی کرتے ہو ان سب کو باطل کرتا ہی - پھر فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی - اس

پیغمبر تھے پھر بتاؤکہ یہ غرور بجز آل رسول کے اور کس میں ہو سکتا ہی۔ تم نے علی کو اللہ کہا۔ کہنے
والے سے راضی ہوے۔ انکے دوست دار بنے انکے دوست بنکر اللہ کے دوست بنے۔ اب
تم سے مخاطب ہوکر فرماتا ہی کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو۔ تو پھر تمھارے گنا ہوں کے سبب تم کو
عذاب کیوں دیتا ہی۔ پھر خود ہی دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بلکہ تم اللہ کی مخلوق
میں سے انسان ہو۔ جسے وہ چاہتا ہی بخش دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی عذاب دیتا ہی یعنے
مغفرت و عذاب ہماری مشیت و مرضی پر منحصر ہی۔ پھر اپنی جبروت بے نہایت کا بیان
کرتے ہیں کہ کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہی اس کا اختیار خدا ہی کو
ہی اور بازگشت مرکر اسی کے حضور میں ہو گی۔ اِس سے مسئلہ رجعت کی بھی تردید ہو گئی اگر سوچو

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۷۱ و حاشیہ نمبرا

ترجمہ۔ پس نافرمان لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ +

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ہارون موسیٰ کے وصی تھے۔ ملخصاً اور بعد
وفات رسول صلعم علیؑ اور حسینؑ اور سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ امر خدا پر قائم رہے۔ باقی سب
نافرمان ہو گئے اور ایک مدت تک وادی ضلالت میں سرگردان رہی یہاں تک کہ جناب امیر
کو قوت حاصل ہوئی کہ ان جناب نے اپنے مخاصمین سے مقابلہ کیا ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤکہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں
سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہوا۔ تم کہتے ہو کہ تمام اصحاب رسول کی شان میں یہ فاتین
ہی۔ ہم تم کو پہلے بتا چکے ہیں کہ ہماری سرکار لا ابالی سرکار رہی۔

یہ جنت کے لیے۔ اور یہ دوزخ کے لیے اور ہم کو کچھ پروا نہیں۔ پس کوئی بھی
ہو ہم کو اس کی کیا پروا۔ تم بتاؤکہ اس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں ہم کہتے ہیں کہ
ہو۔ اور قیامت تک جو نافرمان ہوں گے وہ اسی میں داخل ہوں گے تمھاری ہی
خصوصیت ہی۔ سنو ہم نے وعدہ استخلاف کیا تھا یا نہیں۔ سنو پیغمبر نے ابو بکر کو نماز کی

خدا فرما چکا قرآن کے اندر — میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں — جو کام آئے کسی کی بےکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا — بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خبر قرآن میں ہے یہ مُحقق — نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُس نے نہ بخشا — مقرر وہ جہنم میں پڑے گا

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ خداوندا تو مجھے توفیق دے۔ ہدایت دے کہ تیرا کسی کو شریک نہ کروں نہ عبادت میں نہ قدرت میں نہ علم میں نہ وجود میں نہ سمیع و بصیر ہونے میں نہ معین و ناصر ہونے میں ۔

جزو ششم سورہ مائدہ رکوع ۳ — آیہ "وقالت الیہود" ترجمہ مقبول احمد ص۱۷۴ و ص۱۷۵ ۔ ترجمہ مقبول۔ اور یہود و نصاریٰ نے یہ کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور دوست دار ہیں۔ تم یہ کہدو کہ پھر وہ تمھارے گناہوں کے سبب تم کو عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم تو اس کے مخلوق ہیں سے انسان ہو جسے چاہتا ہے وہ بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے وہ عذاب دیتا ہے۔ کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے اور بازگشت اسی کے حضور میں ہوگی ۔

تفسیر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں اُتری جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری۔ ہم سے سنو یہ تمھاری شان میں ضرور اتری اللہ صاحب پہلے یہود و نصاریٰ کا قول کفر نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور خدا کے دوست دار کہتے ہیں "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم اس اُمت کے یہودی اور اس اُمت کے نصاریٰ کا بھی یہی خیال ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اکثر بنی اسرائیل آل یعقوب

کہ اپنے حملہ آور قاتل کو قتل کرنا نہیں چاہتا تم جو بصری پر جا دوڑے صفین پر جا دھمکے اور نہروان پر حملہ کر بیٹھے بتاؤ کہ ہابیل کے برابر ہوئے۔ جب تم ہابیل کے بھی برابر نہیں ہوئے تو انبیا سے افضل کس طریقہ سے ہو سکتے ہو ؛

عقلمند شیعوں سے خطاب ہے کہ اپنے ائمہ اپنے علما کے اس قسم کی تصانیف و اقوال پر غور کریں ۱۲ ؛

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۵ آیہ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔ ترجمہ مقبول احمد ص ۱۷۸

ترجمہ مقبول۔ اِسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کر دیا کہ جو شخص کسی نفس کو بغیر دوسرے نفس کے قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد کیے قتل کر ڈالے پس ایسا ہے کہ گویا اُس نے کل آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور جس نے ایک نفس کو زندہ کر دیا۔ تو گویا اس نے کل آدمیوں کو زندہ کیا ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہے سنو۔ اس آیت میں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب پیغمبر کے قصہ کی مناسبت سے اللہ تمہاری تعلیم فرماتا ہے "طبقا عن طبق" آخر جب کوئی قرآن اب قیامت تک نہ آئے گا۔ تو تمہارے لیے اور تم پر کوئی حجت اللہ کی ہے یا نہیں ۱۲ ؛

اب بتاؤ صفین پر جانا۔ بصرے پر حملہ کرنا اور سب سے زیادہ خطرناک تو اپنے خاص شیعوں کا بمقام حرہ قتل عام کرنا (جن کا مرتبہ بقول تمہارے اصحاب رسول سے بھی بڑھکر تھا) کیا یہ قتل الناس میں داخل نہیں ہے۔ تمہارے لیے غریب مظلوم عثمان کی مثال پیش نظر نہ تھی۔ اس نے خود مرجانا گوارا کیا لیکن قتال مومنین کو جائز نہین رکھا ؛ بے شک اس نے تمام دنیا کی جان بچائی۔ اور تم نے تمام دُنیا کو قتل کیا سوچو اور غور کرو ۱۲ ؛

امامت دی یا نہیں - ابوبکر نے امامت کی یا نہیں - ہم نے پیغمبر کو خواب میں دکھلایا تھا کہ تیم
سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ کریں گے - ہمارے نبی نے تم سے
وصیت کر دی تھی کہ جب لوگ دنیا یعنے خلافت لیں تو تم دین یعنے صبر و رضا اختیار
کرنا - پھر تم گلی گلی خود اور ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی کو (تاکہ وہ تمھاری بیوی تھیں)
دروازہ دروازہ پھرایا - یہ نافرمانی ہوئی یا نہیں ؟

بتاؤ بقول تمھارے اصحاب رسول منافق و کافر تھے یا نہیں پیغمبر کو یہ معلوم تھا
یا نہیں - پیغمبر کو یہ عام حکم تھا یا نہیں کہ کافروں کو دوست نہ رکھو - بتاؤ پیغمبر ان کو دوست
رکھتے تھے یا دشمن - پھر بتاؤ کہ دوست کے حال پر افسوس ہوتا ہے یا دشمن کے حال پر پھر
بتاؤ کہ ان لوگوں کے حال پر پیغمبر کو کیوں افسوس ہوتا ہے ؟

اب اس کے بالمقابل تم اپنے کو دیکھو کہ تم سے بڑھ کر کس کی محبت رسول کریم صلعم کو
تھی پھر تمھارا ہی افسوس ان کو ہوگا اور پھر تمھارے ہی لیے رسول سے کہا گیا کہ نافرمان لوگوں
کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ؟

بست و ششم سورۂ مائدہ رکوع ۵	ترجمہ مقبول احمد صفحہ

ترجمہ مقبول اگر تو اپنے ہاتھ میری طرف اس نیت
سے بڑھائے گا کہ مجھے قتل کر دے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف اس نیت سے بڑھانے
والا نہیں کہ تجھے قتل کروں کیونکہ میں تو کل عالموں کے پروردگار خدا سے ڈرتا ہوں ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی حملہ کرتے ہیں نہ مقبول احمد
حاشیہ چڑھاتے ہیں - آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے ہم سے
یہ آیت بھی تمھاری شان میں نازل ہوئی ہے - سنو یہ قصہ ہابیل و قابیل فرزندان آدم
یہ جملہ ہابیل نے قابیل سے کہا تھا - تم جو اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہتے ہو
تو کیا ذکر ہے - یہاں ہابیل کے برابر بھی نہیں ٹھہرتے - ہابیل کی ہمت اور ایمان

ہیں تم داخل ہو یا نہیں پیغمبر داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل کہ داخل ہیں تو ذرا ترکیب قرآن کی بتاؤ پیغمبرؐ کو وسیلہ بنائیں علی کس کو وسیلہ بنائیں تم کہتے ہو کہ وسیلہ سے مراد تم ہو۔ بتاؤ اگر تمھارے دشمن کہدیں کہ اس سے مراد خلفائے ثلثہ ہیں۔ جن کے وسیلہ سے درجہ بدرجہ خلافت علی تک پہنچی تو اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے۔ قرآن کا مطلب ہم سے سمجھو۔ ہم نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ اس ڈرنے ہیں خود وسیلہ حاصل ہی پھر حکم دیا کہ راہ خدا میں مجاہدہ کرو۔ یہ خود وسیلہ میں داخل ہے۔ اللہ کا نام لینا پیغمبرؐ نے سکھلادیا یہ خود وسیلہ ہے۔ نہ کہ کوئی زینہ لگا کر ایمان پر چڑھ جاؤ۔ اگر تم کو ایمان ہے تو مانو۔ عقل ہے تو سمجھو ۱۲ +

پارہ ششم سورہ مائدہ آیہ ان الذین کفروا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۹ +

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو کافر ہو چکے ہیں اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اُن کا ہی ہو اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ ہو۔ اور عذاب روز قیامت سے بچنے کے لیے وہ اس سب کا فدیہ دینا چاہیں تو یہ فدیہ انکا قبول نہ کیا جائیگا۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے ۱۲ +

اقول اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ سنو ہمارا حکم عام ہے۔ قیامت تک کے لیے حجت ہے جو ایسے افعال کریگا اسی میں داخل ہوگا +

کیا ہم تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے یا رسول بھیجیں گے۔ تم کہو گے کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں۔ ہماری جوتی کی نوک سے ہیں۔ ہوں گے اور ضرور ہوں گے اور ہم کو اس کی کیا پروا۔ ۱۲ +

مقبول احمد۔ تم "احیا" کا ترجمہ زندہ کرنا کہتے ہو۔ ہندوستان کے غریب مسلمان کیا سمجھیں گے۔ کہ مسئلہ رجعت میں جیسا قائم چند کو زندہ کریں گے ویسے تمام عالم کو زندہ کرینگے ایک کو زندہ کیا تو تمام عالم کو زندہ کیا ۱۲ ؎

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۵ آیہ "انما جزاؤا الذین" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۸

ترجمہ مقبول احمد۔ سوائے اس کے کیا جزا ہے۔ ان لوگوں کی جو اللہ اور ان کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیدیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں ایک دوسرے کے مخالف کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہے۔ پھر کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم کو اتارنا پڑیگا نہیں یہ قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔

تم میں سے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں پھیلائیں گے ان کے لیے یہی سزا ہے۔ سوچو اور قیامت تک غور کرو۔ تم اس کے جواب میں کہدو گے کہ فلان فلان بھی اس میں داخل ہیں۔ ہونگے اور قیامت تک ہونگے ہم کو اس کی کیا پروا ۱۲ ؎

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۶ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۹ معہ حاشیہ نمبر ۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ اے ایمان لانے والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے حضور میں مقررہ وسیلہ بہم پہنچالو۔ اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح پالو ۱۲۔

تفسیر قمی اور عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ وسیلہ ائمہ ہیں ۱۲ ؎

اقول اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہے۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ اس ایمان لانے والوں

رکھتے ہیں۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں اور کافروں کے لیے سخت۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ فضل خدا ہی جس کو چاہے عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ صاحب وسعت اور علم ہی ۱۲ +

تفسیر قمی میں وارد ہی کہ یہ اصحاب رسول سے خطاب ہی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کرلیا۔ اور دین خدا سے پھر گئے +

تفسیر مجمع البیان میں امام باقر سے منقول ہی کہ لایخافون سے مراد علی اور اصحاب علی ہیں جنھوں نے ناکثین ومارقین وقاسطین سے جہاد فرمایا تھا۔ مقبول احمد ضمیمہ دینے کا بھی وعدہ کرتے ہیں ۱۲ +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ای آل رسول بتاؤ تم اور علی ان ایمان لانے والوں میں داخل ہیں یا نہیں +

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو تمام دعاوی اور تمام قصے فیصل ہیں۔ سوچو اور قیامت تک سوچو ہمارے علماے ربانیین اور راسخون فی العلم کہتے ہیں کہ اس سے وہ تمام قبائل عرب مراد ہیں جو مرتد ہوگئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ جھوٹے مدعیان نبوۃ کی اُمت میں داخل ہوگئے تھے۔ اور بقول مولوی شیخ احمد دلیوبندی اور اڈیٹر اصلاح وہ سب شیعہ تھے۔ علی کو خلیفہ برحق جانتے تھے خلیفہ ناحق کو زکوٰۃ دینا پسند نہ کرتے تھے تم کہتے ہو کہ اس سے ابوبکر وعمر وعثمان مراد ہیں جنھوں نے حق آل محمد غصب کیا۔ آؤ اسی کو دیکھیں اگر تم میں حس لطیف اور تمیز صحیح اور ذہن صاف ہی۔ اگر تمھارا سینہ معرفت قرآن اور معرفت اسلام میں کھولدیا گیا ہی تو سمجھو گے کہ کون مراد ہی۔ سنو اسلام کی تعریف مقبول احمد بتا چکے ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ سنو علماے ربانیین کہتے ہیں کہ اس قوم سے مراد خلفاے ثلثہ ہیں۔ آؤ اس کو بھی دیکھو

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۴

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو - یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ (وہ آپس میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور جو تم میں سے انکو دوست بنائیگا تو وہ انھیں میں سے ہو جائیگا بیشک اللہ ظالموں کی راہ نمائی نہیں فرماتا ۱۲

اقول - ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے - ہاں یہ بھی بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ داخل نہیں تو قصہ فیصل ہے - اور اگر کہو کہ داخل ہو تو بتاؤ کہ اس ممانعت سے پہلے تم دوست رکھتے تھے یا نہیں - اگر نہیں رکھتے تو حکم عبث ... اگر دوست رکھتے تھے تو عصمت کا خاتمہ ہو گیا - ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہود و نصاریٰ تو بہر کیف مسلم اہل کتاب ہیں - مجوس - ہنود - مشرکین کی نسبت تم کیا کہتے ہو - ایمان سے بتاؤ جس قدر عداوت تم کو اصحاب رسول تابعین تبع تابعین اور تمامی اہل سنت سے ہے ویسی ہی عداوت تم کو یہود و نصاریٰ و مجوس و مشرکین و ہنود سے ہے ۔

اب بھی تم مسلمانوں کی شکست دینے کے لیے ہنود کو ملایا چاہتے ہو - خلافت اسلامیہ عباسیہ کے مٹانے کے لیے تمنے چنگیز خان ہلاکو مشرک سے ساز باز کیا ضرور ہے کہ تمھاری طرف اس آیت میں اشارہ ہو - اور کیوں نہیں - کیا اب ہم پھر بار بار قرآن اتارین گے قیامت تک جو لوگ اسکے مرتکب ہونگے وہ اس آیت میں داخل ہونگے - زید ہو یا بکر عمرو ہو یا خالد اور ہم کو اسکی کیا پروا ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے ۱۲

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ آیہ یا ایھا الذین آمنوا - ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۵ حاشیہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ ۔

ترجمہ مقبول - ای ایمان لانے والو - جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا (تو خدا کا کچھ نقصان نہیں) خدا عنقریب ایسے لوگوں کو لائیگا جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور اس کو وہ دوست

کہیں تم دھوکا کھا جاوگے۔

اب اس کے بالمقابل تم اپنی تفسیراتی حالت اپنے اقوال کو دیکھو۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں۔ کیا تم اس میں داخل ہو سکتے ہو۔ تم نے صاف لفظوں میں کہدیا کہ کوفہ جیسا ہماری امامت وولایت پر ایمان لایا۔ ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویسا مکّہ اور مدینہ بھی نہیں لایا۔

ہاں تم صاف کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے اس لیے عملاً تم نے اس کا ثبوت دیا سلطنت ملتے ہی اپنا دارالسلطنت کوفہ کو منتقل کر دیا۔ جن مسلمانان مکہ و مدینہ نے اپنا خون بہا کر یہ تمام ممالک فتح کیے تھے دائرہ اسلام میں داخل کیئے تھے۔ تم نے ان کو چھوڑ دیا تم نے ان کی خبر گیری تک چھوڑ دی۔ اور تمام خزانہ بیت المال کا (جس پر تمام مسلمانوں کا حق تھا) تم نے صرف اشیاع کوفہ پر تقسیم کر دیا۔ اور کچھ خیال نہیں کیا کہ مکہ اور مدینہ کے مسلمان اور انکے اطفال کیا کھاتے ہونگے۔

جن لوگوں سے تم نے قتال کیا وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ کلمہ گو تھے یا نہیں۔ نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ روزہ رکھتے تھے یا نہیں۔ زکوٰۃ دیتے تھے یا نہیں۔ بتاؤ صاف بتاو بصرہ اور صفین اور نہروان کے لوگوں نے تمھارا محاصرہ کیا تھا۔ تم سے قتال شروع کیا تھا تم پر حملہ آور ہوئے تھے یا خود تم ہی چڑھکر گئے تھے؟

عثمانؓ کی سنت اور سیرت تمھارے سامنے تھی اگر اس کی پیروی کرنا چاہیے۔ بتاو کیا یہی رحمدلی تھی۔ جس کی اللہ صاحب تعریف فرماتے ہیں۔ اب دوسرا جزو قرآن کا دیکھو۔ اور کافروں کے لیے سخت۔ کیا تم نے ۶ برس میں ایک مرتبہ بھی اعلاء کلمتہ الحق لاالٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ کے لیے ممالک کفار پر حملہ کیا۔ ایک شہر۔ ایک گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ کفار کے ملک میں ایک مسجد بنی۔ ایک کافر سے جہاد کیا۔ بتاؤ کہ تم کافروں کے لیے سخت تھے سچ پوچھو تو تم نے کافروں کو خانہ جنگی کرکے اسلام کی قوت برباد کرکے مدد دیدی اسکے بعد

کہ یہ صحیح ہی یا غلط۔ اب تفصیل سُنو اور قرآن کے لفظ لفظ سے دیکھو۔ تمام قبائل عرب بجز مکہ و مدینہ کے سب مرتد ہو گئے۔ حکم زکوٰۃ کا انکار کیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی اُمت میں جا کر داخل ہو گئے۔ ایسی حالت میں جتنے مسلمان باقی رہ گئے اور اُنھوں نے اُنسے جہاد کیا۔ یقیناً وہ اللہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور جب وہ اللہ کو ایسا دوست رکھتے تھے کہ دُنیا کی ان کو پروا نہ تھی۔ تو اللہ بھی ان کو دوست رکھتا تھا۔ اب دوستی یا دشمنی کا سمجھنا قرار دینا باقی رہ گیا۔ آگے کے الفاظ قرآنی کی خود ہی تفسیر پڑھو فرماتے ہیں کہ وہ قوم کیسی ہو گی۔ یعنے مومنون کے لیے وہ رحم دل ہیں۔ اور کافروں کے لیے سخت۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ مٹھی بھر مسلمان ان کی اطاعت اور جان نثاری اور وفاداری میں تمام قبائل عرب اور تمام مشرکین فارس و ایران و روم و شام و مصر و انطاکیہ پر اپنے سے دس گنی فوج پر حملہ آور و مقابل ہوئے تھے اور فتح پائی تھی یہ صرف ان کے رحم دل ہونے کی وجہ تھی۔ بادشاہ بھی تھے اور کوتوال بھی تھے اور چوکیدار بھی تھے۔ اور دروازہ دروازہ پہنچکر بچوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ آل رسول کا حصہ اپنے سر پر رکھ کر ان کے گھر پہنچاتے تھے۔ مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ اپنا مرجانا قتل ہو جانا گوارا کیا اور قتال کا حکم نہیں دیا۔ جس کے حکم سے روے زمین پر جہاد ہو رہا تھا۔ کابل اور سندھ پر پھریرے اُڑ رہے تھے۔ وہ صرف سات سو بلوائیوں کو قتل نہیں کرا سکتا تھا۔ یہ صرف رحم دلی کی دلیل ہی۔ تمام دنیا کیا ایران کیا روم کیا شام کیا مصر کیا انطاکیہ سب جگہ اعلاے کلمتہ الحق لا آلہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ کے لیے جہاد ہو رہا تھا۔ تمام کفار و مشرکین یا قتل ہوتے تھے یا قید ہو کر لونڈی غلام بنتے تھے یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے تھے یہ تھا انکا کافروں کے لیے سخت ہونا۔ یہ تھے انکی جہاد راہ خدا میں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔ جس کی اللہ تعریف فرماتا ہے۔

اے آل رسول ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ قرآن نہیں سمجھتے۔ قرآن نہیں پڑھتے۔ قرآن سے واسطہ نہیں رکھتے۔ اس لیے جو کچھ کہتے ہو وہ غلط اور جھوٹ اور افترا ہوتا ہی۔ اسی اپنے جھوٹ کی بدولت تم تفسیر بالراے کو عوام کو دھوکا دینے کے لیے عیب بتاتے ہو۔ ہم سے سنو ایسے جھوٹ بولنے سے تو تفسیر بالراے لاکھ درجہ بہتر ہی سنو ہم نے جو اس کی تفسیر ابن تیمیہ اور ابن قیم کو سکھلائی ہم نے اس کی تفسیر جو شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ کو سکھلائی۔ ہم نے اسکی تفسیر جو مولوی حیدر علے اور مہدی علے خان محسن الملک کو سکھلائی۔ جب تم اس کو نہیں سمجھتے تو معلوم ہو گیا کہ تم قرآن نہیں سمجھ سکتے مگر اب کیا کروگے اب تو مقبول احمد کا اُردو ترجمہ چھپ چکا ہی اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول ترجمہ کو دیکھو۔ لوگوں کے جھوٹ پہ نہ جاؤ۔ آل یعقوب پیغمبر یعنے بنی اسرائیل کی طرح آل رسول بھی طبقًا عن طبق قدم بہ قدم اپنا مطلب نکالنے کے لیے دنیا میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے قرآن کی ایسی ہی تحریف کرتے ہیں ایسا ہی مطلب بتاتے ہیں۔ پس تم خود دیکھو۔ اس رکوع میں صرف چار آیتیں ہیں اور چاروں آیتیں اس خوبصورتی سے نظم ہیں کہ اہل علم کا دل لوٹ جاتا ہی۔ ایسا سلسلہ نظم ہی کہ آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ ایسا سلسلہ ہی جس پر ہم کو ناز تھا۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو۔ پہلی آیت کی دوسری سطر میں دو جگہ لفظ اولیا۔ اولیا۔ آیا ہی۔ دونوں جگہ مقبول احمد اولیا کا ترجمہ دوست لکھتے ہیں۔ تیسری سطر میں "یتولھم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد۔ انکو دوست بنائیگا لکھتے ہیں۔ پانچویں سطر میں "یسارعون فیھم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد لکھتے ہیں کہ انکی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ نویں سطر میں "انھم لمعکم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں اور پھر ختم رکوع یعنے چوتھی آیت میں "ومن یتول اللہ ورسولہ والذین آمنوا" آیا ہے۔ اس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھیگا ہاں اے آل رسول بتاؤ (وہ گروہ خدا میں داخل ہی) یہ تم نے کس لفظ قرآن کا

اللہ صاحب علی الرغم الف ہمیشہ کے واسطے منھ بند کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ فضل خدا کا جس کو چاہے عطا فرمائے۔ ہمیں رسول کی قرابت استحقاق۔ قابلیت۔ لیاقت اور جزویت ذریت کو کچھ دخل نہیں۔ یہ صرف اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ چاہے وہ بنی تمیم چاہے بنی عدی چاہے بنی امیہ چاہے وہ بقول تمھارے ذلیل ترین قبائل قریش سے ہو۔ اس کے بعد کے جملہ میں اللہ صاحب کمال بلاغت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سارے قصہ کو دو لفظوں میں طے کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور خدائے تعالیٰ صاحب وسعت و علم ہے ہم کو علم تھا کہ کون کون دائرہ اسلام کو وسیع کریگا۔ ہم کو علم تھا کہ کون کون اس دائرہ اور تنگ کر دے گا۔

اس لیے ہم نے اپنے علم و قدرت و مشیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کو خلیفہ بنایا۔ پھر ختم حجت کے لیے علی کو بھی خلیفہ بنا دیا کہ عقلمند شیعہ خود دیکھیں اگر یہی نوبت بعد وفات رسول آتی تو اسلام کا کیا حشر ہوتا۔

پارۂ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸	آیہ انما ولیکم معہ آیت مابعد۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۸۵ وحاشیہ ترجمہ مقبول۔ سوائے اس کے کہ حاکم تمھارا اللہ ہے۔ اور

اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں ۱۲۔

اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھے گا۔ (وہ گروہ خدا میں داخل ہے۔) اور گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے ۱۲۔

المجالس میں امام باقر فرماتے ہیں کہ علی کی امامت و خلافت پر یہ آیت دال ہے ۱۲۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ؎

بھلا تر دوبے جا سے اس میں کیا حاصل
اُٹھا چکے ہوں زمیندار جن زمینوں کو

اے آل رسول بتاؤ یہ "واو" حالیہ ہے۔ اور اگر حالیہ ہے تو "یُوتُون" کا حال ہے "یاالیقیمون" کا۔ قرآن کا معجزہ دیکھو زکوٰۃ فرمایا نہ صدقہ پھر بتاؤ کہ اس روز کتنا مال علی کے پاس تھا اور اس کو کتنے سال گزرے تھے۔ اور اس کا حساب انھوں نے کب کیا تھا۔ اور وہ انگوٹھی کس قیمت کی تھی۔ اور مال کی مناسبت شرعی و فرضی سے تھی۔ اور اس کا دینا زکوٰۃ کے ادا کرنے میں داخل و کافی ہوا۔ بغیر حساب اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کردے اور مفلس محض ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ تو امر مفروض کا نام ہے۔

پھر ختم رکوع پہ اللہ تبارک و تعالے اپنے اور اپنے حبیب رسول کریم صلعم اور بقول تمھارے علی ابن طالب کی محبت کا ذکر کر چکنے کے بعد اب فرماتے ہیں کہ اللہ اور اُن کے رسول اور مسلمانوں کو (خصوصاً علی کو) جو شخص دوست رکھے گا۔ پس گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے +

اے عقلمند شیعو۔ مقبول احمد سے پوچھو۔ کہ تین سطر میں دو جگہ "والذین آمنوا" آیا پہلی جگہ تم ترجمہ کرتے ہو وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ دوسری مرتبہ جب وہی "والذین آمنوا" آیا تو اس کا ترجمہ تم نے کیوں نہیں کیا۔ کیا یہ قرآن کی آیت نہ تھی۔ کیا یہ قرآن کے جملے نہ تھے۔ کیا یہ قرآن کے الفاظ نہ تھے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص تمام ایمان لانے والوں سے بغض و عداوت رکھے پھر بھی وہ اللہ اور اس کے رسول کا دوست ہو سکتا ہے؟

تم خود سوچو یہاں پانی مرتا ہے۔ اس لیے مقبول احمد اس جملہ کا ترجمہ ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اب تم خود سمجھ لوگے کہ اس آیت سے خلافت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے +

ای عقلمند شیعو۔ تم ائمہ کے۔ اپنے علما کے اقوال کو یاد کرو ہارون موسے کے وصی اور بھائی شریک فی الامر تھے۔ اسی وجہ سے سورہ مزمّل میں موسے سے پیغمبر کو مشابہت ہوئی تھی۔ آج موسے کے وصی یوشع کیسے ہو گئے اسکا علم اللہ نے تم کو قرآن میں کہاں سکھلایا ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا۔ تم یہودیوں کی بات کیوں سننے اور ماننے لگے +

ترجمہ سکھلایا ہی۔ ای مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ تم کو جہاں آل رسول نے سکھلایا ہی یا تو نے اپنے نفس سے ایجاد کیا۔ تو تو سب آل رسول سے نقل کرتا ہی پھر بتاتا کیوں نہیں کہ آل رسول نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ تو تو دو خدا کا قائل ہی۔ ایزد اور اہرمن ایک خالق خیر اور ایک خالق شر پھر بتاتا کیوں نہیں کہ یہ ترجمہ تجکو شیطان نے سکھلایا +

جا اس کا جواب ہمارے علما دینگے تیری غلطی دکھلا دینگے +

مگر ہم سے سن۔ چونکہ [illegible] قرآن میں تحریف نکر سکا ہمارے حفاظت کے گرز تجکو گھیرے ہوئے ہیں اس لیے تو نبی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے طرز پر تقلید میں بالمعنے تحریف کرنا چاہتا ہے۔ مگر ہم سے تمہاری حرفت چھپ نہیں سکتی +

ہاں تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے عقلمند۔ دانا۔ ذی علم۔ ذی فہم۔ سمجھ دار شیعو دیکھو صرف ایک رکوع میں چھ جگہ ولی کا لفظ قرآن میں آیا ہی اور سب جگہ مقبول احمد اسکا ترجمہ دوست لکھتا ہی۔ پھر ساتویں جگہ جب اسی مقصود سلسلہ بیان میں لفظ ولی آیا۔ تو بد دیانت اور بد نیت اور جھوٹا آدمی اس کا ترجمہ حاکم لکھتا ہی۔ اور اگر یہ آل رسول سے نقل کرتا ہی۔ تو خدا کی لعنت میں یہ بے رحم اُن کو بھی شریک کرتا ہی۔ ہم تو صاف صاف کہہ چکے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین +

اب سلسلہ قرآنی مقبول احمد کے ترجمہ صہ۱۸۴ سے دیکھو۔ ای ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائیگا تو وہ انھیں میں سے ہو جائیگا۔ تم دیکھو گے کہ منافق لوگ ان کی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ اور ایمان لانے والوں سے بحلف کہتے ہیں کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں۔ پھر تیسری آیت میں فرماتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان لانے [illegible] ہیں۔ اور بقول تمھارے چونکہ علی نے رکوع میں زکوٰۃ دیا تھا۔ اس لیے مومنین میں [illegible] داخل ہوتے ہیں۔ فالحمد اللہ رب العالمین

داد دو - پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو - کفار سے محبت نکرو ۔

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ ترجمہ مقبول صـــ ۱۸۸ وحاشیہ نمبر ۴ و ۶ ۔

ترجمہ مقبول - ای رسول جو کچھ تمھارے پاس تمھارے ربکیطرف سے علی کے بارے میں نازل کیا گیا ہی اُسے پہنچا دو - اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا - بیشک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا - تم کہدو کہ اے اہل کتاب جب تک کہ تم توریت اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا - اس کو قائم نہ رکھو - تم کسی دین پر نہیں ہو - ای رسول جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا - وہ ان لوگوں میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دیگا پس کافر لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد شعر بھلا تردد بیجا سے اس میں کیا حاصل اُٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو معزز ناظرین قبل اس کے کہ تم تفسیر سنو - حاشیہ کے مضامین سے آگاہ ہوجانا ضروری ہی - "ما اُنزل من ربھم" جو کچھ ان کے رب کے جانب سے ان کے پاس نازل ہوچکا یعنے کتاب تگر کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی اور اولاد علی ہیں حاشیہ نمبر ۴ - جوامع میں عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے مثل روایت شیعہ وارد ہی تفسیر عیاشی میں اس روایت سے مختصراً اسی قدر واقعہ نقل ہوا تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور خسکانی وغیرہ کئی مفسرین اہل سنت سے قریب قریب یہی واقعہ درج کیا گیا ہے - کافی میں امام باقر سے منقول ہی کہ ولایت علی کا حکم جمعہ اور عرفہ کے دن آیا تھا - اور خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہی رسول نے عرض کیا کہ میری امت ابھی ابھی کفر سے داخل اسلام ہوئی ہی - تو اگر میں اپنے ابن عم کے بارہ میں یہ اطلاع دونگا تو کوئی کچھ کہے گا - کوئی کچھ کہے گا - آنحضرت صلعم فرماتے ہیں ۔

کیا ہم نے ان سے عداوت رکھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اون کی دوستی سے منع نہیں کیا تھا۔ یہودیوں میں عبداللہ بن سبا بھی تھا جو تمھارا بڑا رفیق بنا تھا تم دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتے ۔

یہ یہودی۔ نصرانی مجوسی۔ کفار مشرکین۔ جب اسلام اور مسلمانوں سے مقابلہ نکر سکے تو انھوں نے یہ چال اختیار کی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دیں اور انکی قوت باہمی خانہ جنگی اور خونریزی میں صرف کرا دیں۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ ۱۲۔ بعد کی آیت دیکھو۔

ترجمہ مقبول ۱۸۵ ای ایمان لانے والو جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی ٹھٹھا اور کھلونا بنا لیا ہے اور جو ان میں سے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو اور کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور اگر تم مومن ہو۔ تو اللہ سے ڈرتے رہو ۱۲

تفسیر | ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ای آل رسول بتاؤ۔ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل تو سارا قصہ فیصل ہی اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ ایسی نہی و ممانعت سے پہلے تم ایسا کرتے تھے۔ پس دعوی عصمت باطل اور اگر ممانعت کے بعد دوستی رکھی تو صریح نافرمانی اور بغاوت ہی عصمت باطل ہوگئی اور عملاً دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ جس قدر عداوت تم کو اہل سنت سے ہی ویسی عداوت تم کو نہ یہودیوں سے ہی نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوں سے۔ تم صریح مخالفت خداوندی کرتے ہو پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ اب صرف عقلمند شیعوں سے ایک بات کہنا باقی ہی کہ اس آیت میں بھی "ولی" کا ذکر آیا۔ اور یہاں بھی مقبول احمد نے ترجمہ دوست لکھا ہی پھر بادشاہ اور حاکم کے معنے کیونکر صادق آئیگا۔ سوچو اور علما اور ائمہ کے علم و فضل کی

قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ تمھارا ذہن صاف نہیں ہی۔ تم میں حس لطیف نہیں ہی۔ تم میں تمیز صحیح نہیں ہی تمھارا سینہ اللہ اور رسول اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں کی معرفت میں کھولا نہیں گیا۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں تمھاری یہ چال یہودیوں اور نصرانیوں کی چال کے قدم بقدم ہی۔ وہ بھی اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے۔ اپنی کتابوں کی ایسی ہی تفسیر و تاویل و اظہار کیا کرتے تھے اب سنو کہ تمھارا یہ سب لکھنا قطعاً اور مطلقاً جھوٹ ہی۔ اور کیسا جھوٹ کہ تم ہمارے سامنے جھوٹ بولتے ہو۔ تم کو نہ ہمارا ڈر ہی نہ دنیا کی شرم۔ اگر تم رجعت کے ذریعہ سے دنیا میں آؤ یا قائم ہی کے ساتھ آؤ تو ہم تمھاری ہی زبان سے اقرار کرادیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم سامنے تو کیا آؤ گے اچھا ہم سے اپنے جھوٹ کی علامتوں کو سنو۔ اور دیکھو اور قیامت تک غور کرو *

۱۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ نہایت فیاض و شفیق و کریم تھے بجز معاملہ خلافت و ولایت کے اور کیا عداوت تھی۔ کیا اختلاف تھا۔ ہم نے وعدہ کر دیا تھا کہ اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ تم کہتے ہو کہ عائشہ اور حفصہ نے پیغمبر کو زہر دے کر مار ڈالا۔ پھر ہم نے کیا حفاظت کی۔ ہمارا وعدہ جھوٹا ہوا یا نہیں؟

۲۔ عذاب سے ڈرانے والی آیت کو ہمارے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں علی کے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں مہدی قائم کے قرآن سے دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین *

۳۔ تم کہتے ہو کہ ما انزل الیہم من ربہم سے مراد علی اور اولاد علی ہیں۔ توریت اور انجیل مراد نہیں ہی۔ بتاؤ یہ مطلب ہم نے اپنے پیغمبر کو کب اور کہاں بتلایا۔ پیغمبر نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اور اگر نہیں بتایا تھا تو مقبول احمد کیوں ایسا ترجمہ کرتا ہی۔ ای جاہلو تم کو مَن اور مَا میں بھی تمیز نہیں کہ مَن ذوی العقول کے لیے بولا جاتا ہی اور ما غیر ذوی العقول کے لیے۔ اِسی عربی دانی پر اِسی جہالت پر تم کو دعوائے ہمہ دانی زیب دیتا ہی *

کہ میں نے یہ بات زبان سے کسی سے نہیں کہی - بلکہ میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہنچا جس میں مجھے عذاب سے ڈرایا گیا - اگر اس حکم کو نہ پہنچاؤں چنانچہ یہ پوری آیت "یا ایہا الرسول بلغ الخ" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا - اور فرمایا - ایہا الناس جو انبیا مجھسے پہلے ہو گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا خدا نے ایک وقت مقرر کر دیا تھا جب ان کو بلایا چلے گئے - اور اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا جاؤں اور چلا جاؤں سوال مجھسے بھی کیا جائے گا - اور تم سے بھی اُس وقت کیا جواب دوگے سب نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپ نے احکام خدا پہنچائے - ہماری خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا - اُسے آپ نے ادا فرمایا - آنحضرت صلعم نے یہ سنکر تین مرتبہ ارشاد فرمایا اللھم اشہد اے اللہ تو گواہ رہ - پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ علی میرے بعد تم سب کا ولی اور والی ہے - تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں - باقر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حق امانت ادا کر دیا - اور پھر امام باقر فرماتے ہیں کہ خدا نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا اور اُن پر "انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ" نازل فرمائی - اور اولی الامر کی ولایت واجب کی مگر لوگ سمجھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ہے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ ولایت کی تفسیر ان کے لیے ایسی ہی کر دیں جیسی کہ نماز روزہ وحج وزکوٰۃ کی تفسیر کی تھی جب خدا کا یہ حکم پہنچا تو رسول خدا کو کسی قدر تردد ہوا - خوف یہ تھا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں پس پروردگار کی طرف رجوع کی تو ادھر سے یہ وحی آئی -

یا ایہا الرسول الخ" حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی "یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعۃ" پکارے جانے کا حکم دیا اور علی کو مولےٰ مقرر فرما دیا مقبول احمد ضمیمہ کا بھی وعدہ کرتے ہیں اسکو بھی لکھنا بیغمبر پر عذاب دینے والی آیت کی پوری نقل بھی غالباً مقبول احمد اپنے ضمیمہ میں کرینگے - اس آیت کی پوری نقل بھی کرینگے جسکو اصحاب رسول نے رسول کی عداوت سے قرآن سے نکالدیا ہے - اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو - قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے

کل ۲۲ - برس رہا تو اس سے زیادہ قدیم مسلمان کون ہو سکتے تھے؟

۱۲ - کفار قریش سے رسول اللہ صلعم نے اپنی نبوت کے پیام پہنچاتے وقت بقول تمہارے صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ علی میرا وصی اور میرا جانشین اور میرا خلیفہ ہے - تم اس کی اطاعت کرو - جو لوگ خود پیغمبر کی رسالت کو نہیں مانتے تھے اُن سے تو کہہ دیا پھر اپنے لوگوں سے کہنے میں کس کا ڈر تھا؟

۱۳ - اور جب حفاظت کا وعدہ خداوندی ہو چکا تھا تو اب کونسا ڈر تھا جس کی وجہ سے صرف "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کہدیا جس میں دوسروں کو بحث اور اعتراض کی گنجائش بھی باقی رہ گئی؟

۱۴ - حکم خداوندی ملنے پر پیغمبر کا تعمیل نہ کرنا یہ نافرمانی و عدول حکمی ہے یا نہیں اس سے پیغمبر کی عصمت باطل ہوتی ہے یا نہیں معاذاللہ؟

۱۵ - جب ولایت علی کا حکم تھا - تاکید تھی - اور پیغمبر کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا - ایسے حالتوں میں پیغمبر کا صرف "مَن کُنتُ مَولاہُ" کہنا سہل انکاری اور تعمیل سرسری ہے یا نہیں معاذاللہ - ۱۲ - اور اس تعمیل سرسری میں پیغمبر سے نافرمانی ہوئی یا نہیں - معاذاللہ؟

۱۶ - پیغمبر کا امانت میں خیانت کرنا ہے یا نہیں حکم کو ایسا گول گول کہہ جانا جس میں بحث کی گنجائش باقی ہو - معاذاللہ؟

۱۷ - باقر!! آیت قرآنی کو دیکھکر یہ حدیث جھوٹی تم نے بنائی یا نہیں کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت پر موقوف ہے کیا کوئی اور لفظ اللہ کے پاس نہیں تھا؟

۱۸ - رسول کی ۲۳ برس کی محنت اور مشقت سے اگر اکمال دین نہیں ہوا تھا اتمام نعمت نہیں ہوئی تھی - تو اس ولایت سے کیونکر پوری ہوئی اور ہو سکتی تھی؟

۱۹ - کیا جو شخص عمر بھر تقیہ کرے منافقانہ گفتگو کرے - کسی سے کچھ کہے اور کسی سے کچھ - دن کو کچھ اور کہتے - رات کو کچھ اور - زبان پر کچھ ہو اور دل میں کچھ اور کیا ایسے ہی وجود

۴- جوامع میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں احادیث شیعہ جمع کردیا ہی- اپنی حدیثوں کو چھوڑ کر تم کیوں غیروں کی جوتیوں پر جاتے ہو- غیروں کی جوتیوں سے عزت حاصل کرنا- کیا شرم کی بات نہیں ہی؟

۵- ہاں یہ بتاؤ کہ عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ کو تم حضرت اور رضی اللہ عنہ کیوں کہتے ہو- کیا مرتدین کی فہرست میں اُن کا نام تم پہلے داخل نہیں کرچکے- کیا یہ مرتدین میں داخل نہ تھے- کیا انھوں نے خلفائے ثلثہ کی بیعت نہیں کی تھی- کیا تم کو انھوں نے گالیاں نہیں دیں- کیا ان کی اولاد نے دو سو برس تک تم کو قید نہیں رکھا- قتل نہیں کیا- پھر کیا حضرت اور رضی اللہ عنہ" صرف اس مکاری سے نہیں ہو کہ اہلسنت بھی دھوکا کھا جائیں؟

۶- تم ثعلبی اور خستکانی اور کئی مفسرین اہل سنت کا نام کیوں لیتے ہو کیا ان کی شہادت سے اپنا دعوٰی ثابت کرنا چاہتے ہو؟

۷- کیا تم کو اپنے دعوٰی اور اپنی شہادت پر اعتبار نہیں ہی؟

۸- کیا کوئی ایسی بات بھی ہی جس سے تم اپنے دعوے میں کمزور ہو- اور دوسرے کی مدد کے خواستگار ہو؟

۹- باقر- ہمارا یہ حکم کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہی- یہ قرآن میں کس جگہ ہی- نکالا گیا تو کہاں سے- اتنی اجازت ہی کہ تم قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو +

۱۰- باقر- رسول اللہ نے عرض کیا الخ- یہ قرآن میں کس جگہ ہی نکالا گیا تو کہاں سے قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو +

۱۱- ۲۳- برس کے مسلمانوں کو اگر پیغمبر نے ابھی ابھی کفر سے اسلام میں داخل ہونا بیان کیا ہی تو بتاؤ کہ اس سے زیادہ پُرانے قدیم مسلمان کون تھے- زمانہ نبوت و رسالت

کے عین مابعد موجود اور واقع ہی باعتبار تنزیل یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی یا کہیں دوسری جگہ سے لائی گئی - دوسری جگہ سے لائی گئی تو کس سورہ اور کس رکوع سے - مہدی قائم کا قرآن دیکھ کر جواب دو - اگر تم سچے ہو - ہاں ای آل رسول تم اب خلاف نہیں کہہ سکتے تم نے حاشیہ نمبر۲ میں قبول کر لیا ہی "ما انزل الیکم من ربکم" سے مراد ولایت علی - پس ضرور ہی کہ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی - اب سنو ہمارا پیغمبر رسول کریم خلق عظیم پر پیدا ہوا تھا - انبیا کی تعظیم ہمارے مدنظر تھی - ہم نے قرآن میں سخت اہتمام کیا ہی - اس پر ایمان لانے کا پیغمبر کو بھی حکم دیا - ۱۲ +

جب ہم نے پیغمبر بنا کر اپنے حبیب کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا - تو کفار اور مشرکین سے تو اُسنے بے تکلف کہدیا کہ تم کچھ نہیں ہو - لیکن وہ خلق مجسم انسان انبیا کا کتاب اللہ کا ادب کرتے رہے - اور اہل کتاب سے وہی بات کہنے میں تامل کرتے تھے - تو ہم نے حکم دیدیا کہ جب تک تم وہ پیام بھی نہ پہنچا دو - تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہیں پہنچائی قرآن کی تفسیر قرآن سے بہت بہتر ہی - اس کو تفسیر القرآن بالقرآن کہتے ہیں -

"بلغ ما انزل الیک" کی تفسیر صاف لفظوں میں اللہ کی کلام میں موجود ہی +

یعنے تم کہدو کہ ای اہل کتاب جب تک کہ تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہی - اس کو قائم نہ رکھو تم کسی دین پر نہیں ہو - ۱۲ +

یہی حکم تھا - یہی بیان تھا - یہی کہلانا مقصود تھا - مگر جب پہلی آیت میں کوئی لفظ نہیں تھا - تو جھوٹے لوگوں کو یہ موقع ملا کہ یہ بھی انھیں کی شان میں ہی - تم سارا ترجمہ مقبول احمد کا دیکھ ڈالو - تمام حاشیوں پر نظر کرو تم کو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں جگہ ملے گا کہ کتاب سے مراد علی "ما انزل" سے مراد علی - نبا سے مراد علی - برہان سے مراد علی - امام مبین سے مراد علی - مقبول احمد اتنا بتاؤ کہ علی کے بارہ میں تم قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو +

سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہو سکتا ہے؟

۲۰- ۲۴- برس تک معزولی و خانہ نشینی سے اتمام نعمت اکمال دین ہوا یا نہیں؟

۲۱- ۶- برس زمانہ خلافت میں جب صرف خانہ جنگی اور باہمی خوں ریزی ہوتی رہی دائرہ اسلام میں ایک گاؤں نہیں آیا- بلکہ دوسروں کی جوتیوں کی بدولت جو ملک آیا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا- کیا اس سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہوئی؟

۲۲- ۶- برس تک زمانہ خلافت میں فقر وفاقہ سے مسلمان مر گئے یہ اتمام نعمت اور اکمال دین ہے یا نہیں؟

۲۳- ڈھائی سو برس تک جو تقیہ پر فخر کرتے گزرے یا قید خانہ میں گزری یا قتل ہونے میں گزری کیا یہی اکمال دین اور اتمام نعمت تھی؟

۲۴- ختم آیت پر اللہ صاحب جو یہ فرماتے ہیں بے شک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا- جب وہ رہبری نہیں فرماتا تو ظالم ہوا یا نہیں "معاذ اللہ" اور جب اُسنے رہبری نہیں کی تو ان غریبوں پر کیا گناہ ۔

یہ صرف چوبیس سوال ہیں- آؤ ہم رعایت کرتے ہیں ۱۲- امام صرف دو دو سوالات کا جواب دیں- ۲۴- سوال ہو جائینگے-

ان کا جواب اڈیٹر صلاح اور مقبول احمد و مولوی بہادر علی پنجابی و مولوی غلام حسین حیدر آبادی دیدیں- قرآن کا مطلب ہم سے سنو- ہم نے قرآن اتارا- ہم نے اس کا جمع کرنا اپنے ذمہ لیا- ہم نے اُس کے جمع کرنے کی ترکیب سکھلائی جس طرح ہم نے لکھتے اور باز کو سدھانا سکھلایا- پھر قرآن ہماری آنکھوں کے سامنے جمع اور شایع ہوا جس طرح قرآن پیغمبر اور سیکڑوں ہزاروں صحاب رسول کو یاد ہوا- اِس طرح سے ہمارے اِس وقت لاکھوں ابرار بندوں کو یاد ہے ۔

۲۵- ہاں آل رسول سے ایک سوال اور کر لو- آیہ قل یا اہل الکتاب- جو اسی آیت

قول غلط نہیں ہوتا۔ دُور کیوں جاؤ مقبول احمد کا سارا ترجمہ معہ حواشی کے دیکھ ڈالو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا پر کس درجہ تم نے بہتان باندھا ہی۔ ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو تم جھٹلاتے ہو اخیر آیت پڑھو بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ۱۲

پارہ ہفتم سورہ انعام رکوع ۵ | ترجمہ مقبول احمد صـ۲۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ تم کہد وکہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانہ ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول اس آیت کے متعلق کچھ نہیں فرماتے اور نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہی۔ تمکو تعلیم دیجاتی ہی۔ کہ تم جو غیب دان بنتے ہو "علم ما کان و ما یکون" کا علم گزشتہ و آیندہ کا دعوی کرتے جبرئیل کے اوستاد بنتے ہو۔ جب کربلا۔ اور طوس اور سامرہ کی طرف مُنھ کرکے تمھارے شیعہ تم پر سلام کرتے ہیں تو تم سن لیتے ہو دیکھ لیتے ہو۔ سب کی تردید یوں فرماتا ہی۔ کہ جب پیغمبر ہی علم غیب نہیں رکھتے غیب نہیں جانتے۔ پیغمبر ہی کے پاس اللہ کا خزانہ نہیں ہی اور اس طرح نہیں ہی کہ اللہ صاحب خود ہی حکم دیتے ہیں پیغمبر کو کہ تم کہد و عام و خاص سب سے کہد و کہ مجکو علم غیب نہیں ہی۔ پھر ذرا سوچو کہ کیا رسول کے پاس اللہ کا خزانہ تھا۔ اور کیا رسول کو علم غیب تھا اور اللہ نے محض جھوٹ بولنا سکھلایا۔ جھوٹ کہنے کا حکم دیا۔ یا یہ کہو کہ اللہ نے حکم دیدیا تھا پیغمبر نے اس کی تعمیل نہیں کی تو بتاؤ کہ پیغمبر نافرمان اور گنہگار رہوے یا نہیں معاذ اللہ اور پھر ان کی عصمت بھی باطل ہوئی یا نہیں۔ معاذ اللہ اور جب اللہ کا خزانہ پیغمبر کے پاس نہیں علم غیب پیغمبر کو نہیں عصمت پیغمبر کو حاصل نہیں تو بہ دیگران چہ می رسد آل رسول کو تو رسول ہی کے طفیل میں ملا ہوگا جو کچھ ملا ہوگا ۱۲

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۲

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر و خوبی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر غالب اور وہ صاحب حکمت وخبیر ہے ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ اس آیت میں آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ تم مشکل کشا نہیں ہو اور نہ ہمارے انعام کو روک سکتے ہو بلکہ روکنے والے کے فنا کر دینے پر ہم قادر ہیں دوسری آیت میں اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ بندوں پر بندوں کے افعال پر ہم غالب ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ فقط غالب بلکہ صاحب حکمت اور باخبر پس خلفا کے ہر حال سے بھی باخبر ہوں گے ۱۲

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۳

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اُن سے زیادہ ظالم کون ہوگا جنہوں نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا یا اس کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہاری شان میں کیونکر نازل ہوئی ہے۔

کیا ہم اب کوئی دوسرا قرآن اُتاریں گے۔ بعد ختم نبوت و رسالت۔ کہ اس میں تمہاری برائیاں بیان کریں۔ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہے جو لوگ ایسے فعال کریں گے وہ اس میں داخل ہوں گے۔ تم کہو گے کہ اور لوگ بھی داخل ہیں۔ ہم کب کسی کو خارج کرتے ہیں۔ ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ ہمارا

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۶

واذا جاءک" ترجمہ مقبول احمد صہ۲۱۳ وحاشیہ نمبر۲ ترجمہ مقبول - اور اے رسول تمھارے پاس جس وقت وہ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو تم ان سے کہدو کہ تم پر سلامتی ہو - تمھارے رب نے اپنی ذات پر رحمت واجب فرمائی ہے کہ تم میں سے جو شخص از روے جہالت کوئی بدی کریگا - پھر اس کے بعد وہ توبہ کرلیگا اور خرابی کی اصلاح کریگا - تو خدا تعالے بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲ *

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہے کہ اصحاب رسول نے اگر کوئی بدی کی ہو اور توبہ کی ہو تو اللہ بڑا بخشنے اور آخرت میں رحم کرنے والا ہے - اُس نے اپنی ذات پر رحمت واجب کی ہے ۱۲ *

پس اے نادانو - ہماری مغفرت پر کیا تم سزاوار مقرر ہوے ہو - یا تم ہمارے اتالیق ہو کہ جو تم کہو وہی ہم کریں - توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو جھوٹا کرلیں ۱۲ *

ترجمہ مقبول صہ۲۱۳ - ترجمہ - اور اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے ہیں تاکہ قصور واروں کا راستہ صاف صاف معلوم ہو جاے ۱۲ *

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ ہماری آیتیں صاف صاف ہیں تم کب تک کہتے جاوگے - کہ قرآن کوئی ہمارے سوا نہیں سمجھ سکتا - ہمارا قرآن دیکھو پھر سوچو اور غور کرو کہ تم قصوردار ہو یا نہیں ۱۲ *

ترجمہ مقبول صہ۲۱۳ - (اے رسول) کہدو کہ مجھے تو اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ میں ان کی عبادت کرنے لگوں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو - کہدو کہ میں تمھاری خواہشوں کی پیروی نہ کروں گا - کہ اِس صورت میں میں بھی راستہ سے بھٹک جاؤں - اور ہدایت یافتہ نہ رہوں ۱۲ *

ترجمہ مقبول صـ۲۱۲ - اے پیغمبر کہدو کہ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ تم کہدو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ۱۲ ؎

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ بصیر سے مراد اہلبیت ۱۲ ؎

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ اے پیغمبر کہدو کہ کیا ہم نے ابوبکرؓ کو جو نماز کی امامت سپرد کی۔ تو بغیر وحی کے ہم نے کیا نہیں بلکہ ہم پر وحی آئی اور ہم نے انہیں ابوبکرؓ کو امامت کا حکم دیا۔ اعمٰی اور بصیر میں بڑی بلاغت ظاہر فرمائی ہے کہ سلطنت کی تدابیر اور نظم مملکت و امور سلطنت سے کون واقف ہے اور کون نہیں۔ پھر خود ہی کمال بلاغت سے تفسیر فرماتے ہیں جھوٹے دعاوی کو چھوڑ دو۔ جھوٹ بولنا ترک کرو واقعات پر نظر ڈالو۔ ترقی اور تنزلی کو دیکھو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ۱۲ ؎

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۶

آیہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ - ترجمہ مقبول صـ۲۱۲ معہ حاشیہ نمبر ۴

ترجمہ مقبول - اور جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب ہیں تم انکو نہ نکالو۔ نہ تمہارے ذمہ انکا کچھ محاسبہ ہے نہ ان کے ذمہ تمہارا کچھ محاسبہ کہ تم ان کو نکالتے پھرو۔ اور ظالموں میں سے ہو جاؤ ۱۲ ؎

تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کے شان نزول اصحاب صفہ ہیں ۱۲ ؎

اس آیت سے اللہ آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ اصحاب صفہ کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں ان کی تعداد تم جانتے ہو یا نہیں۔ پھر یہ بتاؤ کہ انھوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی بیعت خلافت کی یا نہیں۔ پھر انھوں نے علیؓ کی بیعت خلافت کی یا نہیں دیکھو ان کا رتبہ اللہ کے پاس اس قدر بلند ہے کہ رسول کو تنبیہ فرمایا ہے کہ اگر تم نے ان کو نکال دیا۔ تو تم ظالم ہو جاوگے۔ ظالم گنہگار بھی ہوتا ہے۔ اور پھر معصوم نہیں رہتا۔ پھر تم کیونکر معصوم ہوگے ۱۲ ؎

دیتا ہی۔ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲ +

اس آیت سے اللہ پاک تمام شیعوں اور آل رسول کو تعلیم یوں دیتا ہو۔ کہ یا علی اور یا حسین کہکر پکارنا شرک ہی۔ اگر خدا پر ایمان ہی تو جانو کہ صرف اللہ ہر رنج سے نجات دیتا ہی غضب یہ ہی کہ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۱۵۔ کہدو کہ وہ اس پر قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پانوں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے۔ اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھائے غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پلٹ کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں۔ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ ضرور دیکھو +

مقبول احمد لکھتا ہی کہ مصالحت کی خواستگار اسے ذرا غور سے ملاحظہ فرمالیں۔ یعنے اگر شیعہ مصالحت کے خواستگار ہوں تو مقبول احمد ان کو منع کرتا ہی کہ یہ آن ہونی بات ہی اور اگر سنی اہل سُنت شیعوں سے خواستگار مصالحت ہوں تو مقبول احمد ان کو مایوس کرتا ہی۔ ہم اہل سُنت کو بتلائے دیتے ہیں کہ یہ اللہ کا عذاب ہی۔ عمر کو قتل کرایا۔ اور مجوسی لولو کو ابو شجاع کا خطاب دیا۔ عثمان کو قتل کرایا۔ اور اس کو عید نوروز قرار دیا۔ مخبر صادق پیغمبر صلعم کی حدیث صحیح ہوئی قیامت تک کے لیے دروازہ کھولدیا گیا۔ اللہ قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھادے۔ غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح الٹ پلٹ کرتے ہیں یعنے ہر پہلو کو دکھلا دیتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں۔

اے آل رسول سمجھو صفین میں بھی عذاب تھا۔ جمل میں بھی عذاب تھا۔ کوفہ کی مسجد میں بھی یہی عذاب تھا۔ مدینہ کے پلنگ پر بھی عذاب تھا۔ یہی کربلا کے میدان میں بھی عذاب تھا۔ دو سو برس تک قید خانہ میں بھی یہی عذاب تھا۔ قتل و زہر خورانی میں بھی عذاب تھا۔ بنی اُمیہ بھی عذاب تھے۔ بنی عباس بھی عذاب تھے۔ بنی مروان بھی عذاب تھے۔

اِس آیت سے تمام شیعوں کی تردید فرماتا ہی۔ یعنے تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ حی و قیوم وقادر و توانا جانتے ہو۔ یا علی اور یا حسین کہکر ہر وقت پکارا کرتے ہو۔ ہم اُس کی پیروی نہ کریں گے اگر تمھاری پیروی کریں تو گمراہ ہو جائیں۔ راہ سے بھٹک جائیں۔ ہدایت یافتہ نہ رہیں ۱۲ ✣

پارہ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۷ ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۱۴

ترجمہ مقبول احمد۔ غیب کے خزانے اسی کے پاس ہیں اُسکے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا اور وہ خشکی اور تری کی سب چیزوں کو جانتا ہی اور ایک پتا بھی ایسا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو۔ اور کوئی دانہ زمین کی اندھیریوں میں اور کوئی تر او رخشک ایسا نہیں ہی جس کا ذکر کھلی کتاب میں نہ ہو ۱۲ ✣

اِس آیت سے صاف صاف آل رسول اور ان کے شیعوں کی تردید فرماتا ہی کہ تم جو علی اور ائمہ میں تمام قدرت اور علم کو ثابت کرتے ہو۔ دعوے کرتے ہو۔ یہ باطل ہی۔ ہمارا قرآن اس کو یوں باطل کرتا ہی۔ کہ غیب کے خزانے اُسی کے پاس ہیں اس کے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اگر ایمان ہو تو سمجھو ۱۲ ✣

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۴۔ پھر وہ اللہ یعنی اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائینگے خبردار ہو۔ اختیار اُسی کا ہی۔ اور سب سے تیز حساب لینے والا ہی ۱۲ ✣

اِس آیت سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہی۔ یعنے نہ مہدی کو مردوں کے زندہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ نہ ان کو قید و سولی دینے کا نہ انتقام لینے کا۔ بلکہ اللہ اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے۔ یعنے قیامت میں لائے جائیں گے خبردار ہو اختیار اُسی کا ہی۔ اور وہ سب سے تیز حساب لینے والا ہی۔ بھلا مہدی اس سے زیادہ تیز کیا ہوں گے ۱۲ ✣

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵۔ کہدو کہ اللہ ان اندھیریوں سے۔ اور ہر رنج سے نجات

حرام خوری سے بڑھکر اللہ کو کوئی چیز ناپسند نہیں ہے - اس کو بغاوت فرمایا ہی - اُن سے ملکر تم
اپنی قوم کو ضعیف کرتے ہو - اپنی تجارت اور زراعت کو نقصان پہنچاتے ہو - ان کا ایک
فرد بھی سرو فتیر یا افسر ہو جاتا ہی تو تقرریں ترقی میں - تبدیلی میں - یہاں تک کہ انصاف اور فصل خصومات
میں شیعوں کو ترجیح دیدیتا ہی - میں تم کو یہ نہیں سکھلاتا کہ تم بھی بے انصافی کرو بے رحمی کرو -
بلکہ صرف یہ تعلیم ہی کہ اپنی قوم کا لحاظ کرو اگر آج تم مستعد ہو جاؤ عہد کر لو کہ نہ ہم ان کا ذبیحہ
کھائیں گے - نہ ان کو دیں گے - تجارت زراعت - نوکری وکالت - کا کام بھی ان کو نہ
دینگے - قرض روپیہ بھی اُن کو نہ دیں گے - سود بھی ان کو نہ دیں گے - قرض بھی ان سے
نہ لیں گے - اور ان سب کے ذریعہ سے جو مال بچائیں گے - اُس کو قوم کی مد دین خرچ
کریں گے - ان کا تعزیہ اور علم دیکھنے نہ جائیں گے - اُن کی مجلسوں میں شریک نہ ہونگے
اُن سے شادی بیاہ نہ کریں گے - نہ اُن کی تقریب میں جائیں گے نہ ان کو اپنے یہاں
بُلائیں گے - تو آج تمھاری قوم ترقی کرتی ہے - اس ترک کرنے سے تم کو کتنے دینی فوائد
ہوں گے - نہ وقت برباد ہوگا - نہ عادات خراب پیدا ہونگی - نہ خیالات فاسدہ آئینگی نہ نماز قضا ہوگی
نہ جمعہ وجماعت ترک ہوگا - نہ تبرا سنو گے - مرثیوں میں تبرا نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہی - نہ اصلاح
نہ شمس نہ کوئی ان کا پرچہ خریدو نہ اُن کا قرآن خریدو - نہ اُن کی مدد کرو -

ظالم اور جاہل مقبول احمد - اپنے ترجمہ کو دیکھ "ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پلٹ کرتے ہیں"
اُردو داں غریب شیعہ کیا سمجھیگا کہ جب خود مقبول احمد اور اُس کے اُستاد آل رسول یا خود
خدائے پاک اُلٹ پلٹ کرتا ہی تو غریب صحابہ کا کیا قصور شاہ عبدالقادر اور نذیر احمد کا ترجمہ
دیکھو - افسوس تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی فائدہ نہیں ہوا - اُسی ترجمہ پر شیعوں کو ناز
ہی - ذیل کی آیت پڑھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵ - اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم
لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۱۲ ٭

اب اہل سنت بھی یہی عذاب ہیں۔ جونپور و لکھنؤ و فیض آباد کے جلاہے بھی وہی عذا
ہیں۔ ہلاکو بھی عذاب تھا۔ ترک بھی عذاب ہیں۔ ایران بھی عذاب ہی۔ لکھنؤ بھی عذاب تھا۔

مقبول احمد کا ترجمہ بھی عذاب ہی تفسیر فبہت الذی کفر بھی عذاب ہی۔

اور جو اسکا منکر ہی وہ قرآن کا منکر ہی وہ رسول کا منکر ہی وہ خدا کا منکر ہی۔

ای اہل سنت دیکھو مقبول احمد مصالحت سے تم کو مایوس کرتا ہی۔ شیعوں کو مصالحت
سے منع کرتا ہی۔

وہ سکھلاتا ہی کہ شیعہ اہل سنت کے پاس جا کر خیرات مانگیں اور جب ملے تو اس کو
مال غنیمت سمجھیں۔ اور ان پر لعنت کرتے رہیں اور اس خیرات کے روپیہ پیسہ سے تبرا کی کتا
چھاپ کر شائع کریں۔ ای اہل سنت مشرک کو خدا نجس فرمایا کوئی خصوصیت نہیں کی
کہ بھوانی اور رمہادیو۔ رام اور کرشن کو شریک کرے تو مشرک ہی علی اور حسین کو خدا میں شریک
کرے تو مشرک نہیں۔ موسے اور عیسے کو شریک کرے تو مشرک نہیں۔ ای بے غیرت و بے حس
اہلسنت! تم کب تک دین میں سستی اور کاہلی کرو گے۔ تم کب تک دین سے لاپرواہی کرو گے
دشمن تمھاری تاک میں رہتے ہیں اور تم ایسے مدہوش کہ ہوشیار نہیں ہوتی وہ ایک سنی کو ملا
نہیں رکھتے۔ تم کو وہ یہودیوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں اور ہندوؤں سے
بدتر جانتے ہیں۔ تمھیں شکست دینے کے لیے وہ ہندوؤں سے میل جول کرنا چاہتے
ہیں اصلاح کا پرچہ دیکھو اڈیٹر اصلاح لکھتا ہی کہ ہندوؤں کا ملانا کچھ مشکل نہیں گا
کا گوشت کھانا چھوڑ دو۔ ان سے میل ملاپ رکھو۔ وہ فوراً مل جائینگے۔

اور جب ۲۴ کرور ہندو تمھارے شریک ہو جائینگے تو تم چھ کرور اہل سنت کا خا
کر سکو گے۔ ای اہل سنت یہ کھلی کھلی بائیکاٹ تمھارے ساتھ ہیں اور پھر تم ان کی گالیاں سنکر
ان کی لعنت برداشت کر کے انھیں میں گھستے ہو۔ ان کی عورتوں کو تم لا کر خاندان
خاندان برباد کر دیتے ہو اُن کا ذبیحہ کھا کر حرام خوری کے مرتکب ہوتی ہو اور اللہ کو غضب میں لاتے

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۸ | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵ و صفحہ ۲۱۶ "آیہ وذر الذین"۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اوران لوگوں کو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہو اور دنیا کی زندگانی نے ان کو دھوکا دیا ہو۔ چھوڑ دو۔ اور اسی قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرو کہ نفس اپنے افعال سے باز رہے کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی اور حمایتی نہ ہوگا۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا وہ وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے ہلاک کیے گئے انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہو اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے انھیں کے سبب سے دردناک عذاب ہو ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا رسول کریم صلعم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے تم کہدوگے کہ دوسرے لوگ بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سے کیا ہوتا ہو۔ ضرور داخل ہیں اور قیامت تک جو لوگ ایسے کام کرینگے اسی میں داخل ہوں گے۔ دوسروں کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا اور الزام سے نہیں بچ سکتے۔ تم نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہو۔ یہ ڈھول یہ تاشہ یہ نفیری یہ جھانجھ۔ یہ علم اور اس کا زرق برق یہ تعزیہ اور اس کی آرائشیں یہ دُلدُل۔ یہ براق۔ یہ سب کھیل اور تماشہ نہیں تو اور کیا ہو۔ یہ خیال کہ ان حرکتوں سے سلطنت ہاتھ آجائے گی یا کم سے کم لوگ ہوا خواہ بن جائیں گے یہ زندگانی دنیا کا دھوکا نہیں تو اور کیا ہو؟ یہ خیال کہ اس سے ذریعہ سے دنیاوی ترقی اور فلاح ہوتی ہو۔ یہ دھوکا نہیں تو کیا ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ اسی قرآن کے ذریعہ سے انکو نصیحت کرو۔ دیکھو قرآن کس شد و مد سے سکھلاتا ہو کہ ضار اور نافع خدا ہو محی و ممیت خدا ہو۔ حی و قیوم خدا ہو۔ حاضر و ناظر خدا ہو۔ سمیع و بصیر خدا ہو۔ قادر و توانا خدا ہو۔ مالک و مختار خدا ہو۔ معز و مذل خدا ہو۔ سلطنت وہی دیتا ہو۔ وہی چھین لیتا ہو۔ معطی و مانع وہی ہو۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ اسی ایک نصیحت سے بھرا ہو۔ پھر تم کہاں بھٹکے جاتے ہو

مومنین اہل سنت اس سے زیادہ کھلی آیت کیا تم تلاش کرو گے اب تک نادانی میں
گزرا سو گزرا۔ تم کو اگر نہیں معلوم تو مقبول احمد کا ترجمہ کسی سے مانگ کر دیکھ لو کسی سے پڑھوا
سن لو۔ مول لینے خریدنے کے اجازت ہم کسی کو نہیں دیتے۔ عبرت حاصل کرنے کے لیے
ہمارے پاس سے مانگ کر لیجاو۔ اور دیکھکر لعنت کر کے پلٹا دو۔ اور ہماری نصیحتوں پر
عمل کرو۔ دیکھو اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ اگر شیطان تم کو بھلادے تو یاد آجانے
کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ان سے بڑھکر ظالم کون کہ انبیا کی توہین یہ کریں اصحاب
رسول کی شان میں بے ادبی یہ کریں۔ اللہ کی توہین یہ کریں علانیہ شرک اور کفر کا اظہار
یہ کریں۔ تمہاری جو ان پر لعنت کرتے رہو کر اور پھر رفتہ رفتہ تمہارا دین اور تمہا
[illegible] اے اہل سنت مشرک کو خدا نجس [illegible] غارت ہوے ہیں وہ صرف
[illegible] لو۔ رام اور کرشن کو شریک کرے تو مشرک ہو سے اُن لوگوں کے یہاں
[illegible] نے سے اور عیسے کو شریک کرے تو مشرک نہیں
[illegible] تم غارت ہو۔ اسی چال سے
[illegible] نے کامیابی حاصل کی تھی ۱۲

[illegible] ترجمہ مقبول احمد ص۲۱۶ ۔ اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کو مان لیں۔
آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ یہاں اسلام کا لفظ آیا ہے نہ
ایمان کا تم جو دوسروں کے ایمان کا انکار کرتے ہو۔ اپنے ایمان کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے
یہاں دیکھو کہ پیغمبر رسول کریم صلعم اسلام پر مامور ہوئے ہیں۔ اسلام کی تعریف تم خود ہی
کرتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا۔

پس اے عقلمند شیعو!۔ اپنے علما کے مزخرفات دیکھو۔ پھر ان کی دلیری دیکھو کہ اپنے
مزخرفات کو ائمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان مزخرفات کو کہاں
لغویات کو سنکر ائمہ کی نسبت کیا رائے قائم ہوگی۔ اب دوسروں کے کفر و نفاق ثابت کرنے سے
پہلے اپنے ائمہ کا ایمان اور خاتمہ علی الایمان ثابت کرو۔

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ اے مقبول احمد ترجمہ قرآن میں (یعنے چچا) تم نے کہاں سے کہدیا۔ ترجمہ قرآن میں تو ایسی تحریف نہ کرو۔ جب تک صاف وصریح حقیقی معنے صادق آتے ہوں۔ مجازی معنے لینا جائز نہیں ہو۔ تم نہیں جانتے کہ تارخ اور آذر کے ایک ہی معنے ہیں لیکن ہی شخص کے یہ دو نام ہیں۔ فقط لغت اور زبان کا فرق ہو۔ تارخ عبرانی لفظ ہو۔ اگر پیغمبر کے چچا کے کافر و مشرک ہونے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تو ابوطالب کے لیے کیوں پریشان ہوتے ہو +

حالانکہ تم ابراہیم کے چچا کو کافر تسلیم کرتے ہو۔ اس عربی دانی اور اسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعوے زیب دیتا ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صـــ۲۱۷ ۔ آیہ وسع ربی +

ترجمہ مقبول ۔ میرے پروردگار کا علم ہر چیز سے زیادہ ہو کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ۱۲ اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ۔ کیا ایسی کھلی کھلی آیتوں کے بعد بھی تم علم گزشتہ و آیندہ کا دعوے کروگے ۱۲ +

ترجمہ مقبول احمد ۔ صـــ۲۱۸ ۔ آیہ وکیف اخاف +

ترجمہ مقبول احمد ۔ اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک گردانتے ہو ۔ میں ان سے کیونکر ڈروں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ۔ باوجودیکہ اس نے اس کی کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی پھر اگر تم علم رکھتے ہو تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق ہو ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہو ۔ اے عقلمند شیعو ۔ تم جو علی کو مثل اللہ کہتے ہو ۔ قادر و توانا علیم و خبیر سمیع و بصیر مالک و مختار جانتے ہو یہ شرک ہو یا نہیں پھر اللہ صاحب فرماتے ہیں

کہاں اپنا ٹھکانا بناتے ہو ۱۲ +

پھر اپنے جبروت کا بیان کرتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی اور حمایتی نہ ہوگا۔ جن پر بھروسہ کرلو۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائیگا۔ یہاں سے مسئلہ طینت اور سنیوں کی نیکی مل جانا شیعوں کا عذاب وگناہ سنیوں کے سر تھوپنا بھی باطل فرماتا ہی۔ اس کو بھی باطل کرتا ہی کہ شیعوں کے عوض فدیہ میں اہل سنت کو جہنم میں ڈال دیگا۔ پھر عاقبت کا حال بیان فرماتے ہیں وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے ہلاک کیے گئے۔ انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہی۔ اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ یعنے مشیت اور قدرت۔ خلافت کا دینا اور نہ دینا۔ خلفاے ثلثہ کے برکات سے انکار کرنا۔ اُن کے ایمان سے انکار کرنا۔ ان کی ترقیوں سے انکار کرنا۔ پھر فرماتے ہیں۔ اُنھیں کے سبب سے دردناک عذاب ہی ۱۲ +

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹ ترجمہ مقبول احمد۔ صـ ۲۱۷

ترجمہ۔ غیب کا اور حضوری کا وہ (خدا) عالم ہی اور وہ صاحب حکمت و خبیر ہی ۱۲

آل رسول اور اُن کے شیعوں کی اِس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہی کہ تم جو اپنے کو عالم "ماکان و مایکون" گزشتہ و آیندہ کہتے ہو۔ تم جو اپنے ایمہ کو عالم گزشتہ و آیندہ بتاتے ہو۔ قرآن کی آیت اس کو باطل کرتی ہی ۱۲ +

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹ آیہ "واذ قال ابراہیم" ترجمہ مقبول احمد صـ ۲۱۷

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اس وقت کو یاد کرو جس وقت ابراہیم نے اپنے باپ (یعنے چچا) آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔ میں تم کو اور تمھاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ۱۲ +

تفسیر مجمع البیان میں الجاج سے منقول ہی ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا ۱۲ +

بند کرے ضرر اس کے لیے ہے۔ اور میں تمھارا کچھ اس کے لیے اس معاملہ میں نگران نہیں ہوں ۱۲
اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہے۔ ہم نے
خلفائے ثلثہ کو خلیفہ بنایا ان کے ذریعہ سے اسلام پھیلایا مسلمانوں کو دینی و دنیاوی فتوحات
عطا فرمائے۔ اگر تم لوگ تعصب سے اپنی آنکھ بند کر لو۔ تو اس کا ضرر تم ہی پر ہوگا۔ اور میں تمھارا
کچھ اس معاملہ میں نگران نہیں ہوں ۞

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۲۴۔ آیہ ولو شاء اللہ"

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو انکا نگہبان
نہیں بنایا ہے۔ اور نہ تم انکے ذمہ دار ہو ۞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔

ہم سے سنو۔ تم "یہدی ویضل" کا ترجمہ بدلتے ہو مشیت کے قایل نہیں ہو۔ اللہ کو
عادل و ظالم کہتے ہو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو اگر اللہ کو منظور ہوتا
تو وہ شرک ہی نہ کرتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ای رسول اللہ نے تم کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے اور
نہ تم ان کے ذمہ دار ہو ۞

تم جو ہر امر میں چون و چرا کرتے ہو۔ کہا کرتے ہو کہ یہ کیوں ہوا۔ وہ کیوں نہیں ہوا۔
یہ ہوتا تو اچھا تھا۔ یوں ہوا تو اچھا نہیں ہوا۔ بتاؤ کہ اللہ نے کیوں نہیں چاہا۔ اور اس نہ چاہنے میں
اس نے انصاف و عدل کیا کہ وہ مشرک ہو گئے۔ اور پھر مشرک ہوئے تو اُن پر کیا گناہ اللہ نے
خود ہی نہیں چاہا پیغمبر کو ڈانٹ بتا دی۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ آیت ما بعد
کو غور سے پڑھو جو بالکل متصل ہے ۞

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۴ آیہ "ولا تسبوا" و حاشیہ نمبر ۲۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے

کہ ہم نے کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی کسی آیت سے تم کو ایسا اختیار نہیں دیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم علم رکھتے ہو۔ تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق ہے۔ دیکھو کہ کس گروہ کو خوف کرتے تقیہ کرتے گزری۔ پھر تم کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ تقیہ کرنے والا میرے خدا کی طرف سے بے خوف رہنے کا مستحق نہیں تھا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد ص۲۱۸۔ الذین آمنوا ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملا دیا۔ امن اور اطمینان انھیں کے لیے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۱۲ ؎

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ بتاؤ کیا تمھارے لیے امن و اطمینان تھا۔ اگر تھا تو پھر تم تقیہ کیوں کرتے تھے۔ پھر بتاؤ کہ تم ہدایت یافتہ کیسے ہوئے ؎

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ ص۲۲۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ اور وہ (خدا) وہی ہے جس نے تم کو ایک ذات سے پیدا کیا ...... بے شک سمجھنے والوں کے لیے ہمنے آیتیں کھولکر بیان کر دیں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری تعلیم کے لیے اس طرح پر نازل ہوئی ہے۔ نسب کا غرور آل رسول ہونے کا غرور کب تک کرو گے۔ نسب کے اعتبار سے تو ہم نے تم سب کو صرف ایک ذات (آدم) سے پیدا کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ سمجھنے والوں سے مطلب نہیں بیشک سمجھنے والوں کے لیے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کردیں ۱۲ ؎

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۳

آیہ قد جاءکم۔ ترجمہ مقبول احمد ص۲۲۳

ترجمہ مقبول احمد۔ بیشک تمھارے پروردگار کے پاس سے تمھارے پاس دلیلیں آچکیں اب جو سمجھے نفع اس کی ذات کے لیے ہے۔ اور جو آنکھیں

دشمنوں پر لعنت کی۔ پھر شام کے مناروں سے لعنت کی آواز بلند ہونے لگی۔ یہ خدا کی نافرمانی کی سزا تھی یا نہیں۔ اس تاریخ سے پہلے اسلام میں کہیں دکھلاؤ کہ مسجد میں سب ولعن کوئی کسی پر کرتا تھا +

اور اگر کہو کہ ہماری بھلی چلائی ہم تو خدا کے۔ قرآن کے منکر ہیں مخالف ہیں۔ تم بتاؤ کہ تمھارا قرآن پر عمل ہے۔ خدا کے فرمانبردار ہو پھر تم کیوں اس کے معاوضہ میں سب ولعن کرتے ہو (اللّٰہم احفظنا من شرور انفسنا) اے جاہلو۔ ہم نہ کہتے تھے کہ قرآن کا تم کو علم نہیں۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ یا تم اندھے اور بہرے ہو۔ یا تمھارے دلوں پر قفل پڑا ہوا ہے۔ دیکھو قرآن میں کتب علیکم القصاص فرمایا ہے۔ جب آنکھ اور کان اور ناک اور دانت اور ہاتھ اور پیر کا عورت اور غلام کا قصاص ہے تو گالی کا بدلہ بھی گالی ہے۔ اس آیت میں صاف تعلیم فرماتے ہیں کہ تم ان کو گالی نہ دو۔ ورنہ اللہ کو گالی دینگے۔ اسکے بعد والے جملہ کو تم بھلا کیا سمجھو گے فرماتے ہیں +

اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اس کے عمل کو زینت دی ہے۔ دنیا میں تو اب کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا پھر انکی بازگشت ان کے رب کی طرف ہے۔ اس آیت سے مسئلہ رجعت کو باطل فرماتے ہیں کہ دنیا میں انتقام ہوگا سزا نہ ہوگی +

پارہ ہشتم سورہ انعام	ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۲۵۔ آیہ وکذالک و حاشیہ نمبرا۔ ترجمہ مقبول احمد۔ اور اسی طرح ہر نبی کے دشمن انس اور جن قرار دئے

ہیں شیاطین۔ دھوکا دینے کے لیے ایکدوسرے کے کانوں میں پھونکتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ اب تم ان کو اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو ۱۲ +

حاشیہ نمبرا۔ پر تفسیر قمی میں بروایت صادق منقول ہے کہ پیغمبر صلعم کے دو صحابی حبتر و زُریق۔ یعنے نیلی آنکھ والا۔ اور حبتر بروزن ثعلب لومڑی۔ امام نے خلیفہ اول کو بوجہ نیلی آنکھوں کے اور ثانی کو بوجہ اسکی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لُومڑی سے تشبیہ دی ہے ۱۲

کو پکارتے ہیں ان کو بُرا بھلا نہ کہو کہ وہ بغیر سمجھے بوجھے بے ادبی سے اللہ کو بُرا کہیں گے۔ اِسی طرح
سے ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اس کے عمل کو زینت دی ہے۔ پھر ان کی بازگشت ان کے رب
کی طرف ہے پھر وہ جو کچھ عمل کیا کرتے تھے۔ اس سے ان کو آگاہ کر دیگا۔ حاشیہ نمبر ۲۔ کافی میں
صادق سے منقول ہے کہ خبردار دشمنان خدا کو ایسی جگہ بُرا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں
اور بغیر سوچ سمجھے زیادتی کر کے خدا کو بُرا کہنے لگیں (دیکھو یہاں خدا بنے ہیں) تفسیر عیاشی میں
صادق سے منقول ہے کہ جو خدا کے دوستوں کو بُرا کہتا ہے۔ اس نے گویا خود خدا کو بُرا کہا۔
الاعتقادات۔ میں صادق سے منقول ہے کہ کسی نے آ کر کہا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں پر
علی الاعلان سب و لعن کرتا ہے فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اِس آیت
کی تفسیر میں صادق سے منقول ہے ان کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تم کو بُرا کہیں گے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد رسول کریم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں ہرگز
نہیں بلکہ قیامت تک جو لوگ اس کے خلاف کریں گے۔ وہ اس آیت میں داخل ہونگے ۱۲

ہم سے سنو۔ یہ آیت تمھاری شان میں کیونکر اتری۔ تمھارا مطلب یہ ہے کہ شیعہ اپنے گھروں
میں اصحاب رسول کو سب و لعن کریں۔ اس طرح کہ اہل سنت نہ سن پائیں۔ مگر سب و لعن کریں
ضرور۔ پھر جب اہل سنت کو معلوم ہو جائے کہ وہ اندر آہستہ آہستہ سب و لعن کرتے ہیں
تو وہ بھی سب و لعن کرنے لگیں تو ان پر خدا کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ البادی اظلم۔ کیونکہ پہلے
نافرمانی و گالی تو تمھاری طرف سے ہوئی۔ اے آل رسول بتاؤ یہ خطاب مسلمانوں سے ہے یا نہیں
اور علی مسلمانوں میں داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہہ دو کہ نہیں تب تو سارے
جھگڑے فیصل ہیں۔ جو چاہو سو کرو۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ اس سب و لعن کی تعلیم میں خدا کی نافرمانی ہوئی یا نہیں
اور خدا کا نافرمان معصوم ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر عمل دیکھو خود مسجد میں نماز میں قنوت میں اپنے

آپ ظلم کرتے ہیں۔ اپنے تمام اقوال پر نظر ڈالو۔ اپنے تمام اقوال کو پیش نظر رکھو اور پھر اس آیت سے مقابلہ کرو۔ یہی شیطنت تم پاؤ گے جس کو کان میں براہ تقیہ پھونکتے ہو۔ پھر اس کے بعد اہل سنت سے فرماتے ہیں۔ بکمال شفقت سے سفارش کرتے ہیں اب تم ان کو اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو۔ ۱۲ +

بعد کی آیت بہت غور سے دیکھو۔ اور قرآن کے نظم کی قدر و منزلت کرو +

ترجمہ مقبول ص۲۲۵۔ اور اس لیے کہ ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اور اس لیے کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے کہ یہ بھی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اے مقبول احمد کیا تم اس آیت کا مطلب سمجھ گئے۔ کیا تم سمجھے کہ آیت بے ربط ہے۔ آل رسول بتاؤ یہ آیت باعتبار تنزیل اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے۔ اچھا یہ بتاؤ اور اس لیے یہ کس کا حال ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ انھیں شیاطین کا حال ہے جو بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں پھونکتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ کفار اور وہ لوگ جن کے دل آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں عقلمند شیعو۔ دیکھو خدا کیا فرماتا ہے۔ یعنے جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہونگے ان کو ان بیہودگیوں کی کیا پروا ہوگی۔ وہ ایسی بیہودہ باتوں کی طرف کیوں متوجہ ہونگے۔ ان کو خدا سے اور آخرت سے فرصت ہی کہاں ہے۔ جو لغویات اور مزخرفات کو دیکھیں۔ پھر اسی حال شیاطین کے اظہار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فرماتے ہیں۔ کہ وہ شیاطین بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں صرف اس لیے پھونکتے ہیں کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے بھی کہ یہ بھی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲

عقلمند شیعو اپنے حال پر اپنے علما کے حال پر غور کرو۔ اپنے ائمہ کے حال پر غور کرو +

اقول وبجول اللہ و قوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول بتاو یہ آیت تمھاری شان میں ہی یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں۔ بتاؤ ہم نے قرآن میں کہاں بتایا کہ نوح اور ابراہیم اور شیث اور زکریا اور یحیٰی اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور شعیب اور ہارون اور ہود اور لوط اور یونس اور صالح اور ایوب اور الیاس اور ذوالکفل والیسع اور موسیٰ اور عیسیٰ کے دو صحابی گمراہ تھے۔ رسول نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہی اس میں دکھلاو ہماری طرف سے اتنی اجازت ہی کہ جو قرآن مہدی قائم کے پاس ہی اس میں دکھلاو۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا عام فیصلہ "فلعنت اللہ علی الکاذبین" موجود ہی۔

اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو۔ نادان بھی ہو۔ بے عقل بھی ہو۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن کے سمجھنے سے تم قاصر ہو۔ دیکھو اور سمجھو۔ عدوًا اور شیاطین اس شیاطین کے بعد عدوًا بھی جمع ہو گیا۔ عدو کا جمع لانا فصاحت کے خلاف تھا اس لیے عدو کہدیا۔ ای صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم اپنا قول آپ ہی بھول جاوگے۔ دیکھو تم نے تقیہ کے خلاف کیا۔ دیکھو تم نے "لاتسبوا" کے خلاف کیا۔ پھر دیکھو تم نے مکاری کی پھر ہزاروں۔ لاکھوں مرتدین کو بھول گئے ہو کیوں۔ صرف اس لیے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ پھر چوک بھی گئے۔

عائشہ۔ طلحہ۔ زبیر۔ عثمان۔ معاویہ۔ یزید۔ مروان تمام آل عباس تمام آل مروان تمام بنی امیہ تمھارے اس استعارہ سے بچ گئے۔ اب دیکھو کہ تم خود اس آیت میں کس طرح داخل ہو۔ تم نے اہل سنت کے سامنے جتنر اور زریق کہدیا۔ اہل سنت کا یہ عمل ہے کہ ہم کو صرف اتباع شریعت کا حکم ہی۔ ہم کو دوسروں کی تجسس سے کیا مطلب کوئی ہوگا۔ مگر تم شیعوں سے اپنی بناوٹی باتیں دھوکا دینے کی ایک دوسرے کے کان میں پھونکدو یا آیت کو پڑھو اپنے حرکات کو دیکھو اور پھر دیکھو کہ حرف حرف قرآن کا تم پر لعنت کرتا ہی۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ہم سے سنو۔ اب قیامت تک کوئی قرآن نہ آئے گا۔ پھر تو یہی آن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہے۔ تم کہدو گے کہ اس میں فلان فلان بھی داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہون گے اور ضرور ہوں گے۔ اور قیامت تک ہوں گے۔ دیکھو اللہ صاحب اس آیت میں ان لوگوں کا کہنا ماننے کی برائی بیان کرتے ہیں کہ وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے۔ پھر ان کا حال بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں وہ گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جو بات کہتے ہیں اٹکل پچو کہتے ہیں۔ ای عقلمند شیعہ اگر تمکو علم عربی حاصل نہیں ہے تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو۔ اپنی بڑی بڑی کتابوں کی سیر تم سے نہو سکے گی۔ تم سارے قرآن میں ائمہ کی ایسی باتیں دیکھو گے جن کی نہ الفاظ قرآن مدد کرتے ہیں۔ نہ عربیت سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ نہ فصاحت و بلاغت کی معیار پر وہ قائم ہو سکتے ہیں۔ نہ اللہ کی عظمت اس کی روادار ہے۔ نہ سیاق و سباق قرآن سے ان کا کچھ تعلق ہے نہ روایت و درایت سے وہ صادق آسکتے ہیں نہ خدا کی عظمت باقی ہے اور نہ پیغمبر کی۔ نہ اسلام کی کوئی خوبی باقی رہتی ہے۔ ہاں ہاں اگر تم غور سے دیکھو گے تو تم یقیناً انصاف سے کہدو گے کہ اس سے امام کا رتبہ باقی نہیں رہتا اور اگر قرآن کی معرفت اماموں کو ایسی ہی ہے تو ان کو دور سے سلام بہتر ہے۔ پھر تم کو معلوم ہوگا کہ یہ ائمہ صرف گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جو بات کہتے اٹکل پچو کہتے ہیں ۱۲

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵	آیہ و کذالک جعلنا" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۲۷

ترجمہ مقبول۔ اور اسی طرح ہر ہر گانوں میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہے تاکہ وہ اس میں چالیں چلیں حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں اپنی ہی ذات کی خرابی کے لیے چلتے ہیں اور سمجھتے کچھ نہیں ۱۲

اے آل رسول بتاو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا

پارہ ہشتم سورۂ انعام رکوع ۱۴ | آیہ وتمت کلمتہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۶ وحاشیہ نمبر ا

ترجمہ مقبول اور تمھارے رب کا کلمہ ازروے صدق و عدل کے پورا ہوگیا۔ اس کے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ +

کافی میں صادق سے منقول ہی کہ ہر امام کے دونوں شانوں کے مابین اور ایک روایت میں داہنے بازو پر یہ پوری آیت لکھی جاتی ہی ۱۲ +

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کو یوں تعلیم فرماتا ہی کہ تم جو آیات متشابہات کو منافقوں کی طرح اِدھر اُدھر کھینچ لیجاتے ہو۔ محکمات میں تو تمھاری کچھ چلتی نہیں۔ قرآن کو معمے اور چیستان بنا دیا ہی کہ تھارے سوا کوئی نہیں سمجھتا مگر عقلمند لوگ تم سے سوال کر بیٹھیں گے کہ کیا اللہ کو بجز صدق اور عدل کے اور کوئی لفظ نہ ملتا تھا۔ مثلاً قہار وجبار کہ اپنا کلمہ پورا کرتے حالانکہ وہ بڑا عالم ہی پھر کیا ان دو لفظوں میں ابوبکر صدیق اور عمر عادل کے خلافت کی طرف اشارہ نہیں ہی جس میں اپنا اعجاز اللہ صاحب دکھلاتے ہیں۔ کہ ہمارے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی۔ نہ کسی کا دعویٰ چلتا ہی نہ کسی کی نالش نہ کسی کی کوشش۔ علی الرغم انف فرماتے ہیں کہ وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہی ۱۲ +

یعنے علی کا دعویٰ کرنا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور میں فاروق اعظم ہوں۔ ہمارے جبروت کو دیکھو کہ ڈوکرور شیعہ بھی آج دنیا میں جرأت نہیں کرسکتے کہ علی کو صرف حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہہ سکیں کیونکہ کوئی شیعہ بھی ماننے والا سمجھنے والا دنیا کے پردہ پر نہیں ہے۔ آیت مابعد دیکھو +

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۶ ۔ اور اگر تم ان لوگوں میں سے جو زمین میں ہیں۔ اکثر کا کہنا مان لوگے تو وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے۔ وہ گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ جو بات کہتے ہیں اٹکل پچو کہتے ہیں ۱۲ +

۶- من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے ولایت وخلافت منصوص مراد ہے +

۷- قرآن محرف ہے منافقوں نے اس میں گھٹا بڑھا دیا ہے ناقابل اعتبار رہے +

۸- قرآن کا مطلب بجز اماموں کے اور کوئی نہیں جانتا کوئی نہیں سمجھتا +

۹- قرآن میں جہاں آیات متشابہات ہیں اس سے مراد یا تم ہو یا تمھارے دشمن +

۱۰- اہل سنت باوجود دیانت وراستی وایمان داری واطاعت ووفا دوزخ میں جائیں گے +

۱۱- شیعہ باوجود خیانت وکذب وبے ایمانی ونافرمانی وبے وفائی جنت میں جائیں گے ۱۲ +

۱۲- شیعوں کے عوض جہنم میں ناصبی وخارجی ڈال دیئے جائیں گے +

۱۳- جو لوگ خلفائے ثلثہ کو بُرا نہیں کہتے وہ بھی عذاب میں ڈالے جائینگے +

۱۴- متعہ کا حکم قرآن میں ہے +

۱۵- ظہرین اور مغربین سے صرف تین وقت کی نماز رہ گئی بموجب آیات قرآنی +

۱۶- پیر دھونے کا حکم وضو میں نہیں ہے +

۱۷- تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں +

کوئی کہاں تک گنائے۔ عقلمندوں کے لیے اتنے ہی کافی ہیں ایمان سے بتاؤ کہ اس میں بڑی بڑی چالیں مخفی نہیں ہیں؟ مہدی کی اُمید پر شیعہ پڑے رہیں۔ انتقام سے خوش ہوجائیں۔ علی کی خلافت سے عثمانؓ کے مقابلہ میں بغاوت ہوسکے۔ جب علیؑ کی خلافت نصوص ثابت ہوجائے تو دوسرے خلفا سے لوگ بدظن ہوجائیں قرآن کی طرف سے جب بدظنی پیدا ہوگی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہ کرینگے۔ اور جب قرآن کی لعنت اور مار لفظ لفظ سے کوئی دکھلادے تو کہدینگے کہ امام کے سوا قرآن کا مطلب ہی کوئی نہیں جان سکتا +

قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد ختم نبوت و رسالت اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک کے چال باز مجرم اسی میں داخل ہوں گے۔ اب تم اپنی چالوں سے اس آیت کا مقابلہ کرو۔ تم کہوگی کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہونگے اور قیامت تک ہونگے۔ مگر ہم کو اس سے کیا ہماری سرکار لا اُبالی سرکار ہے۔ ہاں تم جو یہدی من یضل کا ترجمہ کرتی ہو اللہ کو ظالم یا عادل بتاتے ہو۔ اِس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہے کہ وہ چالیں چلیں۔ اجی حضرت پھر ہم ظالم ہوے یا نہیں۔ یہ ہمارا فعل لطف کے خلاف ہوا یا نہیں جو چیز ہم پر واجب تھی۔ ہم نے اس کے خلاف کیا یا نہیں۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو اچھا اب تم اپنی چالوں کو دیکھو ہمارے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔ ہم نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ ہم جھوٹوں پر لعنت کرتے ہیں یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی تم جرأت نہیں کر سکتے ۔

۱۔ مہدی بہتر برس میں پیدا ہوں گے۔ جب نہیں پیدا ہوے تو کہدیا کہ اللہ قتل حسین سے غضب میں آگیا اب ۱۴۰۔ برس کے بعد پیدا ہوں گے۔ جب اِس مدت میں بھی نہیں پیدا ہوے تو کہدیا کہ تم لوگوں نے راز ظاہر کر دیا۔ اب غیر محدود مدت تک ملتوی ہوگیا جس کو ہم بھی نہیں جان سکتے ۔

۲۔ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصی علی ابن ابی طالب ہیں ۔

۳۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوروں کے اصحاب رجعت کریں گے اصحاب سے انتقام لیا جائے گا۔ قید اور قتل ہوں گے ۔

۴۔ دولت کی فراوانی قائم کے زمانہ میں ہوگی ۔

۵۔ خلافت منصوص اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور اللہ نے انما ولیکم سے علے کو منصوص خلافت کیا ۔

سوار کر دیتا ہے۔ ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ تم کہدو گے کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہوں گے۔ اور قیامت تک ہونگے مگر دوسروں کے شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا۔ تم دیکھو کہ اس آیت میں تم کیونکر داخل ہوتے ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہاں بھی اسلام کا لفظ آیا ہے جس کے معنے ہیں اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس کی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اُسے ہدایت کرے تو اسکا سینہ سلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کی نسبت یہ چاہتا ہے کہ اُس سے توفیق ہدایت سلب کرے تو اس کی سینہ کو تنگ اور ٹھوس کر دیتا ہے۔ تم ذرا اپنے سینہ کا تنگ اور ٹھوس ہونا دیکھو۔ قرآن میں جہاں جہاں نعمت کا ذکر ہے وہاں تم مراد ہو جہاں جہاں ادب اور تعلیم ہے وہاں دوسرے۔ ٹھوس اتنا کہ بجز چار کے کوئی مومن نہیں غرور اتنا کہ گویا آسمان پر چڑھے جاتے ہو اسی طرح ان لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ نجاست کو سوار کر دیتا ہے ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵

آیہ وَکَذٰلِکَ ؏ ترجمہ مقبول صہ ۲۲۹

ترجمہ مقبول۔ اور اسی طرح سے ہم بعض ظالموں کو بوجہ ان کے افعال کی بعض ظالموں کے سپرد کر دیا کرتے ہیں ۱۲ ؎

تفسیر عیاشی میں امام سے منقول ہے کہ اللہ ظالم کا انتقام ظالم کے ذریعہ سے لیتا ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ تم کہو گے کہ اس میں فلاں اور فلاں بھی داخل ہیں ہاں ہوں گے اور قیامت تک ہونگے۔ پھر جن جن ظالموں کے ذریعہ سے انتقام لیا گیا جو جو ظالم دوسرے ظالموں کے سپرد کر دیئے گئے ان کو دیکھو۔ اور عبرت حاصل کرو۔

جب ہر جگہ جاہل سنیگا کہ اس سے علی مراد ہیں تو دوسروں کی عظمت اس کے دل
نکل جائیگی۔ جب سینگے کہ اہل سنت جہنم میں جائیں گے تو پھر ایسے مذہب پر دیندار عاش
خدا۔ پرہیزگار دوزخ سے ڈرنے والے جنت کے آرزومند۔ کیونکر قائم
رہیں گے

جب سنیں گے کہ شیعہ چاہے جتنے بُرے افعال کریں وہ جنت میں جائیں گے۔
بھلا ان کو دین کا خوف ہی کیا رہے گا۔ وہ خوب کھل کھیلیں گے۔ جب قرآن سے متعہ ثابت ہو
تو پھر نکاح کی قیود۔ مہر و نفقہ و سکنی و کسوۃ و وراثت کا ڈر ہی کیا رہیگا۔ ظہرین اور مغر
کی وجہ سے گویا دو وقت کی نماز تخفیف ہو گئی ٭

ثلث لیل تک انتظار کون کرے۔ پیر دھونے کا حکم اگر نہیں رہا تو سردی میں کیہ
راحت سے گزریگی۔ اسباغ وضو کی قید میں کون جکڑا رہے ٭

پھر بتاؤ کہ یہ سب چالیں صرف پھانسنے کی ہیں یا نہیں۔ اب قرآن کی لفظوں پر غ
کرو۔ ان بڑے بڑے مجرموں کا مقصد زندگی یہ ہوگا کہ وہ اس میں چالیں چلیں۔ پھر ان کا حا
بیان کرنے میں فرماتے ہیں۔ حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں۔ اپنی ہی ذات کی خرابی کے
لیے چلتے ہیں۔ اور جاہل و نادان ایسے ہیں کہ سمجھتے کچھ نہیں ٭

یعنے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان حرکتوں سے دُنیا اُن کو کیا کہے گی۔ اہل علم ا
کو کیا سمجھیں گے ٭

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵

آیہ فمن یرد اللہ۔ ترجمہ مقبول صہ ۱۲۸

ترجمہ مقبول۔ پس جس کے نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ ا
ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے نسبت یہ چاہتا ہے
اس سے توفیق ہدایت سلب کرلے تو اس کے سینہ کو تنگ اور ٹھوس کردیتا ہے گویا
آسمان کو چڑھا چلا جاتا ہے اسی طرح لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ خباثت ک

بخشنے والا- اور رحم کرنے والا- یہ رحم آخرت سے متعلق ہی یا صرف دنیا میں- دیکھو یہاں حلیم نہیں کہا بلکہ رحیم فرمایا ❊

پارۂ ہشتم سورۂ اعراف رکوع اول

آیہ والوزن- ترجمہ مقبول صـ۲۲۹

ترجمہ مقبول- اور اس دن کی تول برحق ہی پس جس کی نیکیاں بھاری ہوگئیں وہی تو کامیاب ہیں ۱۲ ❊

دوسری آیت کو ساتھ ملا کر پڑھ لو ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی- سوچو اس آیت سے مسئلہ رجعت اور مسئلہ طینت باطل ہوتا ہی- اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو

پارۂ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲

آیہ ثم قلنا- ترجمہ مقبول صـ۲۴۰

پروردگار نے (ابلیس سے) فرمایا کہ جب میں نے تجکو حکم دیا تو پھر سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا- اس نے عرض کی میں آدم سے بہتر ہوں مجکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہی- اور ان کو مٹی سے ○ خداے تعالےٰ نے فرمایا کہ اتر یہاں سے تیری یہ منزلت نہیں ہی کہ تو یہاں تکبر کرے پس نکل جا بے شک تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی- سنو آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں آدم بھی ہمارا خلیفہ تھا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے سجدہ نہیں کیا دلیل یہ پیش کی کہ ہم اس سے افضل ہیں- اسی طرح ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی ہمارے خلیفہ ہیں تمھارا یہ کہنا کہ ہم آل ہاشم ہیں ہم بنی تمیم اور بنی عدی اور بنی اُمیہ سے افضل ہیں- مثل شیطان کے نافرمانی کرنا ہی جس کی شان میں کہا گیا ہی کہ تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ ❊

دُور کیوں جاؤ۔ اپنے ترجمہ اور اپنی تفسیر کو دیکھو کہ وہ کیونکر تفسیر فبہت الذی کفر کے سپرد ہو گئی ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰ آیہ ولاتکسب۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۳۸

ترجمہ مقبول۔ اور کوئی نفس کوئی عمل نہ کریگا۔ مگر اپنے ہی وبال کے لیے اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر قیامت کے دن تم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کے حضور میں ہو گی۔ اور جس معاملہ میں تم اختلاف کیا کرتے تھے اس سے وہ تم کو آگاہ کر دیگا ۱۲ ؎

آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ تمھارا مسئلہ طینت بھی غلط ہی کہ شیعوں کے گناہ سُنی اُٹھالیں گے۔ اور سینوں کی نیکی شیعہ حاصل کرلیں گے تمھارا مسئلہ رجعت بھی غلط ہے کہ دُنیا میں انتقام نہ ہوگا۔ بلکہ سب کی بازگشت اللہ کے پاس ہو گی۔ اور وہی آگاہ کرے گا ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰ آیہ وہوالذی۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۳۸

ترجمہ مقبول۔ اور وہ خدا وہی تو ہی جس نے تم کو زمین کا متصرف بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی۔ تاکہ جو نعمت تم کو دی گئی ہی۔ اس میں تمھاری آزمایش کرے۔ بے شک تمھارا پروردگار جلد عذاب دینے والا اور بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲ ؎

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ اے آل رسولؑ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ ہی دیکھو۔ اور پھر لفظ لفظ پر غور کرو۔ پھر غور کرو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو اسی خدا نے خلیفہ کیا یا کسی اور نے۔ اور پھر خلیفہ اوّل و ثانی و ثالث و رابع اسی خدا نے بنایا یا کسی اور نے۔ اور پھر اس آیت میں اللہ صاحب جو اپنے کو غفور و رحیم فرماتے ہیں

لونڈیوں کی خدمات ہمارے لیے ہیں اور ان کی فروج تمھارے لیے ہیں۔ یہ کہنا بھی بے حیائی ہی خدا اس کا حکم نہیں دیتا ؛

پارۂ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۴

آیہ والذین کذبو۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۴۵

ترجمہ مقبول اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروئے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی ہی ایسے ہیں وہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ ذرا غور کرو ۱۲ ؛

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا خلیفہ ہونا۔ کلام اللہ یعنے خواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ثابت ہی کہ بنی تمیم سے ابوبکر بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہونگے اس آیت کو تم نے جھٹلایا یا نہیں اور صرف بروئے تکبر کہ تم بنی ہاشم ہو آل رسول ہو تمھارا استحقاق برتر ہی تم ان سے افضل ہو۔ دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں یعنے جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروئے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ؛

تم کہدو کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں ہونگے اور قیامت تک داخل ہوں گے۔ مگر ہم کو اس سے کیا۔ ہماری سرکار لاأبالی سرکار رہے۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول۔ صـ ۲۴۶ ۔ بے شک جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور بروئے تکبر ان سے اعراض کیا۔ نہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ۱۲ ؛

اقول۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲

آیہ قالا ربنا۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۴۲

ترجمہ مقبول۔ (آدم وحوا) دونوں نے عرض کی کہ اے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخش دیگا۔ اور رحم نکرے گا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے ۱۲ ❊

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آدمؑ غریب نے ہم سے اس طرح دعا مانگی تھی تم کہتے ہو کہ ہماری واسطہ سے دعا مانگی تھی۔ دیکھو تمھارا جھوٹ کس قدر خلاف عقل ہے اگر کوئی کہے کہ ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے واسطہ سے دعا مانگی تھی تو تمھارے پاس اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے سوچو اور غور کرو ❊

پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ۳۔

آیہ قل ان اللہ۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۴۳

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ اللہ یقیناً بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے برخلاف وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ۱۲ ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ "فما استمتعتم" کا تم مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ یا دیدہ و دانستہ غلط مطلب بیان کردیا۔ تم جو متعہ کو حلال کہتے ہو تو صریح بے حیائی کی بات ہے ہمارا سارا قرآن اس کو باطل قرار دیتا ہے۔ ہمارے پرہیزگار ابرار بندے بھی اس کو باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ ایسی بے حیائی کا کام ہے کہ تم اپنی لڑکیوں۔ بیٹیوں۔ ماؤں۔ خالاؤں۔ پھوپھیوں۔ پھوپھی زادبہنوں۔ خالازاد بہنوں اور چچازاد بہنوں۔ ماموں زاد بہنوں۔ پوتیوں۔ نواسیوں کے ساتھ متعہ کے پیام دینے یا ان کا خود کسی دوسرے مرد سے درخواست کرنے کو تم منع کرتے ہو بے حیائی سمجھتے ہو اور اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو صلاح اور الشمس اور شیعہ اور اثنا عشری رسالوں اور دوسرے اخباروں میں یہ اشتہار شائع کرو۔ اپنے شہر اور قصبہ اور محلہ اور مکان کے نمبر اور عہدہ اور نام ظاہر کرو

ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ۔ سوچو اور سمجھو کہ ابوبکرؓ نے خلافت غصب کی تو مومنین کو کیا ۔ علیؓ کا استحقاق خلافت ہو تو مومنین کو کیا ۔

اے گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ
تو چہ دانی سر حق را منجلی

آیہ وَنَزَعْنَا ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۶ ۔ و حاشیہ نمبر ۳ ۔

پارہ ہشتم سورہ [illegible]
حرف [illegible]

ترجمہ مقبول ۔ اور ان کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کر دیں گے ۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہونگی ۔ اور وہ یہ کہتے ہونگے ۔ کہ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جسنے ہمکو اس جگہ تک پہنچایا ۔ اور اگر اللہ ہمارا رہبر نہ ہوتا ۔ تو ہم راہ نہ پاتے ۔ بے شک ہمارے پروردگار کے برحق رسول ہمارے پاس آئے اور اُسی وقت اُن کو آواز دی جائے گی کہ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے ۔ اس جنت کے تم وارث ہو گئے ۱۲ ۔

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ الحمد اللہ یہ شیعہ کہیں گے قیامت کے دن اماموں کو دیکھ کر ۔ ۱۲ ۔

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد ۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں ۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے ۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ یہ تمہارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں ۔

ہم سے اسکی تفسیر سنو ۔ صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم قرآن نہیں جانتے تم نے بار ار اے تفسیر کو اپنا شعار قرار دے رکھا ہے ۔ تفسیر کرتے وقت نہ تم کو عربیت سے تعلق باقی رہتا ہے نہ سیاق و سباق کلام سے نہ لغت سے نہ الفاظ سے صادق ! الفاظ قرآن پر غور کرو ۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو ۔ اُن کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کر دیں گے ۔ کیا شیعوں کو اماموں سے علیؓ سے کینہ تھا

سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی ہمسے سنو پیغمبر کا خواب کلام اللہ ہی یا نہیں پیغمبر کا خواب سچا ہی یا نہیں - پھر دیکھو کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا یا نہیں اور یہ سب صرف بروی تکبر کہا یا نہیں - اب تم کہدو کہ اس میں فلاں فلاں بھی داخل ہیں - ہوں گے اور قیامت تک ہوں گے - ہمارا فیصلہ عام ہی - آیت مابعد دیکھو اللہ صاحب جھٹلانے والوں اور غرور کرنے والوں کی سزا بتلاتے ہیں ۞

ترجمہ مقبول جہنم میں ان کے لیے بچھونا بھی ہی اور اوپر سے اوڑھنے کی چیزیں بھی اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲ ۞

تم کہدوگے کہ اس میں دوسرے بھی داخل ہیں - ہوں گے اور قیامت تک ہونگے دوسروں کو شریک بنانے سے جرم ہلکا نہیں ہوتا نہ کوئی سزا سے بچ سکتا ہی - ۱۲ ۞ مسلسل آیت مابعد دیکھو ۞

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۶ - اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار رہیں حالانکہ ہم کسی نفس کو اس کی حد وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے - جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۱۲ ۞

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان مین اترا ہی - ہم سے سنو - تمھارے اقوال تمھارے دعاوی تمھاری تلقین تمھاری تعلیم کی طرف کیسا بین اشارہ ہی - تم جو کہتے ہو کہ شرط ایمان یہ ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ ناحق اور غاصب کا اعتقاد رکھا جاے - تم جو کہتے ہو کہ ائمہ کے نام بہ نام امامت و خلافت کی گواہی دیجائے - جن کا نام بھی اکثروں کو نہیں معلوم ۞

جو سیکڑوں برس بعد پیدا ہوے - بتاؤ اور انصاف سے بتاؤ کہ یہ تکلیف مالایطاق ہی یا نہیں - اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار رہیں جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۞

کہ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے اس جنت کے تم وارث ہوگئے - اب اس آیت کے بعد تمھارا جی چاہے عمر بھر سب ولعن کرتے رہو گالی دیتے رہو ۱۲ ✦

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶ ترجمہ مقبول صہ ۲۴۸ (اوپر کی پانچ آتیں تم خود دیکھ لو قرآن کا تسلسل تمھاری سمجھ میں آئے گا ✦

ترجمہ مقبول احمد (پھر گنہگار شیعوں کی طرف اشارہ کرکے ان کفار سے دریافت کریں گے کہ) آیا یہی ہیں وہ جن کی نسبت تم قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت نہ کرے گا - (پھر ان شیعوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمائیں گے کہ) تم جنت میں جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم رنجیدہ ہوگے ۱۲ ✦

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - صرف عقلمند شیعوں سے اپیل ہے وہ ذرا اِس ترجمہ کو بغور دیکھیں - اپنے مقبول احمد کو دیکھیں کہ وہ کس قدر تحریف قرآن میں کرتا ہے یہ دوسطر کی عبارت تم نے جو قرآن میں داخل کردیا - یہ یہود ونصاریٰ کی تحریف سے بھی بدتر ہے یا نہیں - اگر تمھارا یہ اعتقاد تھا تو تم کو مبارک - مگر قرآن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - غریب قرآن خوان جو بہت تھوڑے ہیں اُن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - وہ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت ثواب سمجھ کر کرتے ہیں جب اس قدر عبارت دیکھیں گے تو کیا کہیں گے - وہ کس درجہ پریشان ہوں گے کہ الٰہی یہ قرآن ہے یا شیطان کی آنت یہ مقبول احمد یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں ۱۲ ✦

ہاں تمھاری بلا دُور - تم کہدو گے کہ آل رسول نے ہم کو سکھلایا ✦

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں - یہ مطلب قرآن کے سیاق وسباق سے کہاں نکلتا ہے - اگر تم کو عربی نہیں آتی - تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو - پہلی آیت میں جھٹلانے والوں اور غرور کرنے والوں کا ذکر تھا - دوسری آیت میں اُن کے عذاب کا بیان تھا - تیسری آیت میں مسلمانوں اور نیکوکاروں کو الگ کیا تھا - چوتھی آیت میں نیکوکاروں کے سینوں سے کینہ نکالکر جنت میں داخل کرنے کا ذکر تھا -

عمر بھر دنیا میں صرف قیامت میں نکال دیا جائے گا اور تب وہ کہیں گے۔ اسی علم پر تم کو ہمہ دانی کا دعوٰی ہے۔ ہم سے علی کی ایک روایت سنو۔ گو ہماری شان نہیں ہے کہ ہم علی کی روایت تم سے کہتے پھریں۔ علی نے طلحہ کی بیٹی سے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور تمھارے باپ کی شان میں نازل ہوئی۔ ایک رافضی شیعہ نے سنکر کہا کہ اللہ ظالم نہیں ہے مطلب یہ کہ آپ کو اور طلحہ کو اس طرح فرمانا اللہ کا ظلم ہے علی نے جواب میں ذیل کے سوالات انھیں سے کیے سوال تو مہاجرین اولین میں داخل ہے؟ جواب نہیں سوال تو انصار میں داخل ہے جنھوں نے متاخرین کی خدمت کی۔ جواب نہیں۔ سوال تو جنگ بدر میں شریک تھا؟ جواب نہیں سوال تو جنگ احد میں شریک تھا؟ جواب نہیں سوال تو بیعتہ الرضواں میں شریک تھا؟ جواب نہیں۔ علی نے کہا کہ تو خود اقرار کرتا ہے کہ تمام قرآنی منقبتوں میں تو داخل نہیں ہے اب ہم سے سن کہ پھر تو ان لوگوں میں بھی داخل نہیں ہے جو بعد کے مسلمان کہتے ہیں۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان"۔ یعنے اے اللہ تو ہم کو بھی بخشدے اور ان لوگوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان میں سبقت کر گئے۔ کنز العمال ؛

اس حدیث کو تم مانو یا نہ مانو۔ ہم کو اس سے کچھ سروکار نہیں۔ تم جانو اور علی جانیں۔ ہم سے صرف تفسیر سنو۔ یہ آیت تمام اصحاب رسول کی شان میں نازل ہے جو مومن تھے۔ اعمال صالحہ کرتے تھے۔ جھگڑتے تھے لیکن جھگڑوں میں شر نہ تھا خلافت کی آشتی سے خوش آئندہ تر تھا۔ خلافت لی بھی تو نیک نیتی سے۔ خلافت دی بھی تو نیک نیتی سے خلافت میں نزاع کی بھی تو نیک نیتی سے۔ اور غلطی یا غلط فہمی یا نفسانیت سے کوئی خیال بھی تھا تو اس کو اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل کرنے سے پہلے ہم ان کے سینوں کو کینہ سے پاک کردیں گے۔ یاد رکھو کہ یہ کینہ دنیاوی ہوسکتا ہے نہ دینی امر دین میں کینہ رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ دنیاوی کینہ خود نکالنا اولی ہے اور جب خود نہیں نکال سکے تھے تو اللہ صاحب نکالیں گے۔ اللہ سے زیادہ سچا کون۔ ختم آیت پر خود ہی فیصلہ فرماتے ہیں

اس کا فیصلہ عام ہے۔ اور اس کا قول سب سے زیادہ سچا۔

پھر اے آل رسول بتاؤ کہ تم نے قرآن میں تحریف کی یا نہیں۔ ہاں یہ بھی اقرار کرلو کہ تم قرآن سے جاہل ہو متصل ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو۔ نہایت توجہ سے پڑھو۔ اور پھر قرآن کا تسلسل دیکھو۔ اور اس کی لعنت اور مار کا خیال کرو۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۸ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور جہنم والے جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ تھوڑا سا پانی اور کچھ وہ چیزیں۔ جو اللہ نے تم کو عنایت کی ہیں ہم پر بھی ڈالدو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان کافروں پر حرام کردی ہیں۔ جنھوں نے اس کے دین کو کھیل کود بنایا تھا۔ اور زندگانی دنیا نے ان کو دھوکا دیا تھا۔ ارشاد باری ہے کہ پس آج کے دن ہم بھی ان کو ویسا ہی بھلا دیں گے جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور جیسا کہ وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے تھے ۱۲ ؎

اے آل رسول دیکھو دین کو کھیل کود کس نے بنا رکھا ہے۔ زندگانی دنیا یعنے سلطنت و خلافت نے کسکو دھوکا دیا ہے۔ رجعت اور انتقام کے جوش اور خیال سے آخرت کو کون بھولا ہوا ہے۔ مجالس میں رُو لینے کے بھروسہ پر عذاب خدا سے کون مطمئن ہے۔ اور کھلی کھلی نشانیوں کا کون انکار کرتا ہے۔ خلفاے ثلثہ نے اپنے بیٹوں کو اپنا جانشین نہیں بنایا ملک اور تخت سپرد نہیں کیا۔ خود عمر بھر زاہد رہے۔ دنیا سے کچھ واسطہ نہیں رکھا فقر و فاقہ و موٹے جھوٹے کپڑوں پر بسر کردی۔ عمر بھر پرہیزگار اور نکوکار رہے۔ خود بھی صراط مستقیم پر قائم رہے اور تمام قوم کو بھی صراط مستقیم پر قائم رکھا۔ شرق سے غرب تک اسلام پھیلا دیا۔ واللہ متم نورہٖ و لو کرہ الکافرون"۔ یہ کھلی نشانیاں ہیں یا نہیں؟

ہاں تم یہ کہدوگے کہ اس میں اور لوگ بھی داخل ہیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ داخل نہیں

پانچویں آیت میں جنتیوں کا قول نقل کیا ہے۔ چھٹی آیت میں انھیں جہنمیوں کی حالت بیان فرمائی ہو کہ وہ راہ خدا سے روکتے تھے۔ اور اس کی کجی کے خواستگار رہتے تھے اور وہی آخرت سے منکر تھے۔ ساتویں آیت میں اہل اعراف کا ذکر ہو۔ جب وہ جنتیوں کو دیکھیں گے آٹھویں آیت میں اہل اعراف کا وہ ذکر ہو جبکہ وہ جہنمیوں کو دیکھیں گے۔ نویں آیت میں اہل اعراف کا قول نقل کیا ہو جو وہ جہنمیوں سے کہیں گے۔ دسویں آیت میں اعجاز فصاحت اور بلاغت قرآن کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔ جہنمیوں سے کہیں گے کہ جنتیوں کو دیکھو جس کی نسبت تم قسم کھاکر کہا کرتے تھے کہ اُن پر اللہ رحمت نہ کرے گا۔ پھر جنتیوں سے کہے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہو اور نہ تم رنجیدہ ہو گے ۱۲ ؀

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ کوئی شیعہ جنت میں نہ جائے گا تو وہ بھی جھوٹا ؀

اور اگر کوئی شیعہ کہتا ہو کہ کوئی اہل سنت جنت میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ؀

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ؀

اگر کوئی شیعہ کہے کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ؀

اللہ کا حکم عام ہو۔ کہ ترازو رکھی جائیگی وزن اعمال ہوگا۔ جس کی نیکی کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ نجات و جنت پائے گا جس کی بدی کا پلہ بھاری اور نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ پھر پیغمبروں کی شفاعت اولیا اور علما اور حفاظ کی شفاعت پھر خود اللہ پاک کا رحم اور کرم جس کو جس کو نجات دے ؀

پھر عذاب پورا بھگت کر جل بھُنکر سزا پاکر مسلمان نکلیں گے اور ضرور نکلیں گے ان پر خلود نار حرام ہو۔ شرک کی تو البتہ ہرگز بخشش نہ ہوگی۔ شرک کے سوا جس گناہ کو خدا چاہے بخش دے۔ اُس کا ہاتھ پکڑنے والا۔ روکنے والا۔ کون۔ مگر تم نے یہ جھوٹ بول کر مالک یوم الدین کے حضور میں گستاخی کی۔ وہ نہ سنیوں کا خدا ہو نہ شیعوں کا۔ وہ نہ ہاشمیوں کا خدا ہے نہ بنی تمیم کا نہ بنی عدی کا نہ بنی اُمیہ کا ؀ اُس کی سرکار لا ابالی سرکار ہے

پس ضرور ہی کہ قیامت تک کے تمام لوگ اس آیت میں داخل ہوں گے ذرا اپنی حالت پر غور کرو ہم سے جھوٹ نہ بولو۔ ہم سے جھوٹ چھپ نہیں سکتا*

آل یعقوب بنی اسرائیل۔ یہود و نصاریٰ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں۔ ہم کو عذاب سے کیا واسطہ جن کے قول کو سیکڑوں جگہ قرآن نے باطل کر دیا ہے*

اے آل رسول بتاؤ "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم تمھارے دعاوی یہودیوں اور نصرانیوں یعنے آل یعقوب کے مثل ہیں یا نہیں۔ معصوم ہونے کا دعوےٰ تم کرتے ہو۔ یا نہیں۔ دوسروں سے معصوم کہلاتے ہو یا نہیں یہ اطمینان نہیں ہی تو کیا ہی۔ ہاں ای مقبول احمد مکرر کا ترجمہ تم نے کس لغت عرب اور زبان قریش میں دیکھا ہی۔ تم کو کس آل رسول نے بتایا ہی*

اچھا ای آل رسول تم ہی بتاؤ کہ تم کو تفسیر کرتے وقت قواعد عربیت کی پابندی لازم ہی۔ یا نہیں۔ تم جانتے ہو یا نہیں کہ تفسیر قرآن کے لیے کن کن چیزوں کی شرط ہی۔ کیا زبان اور لغت اور الفاظ کو چھوڑ کر تم تفسیر کرو گے۔ کیا تم کو ڈر نہیں کہ ایسی تفسیر سے علمائے ربانیین تم کو کیا سمجھیں گے کیا کہیں گے۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ حالانکہ سوائے نقصان اُٹھانے والوں کے اور کوئی شخص خدا کے عذاب سے مطمئن نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲*

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۹ آیہ والذین عملوا۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۲۶۵* ترجمہ مقبول۔ اور جن لوگوں نے بدیاں کیں پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے بے شک تمھارا پروردگار بعد توبہ کر لینے کے بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲*

اے آل رسول بتاؤ۔ اصحاب رسول اور تمام اہل سنت اس آیت میں داخل

ہیں۔ داخل ہیں اور قیامت تک داخل ہونگے۔ پھر ہم کو اس سے کیا۔ ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول صنہ ۲۵۰۔ آیہ ولا تفسدوا ✤

ترجمہ مقبول۔ اور زمین میں بعد اس کی اصلاح کے فساد مت کرو ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہم اب دوسرا قرآن بعد رسول کریم بھیجیں گے۔ پس ضرور ہی کہ ہمارا یہی قرآن قیامت تک کیلیے حجت ہو ✤

ہاں ای آل رسول بتاؤ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں۔ اور نہیں تو کیوں نہیں؟ اِس آیت میں تم کو کیا مستثنےٰ کیا گیا ہی۔ عثمان کے زمانہ سلطنت میں سازش جو ہو رہی تھی تمام اطراف ملک میں عبد اللہ ابن سبا کے شاگرد پھیلے ہوے تھے۔ تمھارے علم سے تھا یا نہیں۔ تم اس سے باخبر تھے یا نہیں۔ تم اس سے خوش تھے یا نہیں۔ جھوٹ نہ بولنا ہم سے جھوٹ کسی کا چھپ نہیں سکتا۔ یزید کی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد تمام مکہ و مدینہ و مصر و شام و کوفہ و بصرہ۔ ایران و فارس مطیع ہو جانے کے بعد کوفیوں کے وعدوں کے بھروسہ پر جانا اِس حکم میں داخل ہی یا نہیں۔ فساد کی بات تھی یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم سے خلاف قرآن اور خلاف خدا یہ کام ہوا یا نہیں۔ اب بھی تم اپنے آپ کو معصوم کہہ سکتے ہو؟۔

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۲

آیہ اَفَاَمِنُوا۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۵۹ ✤

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ خدا کے بدلہ لینے سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ حالانکہ خدا کے عذاب سے سوا سے نقصان اُٹھانے والوں کے کوئی مطمئن نہیں ہوا کرتا ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اور کیا ہم اَب تمھارے لئے کوئی دوسرا قرآن بھیجنگے

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۱۹

"آیہ الذین یتبعون" ترجمہ مقبول صـ ۲۷۰

ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں

ہیں یعنے اس نبی امی کی جس کا ذکر وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے باز رکھتا ہے۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال قرار دیتا ہے۔ اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور اون کے وبال کو اور اُن کے طوقوں کو جو اُن کے گلے میں پڑے تھے۔ ان سے دور کرتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور جنھوں نے اس کو قوت پہنچائی اور اس کی مدد کی اور اس کے نور کی پیروی کی۔ جو اس کے ساتھ ساتھ نازل ہوا ہے۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ اصحاب رسول نے رسول کو قوت پہنچائی یا نہیں مدد کی یا نہیں یا اللہ نے محض جھوٹ بطور تقیہ کہدیا پھر بتاؤ کہ تمھارا ان سب پر سب و لعن کرنا کیونکر جائز ہوگا اور تمھارا خود سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا۔ صریح قرآن اور خدا کے خلاف ہے یا نہیں۔ درآنحالیکہ اللہ صاحب خود ہی فرماتے ہیں۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں۔ پھر بتاؤ کہ ایسی نافرمانی کے بعد تم گنہگار ہوے یا نہیں۔ پھر معصوم باقی رہے یا نہیں۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ لوگ صرف دنیا میں فلاح پانے والے ہیں یا آخرت میں بھی۔ کیا اللہ پاک کی یہ شان ہے کہ آخرت میں فلاح نہ پانے والوں کو بھی پوری پوری فلاح پانے والا کہیں گے۔ اگر عقل ہے تو سمجھو۔ اور اگر علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ۱۲ +

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۰

ترجمہ مقبول صـ ۲۷۱ "آیہ ومن قوم موسے"

ترجمہ مقبول۔ اور قوم موسیٰ میں سے ایک گروہ اُن کا بھی تھا کہ راہ حق بتلاتے تھے اور حق ہی کے بموجب فیصلے کیا کرتے تھے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ کہ موسیٰ کی قوم سے تو ایک امت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم کی امت سے ایک امت اور گروہ ایسی نہ ہو کیا یہ پیغمبر کی توہین نہیں ہے۔ اور کیا پیغمبر کی توہین

ہیں یا نہیں - ہاں بتاؤ وہ لوگ داخل ہیں یا نہیں جنھوں نے صرف خلفائے ثلثہ کی بیعت
کرلی تھی اور جب علی خلیفہ ہوئے تو ان کی بھی بیعت کرلی - دیکھو یہاں رحیم فرمایا ہے - یعنے آخرت
میں رحم کرنے والا - حلیم نہیں کہا کہ تم باتیں بنا دیتے کہ صرف دُنیا میں درگزر کرنے والا ہے -

ترجمہ مقبول صـــ۲۶۸ـــ "آیہ والقی الالواح" ÷

ترجمہ مقبول - موسیٰ نے غصہ سے توریت کتاب اللہ کی لوحیں زمین پر ڈالدیں ۱۲
ہاں اے عقلمند شیعو کتاب اللہ کو زمین پر ڈالدینا موسےٰ کا یہ خدا کا استخفاف
کتاب اللہ کا استخفاف ہے یا نہیں اور کیا ایسی سخت استخفاف و توہین سے عصمت برقرار
رہتی ہے - اور جب انبیا کے لیے عصمت شرط نہیں ہوتی تو تمھارے لیے کیوں ضرور ہے ۱۲ +

پارۂ نہم سُورۂ اعراف رکوع ۱۹

"آیہ ان ہی الا" ترجمہ مقبول صـــ۲۶۹ـــ

ترجمہ مقبول - (موسیٰ اپنے رب سے کہتے ہیں) یہ تو
تیرے ہی جانب سے آزمایش ہے اون کے ذریعہ سے جس سے تو چاہے توفیق ہدایت سلب
کردے - اور جسے تو چاہے ہدایت فرمائے ۱۲ ÷

اے مقبول احمد توفیق ہدایت سلب کرنا "یضل" کا ترجمہ کس لغت عرب سے تم نے سیکھا
ہے - یا تمھارے ایمہ نے تم کو بتایا ہے - آل رسول ہی سے سوال ہے کہ یہ ترجمہ تم کہاں سے کرتے ہو
بہرکیف چاہے گمراہ کرنا کہو چاہے توفیق ہدایت سلب کرنا عقلمندوں کے نزدیک
دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے - گمراہ کیا تو کیا اور توفیق ہدایت سلب کی تو کیا - دونوں
میں وہ غریب بے گناہ اور بے اختیار اور مجبور ہوئے - پھر بتاؤ اللہ ظالم ہوا یا نہیں -
اے جاہلو ہم نہ کہتے تھے کہ تم قرآن سے ناواقف ہو - ہم ہزار مرتبہ گمراہ کریں جہنم میں
ڈالیں پھر بھی ہم ظالم نہیں - اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو - اُردو کا
مصرعہ یاد کرو ۱۲ + ۶

مالک اپنے مُلک کا مختار ہے

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر وخوبی اکٹھی کرلیتا۔ اور خرابی تو مجکو چھو بھی نہ جاتی۔ الا میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ فقط ایک خوشخبری دینے والا۔ اور ڈرانے والا ہوں ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ اس آیت میں تم کو تنبیہ اور تہدید اور تعلیم فرماتا ہی۔ کہ اے آل رسول تم جو اپنے آپ میں علم ماکان وما یکون۔ علم گزشتہ وآئندہ کا دعوی کرتے ہو تم جو دعوی کرتے ہو کہ ہم کو سب کچھ اختیار ہی۔ دیکھو یہ اختیار ہم نے تم کو قرآن میں کہاں دیا ہی۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہی اس میں دکھلاؤ۔ ہاں مہدی کے پاس جو قرآن ہی اس میں دکھلاؤ تم کو یہ اختیار ہمارے پیغمبر نے کہاں دیا اگر تم کو قرآن کا علم ہو تم قرآن سمجھتے ہو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو۔ ہم نے اپنے پیغمبر کو حکم دیدیا کہ تم کہدو کہ میں اپنی ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا نفع یا نقصان پہنچانا خدا ہی چاہتا ہی تو پہنچاتا ہی۔ پھر حکم دیتے ہیں کہ یہ بھی کہدو کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر وخوبی اکٹھی کرلیتا اور خرابی تو مجکو چھو ہی نہ جاتی پس بتاؤ کہ جب پیغمبر ہی کو اختیار نفع وضرر نہیں دیا گیا تو تم کو کہاں سے دیدیا گیا٭

بتاؤ جب علم غیب رسول ہی کو نہیں دیا گیا تو پھر تم کو کیونکر دیدیا گیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ

ای محمد یہ بھی کہدو کہ میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ایک خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا ہوں اس جملہ میں کمال بلاغت رکھی ہی۔ اشارہ لطیف اس میں یہ ہی کہ اللہ کے ایماندار بندے تو رسولؐ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا جانتے ہیں کہتے ہیں البتہ بے ایمان ومشرک لوگ رسولؐ کو سب کچھ کہتے ہیں اور اگر تمنے اپنے شیعوں سے نہیں کہا ہی تو عقلمند شیعہ غور کریں کہ قرآن انکے اعتقادات کو باطل قرار دیتا ہی ۱۲٭

کبیرہ گناہ نہیں ہوتا۔ اور پھر کیا ایسا گنہگار معصوم ہو سکتا ہی۔ تم جو کہتے ہو کہ بعد وفات رسول کریمؐ صرف سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ و چار آدمیوں کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے۔ یہ پیغمبر کی توہین ہی یا نہیں ۱۲ ✤

پارہ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۲

آیہ آخر و للہ الاسماء الحسنیٰ" ترجمہ مقبول صہ ۲۷۶ ✤

ترجمہ مقبول۔ اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس تم اس کو انھیں سے پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد و کجروی کیا کرتے ہیں وہ جیسے عمل کیا کرتے ہیں عنقریب ویسی جزا پائینگے ۱۲ ✤

اے آل رسول بتلاؤ تم نے اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا ہی یا نہیں کہ یا علی ابن ابی طالب اور یا حسین ابن علی اُٹھتے بیٹھتے گرتے پڑتے۔ کہا کرو۔ اگر تم نے سکھلایا ہو تو بتاؤ تمھارا یہ فعل قرآن کے خلاف اللہ کے خلاف ہی یا نہیں بتاؤ اس نافرمائی اور مخالفت سے تم گنہگار ہوے یا نہیں اور پھر معصوم باقی رہے اور اگر نہیں بتایا ہی تو تمام عقلمند شیعوں سے یہ کہا جاتا ہی کہ دیکھو اس یا علی اور یا حسین کہنے کو قرآن باطل کرتا ہی۔ اس کو الحاد اور کجروی فرماتا ہی۔ عنقریب سزا دینے سے ڈراتا ہی۔ ڈرو اور باز آؤ ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول۔ صہ ۲۷۶۔ آیہ "و املی لہم" ✤

ترجمہ مقبول۔ اور میں ان کو مہلت دونگا۔ بیشک میری چال زبردست ہی ۱۲ ✤

ای مقبول احمد۔ یہاں کید کا ترجمہ تم نے چال کیوں لکھا۔ کیا اللہ کو چالیا اور چالباز کہنا جائز ہی۔ کید اور مکر میں کیا فرق ہی۔ تم کو یہ ترجمہ آل رسول نے سکھلایا یا تم اپنے جی سے ایسا کرتے ہو ۱۲ ✤

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۳

آیہ "قل لا املک"۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۷۷ ✤

ترجمہ مقبول (اے محمدؐ) تم یہ کہدو کہ میں اپنی ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا سوائے اس کے جو اللہ کو منظور ہو

بتاؤ کہ تم نے خلفاے ثلثہ کو معاف کیا یا نہیں ور گزر کیا یا نہیں - اور اگر نہیں کیا تو بتاؤ تم نافرمان ہوے یا نہیں - اور ایسی نافرمانی کی بعد تم معصوم باقی ہے یا نہیں ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول صـ ۲۸۱ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت علیؑ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کی شان میں نازل ہوئی ؁	پارۂ نہم سورۂ انفال

ترجمہ مقبول - کامل مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہی تو ان کے دل اس کی ہیبت و جلال سے دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ صرف اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہیں جو باقاعدہ نماز پڑھا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہی - اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں وہی لوگ حقیقی مومن ہیں انہی کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجے ہیں اور بخشش ہی اور آبرو کی روزی ہی ۱۲ ؁

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں - بقول تمھارے تمھارے دشمنوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - قیامت تک کے تمام مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - ای نادانو - نبوت و رسالت ختم ہو چکی مگر یہ بات دہی جا ہلو تم کیا نوگے تم کتنے ہو کہ رسول وہ ہی جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے اور نبی وہ ہی جسکو خواب میں احکام ملیں صفحہ ؁

پھر کیا اپنے رسول کریم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن بھیجیں گے - بس ضرور ہی کہ تمام ہمارے وہ ابرار بندے جن کا حال یہ ہو کہ جب ہمارا نام لیا جاتا ہی تو ان کے دل اس کی ہیبت و جلال سے ہل جاتے ہیں - اور ہماری آیتیں - اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں - اور جو باقاعدہ نماز بہ جماعت پانچوں وقت پڑھا کرتے ہیں - اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہی اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں - وہی حقیقی مومن ہیں انھیں کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجے ہیں اور بخشش ہے اور آبرو کی روزی ہی - قیامت تک کے مسلمان اس میں داخل ہوں گے تم جو اپنی تنگدلی اور

ترجمۂ مقبول - صہ ۲۷۹ "آیۂ ان ولی ے اللہ"

ترجمۂ مقبول - بیشک میرا حمایتی وہی اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ نیک بندوں سے دوستی رکھتا ہے +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں آترا ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ آیت تمکو یوں تعلیم دیتی ہے۔ قرآن میں سو جگہ سے زیادہ "ولی" کا لفظ آیا ہے۔ اور تم ہر جگہ اس کے معنے دوست کے لیتے ہو۔ بتاتے ہو۔ ایک ہی مقام پر دوسری جگہ دکھلایا گیا ہے۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ پھر بتاؤ "آیہ انما ولیکم" میں اولی بالتصرف اور حاکم اور خلیفہ اور امام کے معنے کہاں سے داخل ہو گئے۔ کیا تم کو لغت اور زبان سے بھی واسطہ نہیں رہ گیا۔ اگر تم کو قرآن سے واسطہ نہیں رہا تھا۔ پھر "من کنت مولاہ" میں دوست کے معنے نہیں ہوئے۔ اولی الامر او خلیفہ اور امام مراد لیا گیا۔ بتاؤ بنی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم یہ چال ہے یا نہیں اور کیا ایسی چال چلنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو کیسے جا سکتے ہو۔

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۴

ترجمۂ مقبول صہ ۲۸۰

ترجمۂ مقبول - معافی دینا اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ بتاؤ اس حکم میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں +

پھر سوچو اور سوچ کر بتاؤ۔ کہ خلفائے ثلثہ نے تمھارا دین اور تمھارا ایمان اور تمھاری امامت سلب و غصب نہیں کی تھی صرف دنیا چھینی تھی جہالت سے۔ لالچ حرص سے تو کیا مسلمان کو یہ زیبا ہے کہ اپنے بھائی مسلمان سے عمر بھر دشمنی رکھے دنیائے دنی کے لیے۔ پھر

بعد ہی تم معصوم رہتے ہو۔ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو ڈرو اور باز آؤ ۱۲

پارۂ نہم سورۂ انفال رکوع ۴

آیۂ "یا ایہا الذین آمنوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۸۶

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان لانے والو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھارے واسطے ایک حق و باطل کی جانچ مقرر فرمائیگا۔ اور تمھاری بدیاں تم سے دور کردیگا اور تم کو بخشدے گا اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں علیؑ داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ نہیں داخل ہیں تو بحث ختم قصہ فیصل اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب دیکھو کہ اس آیت میں اللہ ڈرنے کا حکم دیتا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس کے پہلے ڈرتے نہ تھے۔ اس میں فرماتا ہی تمھاری بدیاں تم سے دور کردے گا۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس سے پہلے بدیاں تھیں۔ اس آیت میں وعدہ فرماتا ہی کہ تم کو بخش دے گا۔ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ گار تھے۔ اچھا اب یہ بتادو کہ قیامت تک کے جتنے مسلمان ایمان لائیں گے۔ وہ اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین ۱۲

پارۂ دہم سورۂ انفال

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۲۸۹

ترجمہ مقبول۔ اور یہ جان لو کہ جب کسی طرح کی غنیمت تمھارے ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ہی بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو۔ ۱۲

کافی اور تہذیب میں امیر المومنین علیؑ سے منقول ہی کہ قرابت داروں سے مراد ہم۔ اور یتامی اور مساکین اور ابن سبیل مسافروں سے مراد ہمارے ایتام ہمارے مساکین۔ اور ہمارے مسافر ہیں۔ امام باقرؑ سے بھی یہی منقول ہی۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ

ٹھوس سپنے سے ہمارے افضال اور انعام کا دائرہ ایسا تنگ کرتے ہو یہ نہایت خودغرضی ہے اور بالکل یہود ونصاریٰ کی چال ہے ؂

اب اگر تم اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو ہمارے ابرار بندوں کی صحبت میں جا کر بیٹھو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ وہ لوگ دُنیا میں اس وقت بھی موجود ہیں تم جیسی تفسیر بتاتے ہو ایسی تفسیر کے ساتھ اگر قرآن پڑھا جاے تو ایمان بڑھنے کے بجاے غارت ہو۔ قرآن تو قرآن خدا سے بھی نفرت ہوجاے۔ زیادہ نہیں تم صرف اپنے ماتم اور سینہ کوبی کے وقت دیکھو۔ کہ اللہ کی ہیبت اور جلال کا نام ونشان بھی نہیں رہتا ورنہ یہ حالت کبھی نہیں ہوسکتی اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو ۱۲ ؂

پارۂ نہم سورۂ انفال ترجمہ مقبول ص۲۸۲

ترجمہ مقبول۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کردے اور کافروں کی نسل منقطع کردے تاکہ حق کو حق ثابت کردے۔ اور باطل کو باطل۔ گو مجرموں کو بُرا لگے ۱۲ ؂

اے آل رسول تم بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ؂

ہم سے سنو۔ اور اپنی آنکھ سے دیکھو۔ تم کہتے ہو کہ خلفاے ثلثہ نے سلطنت و خلافت غصب کی۔ اور ۲۴ برس تک وہ خلیفہ بنے رہے۔ دیکھو قرآن میں کلمات بصیغہ جمع فرمایا ہے۔ تین کے عدد پر اقل جمع کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر دیکھو کہ ان تینوں کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کیا یا نہیں کافروں کی نسل منقطع کردی یا نہیں۔ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کیا یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ علی اور تم لوگ اس سلطنت اور خلافت کو بُرا جانتے بُرا مانتے تھے۔ بُرا کہتے اور کہلاتے تھے۔ دیکھو قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ گو مجرموں کو بُرا لگے۔ اس بُرا ماننے جاننے کہنے کہلانے سے تم مجرم قرار پاتے ہو۔ پھر بتاؤ مجرم قرار پانے کے

وجہ ہے اور بہت صاف وجہ ہے ۱۲ +

خلفاے ثلثہ جن کو غاصب وظالم وفاسق ومنافق وکافر کہتے ہیں۔ یہ سب لوگ ۲۴ برس تک اسی آیت کے مطابق پورا پورا برابر عمل کرتے رہے۔ تمام مساکین تمام یتیم تمام مسافرین اور تمام قرابت داران رسولؐ کو حصہ دیتے رہے۔ خود کچھ نہیں کھایا۔ خیانت نہیں کی موٹے جھوٹے کپڑے پر بسر کی۔ موٹا جھوٹا کھانا کھایا۔ غرض کہ دنیاے دنی اور خلافت بے حقیقت سے کچھ نفع دنیاوی نہیں اٹھایا۔ جب کوئی الزام ان پر عائد نہ کرسکے۔ تو کہدیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی ہمارے ہی خاندان کے مراد تھے نہ عالم کے مسلمان۔ اسلیے اُن کا حصہ بھی ہم ہی کو کیوں نہیں دیا گیا۔ اس عقل اور ایمان کا کیا ٹھکانا ہی +

اچھا ای آل رسول اگر یہی گناہ تھا تو عمر بھر قیامت تک سب ولعن کرو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاؤ کہ وہ سب ولعن کرتے رہیں عقلمند تم کو پہچان گئے۔ بنی اسرائیل کے قصہ میں آل یعقوب پیغمبر کی برائی جیسے مقبول احمد اوپر دکھلا چکے ہیں تمھاری چال بالکل اُن کے قدم بہ قدم ہی۔ ڈرو اور شرماؤ۔ مانو اور باز آو چھوڑدو اور توبہ کرو۔ اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہی ۱۲ +

ترجمہ مقبول صـ۲۸۹ـ۔ آیہ لیہلک +

ترجمہ مقبول۔ اور تاکہ جو ہلاک ہونے والا ہی۔ وہ حجت اور دلیل سے ہلاک ہو۔ اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت ودلیل سے زندہ رہے۔ اور ضرور اللہ سننے والا۔ اور جاننے والا ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی سنو اگر تم قرآن نہیں سمجھتے عربی نہیں جانتے تو تفسیر اُردو

فبہت الذی کفر!! دیکھو۔ اب ہلاک ہونے والا بھی حجت ودلیل سے ہلاک ہوگا۔ اور زندہ رہنے والا بھی حجت ودلیل سے زندہ ہوگا۔ اور یہ نہیں کہ تم اللہ کو بے خبر کہد و نہیں اللہ دلیلوں کو

مال غنیمت سے پانچواں حصہ نکالا جائیگا۔ پھر اس کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ خدا کا ایک رسول کا۔ اور ایک رسول کے ذوی القربیٰ یعنے امام کا پس اللہ اور رسول کے حصوں کا بھی امام ہی وارث ہے اس طرح منجملہ ۶ سہام کے تین حصہ امام کے ہوے۔ اور باقی تین حصہ رسول کے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے ہوے ۱۲ ؎

عقلمند شیعو۔ تم غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول احمد کا ترجمہ اردو دیکھو۔ حاشیہ دیکھو ۱۲ ؎

اس سے بڑھ کر آل رسول تمھارے اماموں کی دنیا طلبی کیا ہو گی۔ اللہ کا حصہ بھی انھیں کو۔ پیغمبر کے بعد جو مال غنیمت آئی اس میں بھی رسول کا حصہ انھیں کو ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو۔ یتیموں کا حصہ بھی انھی کو۔ مساکینوں کا حصہ بھی انھی کو۔ مسافروں کا حصہ بھی انھی کو۔ اور لاکھوں۔ کروڑوں مسلمانوں کے فقرا اور مساکین اور مسافرین فاقہ سے مرجائیں تو ان کی بلا سے صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی۔ عباسی۔ اموی۔ مروانی یہود اور نصاریٰ اور مجوسی اور ہندو اگر شیعہ ہو جائیں تو وہ سب بھی محروم رہیں فاقہ سے مریں ان کے مسافرین ان کے مساکین۔ ان کے یتامےٰ کا قرآن میں خدا کے یہاں سے کوئی حصہ نہیں ہے احبار اور رہبان۔ یہودیوں۔ اور نصرانیوں کو تم کہاں دیکھنے جاؤگے۔ وہ بھی دوسروں کے مال کھانے میں بے دریغ ہیں۔ ہندوستان کے دہابمنونکو دیکھو۔ اپنے مجتہدین اور قبلہ وکعبہ کو دیکھو " طبقاً عن طبق " قدم بہ قدم نکاح۔ طلاق۔ فاتحہ نذر و نیاز۔ سیوم۔ دہم۔ بستم۔ چہلم۔ ششماہی۔ برسی میت کے زیورات۔ لباس۔ پلنگ غرضکہ سب سامان خاندان اجتہاد میں قبلہ وکعبہ کے پاس جاتا ہے ؎

اے آل رسول بتاؤ کہ تم اپنے ساتھ رسول کو کیسا بدنام کرتے ہو۔ دوسری قوموں کی نگاہوں میں کیسا دکھلائی دیتے ہو دوسری قوموں کی زبانوں سے کیا کہلاتے ہو۔ ہاں ہے عقلمند شیعو۔ تم کچھ سمجھے کہ یہ امام لوگ جو جھوٹ بولے اس کی کوئی خاص وجہ بھی ہے یا نہیں۔

نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت خود نہ بدل ڈالیں اور بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اُترا ہے۔ کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ اب اپنی حالت سے مقابلہ کرو۔ ۴۲۔ برس تک جب تک تم نے جھگڑا نہیں کیا تھا۔ تمھاری حالت کیسی بہتر تھی۔ کیسی امن وچین وفلاح میں تھے لیکن جب سے جھگڑا شروع کر دیا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ سوچو اور غور کرو۔ بہت تنہائی میں غور کرو ۱۲ ٭

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۸

آیہ "وان یریدون"۔ ترجمۂ مقبول صـ ۲۹۳

ترجمۂ مقبول۔ اور اگر وہ تمھیں دھوکا دینا چاہینگے تو اللہ تمھارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمھاری تائید کی تھی۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی تھی اگر زمین میں جو کچھ ہے تم سب بھی خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ذرا غور کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے مومنین کے دلوں میں الفت پیدا کر دی کیا اُس نے جھوٹ کہا۔ یعنے دراصل الفت نہ تھی اور اس نے الفت کہا۔ دراصل الفت اس نے پیدا نہ کی تھی جھوٹ کہا کہ ہم نے الفت پیدا کر دی۔ پیغمبر سے اللہ کا یہ کہنا کہ ای پیغمبر اگر روے زمین کا خزانہ تم خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے یہ محض جھوٹ تھا جو اللہ نے کہا۔ پھر مکرر اللہ کا فرمانا کہ لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی یہ جھوٹ تھا۔ اور اس نے جھوٹ کہا۔ اِس کے بعد فرماتے ہیں کہ بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ یہاں زبردست

کو سننے والا اور اچھی بُری کا جاننے والا ہی ۱۲ ۞

پارۂ دہم سُورۂ انفال رکوع ۶ ترجمہ مقبول - صت۲۹ - آیہ وَاَطیعوا اللہ ۞

ترجمہ مقبول - اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو - اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم ہمت ہار دو گے - اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی - اور تم صبر کرو اللہ بے شک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہی ۱۲ ۞

اہے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - ہاں بتاؤ تم اس حکم کے مخاطب ہو یا نہیں - بتاؤ کیا تم اس حکم سے مستثنےٰ ہو اور کس دلیل سے دیکھو قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے - دیکھو فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو - اور آپس میں نہ جھگڑو - ورنہ تم ہمت ہار دو گے - اور تمھاری ہوا اکھڑ جائیگی - دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ۲۴ - برس تک کوئی دشمن مقابلہ کے لیے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا - اُٹھ نہیں سکتا تھا - ممالک مفتوحہ کے قدیم سلاطین کا خاندان بھی ہمت نہیں کرسکتا تھا - ملک میں بغاوت نہیں ہو سکتی تھی - یہ نتیجہ تھا آپس میں نہ لڑنے کا - اور جس دن سے آپس میں جھگڑا شروع ہو گیا - تو کفار کے ملک پر حملہ آور ہونے میں ہمت ہار دی اور ہوا اُکھڑ گئی - یہاں صبر کرنے کا حکم بڑی بلاغت اپنے ساتھ رکھتا ہی اس کو صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں - جن کا ذہن صاف - حس لطیف - تمیز صحیح ہو اور جن کا سینہ معرفت قرآن میں کھولا گیا ہو - سُنو پہلے فرمایا - آپس میں نہ جھگڑو - پھر صبر کرنے کا حکم دیا اس کا مطلب یہ ہی کہ اپنوں سے اگر بے اعتنائی - کج روی - بے مروتی - بے وفائی ظاہر ہو - تب بھی جھگڑا نہ کرو اور صبر کرو ۱۲ ۞

ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ۱۲ ۞

پارہ دہم سورہ انفال رکوع ۷ آیہ ذالک بان اللہ - ترجمہ مقبول صت۲۹۲

ترجمہ مقبول - یہ اس لیے کہ اللہ کسی نعمت کا جو کسی قوم کو عنایت کی ہو بدلنے والا

ہیں بخشش اور عزت کی روزی انھیں کے لیے ہے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت اصحاب رسول مہاجرین وانصار کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ دیکھو اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہی کہ برحق مومن وہی ہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم کو ان کے نام معلوم ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں معلوم تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ پھر بتاؤ تمھارا ان سب کو سب ولعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا اللہ کی مخالفت کرنا ہی یا نہیں اور کیا ایسی صریح مخالفت کرنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو؟

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۳ آیہ الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول ص۳۰۲

ترجمہ مقبول جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی۔ اور اپنے مالوں سے اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک درجہ میں سب سے بڑھکر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۝ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہی جن میں ان کے لیے دائمی آسائش ہوگی۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر موجود ہی۔ ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ ان تمام آیات قرآنی پر آل رسول ہی کچھ زہر اگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور نہیں اُتری تو کیوں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت یہ فضائل ومناقب اصحاب رسول مہاجرین اور انصار کی شان میں اُترے یا نہیں۔

ای آل رسول بتاؤ کہ پھر جو تم اصحاب رسول مہاجرین اور انصار پر سب ولعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ یہ صریح نافرمانی اور خلاف ورزی ہی یا نہیں۔ یہ قرآن

اور حکمت سے یہ فائدہ ہی - زبردست تو اس طرح کہ دشمنون میں جاہلوں میں جنگجو قوموں میں الفت ڈال دی - اور حکمت یہ تھی کہ روے زمین پر ان کی وجہ سے تہذیب وشائستگی پھیلادی ۱۲ ؛

اور تم جو کہتے ہو کہ اصحاب رسول میں عداوت تھی - کینہ تھا - بغض تھا - تو تمھارا یہ کہنا قرآن کے خلاف ہی - اللہ کے خلاف ہے - دیکھو تم خدا کو قرآن کو جھٹلاتے ہو - اور کیا خدا کو قرآن کو جھٹلانے والا معصوم ہوسکتا ہی؟ ۱۲ ؛

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰ "آیہ ان الذین" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۵

ترجمہ مقبول - بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھون نے ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا - اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی وہ ایک دوسرے کے سرپرست ہیں ۱۲ ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - ای آل رسول بتاؤ یہ آیت مہاجرین اور انصار کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؛

اگر کہو کہ انکا ایمان ثابت کرو - تو اگر کوئی تم سے کہے کہ تم اپنا ایمان ثابت کرو - تو تم کیا جواب دوگے - پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر جو اللہ نے یہاں اور ہر جگہ مقدم فرمایا ہی اس کی کیا وجہ ہی - اس کی وجہ یہ ہی کہ علی صرف جان سے جہاد کرتے تھے - یہاں ان لوگوں کی تعریف کرنا مقصود تھا - جو مال سے جہاد کرتے تھے اس لیے ان کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم کیا ہی ۱۲ ؛

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰ "آیہ والذین آمنوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۶

ترجمہ مقبول - اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیے اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی بر حق مومن وہی

پارہ دہم سورہ توبہ رکوع ۳ | ترجمہ مقبول احمد۔ صہ ۳۰۲

ترجمہ مقبول احمد۔ اے رسول تم کہدو کہ اگر تمھارے باپ دادا اور تمھارے بیٹے پوتے اور تمھارے بھائی بند اور بیبیاں اور کنبہ قبیلہ اور وہ مال جو تم نے جمع کر لیے ہیں اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تم کو پسند آگئے ہیں یہ سب چیزیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور راہ خدا میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پیاری ہیں تو جس حالت میں ہو رہو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو ظاہر کردے اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔

اے آل رسول بتاؤ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے جس میں خاص کر تم کو داخل کریں ہمارا قرآن عام ہے اور قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ بتاؤ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد کہاں کیا۔ جنگ جمل و صفین و کربلا کو تم جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ اعلائے کلمۃ الحق " لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے لیے یہ لڑائی نہ تھی یہ باہمی خوں ریزی اور آپس کی لڑائی تھی نہ بنی امیہ و بنی مروان و بنی عباس کی سلطنت مٹانے میں اعلائے کلمۃ الحق تھا۔ ہاں اب تم عذر مجبوری بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے اسلامی دشمنوں کو شکست دینے کے لیے تم سامان بہت کچھ کر سکتے تھے تمھارے بہت کام سچے تو پھر کیا کفار ہی سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے میں تم مجبور تھے؟

ترجمہ مقبول احمد صہ ۳۰۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسول اور مومنین پر نازل کی

اے آل رسول بتاؤ حنین میں کس قدر لشکر اسلام تھا۔ مہاجرین اور انصار کے نام تمکو معلوم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین حاصل ہیں پھر بتاؤ

کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہی یا نہیں اور اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی تم معصوم ہو سکتے ہو؟

عقلمند شیعو۔ جابجا مقبول احمد وعدہ کرتے آئے ہیں کہ سورہ توبہ کی تفسیر میں وہ زور قلم دکھلائیں گے تم اب سورۂ توبہ ہی دیکھو۔ اور اس کی لعنت وردبار کو دیکھو۔ ہم کو تفسیر لکھنا ہی نہ ہزلیات کا جواب دینا اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ

آیہ یا ایہا الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول احمد ص ۳۰۲

ترجمہ مقبول احمد۔ ای ایمان لانے والو۔ تم اپنے باپ داداوں کو اور اپنے بھائی بندوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو دوست رکھتے ہوں۔ اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور جو تم میں سے ان کو دوست بنالیگا تو وہی تو ظالم ہیں ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ داخل ہیں یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ ہر جگہ وہی مراد ہیں۔ اچھا بتاؤ ابوطالب ایمان لائے تھے اسلام قبول کیا تھا۔ دیکھو علامہ باقر مجلسی نے تاریخوار اسلام لانے والوں کی فہرست حیات القلوب میں لکھی ہی دو صفحات سے زیادہ میں فہرست ہی اس کو غور سے پڑھو۔ اس میں ابوطالب کا نام تلاش کرو۔

پھر اس کے بعد بتاؤ کہ علیؑ اور حسینؑ ان سے محبت و دوستی رکھتے تھے یا نہیں اور اگر رکھتے تھے تو ظالم ہوئے یا نہیں۔ کیا ظالم بھی معصوم ہوتا ہی؟ ہاں ای آل رسول اس آیت میں دو جگہ "ولی" اور "تولّی" آیا ہی۔ یہاں دوست کے معنے کیوں ہوے۔ اولی بہ تصرف اور والی و حاکم کے معنے کیوں نہ ہوئے ۱۲۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۵ | آیہ یریدون ترجمہ مقبول ص۳۰۵

ترجمہ مقبول۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے اپنے منہ سے پھونک مار مار کر بجھا دیں اور اللہ کو اور کچھ منظور نہیں ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو پورا کردے گو کافروں کو برا لگے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو اپنی حالت کا مقابلہ کرو۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمۃ الحق لا الٰہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ قرآن اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ پھر دیکھو کلمہ گویوں کا تمہارے قتال میں کتنا خون گرا۔ طرفین کے کتنے آدمی مارے گئے۔ خلفائے ثلثہ کو ہم نے سلطنت دی۔ ہم نے ان کے ذریعہ سے روم اور شام۔ مصر اور ایران۔ کوفہ اور بصرہ۔ انطاکیہ و یمن۔ تمام میں اللہ کا نور پھیلا دیا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں لاکھوں نمازی پیدا ہوئے۔ نماز تراویح میں کتنا قرآن پڑھا گیا کتنے حافظ ہوئے۔ اور تم سب کو برا جانتے تھے۔ برا مانتے تھے ایک نکتہ تم کو دیکھنا گوارا نہیں تھا۔ تم سے کچھ نہ ہو سکا تو زبان سے بدی کرتے تھے۔ لعنت و سب کرتے تھے۔ اہانات لگایا کرتے تھے۔ دیکھو اللہ کیا فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پھیلانا منظور ہے گو کافروں کو برا لگے۔ خدا اور قرآن کی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم رہے ہے ظالم مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھ۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ | ترجمہ مقبول۔ ص۳۰۵

ترجمہ مقبول۔ وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔ گو مشرکوں کو برا لگے۔

خلفائے ثلثہ مشرکین اور یہودیوں پر غالب ہوئے۔ روم اور شام میں نصاریٰ پر

کہ ان مہاجرین اور انصار نے خلفائے ثلٰثہ کی بیعت کی تھی یا نہیں جن پر اللہ نے اپنی تسکین نازل کی تھی۔ پیٹھ دکھا کر بھاگنے کے بعد۔ پھر بتاؤ کہ تمہارا ان سب پر سب و لعن کرنا۔ دوسروں کو سکھلانا صریح قرآن کے خدا کے خلاف کرنا ہے یا نہیں کیا ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے؟

ترجمہ مقبول ص ۳۰۳۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ اللہ تو بھاگنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ تم کیا اس کے خزانہ رحمت کے خزانچی ہو۔ یا اس کے اتالیق ہو کہ وہ بغیر تمہاری مرضی کے کچھ نہیں کرسکتا پھر فرماتے ہیں کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دیکھو یہاں رحیم فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔ پھر تمہارا ان سب پر سب و لعن کرنا صریح قرآن اور خدا کی مخالفت کرنا ہے یا نہیں اور ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے ۱۲

پارہ دہم سورہ توبہ

ترجمہ مقبول احمد۔ ص ۳۰۴

ترجمہ مقبول احمد۔ یہودیوں نے کہہ دیا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے یہ کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں .... خدا ان پر لعنت کرے یہ کدھر بہکے چلے جاتے ہیں ۱۲

اے آل رسول۔ دیکھو یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم "طبقاً عن طبق" تم بھی چال چلتے ہو بلکہ ان سے بڑھ کر۔ تم بھی اپنے آپ کو اللہ کہتے ہو۔ علیؓ کو اللہ کہتے ہو وہ تمام صفات خداوندی جس کو خدا نے خاص اپنی ذات کے لیے محدود و منحصر کیا ہے تم ان کے مدعی ہو۔ مثلاً حی و قیوم۔ سمیع و بصیر۔ علیم و خبیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا کہتے ہو۔ اور تعجب ہے کہ تم پھر بھی بے گناہ اور معصوم۔ ظالم مقبول احمد شیعہ تو بھی لعنت کچھ

پارۂ دہم سورۂ توبہ | ترجمۂ مقبول ص۳۰۷

ترجمۂ مقبول - اے ایمان لانے والو - تم کو ہو کیا گیا ہے جس وقت تم سے یہ کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں جہاد کی نیت سے نکلو - تو تم زمین پر بوجھل ہو جاتے ہو - کیا تم آخرت کے مقابل زندگانی دنیا پر راضی ہو گئے ہو - حالانکہ زندگانی دنیا کا سرمایہ آخرت کے مقابل کچھ بھی نہیں ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے -

اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں - اگر کہدو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے - اور اگر کہدو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ مشرکین کے مقابلہ میں کفار کے مقابلہ میں تم کب نکلے ؟ جہاں وہاں سے کب شریک ہوئے ؟ رسول کے ساتھ کے محاربات اور لڑائیوں کا ذکر فضول ہمارا حکم قیامت تک کے واسطے ہے کسی خاص گروہ پر محدود نہیں - کسی خاص زمانہ پر محدود نہیں - ایکدن بھی تم یہود و نصاریٰ و مجوسی و کفار و مشرکین کے مقابلہ میں نہیں نکلے -

اگر یہ کہو کہ تم کمزور تھے - تو یہ جھوٹ ہوگا مسلمانوں سے قتال کرنے میں تم بہت دلیر تھے - پھر آخر وہ دلیری کفار او رمشرکین یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کے مقابلہ میں کہاں چلی جاتی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ان کو دوست رکھتے تھے - اور باوجود کفار سے دوستی رکھنے کے تم گنہگار نہیں بلکہ او رمعصوم ہو مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت

ترجمۂ مقبول - ص۳۰۷ "الا تنفروا"

ترجمۂ مقبول - اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خدائے تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دیگا - اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا اور تم اس کا کچھ

غالب ہوئے۔ ایران اور فارس میں مجوسیوں پر غالب ہوئے۔ اطراف ہمسایہ تو میں ہی تھیں ہی بڑی بڑے مذہب والے دشمن تھے۔ تواریخ کے اوراق پھاڑ ڈالو۔ آنکھوں پر پٹی باندھ لو رسول نے پیشین گوئی کی تھی کہ ہماری اُمت ایران اور روم اور شام پر قابض ہوگی۔ آنکھ بند کر لو کہ کون قابض ہوا تھا۔

اور پھر دیکھو کہ اللہ کا وعدہ کتنا سچا ہوا۔ پیغمبر کی پیشین گوئی کیسی صادق آئی۔

اور تم بُرا ہی مانتے رہے۔ رنج ہی کرتے رہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو فرماتا ہے کہ ہم تو مسلمانوں کو غالب کریں گے گو مشرکوں کو بُرا لگے۔ اے آل رسول دیکھو تم اپنے افعال سے خود مشرک قرار پاتے ہو۔ قرآن اور خدا نے تم کو مشرک کہا ہے۔ اس کے بعد بھی تم معصوم ہو۔

مقبول احمد اور عام عقلمند شیعو دیکھو سورہ توبہ کی لعنت۔

عقلمند شیعو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی۔ قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو۔ خلافت کا ثبوت قرآن سے تو کیا دو گے۔ قرآن سے ذرا ایمان ثابت کرو۔ شرک اور کفر کے الزامات سے بچا لو۔ جو قرآن عائد کرتا ہے!!

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۰۶۔

ترجمہ مقبول۔ اور مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑو۔ جیسے کہ وہ تم سے اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ زمانہ رسول کے محاربات کو چھوڑو۔ اُن کے بعد اپنا عمل دکھلاؤ۔ پھر بتاؤ کہ تم نافرمان ہوئے یا نہیں مسلمان اکٹھے ہو کر جب جب کفار سے لڑتے تھے تم شریک رہے ہو۔ تم نے مال سے جان سے ساتھ دیا۔ اور ایسی نافرمانی کے بعد بھی معصوم ہو۔ مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھو اور پڑھو۔

چڑھائے ہیں۔جس کا بڑی شد و مد سے ہر جگہ وعدہ کرتے رہے ہیں اور پھر قناعت نہ ہوسکی
تو ضمیمہ بھی لکھنے کا اقرار کیا ہے۔

ترجمۂ آیت۔ مقبول احمد نے جو اتنا بڑا فقرہ (اور وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ
بار خاطر تھا) اپنی طرف سے ذیل آیت میں لکھا ہے عقلمند شیعو دیکھو کہ وہ کس قدر باپ بیٹے کی
دانش کو ظاہر کر رہا ہے۔حاشیہ نمبر ۴ میں وہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو فرمایا کہ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔اس سے مراد نبی اور علی۔کافی میں امام باقر سے
منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے فرما رہے تھے کہ بیشک اللہ میرے
اور علی کے ساتھ ہے۔اور وہ خوب چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔اور کسی طرح چپ ہی نہ ہوتا تھا۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعجاز سے ایک بہت بڑا واقعہ دکھلا دیا تو
ابوبکر نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔معزز ناظرین ہم کو ضرور نہیں کہ مقبول احمد کی
ھفوات اور بیہودگیوں کا جواب دیں اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔ہم کو تفسیر لکھنی
ہے۔علی ابن ابی طالب کی ایک حدیث سنو۔ابوبکرؓ کو بدی سے مت یاد کرو۔تم قرآن نہیں
دیکھتے کہ اللہ نے سب کی برائی بیان کی اور ابوبکرؓ کو الگ کر لیا۔

آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ اے لوگو تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو
کچھ پروا نہیں اللہ نے تو اسکی مدد ایسے وقت کی تھی جب بوقت ہجرت وہ اور ابوبکرؓ غار میں تھے
اور پیغمبر اپنے صاحب ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ تم رنج نہ کرو۔اللہ ہمارے ساتھ ہے۔باقر
سے پوچھو کہ جو شخص خوب چیخ چیخ کر رو رہا ہو۔اور کسی طرح چپ نہ ہوتا ہو۔اس سے لاتحزن
کہا جاتا ہے؟ تم اپنے ہی طرح اللہ کو پیغمبر کو جاہل سمجھتے ہو۔مگر عقلمند شیعو۔تم دیکھو۔ترجمہ مقبول احمد
میں آیت کے نیچے لکھا ہے کہ پیغمبر اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ جو موقع تیرے ہاتھ سے نکل گیا
اس پر افسوس نہ کر بے شک اللہ ہم دونوں یعنے میرے اور علیؓ کے ساتھ ہے۔

نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتے ہیں۔ ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ؟ نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں تم جہاد کی نیت سے نکلے۔ یہ دیکھو کہ اللہ کیا فرماتا ہے۔ اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خدائے تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا کہ وہ اللہ کی راہ میں ... کلمۃ الحق کے لیے جہاد کریں گے تمھارے بدلے تمھارے علاوہ۔ ان تاکیدوں کو دیکھو کہ کون کون اس منقبت میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ اس کے بعد دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے یعنے کمزوروں کو قوت دیدی اور مومنین کو قوی دشمنوں کے مقابل میں فتح دیدے شہزور بیٹھے منھ دیکھا کریں کہ اگر کہیں مجوسیوں۔ یہودیوں۔ نصرانیوں۔ مشرکین کی فتح ہوجاے تو اُن سے کہدیں کہ ہم لڑائی میں شریک نہیں رہے ہم تو تمھاری فتح کے خواستگار رہے تھے دیکھو اللہ عذاب دردناک سے ڈراتا ہے۔ مقبول احمد دیکھو سورہ توبہ کی لعنت اور مار۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں ✦

آیہ ... ترجمہ مقبول صفحہ ۳۸۳ حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و صفحہ ۳۸۵ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ ✦	پارۂ دہم سورۂ توبہ

ترجمہ (۱) اگر تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں اللہ نے تو ان کی مدد ایسے وقت کی تھی۔ جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے۔ اسے ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا۔ اور وہ دوسرا کچھ یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا جس وقت کہ وہ دونوں غار میں تھے ✦

معزز ناظرین۔ مولوی مقبول احمد نے اس ایک چھوٹی سی آیت پر سات حاشیہ

تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہی ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اپنے رسول کریم کے بعد اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور کسی خاص زمانہ کے لیے موقوف و منحصر و محدود ہے۔ پیغمبر کے ساتھ جہاد کا ذکر نہ کرنا اس سے کوئی فائدہ تم کو نہ ملے گا۔ نہیں مل سکتا بعد وفات رسول کریم بتاؤ کم ہتھیار لگاکر زیادہ ہتھیار لگاکر مشرکین اور کفار کے مقابلہ میں اللہ کی راہ میں اعلاء کلمتہ اللہ۔ اللہ کا نام بلند کرنے کے لیے تم کب نکلے ٭ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کب کیا ٭ اچھا بتاؤ کہ مال سے علی نے کب جہاد کیا ٭ بتاؤ کہ قرآن میں جان سے جہاد کرنے والوں پر مال سے جہاد کرنے والوں کو کیوں مقدم فرمایا ہی سوچکر بتاؤ۔ تم کیا بتاؤ گے۔ اچھا ہم سے سنو اس لیے ہے تاکہ ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض کے برابر علی نہ ہوسکیں۔ دیکھو ختم آیت پر اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں اگر تم کچھ بھی سمجھ رکھتے ہو تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہی۔ یعنے اگر جہاد کرتے رہتے تو دوسروں کے ٹکڑوں پر پڑے نہ رہتے۔ ملک گیری اور ملک داری کا سلیقہ سیکھتے جہاں داری اور جہاں بانی کے طریقے معلوم کرتے۔ قوم اور ملک پر اپنا احسان رکھتے یہ نہیں کہ کوفیوں کو اپنا شیعہ مانکر سب کو لاوارث چھوڑ کر ان کے پاس چلے گئے۔ اور بیت المال کا پورا خزانہ کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کر دیا۔ کیا سلطنت کے لیے ایسا ہی آدمی درکار ہوتا ہی ٭ مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۱۵

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۹

ترجمہ مقبول احمد۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی حامی ہوا کرتی ہیں۔ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے برابر منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ ۔

ای جاہل مقبول احمد یہ قرآن ہی یا تیری کتاب لعنت تیرا مذہب اگر ایسا لعنتی ہی تو ہو۔ غریب قرآن پڑھنے والوں کی مٹی تو نے کیوں پلید کی۔ تو نے ہمارے قران کو کیوں غارت کیا تجھکو کون مانع تھا کہ جہال کی مجلسوں میں بیٹھکر تو ایسی بکواس لگاتا اور لوگ واہ واہ کرتے

اچھا مقبول احمد بتاؤ یہ معنے قرآن کے تم کو آل رسول نے بتایا یا تو نے اپنے نفس سے لکھدیا۔ مگر نہیں تم تو کہتے ہو کہ اماموں نے بتایا ہی۔ اچھا تمھاری بلا دُور ۔

ای آل رسول بتاؤ۔ کہ یہ معنے ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا۔ بتایا تو کہاں عہدی کا قرآن دکھلا کر بتاؤ اس لیے کہ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہی۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا فیصلہ یہ ہی۔ جھوٹے پر لعنت۔ اس آیت میں بھلا ابوبکرؓ کی کیا فضیلت تھی۔ جو تم ناخنوں تک زور لگانے لگے۔ ہم سے سنو کہ ابوبکر کی اس آیت سے کوئی فضیلت نہیں نکلتی۔ مگر اس تفسیر سے تمھاری جہالت تمھاری بے ایمانی تمھارا جھوٹ روز روشن کی طرح کھل گیا عقلمند کہیں گے اور عجب نہیں کہ عقلمند شیعہ بھی کہیں کہ تم یا تو محض جاہل ہو۔ یا شدت سے جھوٹے اور نہایت مکار۔ اور تم معصوم ہونے کے ہرگز قابل نہیں جو شخص اتنا جھوٹ بولتا ہو۔ اتنا نڈر ہو کہ اس کو خدا کا خوف ہی نہو۔ جو اتنا بے غیرت ہو کہ اس کو دنیا کی مطلق شرم نہو بھلا وہ معصوم ہو سکتا ہی؟

مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔ اگر عقل ہی تو سمجھو۔ اور علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ تم نے سنیوں کی تردید میں اپنے اماموں کی ناک کٹوائی ۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۶	"آیہ انفروا" ترجمہ مقبول احمد ص ۳۰۸

ترجمہ مقبول۔ کم ہتھیار لگا کے اور زیادہ ہتھیار لگا کے نکل کھڑے ہو اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۹	آیہ کالذین من قبلکم۔ ترجمہ مقبول صہ ۳۱۴ ترجمہ مقبول مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے کہ

وہ قوت میں تم سے بڑھے ہوے تھے اور مال و اولاد میں تم سے زیادہ تھے پس انھوں نے اپنے حصہ سے نفع اٹھایا اور تم نے اپنے حصہ سے ویسا ہی نفع اٹھایا جیسا کہ تم سے پہلے والوں نے اپنے حصہ سے نفع اٹھایا تھا اور تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں جیسی باتیں انھوں نے بنائی تہیں۔ انھیں کے اعمال دنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اٹھانے والے ہوں گے ⁂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ تک محدود وہی نہیں بلکہ قیامت تک یہی قرآن حجت ہو۔ تمام عقائد باطلہ و اقوال واہیہ کی تردید اس قرآن سے ہوتی ہو۔ سنو۔ بنی اسرائیل اللہ کو بہت پیارے تھے۔ ان کو من و سلویٰ و سایبان دیا ان کو تمام عالم پر فضیلت دی۔ پھر قرآن میں سیکڑوں جگہ ان کا عیب ان کی نافرمانی بیان کی گئی۔ اسی طرح سے آل رسول کریم کا مرتبہ بھی نسبت عوام کے بہت برتر تھا اس لیے ان کی تعلیم و تنبیہ و تہدید میں سخت اہتمام ہو۔ بنی اسرائیل بھی آل پیغمبر تھے اور اس کا ان کو بڑا غرور تھا۔ اپنے کو اللہ کا بیٹا اور اللہ کا دوست کہتے تھے۔ اور طرح طرح کی باتیں بناتے تھے۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے غلط مطلب کتاب اللہ کا بیان کرتے تھے۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے کچھ کا کچھ ظاہر کرتے تھے۔

اللہ نے فرمایا ہو کہ تم بھی "طبقًا عن طبق" چلو گے۔ رسول کریم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگلی امتوں کے قدم بہ قدم چلو گے۔ یہاں تک کہ اگر اگلی قوموں نے اپنے ماں کے ساتھ زنا کیا ہو تو تم بھی کر کے رہو گے ⁂

ای آل رسول دیکھو۔ طبقًا عن طبق کے معنے تم کچھ اور بتا دیتے تھے بتا دو گے پیغمبر کی

لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ ان پر رحمت کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے ÷

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں!۔ کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ÷

اے آل رسول بتاؤ تم ان مومنین میں داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ یہاں "اولیا" کے معنے کیا ہیں تم اگر عربی نہیں جانتے قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا اُردو ترجمہ دیکھو سارا قرآن پڑھو۔ ہزاروں جگہ ولی۔ اولیا۔ تولّیٰ قرآن میں آیا ہی اور ہر جگہ دوست ہی کے معنے میں آیا ہی۔ مگر جہاں آل رسول نے ایک جگہ جو ذرا موقع پایا تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے کہ ولی سے مراد اولے الامر۔ بادشاہ۔ خلیفہ۔ امام۔ والی۔ مقبول احمد اماموں کے جھوٹ بنا ہنے کے لیے ہر جگہ یہی تصرف کرتا ہی اور بنا ئتے نہیں بنتی۔ یہاں بھی اولیا کے معنے وہ حامی لکھتا ہی۔ کوئی اس بے غیرت آدمی سی پوچھے کہ حامی لکھنے سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں۔ تمھاری تاویل و تفسیر سے تو ولی کے معنے ہیں۔ اولے الامر۔ پھر یہاں بتاؤ علی کے اولی الامر حسینؓ حسنؓ کے اولے الامر حسینؓ۔ علی کے اولے الامر فاطمہ زینب کلثوم رقیہ ہوئے۔ ہو سکتے ہیں۔ یا قرآن کا بیان جھوٹا ہی۔ یا اقرار کرو کہ ہم نے ولی کے معنے اولی الامر کے جو بتلائے تھے۔ بنی اسرائیل آل یعقوب کے قدم بہ قدم اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے یہ معنے دور از عقل بتائے تھے۔ سُنو تم اقرار کرو یا نہ کرو اہل علم و عقل اور اہل ایمان اور اہل قرآن سمجھتے ہیں۔ سمجھ چکے ہیں کہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے طبقاً عن طبق یہود و نصاریٰ کی پیروی کی ہے ÷

اور خباثت اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ مقبول احمد کو شاگرد سمجھو۔ اور آل رسول کو اُستاد۔ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس ایک چھوٹی سی آیت میں تین جگہ یہ صیغہ آیا ہے "فَاسْتَمْتَعُوا"۔ "فَاسْتَمْتَعْتُمْ"۔ "كَمَا اسْتَمْتَعَ" اور تینوں جگہ یہ جھوٹا آدمی اپنی پچھلی بات بھول کر ترجمہ کرتا ہے نفع اُٹھایا۔

اے عقلمند شیعو!!۔ علمائے ربانیین اور راسخون فی العلم اور دیندار مسلمان تو پہلے ہی سے جانتے ہیں۔ ہم صرف تم کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ اِس آیت کو مکرر پڑھو۔ ترجمہ کر کے پڑھو۔ پھر مقبول احمد کا ترجمہ صفحہ ۱۲۹۔ سامنے رکھ لو پھر مقابلہ کرو۔ اپنے بے ایمان علماء سے مت پوچھو۔ وہ جاہل بھی ہیں۔ اور بے ایمان اور جھوٹے بھی ہیں تم خود غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ دونوں جگہ بلکہ چاروں جگہ بلکہ سیکڑوں جگہ یہی معنے قرآن کی ہیں کہ نفع اُٹھایا۔ پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ متعہ کو تمھارے ایمہ جو قرآن سے ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ کس درجہ قرآن سے جاہل ہیں۔ اور کس درجہ بے ایمان ہیں کہ ان کو نہ خدا کا خوف ہے اور نہ دُنیا کی شرم ❊

کیا ایسا ہی مخالف قرآن اور کیا ایسے جاہل قرآن بے گناہ اور معصوم کہے جا سکتے ہیں؟ مقبول احمد سنیوں کی تردید میں تم نے ایمہ کی ناک کٹوا دی۔ یہ ہے سورۂ توبہ کی لعنت اور مار تجکو خبر نہ تھی ورنہ تو ایسی جرأت نہ کرتا ❊

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۹

"آیہ وَعَدَ اللّٰہُ" ترجمہ مقبول ص ۳۱۵

ترجمہ مقبول اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی۔ اور ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور دائمی بہشتوں میں اچھے اچھے مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہے اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑھکر ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے ❊

اے آل رسول بتاؤ۔ بارہ ہزار اصحاب رسول کی شان میں یہ آیت اُتری یا نہیں۔ لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین کی شان میں یہ آیت اُتری یا نہیں؟

حدیث اور پیشین گوئی کو تم جھوٹی کہہ دیتے کہہ دوگے۔ یا پیغمبر ہی کو جھٹلا دوگے۔ مگر اب سورۂ توبہ کی اس آیت کو تم کیا کروگے جس میں بقول تمھارے بڑی لعنت ہے۔ ہر جگہ مقبول احمد اسی سورۂ توبہ کی تفسیر پڑھا لتا آیا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو یا مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں جیسی باتیں انھوں نے بنائی تھیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ اُنہی کے اعمال دُنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اُٹھانے والے ہونگے۔ یعنے جس طرح پہلے باتیں بنانے والے کے اعمال بیکار رہے اور انھوں نے نقصان اُٹھایا ویسی ہی تمھارے اعمال بھی دنیا اور آخرت میں بیکار ہوں گے اور تم بھی نقصان اُٹھانے والوں میں ہونگے۔" اللّٰھم احفظنا عقلمند شیعو۔ یہ آیت تمھاری ہدایت کے لیے ہی ہے بہت غور سے دیکھو۔ اپنے مقبول احمد کو دیکھو اپنے اماموں کو دیکھو ان کے اقوال و تفاسیر و احادیث کو دیکھو۔ پھر قرآن سے مقابلہ کرو کہ قرآن ان کی احادیث کو کیونکر اور کس کس طرح باطل کرتا ہے۔ ہاں اے عقلمند شیعو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ صہ ۱۲۹ "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ" دیکھو تم دیکھو گے کہ اس لفظ کا ترجمہ بے ایمان اور جاہل اور ناخدا ترس مقبول احمد لکھتا ہے:

"پھر ان میں سے جس سے تم متعہ کرلو" اور اس کے حاشیہ پر اماموں سے بہت سی حدیثیں بھی نقل کردیں۔ بددیانتی اور خباثت سے "ما" اور "بہ" کا ترجمہ اڑا دیا۔

خیر جو کچھ کیا سو کیا اہل علم خوب سمجھتے ہیں۔ مطلب تو وہاں یہی تھا کہ نکاح کے ذریعہ سے تم نے جن عورتوں سے تمتع حاصل کرلیا ہو۔ نفع حاصل کرلیا ہو۔ تو ان کا مہر ان کو دیدو۔ چونکہ یہ مطلب قرآنی اور خداوندی اس کے مقصود و مرضی کے خلاف تھا اس لیے جاہلوں کو دھوکا دینے کے لیے اس نے لفظ "ما" اور "بہ" کا ترجمہ ہی اڑا دیا۔ اس پر کیا الزام جبکہ آل رسول ہی ایسے معانی بتاتے ہوں۔ اب ذرا خود آل رسول کی خیانت

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریںگے نہیں بلکہ ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے قیامت تک کے لیے حجت ہے منافق کی تعریف تم جانتے ہو یا نہیں ہے۔ دل میں کچھ زبان پر کچھ۔ اِدھر بھی اُدھر بھی۔ اللہ کو کم یاد کرتے ہیں۔ نماز میں سستی کرتے ہیں۔ ہمارے رسول نے بتایا ہے۔ کہ جب لڑے تو گالی دے جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ نماز صبح و نماز عشا میں جماعت میں حاضر نہو۔ جو نہایت اندھیرے میں ہوتی تھی۔ پس اب قیامت تک جتنے لوگ ان حرکات و افعال کے مرتکب ہونگے۔ سب منافق ہی ہوں گے۔ پھر دیکھو کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے پیغمبر سے کیسی سختی کے ساتھ فرماتا ہے "تم ان کے لیے دعاے مغفرت مانگو یا تم ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے خدا کا اور اس کے رسول کا انکار کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا" پھر اپنی حالت کا اس آیت سے مقابلہ کرو۔ اللہ نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ فرمایا۔ اپنے پیغمبر کو صاف لفظوں میں قبیلہ کا نام بتا کر کہدیا کہ بنی تیم سے ابو بکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ کریگا۔ پیغمبر نے اپنی زندگی میں ابو بکرؓ سے امامت نماز کا کام لیا۔ اللہ نے وعدہ کیا کہ نیک لوگوں کو ترقی دے گا۔ پیغمبر نے پیشین گوئی کی کہ ہماری امت کسریٰ اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہوگی۔ اور یہ سب ہوکر رہا۔ اور تم اللہ اور رسول کا انکار ہی کرتے رہے۔ عمر بھر تقیہ میں گزاری اور اس پر فخر کرتے رہے۔ اپنے باپ دادا کا دین بھی تقیہ ہی بتاتے رہے مسلمانوں سے کچھ کہتے تھے اور اپنے شیعوں سے کچھ۔ سوچو اور غور کرو مقبول احمد دیکھو یہ سورۂ توبہ کی مار اور لعنت اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں

قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے یہ آیت اُتری یا نہیں۔

ہاں بتاؤ خلفائے ثلثہ اور جنھوں نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی ان کی شان میں یہ آیت اتری یا نہیں۔ اگر کہو کہ اُتری ہی اور وہ سب اس میں داخل ہیں تو بتاؤ کہ تمھارا خود سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا۔ صریح خدا اور قرآن کی نافرمانی ہی یا نہیں اگر کہو کہ یہ مومن نہ تھے تو بتاؤ تمھارے پاس ایمان کا کون گواہ ہی کہ جسم سے روح نکلتے وقت خاتمہ آخر پر تمھارا قلب اللہ کی وحدانیت اور اس کی مشیت و قدرت اور تمام صفات باری تعالیٰ پر مطمئن تھا۔ ای مقبول احمد دیکھو سُورۂ توبہ کی لعنت اور مار الہٰی تاب

پارۂ دہم سُورۂ توبہ رکوع ۱۰

آیہ استغفر لھم۔ ترجمہ مقبول ص۳۱۷ حاشیہ نمبر ۴۔

ترجمہ مقبول۔ تم ان کے لیے دعاے مغفرت مانگو یا تم ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے مغفرت مانگوگے تو بھی اللہ اُن کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ اُنھوں نے خدا کا اور اس کے رسُول کا انکار کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا

حاشیہ نمبر ۴ تفسیر قمی میں منقول ہی کہ عبداللہ ابن ابی منافق کو رسُول نے دعاے مغفرت دی تو عمرؓ نے منع کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عمرؓ کی طرف سے منھ پھیلیا۔ عمر نے دوبارہ کہا کہ کیا اللہ نے آپکو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا عمرؓ سے کہ اللہ تجھے غارت کرے پھر جب اس کی قبر پر آنحضرتؐ نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے تو عمرؓ نے پھر کہا یا رسولؐ اللہ کیا خدا نے آپکو منع نہیں کیا ہی منافقوں پر نماز پڑھنے سے آنحضرت نے عمرؓ سے فرمایا کہ تیرا بُرا ہو میں نے اس کی نماز جنازہ میں یہ دعا مانگی یا اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسکی پیٹ کو بھی آگ سے بھر دے اور اس کو جہنم میں پہنچا دے۔ الخ

کا پیغمبر کی طرف منسوب کرنا کیسا سخت ظلم ہے ۞

آئی یہ آل رسول کیسے ایماندار تھے - مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی مار اور لعنت شاید تم اسی وجہ سے اس سورہ پر بہت زہر اُگل رہے تھے - چاہتے یہ تھے کہ کسی طرح یہ لعنت دب جائے ۞

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۱۱ آیہ لکن الرسول - ترجمہ مقبول صفحہ ۳۱۹ ۞

ترجمہ مقبول لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لیے سب خوبیاں ہیں اور وہی پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ۞ اللہ نے انکے لیے جنتیں تیار کی ہیں - جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے ۞

ای آل رسول بتاؤ صرف بارہ ہزار صحاب رسول تھے یا اور بھی تھے - تم کو نام معلوم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین و علم گزشتہ و آیندہ حاصل ہے بتاؤ حنین اور تبوک میں کتنا لشکر تھا - پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر کیوں مقدم کیا قرآن کا اعجاز دیکھو تاکہ فضیلت خلفائے ثلثہ ظاہر ہو پھر بتاؤ کہ ان اصحاب رسول نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی یا نہیں - پھر بتاؤ کہ اللہ کا وعدہ محض جھوٹا تھا یا وہ اپنے قول پر سچا ہے - اگر جھوٹا کہو تو قصہ فیصل ہے اب جو چاہو سو کرو - اور اگر سچا کہتے ہو تو پھر تم اپنے سب و لعن کو دیکھو کہ تم بھی ان پر سب و لعن کرتے ہو اور اپنے شیعوں کو بھی سکھلاتے ہو پھر غور کرو کہ کیا ایسی مخالفت قرآن اور خدا کے بعد بھی تم معصوم رہتے ہو رہ سکتے ہو ؟

مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت ۞

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۱۸۔ آیہ "ولا تصل"۔

ترجمہ مقبول۔ اور اے رسول جب ان میں سے کوئی مرجائے تو تم کبھی اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہونا۔

اے آل رسول بتاؤ۔ عبداللہ بن ابی کے حق میں دعاء مغفرت کے وقت اس کی جنازہ کی نماز پڑھتے وقت عمر نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوچکی تھی یا نہیں۔ اگر کہو کہ نازل ہوچکی تھی۔ تو بتاؤ کہ پیغمبر پھر نافرمان ہوئے یا نہیں۔ معاذ اللہ۔

اور اگر کہو کہ نازل نہیں ہوئی تھی تو عمرؓ کے مرتبہ بلند پر نظر ڈالو۔ دیکھو کہ وہ وحی کا مطلب نزول سے پہلے جانتے تھے۔ اور دوسری لفظوں میں اس طرح کہو کہ وحی ان کی زبان پر جاری ہوتی تھی۔ اب چاہے پیغمبر اسکی طرف سے منہ پھیریں یا اس کو غارت ہونے کی بد دعا دیں کیا تمھارا اعتقاد یہ ہے کہ ایسے انسان پر پیغمبر لعنت بھیج سکتے تھے؟

مگر ہاں اے آل رسول تم نے ہمارے رسول کریم کو بھی منافق کہدیا۔ اللہ تم سے سمجھے۔ رسول کو منافقوں کا کیا ڈر تھا۔ علےؑ سا بہادر جنگجو ساتھ تھا۔ تمام اصحاب موجود تھے منافق ڈرتے ہی رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کی نماز پڑھنے پر کون سا جبر و اکراہ کیا گیا تھا۔ پیغمبر پسند نہ کرتے تو نہ جاتے نماز نہ پڑھتے ایسی نماز پڑھکر پیغمبر نے منافقوں کو دھوکا دیا یا نہیں؟۔ بظاہر تو قبلہ رو کھڑے ہوئے۔ نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور دعا یہ مانگی کہ اے اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھردے اور اسکے پیٹ کو آگ سے بھردے اور اسکو جہنم میں پہنچادے۔ ایسی عاتو ولید یا مروان نے بھی کسی کی جنازہ کی نماز میں نہ مانگی تھی خداوندا تیرے پیغمبر کی شان اس سے بہت عظیم ہے جو یہ ظالم اس کی شان میں کہتے ہیں۔ پیغمبر کو بد دعا کرنے کی لعنت کرنے کی صاف لفظوں میں ممانعت آچکی تھی۔ اس کے بعد ایسی نافرمانی

عقلمند شیعو۔ اس آیت کو اور اس کے ترجمہ و حاشیہ کو صرف تم دیکھو کہ تمھارے امام قرآن سے اِس درجہ جاہل ہیں کہ قرآن کا ایک حرف نہیں سمجھتے۔ اور ایسی جہالت و نافہمی پر دعوائے ہمہ دانی!

ای آل رسول اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو اور علم نہیں ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو۔
مقبول احمد دیکھو یہ سورہ توبہ کی لعنت۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴	"آیہ التائبون" ترجمہ مقبول ۳۲۵

ترجمہ مقبول احمد۔ وہ توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے والے۔ تعریف کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔ نیکی کا حکم دینے والے۔ اور بدی سے باز رکھنے والے۔ اور احکام خدا کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اپنے ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اور قیامت تک تمام عبادت گزار تابعدار بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں یا ہم انکے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں یہ تمام باتیں موجود تھیں یا نہیں۔ پھر ایسی بشارت کے بعد تمھارا ان پر سب و لعن کرنا شیعوں کو سکھلانا صریح خدا اور قرآن کے خلاف کرنا ہے یا نہیں اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم! مقبول دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴	"آیہ ما کان للنبی" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳۲۵ و حاشیہ نمبر ۳

ترجمہ مقبول احمد۔ نبی کا اور ان لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں یہ کام نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت مانگیں بعد اس کے کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہو کہ وہ جہنمی ہیں گو وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ٥ اور ابراہیم کا اپنے چچا کے لیے دعا مانگنا تو ایک وعدہ کے سبب سے تھا۔ جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اُن پر یہ بات کھل گئی کہ وہ

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۳ "آیہ والسابقون الاولون" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳۲۲ - حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳

ترجمہ مقبول اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے ایمان کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی خدائے تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ خدائے تعالےٰ سے راضی ہوگئے - اور ان کے لیے ایسے ایسے باغ تیار کیے ہیں - جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ۔

تفسیر قمی میں درج ہے کہ اس آیت سے ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمانؓ - و عمارؓ مراد ہیں جو ولایت و خلافت علی پر قائم رہے ۔

اے آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول اور تمام تابعین اور تبع تابعین اور قیامت تک کے مسلمان اس میں داخل ہیں یا نہیں ۔ ۔ ثلثہ اور وہ لوگ جنھوں نے ان کی خلافت پر بیعت کرلی - اور پھر علی کی خلافت پر بھی بیعت کی - اس میں داخل ہیں یا نہیں - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت میں لفظ "امنوا" اللہ صاحب نہیں لائے - نہیں تو شیعوں کو موقع مل جاتا وہ کہتے پہلے ایمان ثابت کرو تب ان مناقب و فضائل کا دعویٰ کرو - پھر اے آل رسول بتاؤ کہ اللہ کی مخالفت قرآن کی مخالفت کرکے تم اب بھی معصوم ہو اور گنہگار نہیں ہوئے - جبکہ تم خود مسلمانوں پر سب و لعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو ۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ "آیہ یحبون ان یتطہروا" ترجمہ مقبول احمد ص ۳۲۴ و حاشیہ

ترجمہ مقبول - اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو دوست رکھتے ہیں ۔

تفسیر قمی میں صادق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پانی سے استنجا کرتے تھے"

مگر اہل تشیع جو دین اور مذہب کو ایک تنگ دائرہ میں کسنے کے عادی ہیں۔ اور وہ بھی صرف دوسرے اصحاب رسول کو ذلیل ثابت کرنے کے لیے نہ کسی اور مصلحت شرعی و دینی ہے۔ ابراہیم کا باپ اگر دوزخی ہوا تو ابراہیم کی منزلت میں کیا نقصان آسکتا ہے ❖

اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ نکال لے جاتا ہے۔ ترجمہ مقبول ص۶۶ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کیوں نقصان آنے لگا ❖

اچھا آؤ اور دیکھو کہ اہل سنت کا یہ کہنا قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ خود قرآن کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا قول صحیح ہے۔ اللہ صاحب کو معلوم تھا۔ (اور ان سے بڑھکر جاننے والا کون ہے) کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے شفاعت کی تھی۔ مغفرت چاہی تھی۔ تو اس وقت جبکہ رسول کو منع کیا تو اپنے حبیب کی تسکین خاطر کے لیے وہ قصہ ابراہیم کا دُھرا دیا کہ اے پیغمبر تم ابراہیم کی دعا کی طرف مت جاؤ۔ ابراہیم کے فعل سے استدلال مت کرو ❖

بے شک ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی مگر وہ صرف اس وجہ سے کہ ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم عنقریب تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ اِس اپنے وعدہ کے پورا کرنے میں ابراہیم نے اپنے باپ کے مغفرت کی دُعا کی تھی ❖

مگر جب ابراہیم کو معلوم ہوگیا۔ کہ اس کا باپ آذر یا بقول آل رسول تارخ کافر مشرک دوزخی ہے تو ابراہیم نے اِس سے تبرا کیا۔ یہ ابراہیم کی حکایت رسول کے سوا اور کس سے کہی جاسکتی تھی۔ دیکھو ہر جگہ مومنین سے علے مراد ہیں مگر اس جگہ آل رسول نہیں کہتے کیوں ؟ صرف اس لیے کہ ان کے مزعومات و مظنونات و فرضی قصے و فرضی

خدا کا دشمن ہی تو انھوں نے اس سے تبرا کیا۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل اور بردبار تھے ۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ اوا ای مقبول احمد تم تو سورہ توبہ کی تفسیر میں بڑا زور قلم دکھلاتے تھے کیا وجہ ہی۔ اس آیت پر تمھارا کوئی حاشیہ نہیں ہی آل رسول بھی چپ ہیں۔

کیا یہاں پانی مرتا ہی۔ ایک چپ سے ہزار بلا ٹل سکتی ہی۔ اچھا اسی نسخہ پر عمل کرو مگر طالب تم کو کیا کہے گا۔ جب وہ قرآن کا مطلب پوچھنا چاہے۔ تم نے ایسی چپ سادھی ہی کہ گویا بولنا ہی نہیں جانتے ۔

اچھا ای آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ تم کو معلوم ہی یا نہیں کہ اس آیت کی شان نزول کیا ہی اجی تمھارے دشمن (بقول تمھارے) اور عوام ان کی تفسیر کیا کرتے ہیں اس کا شان نزول کیا بیان کرتے ہیں۔ تم کچھ جانتے ہو یا نہیں۔ اگر تم نہیں جانتے تو اپنی جہالت کا اپنے نادان شیعوں سے اظہار کر دو۔ اور اگر جانتے ہو تو تم کو لکھنے میں کیا تامل تھا۔ تم اس کی تردید کرتے ایسا مطلب بیان کرتے کہ سامعین اور ناظرین دوست و دشمن خاص و عام سب خوش ہو جاتے۔ کہ قرآن کا مطلب امام نے حل کیا یہاں تو ان کے سکوت سے طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں یقین ہوتا ہی کہ عوام ہی کا مطلب صحیح ہی۔ انصاف پسند ناظرین۔ قرآن کا مطلب تو صرف اس قدر ہی کہ نہ نبی کو زیبا ہی۔ نہ کسی مسلمان کو زیبا ہی کہ اپنے دوزخی قرابت داروں کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اپنے قرابت داروں کی مغفرت کے لئے یہ دعا کی تھی تو اللہ نے ممانعت کر دی ۔

دنیا پر راضی اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ بوجہ ان کے افعال کی انھیں کا ٹھکانا جہنم ہے ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب ہم کوئی دوسرا قرآن رسول کریم صلعم کے بعد اتاریں گے۔ غور کرو تو اس آیت میں دیدار باری تعالے کے منکرین بھی داخل ہوتے ہیں ❊

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اول "آیہ وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہُ" ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول۔ اور اگر خدائے تعالیٰ آدمیوں کے لیے برائی میں بھی اتنی ہی جلدی کرے جتنی کہ ان کے لیے نیکی میں کرتا ہے۔ تو ان کی مدت بہت ہی جلدی پوری کر دی جائے ہم تو ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اُن کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ آپ ہی سرگردان رہیں ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ اِس آیت میں بھی منکرین دیدار باری تعالے پر عتاب ہے۔ اور اِن بدکاروں کا فروں کی بھی تنبیہ ہے جو اللہ پر عدل اور ظلم کی نسبت کرتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت دونوں اسی کی طرف سے نہیں سمجھتے خدا پر لطف واجب بتاتے ہیں۔ کیوں جی جب ہم نے خود اُن کو سرکشی میں چھوڑ دیا کہ وہ سرگردان رہیں پھر بتاؤ کہ ہمارا لطف جو ہم پر واجب ہے کہاں گیا۔ جب اِتنی بڑی قدرت رکھنے والا خود ہی سرکشی میں چھوڑ دے تو کون دوسرا قادر ہو سکتا ہے۔ خدا سے بڑھکر جو اس کو بچاتے ❊

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ ❊ "آیہ وَلَقَدْ اَہْلَکْنَا" ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بہت سے ابنائے زمانہ ہلاک

دعا دی کے حلاف ... "و تمت الضال قدمات"[1] ان کو یاد ہوگا اس لیے خاموش ہو کر رہ گئے
اے آل رسول دیکھو جب پیغمبر کے قرابت داران کافر سے پیغمبر کی کوئی توہین نہیں ہوتی۔ تو علی
کی بھی کوئی توہین نہیں ہو سکتی۔ اگر عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو۔ دیکھو مقبول احمد یہ ہے۔
سورۂ توبہ کی لعنت۔ اب "ا" کا ترجمہ چچا کرو۔ "تا" دادا۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اول "آیہ الیہ مرجعکم" - ترجمہ مقبول ص۳۳۱
ترجمہ مقبول - تم سب کی بازگشت اسی کی
طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے بے شک وہی مخلوق کو بناتا ہے۔ پھر وہی ان کو لوٹا کر لائیگا
تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے ان کو جزائے خیر
دے - اور ان کے لیے جو کافر ہوگئے تھے بعوض اس کے جس کا وہ انکار کرتے تھے۔
کھولتے ہوئے پانی کی پلائی ہے اور دردناک عذاب۔
اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے سنو یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی ہے۔
پیدا کر نے پھر پلٹائے جانے۔ اور جزا و سزا کا بیان ہے۔ اس سے تمھاری تکذیب و
تردید فرماتے ہیں تم جو کہتے ہو کہ سب لوگ رجعت کریں گے۔ مہدی اپنے معجزہ
سے سب کو زندہ کریں گے عذاب دیں گے اور قید کریں گے۔ اور سولی دیدیں گے
اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ان کافروں
میں وہ بھی داخل ہیں جو معاد کے منکر ہیں اور مسئلہ رجعت سے معاد کا انکار
مستنبط ہوتا ہے۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اول "آیہ ان الذین - ترجمہ مقبول ص۳۳۲
ترجمہ مقبول احمد - یقیناً وہ لوگ جن کو ہماری حضور میں آنے کی امید نہیں ہے۔ زندگانی

[1] آپ کا گروہ چچا مر گیا۔

عقلمند شیعو! تحفۂ حنیفہ قرآن اور ترجمہ مقبول میں دیکھیں۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ فمن اظلم" ترجمہ مقبول ۳۳۴

ترجمہ مقبول۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک قصور وار فلاح نہیں پاتے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا کوئی دوسرا قرآن اب ہم اتاریں گے نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے تم اپنی تمام تفسیر اٹھا کر دیکھو۔ اگر تم کو عقل ہو تو خود سمجھو۔ ایمان ہو تو ملو۔ علم نہیں ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمہاری کل تفسیر اللہ پر بہتان ہے یا نہیں۔

تم خلافت کی آیتوں کو جھٹلاتے ہو یا نہیں۔ پھر بھی تم مجرم نہیں بلکہ الٹے معصوم!

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ ویعبدون" ترجمہ مقبول ۳۳۴

ترجمہ مقبول۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو ان کو نہ کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارشی ہیں تم یہ کہدو کہ تم خدا کو اس چیز سے آگاہ کرتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں۔

اور جن چیزوں کو یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی ذات ان سے منزہ اور برتر ہے

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہے۔ کیا اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے

کر دیئے جبکہ ان لوگوں نے نافرمانیاں کیں۔ حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے۔ مگر وہ اس قابل ہی نہ رہے تھے کہ ایمان لاتے گنہگار لوگوں کو ہم اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں*

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن اُتاریں گے یا ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور زمانہ تک محدود ہے ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ دیکھو قرآن میں خلافت دینے کا ہم نے وعدہ کیا اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلایا کہ بنی تمیم سے ابوبکرؓ۔ بنی عدی سے عمرؓ بنی اُمیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہوں گے*

پیغمبر نے اپنی زندگی میں امام جماعت بنا دیا۔ فتح شام اور فارس کی پیشینگوئی کی۔ کیا یہ کھلی دلیلیں نہیں ہیں۔ پھر ان کا منکر مجرم ہوا یا نہیں۔ اور پھر سب کے سب مجرم ہونے کے بعد بھی معصوم۔ ذیل کی آیت بغور پڑھو*

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ ثم جعلناکم" ترجمہ مقبول صفحہ ۳۳۳*

ترجمہ مقبول۔ پھر ان کے بعد ہم نے تم کو اس زمین میں خلیفہ قرار دیا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو*

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ہم دیکھ چکے تمام دنیا دیکھ چکی کہ خلفائے ثلثہ نے خلافت پاکر کیا کیا۔ موٹا جھوٹا کھایا۔ پھٹا پرانا پہنا۔ دنیا سے زاہد رہے۔ غیروں کو دیکر ہاتھ جھاڑ کر چل دئے۔ انھیں کا احسان ہو کہ دنیا میں اس وقت اسلام کا نام روشن ہو۔ اور تم کو جب خلافت ملی تو بجز خانہ جنگی اور آپس کی خوں ریزی کے کبھی کفار اور مشرکین پر تم نے حملہ نہیں کیا۔ اور دھرم شاستر کے مطابق سلطنت بڑے بیٹے کو دیکر بُری راہ نکالدی

زندگانی دُنیا کے زمانہ میں تمھاری ہی ذات کے لیے ہے۔ پھر تمھاری بازگشت ہماری طرف ہوگی۔ پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تم کو سب جتلا وینگے ✦

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ کیا اب ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرا کوئی قرآن اتاریں گے۔ دیکھو اس آیت میں لفظ بغاوت آیا ہی چاہے خدا سے بغاوت ہو چاہے سلطنت سے۔ بعد امن قایم ہو جانے کے ✦

تمھاری بازگشت ہمارے طرف ہوگی۔ اس آیت سے مسلہ رجعت اور مہدی کا انتقام باطل ہوتا ہی ✦

پارۂ یازدہم سُورۂ یُونس رکوع ۳

"آیہ واللہ یدعوا" ترجمہ مقبول ۳۳۶ ترجمہ مقبول۔ اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہی اور جسے چاہتا ہی اپنی توفیق سے راہ راست تک پہنچا دیتا ہی ۲۱ ✦

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان مین نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک تمھارے چند عقائد کو باطل فرماتا ہی ✦

ہدایت وضلالت سب اُسی کی طرف سے ہی۔ ورنہ گمراہ کرنے والا خدا سے بھی زیادہ قدرت والا ہوگا۔ اللہ پر کوئی چیز خصوصاً لطف واجب نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ خود اپنے اوپر کسی چیز کو لازم کرلے ✦

پس ترک اولے بھی اللہ پر صادق نہین آسکتا۔ اجی جب ہم نے خود اپنی توفیق سے راہ راست تک نہیں پہنچایا تو اُن بیچارون کا کیا گناہ۔ پھر بتاؤ کہ ہم بقول تمھارے ظالم ہوئے یا نہیں اللہ سے کوئی پوچھ نہیں سکتا بلکہ وہ خود دوسرون سے بازپرس کرسکتا ہی۔ مالک اپنے ملک کا مختار ہی ✦

دیکھو اللہ صاحب کس خوبصورتی سے صرف اپنی ذات کو نافع اور ضار فرماتے ہیں جبکہ دوسروں کے نفع اور ضرر کو باطل کرتے ہیں پھر جس طرح مشرکین کا حیلہ بیان فرماتا ہی یعنے وہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی ہیں "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم تم بھی یہی کہتے ہو ذرا دیکھو تو یہ تعزیہ یہ علم، یہ دُلدُل یہ ضریح کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں کچھ ضرر پہنچا سکتے ہیں خدا کے پاس شفیع ہو سکتے ہیں؟

دیکھو قرآن میں ایسی تعلیم کہیں ہی۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہماری ذلت ان سے منزہ اور برتر ہی جس کو یہ ہمارا شریک کرتے ہیں۔ اب چاہے تم لوگ علی کو اللہ کہو۔ اپنے امام کو حی و قیوم۔ علیم وخبیر۔ سمیع وبصیر۔ قادر و توانا سمجھو۔ شفیع کہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ وَمَا کَانَ النَّاسُ"۔ ترجمہ مقبول ۳۳۴ ترجمہ مقبول احمد۔ اور پہلے تو سب آدمی ایک گروہ تھے۔

ای آل رسول بتاؤ اس جگہ آیہ کیوں نہیں تھا۔ دیکھو تمھارے دشمنوں نے تو کہیں "اُمّہ" کو "اُمّتہ" نہیں بنا دیا۔

ترجمہ مقبول۔ ۳۳۵

ترجمہ تم کہدو کہ غیب کا مالک تو خدا ہی ہی۔

ای آل رسول تمھارا دعوائے علم گزشتہ و آئندہ اس آیت سے باطل ہوتا ہی۔ اگر عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ مطلب یہ ہی کہ خدا ہی غیب کا مالک ہی پیغمبر کو بھی علم غیب میں شریک نہیں کیا۔ تو دیگران چہ می رسد۔

دیکھو یہ آیت بھی تمھاری ہی شان میں اُتری ہی۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۳ "آیہ یا ایہا الناس"۔ ترجمہ مقبول ۳۳۵

ترجمہ مقبول۔ اے آدمیو سوائے اس کے نہیں ہی کہ تمھاری بغاوت کا ضرر اس

جو شرک کیا کرتے تھے یہ کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاء اپنی اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے باہمی قطع تعلق کر دیں گے اور اُن کے شرکا یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے ۝ پس ہماری اور تمہاری مابین گواہی دینے کو اللہ کافی ہے۔ کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں ۔

ای آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں تمہارے شیعوں کی شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو تمہارا علی کو اللہ کہنا۔ الیہ کو قادر و توانا سمیع و بصیر علیم و خبیر حی و قیوم نافع و ضار سمجھنا ان کے لیے کھانے پکانا۔ یہ سب شرک ہے یا نہیں پھر علیم و خبیر خدا خبر دیتا ہے۔ کہ وہ لوگ یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ پھر وہ لوگ خدا کو گواہ قرار دے کر کہیں گے کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں۔

ازیں سو راندہ وازاں سو در ماندہ

اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ۔

مقبول احمد۔ اُردو خوان بیچارہ کیا سمجھے گا جب تم کہو گے کہ تم اور تمہارے شرکاء نذیر احمد کی تقلید سے بھی ۔

ترجمہ مقبول صہ ۳۳۷

ترجمہ مقبول۔ اس وقت ہر نفس اس بات کو جانچ لے گا کہ وہ پہلے کیا کیا کر چکا ہے۔ اور وہ سب اللہ اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے اور جو بہتان باندھا کرتے تھے وہ سب کچھ اُن کے ہاتھ سے نکل جائیگا ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے علاوہ تہدید اور تنبیہ و تعلیم کے تمہارے مسئلہ رجعت اور انتقام مہدی کی بھی تردید

پارۂ یازدہم سُورۂ یُونس رکوع ۳

"آیہ للذین حسنو" ترجمہ مقبول ص۳۳۶

ترجمہ مقبول۔ اُن لوگوں کے واسطے جنھوں نے نیکی کی بہتری بھی ہے۔ اور اُس پر زیادتی بھی۔ اُن کے چہروں پر نہ سیاہی جائیگی اور نہ ذلت وہی جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ؛

اے آل رسول بتاؤ۔ تمام اصحاب رسول جنھوں نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر علے کے ہاتھ پر بھی بیعت کی اور تمام تابعی اور تبع تابعی اور تمام مسلمان : تمام اہل سنت جو قیامت تک نیکی کریں ان سب کے لیے یہی آیت ہوگی یا ہم کوئی دوسرا قرآن اپنے رسول کریم صلعم کے بعد اتاریں گے ؛

ترجمہ مقبول ص۳۳۷

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بدی کی ہر بدی کا بدلہ اُسی کے برابر ہے۔ اور ان پر ذلت بھی چھا جاے گی۔ اللہ کی طرف سے کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوگا۔ ایسا معلوم ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چھا گیا ہے جہنمی وہی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے بتاؤ کیا تم اور تمام شیعہ۔ اور تمام اہل سنت قیامت تک جو بدی کریں گے اس وعید میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ دیکھو مسئلہ شفاعت بیجا و نامناسب کی کس بلاغت سے تردید فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے کوئی اُن کا بچانے والا نہ ہوگا

ترجمہ مقبول ص۳۳۷ ؛

ترجمہ مقبول۔ اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کریں گے۔ پھر ہم اُن لوگوں سے

ہماری نافرمانی ہی یا نہیں اور تعجب ہے کہ تم اب بھی معصوم ہو۔ قرآن کا مطلب بھلا تم کیا سمجھو گے
ہمیں۔ دو فارسی کے اشعار سنو شاید تمہاری سمجھ میں آئے ؂

گہ آری خلیلے زبت خانۂ	گنی آشنای زبیگانۂ
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوحؑ کا گمراہ ہو
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو	لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو

ترجمہ مقبول صـ۳۳۸ "آیہ وما یتبع"۔

ترجمہ مقبول اور ان میں سے اکثر صرف گمان کے پیرو ہیں۔ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اللہ اسکو جانتا ہو۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ ذرا غور سے دیکھو اپنے باطن میں غور کرو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ خلافت کے استحقاق کا تم کو گمان ہی یا نہیں۔ ہماری آیتوں سے بھی تم یہی گمان کرتے ہو۔ ہم نے کافروں۔ مشرکوں۔ منافقوں۔ فاسقوں اور اہل کتاب کا قرآن میں جہاں جہاں ذکر کیا ہی وہاں وہاں تم یہی گمان کرتے ہو کہ خلافت لینے والے بھی اس میں داخل ہیں۔ بلکہ دراصل وہی مراد ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور پھر اپنے علم و قدرت کا اظہار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں۔ اللہ اس کو جانتا ہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ وما کان"۔ ترجمہ مقبول صـ۳۳۹

ترجمہ مقبول۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہو کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے بنا لیا جائے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہارے ان اقوال کی تردید

تکذیب فرماتا ہے جب فرماتے ہیں کہ سب اپنے برحق مالک اللہ کی طرف پھیرے جائینگے۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ قل من یرزقکم" ترجمہ مقبول ص ۳۴۷

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے۔ یا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے پیدا کردیتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ کہیں گے کہ اللہ ہے۔ پس تم یہ کہدو کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اللہ کے سوا آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے اسی تمھارا رازق ہونا باطل ہوگیا۔

اللہ کے سوا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہے اس سے تمھارا سمیع و بصیر ہونا باطل ہوگیا۔ اللہ کے سوا زندہ کو مردہ سے کون پیدا کرتا ہے۔ مشرک سے مومنین کو کون پیدا کرتا ہے۔

قطرہ آب بیجان سے ذی روح کون بناتا ہے۔ اِس سے تمھارا قادر و توانا ہونا باطل ہوگیا۔ اللہ کے سوا مردہ کو زندہ سے کون پیدا کرتا ہے۔ مومن سے کافر پیغمبر سے ظالم کون پیدا کرتا ہے۔ اس سے تمھارا اختیار باطل ہوگیا۔ اللہ کے سوا کون ہے جو تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ اس سے تمھارے تمام دعاوی تصرف و اختیار باطل کردے گئے اور جب تم زبان سے اقرار کرتے ہو کہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہے تو فرماتے ہیں کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے جس کے اقرار کے سوا تم کو چارہ نہیں ہے۔ خاص تعلیم یوں بھی نکلتی ہے کہ کیا خلفاے ثلثہ کا خلیفہ ہوجانا ہمارے تمام امور کے انتظام سے خارج تھا کیا ہماری انتظام کو اس میں دخل نہ تھا پھر تمھارا اُن پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح

پہلے تھے - پھر غور کر ... کیا ... ہے ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے - تم کو اس آیت سے یوں تعلیم دی جاتی ہے کہ تم اپنے شیعوں سے جو مطلب قرآن کا تبلاتے ہو اس سے تو صاف خدا کا جھٹلانا پیدا ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا مطلب تم تک پہنچا ہی نہیں - اور تمھاری یہ چال بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہے مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور نصرانی ؛

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ ومنہم" ترجمہ مقبول ص۳۳۹

ترجمہ مقبول - اور ان میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو اس پر ایمان رکھتا ہے اور کوئی کوئی ایسا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا - اور تمھارا پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے - کیا ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اب اُتارینگے - ہرگز نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے - ہم سے سنو - اس آیت میں اپنے علیم و سمیع و بصیر و خبیر ہونے کی خبر دیتے ہیں - بے ایمانوں کو ایمانداروں سے الگ کرتے ہیں - پھر کمال بلاغت سے بغاوت اور فساد کی بُرائی بیان کرتے ہیں یعنے فرماتے ہیں کہ تمھارا پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے ۱۲

ترجمہ مقبول ص۳۴۰ "ومنہم"

ترجمہ مقبول - اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمھاری باتیں خوب غور سے سنتے ہیں کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ عقل ہی نہ رکھتے ہوں

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں

کرتا ہی جو تم قرآن کی تحریف کے متعلق بیان کرتے ہو۔ کہ اصحاب رسول نے بنا لیا ٭
مثلاً۔ امتہ کے پہلے امیئہ تھا۔ عابدون، عابدین تھا۔ تائبون، تائبین تھا۔ حامدون،
حامدین تھا سائحون، سائحین تھا۔ راکعون، راکعین تھا۔ ساجدون، ساجدین تھا آمرن
امرین تھا۔ ناہون، ناہین تھا۔ حافظون، حافظین تھا۔ فما استمتعم اور مشعوہن میں عقد
متعہ کا حکم تھا۔ اور الی اجل مسمیٰ کالدیا گیا ہی۔ اُرجلکم، اَرجلکم تھا۔ لم اتخذ فلاناً خلیلاً کی
تفسیر میں گویا یوں کہتی ہو تقبول ابوبکر خلیفہ اولٰی لوبلیتے لتینی لم اتخذ خلیفہ الثانی عمر خلیلاً اور قرآن میں اسکا ترجمہ لکھتے ہو

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ ام یقولون" ترجمہ مقبول ص ۳۳۹

ترجمہ مقبول۔ آیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو بنا لیا ہی۔ تم یہ کہدو کہ اگر میں نے اسکو بنا لیا ہی۔ تو تم بھی اس کے مانند ایک سورہ بنا لاؤ اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو کیا ہم بعد رسول کریم پھر کوئی قرآن اتاریں گے۔ ہمارا قرآن کیا کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ پر محدود ہی۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ قیامت تک کے لیے حجت ہی۔ اب سنو کہ اس آیت سے تمھارے اقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی۔ تم کہتے ہو کہ اصحاب رسول نے قرآن میں بہت جگہ تبدیلیاں کردیں مگر ایسی تبدیلی کی کہ تم سے بڑھ گئے رسول سے زیادہ فصیح ہوے۔ ہماری فصاحت کے مثل لانے پر قادر ہوے۔ پھر بتاؤ کہ ہمارا دعوٰی پیغمبر کی تحدی غلط ہوئی یا نہیں ٭

ای جاہلو۔ تم نہیں جانتے کہ قرآن کا ایک ایک جزو بھی قرآن ہی ٭

ترجمہ مقبول۔ ص ۳۳۹۔ "آیہ بل کذبوا"

ترجمہ مقبول۔ بلکہ انھوں نے تو اس کو جھٹلا دیا جس کے علم کا وہ احاطہ نہ کرسکے اور جس کا مطلب ان تک پہنچا ہی نہیں اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے

ترجمہ مقبول۔ بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ آدمی خود اپنی جانوں پر ظلم توڑتے ہیں ۞

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح نازل ہوئی ہی فتنہ وفساد کرنا۔ دوسروں پر لعنت کرنا۔ اپنے شیعوں کو لعنت سکھلانا۔ قرآن سے لعنت ثابت کرنا۔ قرآن کی ایسی لغو تفسیر کرنا اور پھر "تفسیر فبهت الذی کفر" کی لعنت و پھٹکار پڑنا۔ یہ سب اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑنا ہی۔ اللہ تو آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ۞

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۵ آیہ "ویستنبئونک" ترجمہ مقبول ۵۱

ترجمہ مقبول۔ اور وہ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ وقعہ حق ہی۔ تم کہدو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ بے شک حق ہی۔ اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو ۞

کافی میں صادق فرماتے ہیں کہ علی کی خلافت کے متعلق تم کہدو کہ پروردگار کی قسم یہ ضرور برحق ہی۔ اگر تم اپنی پنچائت سے کسی کو چودھری بنالوگے تو اللہ مجبور نہیں ہوسکتا کہ تمھارے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرلے ۞

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں باقر سے منقول ہی کہ اہل مکہ نے پوچھا کہ کیا علی امام ہیں تم اس کے جواب میں کہدو کہ میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہاں تم انکار نہیں کرسکتے باقر اور صادق نے دعویٰ کیا ہی کہ یہ آیت تمھاری ہی شان میں اتری ہی۔ کافی اور عیاشی اور قمی اور المجالس سب ہی گواہ ہیں ۞

ای آل رسول تم تو ایسی جہالت کے بعد خطاب کے لائق باقی نہیں رہے۔ صرف

جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے نازل کریں گے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہی قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ سنو یہ آیت تم سے کیوں کر متعلق ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم قرآن سنتے ہو مگر سمجھتے نہیں۔ اس لیے رسول سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ تم اس کے جواب میں بڑے بڑے دعاوی علم ماکان ومایکون وعلم گزشتہ وآیندہ وعلم قرآن کا دعویٰ کروگے۔ مگر یاد رکھو تمہاری تفسیر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ قرآن کی ایسی تفسیر کرنے والا عقل ہی نہیں رکھتا۔ ؎

ہرچہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

سوچو اور سمجھو ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۳۴۰ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ سنو اس آیت میں تمہاری تعلیم یوں ہو سکتی ہے کہ تم پیغمبر کی حدیث دیکھتے ہو اور پھر بھی مطلب نہیں سمجھتے۔ راہ راست پر نہیں آتے۔ اس لیے پیغمبر سے کہا جاتا ہے کہ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ فارسی کا شعر سنو۔ سوچو ٭

ہرچہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۳۴۰ "آیہ ان اللہ" ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ ہم سے سنو۔ خلافت اللہ کی تھی یا نہیں۔ اور اگر کہو کہ نہیں تو اللہ کا کلام جھوٹا ہوتا ہی۔ مگر تم کو اس سے کیا غرض پھر فرماتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہی۔ یہ اُسی کی طرف روشن اشارہ ہی۔ اور پھر تمھاری جہالت ظاہر کرتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ "لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں"۔

ترجمہ مقبول ص۳۴۲ "آیہ ہو یحیی"

ترجمہ مقبول احمد۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اور اسی کے حضور میں تم سب کی بازگشت ہوگی۔

ای آل رسول اِس آیت سے عقیدہ قدرت ائمہ وعقیدہ رجعت اور صحابہ رسول کا زندہ کرنا۔ پھر عذاب دینا۔ قتل کرنا سب باطل ہوتا ہی۔

ترجمہ مقبول ص۳۴۳ "آیہ . . ." وحاشیہ نمبر۲

ترجمہ مقبول کہ جو دوستان خدا ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ محزون ہونگے

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہی ورنہ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن آتاریں گے اس محزون کو دیکھو۔ اور سورہ توبہ میں پیغمبر کا ابوبکر کے لئے لاتحزن . . . دیکھو قرآن خود اپنی کیسی تفسیر کرتا ہی۔ ذیل کی آیت غور سے دیکھو۔

ترجمہ مقبول ص۳۴۳ - آیہ "الذین امنوا"

ترجمہ مقبول وہ وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری برتتے تھے۔

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو اتقٰی سورہ لیل اور سورہ حجرات میں ان کو اتقٰی کہا ہے۔ یعنی بڑا ڈرنے والا۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو۔

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۴۳

عقلمند شیعوں سے اپیل ہے۔ کہ تم اپنے اماموں کا ایمان اور علم اور عقل دیکھو۔ جہاں کوئی ضمیر آئی۔ وہ ان کی طرف جہاں کوئی آیت متشابہات آئی وہاں وہی مراد ہیں۔ فرلان آنکھ کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اہل مکہ نے پیغمبر سے کب پوچھا تھا۔ کہ یہ علی امام ہیں ان جاہلوں سے یہ بھی پوچھو کہ کفار اہل مکہ نے یہ پوچھا تھا یا مسلمانان اہل مکہ نے اور پھر یہ پوچھو کہ مکہ میں اس کا موقع ہی کیا تھا۔ وہاں سلطنت و امامت و خلافت رکھی ہی کیا دھرا تھا۔ اور اگر کوئی کہدے کہ یہ صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے تو اس کے انکار کی تمھارے پاس کیا دلیل ہے۔ اچھا دیکھو قرآن کی گواہی سے کون صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اخیر آیت کو غور سے پڑھو۔ اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ سنو ہم نے ابوبکر کو خلیفہ بنانا چاہا۔ بنا دیا۔ اور یہی حق تھا۔ پھر علی کا دعوی دار بننا علی کی شجاعت و تہور۔ عباس اور ابوسفیان کی مدد۔ اور پھر تمام قبائل عرب کا شیعہ بنکر مرتد ہو جانا۔ اور مقابلہ پر کھڑا ہو جانا مگر ان سب باتوں نے اللہ کو عاجز نہیں کیا عاجز نہیں کر سکے اور علی الرغم انف اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا۔" واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون"۔ اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ضرور سچا ہے۔ مشرک اور کافر برا مانا کریں۔ تمھارے معنے لینے میں تو اللہ عاجز قرار پاتا ہے۔ دیکھو اللہ نے علی کو خلیفہ کرنا چاہا۔ مگر ۲۴۔ برس وہ کچھ نہ کر سکا ٭

اے آل رسول دیکھو قرآن کا معجزہ۔ پھر اقوال باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب خود قرآن دیتا ہے۔ لفظ لفظ شہادت دیتا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۲ "آیہ الا ان" ٭

ترجمہ مقبول۔ خبردار رہو کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن انہیں سے اکثر نہیں جانتے ہیں ٭

بے شک وہ بد چلن ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھاری تعلیم و تنبیہ
مقصود ہی۔ نوحؑ نے اپنے بیٹے کو بلایا کہ کشتی میں سوار ہو جائے۔ اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر جاتا
ہوں وہ مجکو بچالیگا نوحؑ نے کہا کہ آج کوئی بچ نہیں سکتا۔ اتنے میں وہ ڈوب گیا۔ نوحؑ نے
فریاد کی کہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہی اور تیرا وعدہ سچا ہی۔ ارشاد ہوتا ہی کہ ای نوحؑ وہ تمھاری
اولاد سے نہیں ہی۔ بے شک وہ بدچلن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم بھی بدچلن ہوئے
تو پیغمبر زادگی کچھ نفع نہ دے گی بلکہ تم اُنکے اہل سے بھی خارج ہو جاؤ گے۔

پارۂ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۷ "آیہ قالوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۳۶۷

ترجمہ مقبول ان فرشتوں نے کہا کہ اے
عورت کیا تو امر خدا سے تعجب کرتی ہی حالانکہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں
ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سزاوار حمد و ثنا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ہم سے سنو۔ تمھارا دعویٰ ہی کہ اہلبیت ہم ہی ہیں
اور اپنے دعوے کے ثبوت میں تم اہل سنت کی روایت پر جاتے ہو۔ دیکھو پرائی جوتیوں پہ
جانا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہی۔

قرآن دیکھو معصوم فرشتوں کا قول سنو جس وقت سنی اور شیعہ کا وجود نہیں تھا۔
اس وقت کی بات دیکھو۔ فرشتوں نے پیغمبر کی بیوی کو کہا ہی کہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت
اور اس کی برکتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سزاوار حمد و ثنا ہی۔ مگر ای جاہل مقبول احمد
بتا کہ اے عورت کیا تو تعجب کرتی ہی یہ ترجمہ تجکو تیرے اماموں نے بتایا یا تیرے نفس نے۔ تیری
بلا دور تو یہ کہدیگا کہ اماموں سے نقل کرتا ہوں۔

ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہی تو بڑی کامیابی ہے ؛

اے آل رسول اس آیت میں تمام خلفائے ثلثہ داخل ہوتے ہیں کہ ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اس میں تم کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے تمہاری تو قید وقتل میں گزری۔ ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۲۔ "آیہ ولا یحزنک قولہم"۔

ترجمہ مقبول۔ اور تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں پورا پورا غلبہ خدا کا ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم تو اپنے افعال اور اقوال کو دیکھو کہ ہم بنی ہاشم ہیں ہم قرابت داران رسول ہیں۔ خلافت ہمارا ہی حق ہے وغیرہ وغیرہ ہفوات اللہ فرماتا ہے کہ "تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں" تحزن اور حزن رنج مافات پر بولا جاتا ہے۔ دیکھو۔ بعد فرماتے ہیں "بے شک پورا پورا غلبہ اور عزت خدا کو ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے" بنی تیم اور بنی عدی اور بنی امیہ کو اگرچہ ہاشم ذلیل سمجھتے ہوں۔ مگر فی الحقیقت عزت خدا ہی کے لیے ہے سمیع وعلیم کہکر تمہاری سماعت اور تمہارے علم کو باطل کر دیا اور بلاغت یہ ہے کہ ہم سنتے ہیں جو بنی ہاشم کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان کی خلافت سے کیا کیا نعمتیں حاصل ہوں گی ؛

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۲۶۱۔ چار آیتیں اوپر کی خود پڑھ لو ؛	پارۂ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۴

ترجمہ مقبول احمد۔ فرمایا کہ اے نوحؑ وہ تمہاری اولاد سے نہیں ہے۔

تم نہیں ہیں ظالم ہوتے تو ہماری سزا بھی اُن کو ملتی بلکہ وہ پرہیزگار اور صالح بندے تھے
ہمارا وعدہ ترقی دینے کا تھا - ہم نے ترقی دی یعنی اٹر ھاتے چلے گئے - آج دنیا میں کوئی مثال
پیش نہیں ہوسکتی کہ ۲۴ - برس میں ایسی نمایاں ترقی دنیا کی کسی قوم نے حاصل کی ہو +

ترجمہ مقبول - صلا۳۸ قصہ حضرت یوسُف قید خانہ میں +

ترجمہ مقبول - ای میرے قیدخانہ کی ساتھیو آیا جداجدا پروردگار اچھے ہیں یا خدائے یکتا
جو سب پر غالب ہو +

اس آیت میں شیعون کو تعلیم ہے تم جو علی کو قولاً و فعلاً اللہ کہتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو اپنے ائمہ
کو سمیع و بصیر و حاضر و ناظر و قادر و توانا و علیم و خبیر جانتے ہو دیکھو قرآن اس عقیدہ کو باطل کرتا ہے
کہ وہی خدائے یکتا بہتر ہے جو سب پر غالب ہو - ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۳۸ و ۳۸۵ - قصہ یوسف +

ترجمہ مقبول - اِس لیے کہ یوسُف جان لے کہ میں نے پس پشت اُس کے حق میں کوئی
خیانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال نہیں چلنے دیتا + دوسری آیت -
اور میں اپنے نفس کو بدی سے بری نہیں کہتی کیونکہ نفس تو بالطبع بدی کی طرف مائل ہونے والا
ہے سوائے اُس کے جس پر میرے پروردگار نے رحم فرمایا ہو یعنے اسے معصوم بنایا ہو بیشک
میرا پروردگار بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے +

معزز ناظرین - میری تفسیر کو ان دو آیتون کی تفسیر سے کچھ تعلق نہ تھا - اس کے لکھنے
سے صرف یہ مطلب ہے کہ تم بھی دیکھ لو کہ مقبول احمد کس درجہ جاہل ہے اس کو یہ بھی نہیں معلوم
کہ زلیخا کا قول کہاں ختم ہوا +

ای مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ یہ تفسیر تمہارے نفس نے کی ہے یا تم کو اماموں نے بتایا ہے
تمہاری بلا دور تم تو سب اماموں سے نقل کرتے ہو - معلوم ہوا کہ اوستاد بھی قرآن سے جاہل ہیں
اگر عربی کی تفاسیر تم نہیں سمجھ سکتے اگر قرآن کے الفاظ اللہ کی زبان تم نہیں پہنچانتے تھے تو

اچھا ای آل رسول تم ہی بتاؤ۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں یا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں بھی مومنین کی ماں تھیں۔ پھر ان کی توہین تم نے کیوں جائز رکھی صرف اس گمان اور ظن اور اٹکل سے کہ پیغمبر کی بیویاں اہلبیت نہ قرار پائیں دیکھو قرآن تمھارے دعوے کو باطل کرتا ہے۔ ابراہیم کی بیوی کو (جو نسباً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے) قرآن میں فرشتوں کی زبانی اہلبیت کہلا دیا ہے۔ اب تمھارا حدیث سے استدلال قرآن کے مقابلہ میں ضرور کمزور ہے ٭

ترجمہ مقبول ۳۶۷ "آیہ وجعلنا عالیہا سافلہا" ٭

ترجمہ مقبول۔ تو ہم نے لوط کے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک اس قول کی تردید فرماتا ہے (کہ عمر کے قتل کے روز آسمان پر خوشی منائی گئی کہ آج بڑا دشمن اہلبیت مارا گیا) ہم وہ ہیں کہ قوم لوط کی نافرمانی اور بداعمالی کے بعد ہم نے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا اے نادانو۔ ہم ایسے کمزور اور مجبور تھے کہ مرنے کی خوشی مناتے اور ۴۰۰۔ برس تک باوجود ارادہ و حکم ہلاک نہ کر سکتے ٭

ترجمہ مقبول۔ ۳۷۰ ۔ قصہ شعیب۔ آیہ "وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ" ٭

ترجمہ مقبول۔ اور ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے۔ مگر خلفاے ثلثہ کو جو تم ظالم کہتے ہو۔ یہ تمھارا جھوٹ ہے در اصل وہ

رکھتے ہیں اور نہ کسی نقصان کا تم کہو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوتے ہیں یا اندھیرا
اور روشنی برابر ہی یا اُنھوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کیے ہیں۔ جنھوں نے اُسی کی
سی مخلوق پیدا کر دی ہو کہ ان پر مخلوق کی شناخت مشتبہ ہو گئی ہو تم یہ کہدو کہ اللہ ہر چیز
پیدا کرنے والا ہی اور وہ یکتا و زبردست ہی÷

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت میں علی کو خدا یا ولی ماننے کی
تردید فرماتا ہی۔ کمال بلاغت سے باطل کرتا ہی÷

پارۂ سیزدہم سورۂ رعد رکوع ۳ "آیہ والذین" ترجمۂ مقبول ص۴۰۱ ÷

ترجمۂ مقبول۔ اور جو عہد خدا کو بعد اس کے پختہ
ہو جانے کے توڑ ڈالتے ہیں اور جنکی صلۂ رحمی کا خدا نے حکم دیا تھا ان سے قطع رحم کرتے ہیں
اور زمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے اور انھیں کے
لیے اُس گھر کی خرابی ہی÷

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے
لیے محدود ہی۔ نہیں بلکہ یہ تو قیامت تک کے لیے حجت ہے خدا کا عام حکم یہ ہی کہ بغاوت اور
فساد نہ کرو امن قائم ہو جانے کے بعد سلطنت کسی پر قرار ہو جانے کے بعد فساد اور بغاوت
اللہ کو سخت ناپسند ہی قیامت تک جو اسکے خلاف کرے گا اسی آیت میں داخل ہوگا۔
ورنہ بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا بار بار قرآن اُترے گا۔ تم کہدو گے کہ
فلاں فلاں بھی اِس میں داخل ہیں۔ اچھا داخل ہونگے پھر ہم کو اس سے کیا۔ دوسروں
کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہ ہوگا نہ تمھاری برأت نہو گی ÷

اللہ کا طرز بیان تمھاری سمجھ میں نہیں آتا تو نذیر احمد کا ترجمہ ہی دیکھ لیتے - ای نادانو - یہ دو آتیں یوسف کی زبانی ان کے اقوال کی حکایت ہی - اسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہے تیا

پارہ سیزدہم سورہ رعد رکوع اول

"آیہ اِنَّمَآ اَنْتَ" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۹۷

(حاشیہ نمبر ۲)

ترجمہ مقبول احمد - اے رسول سوائے اس کے نہیں ہی کہ تم ڈرانے والے ہو - اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہی - تفسیر مجمع البیان میں منقول ہی کہ نبی ڈرانے والے اور علی ہادی - کافی میں باقر سے منقول ہی کہ نبی ڈرانے والا - اور ایک ہادی ہر زمانہ میں ہم میں سے ہوتا ہی - صادق بھی کہتے ہیں - تفسیر قمی میں منقول ہی کہ منکرین امامت کی یہ آیت رد کرتی ہی ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - ہم سے سنو - یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہی - اور تم انکار بھی نہیں کر سکتے جبکہ مجمع البیان اور کافی اور قمی میں باقر و صادق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم گواہی دے چکے ہوں - تمھاری تفسیر سے تو یہ مطلب نکلا کہ نبی ڈرانے والا اور علی اور اس کے بعد ان کے اوصیا ہادی ہدایت دینے والے ہیں نبی ہدایت دینے والے نہ ٹھہرے اور اس میں جیسی توہین پیغمبر کی تم کرتے ہو - اہل علم سے مخفی نہیں - اور تعجب کہ تم اب بھی معصوم - قرآن کا مطلب تو یہ ہی کہ ای رسول آپ تو صرف ڈرانے والے اور ہر قوم کی ہدایت کرنے والے ہیں - اگر عقل ہی تو سمجھو - ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو ٭

ترجمہ مقبول ص۲۹۹ رکوع ۲ - آیہ "قُلْ مَنْ رَّبُّ"

ترجمہ مقبول - تم کہو کہ آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار کون ہے تم کہو کہ اللہ - تم کہو کہ کیا اس کو چھوڑ کر تم نے ایسوں کو اپنا ولی بنا لیا ہی جو اپنے آپ کے لیے کسی نفع کا اختیار

کہ اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور تمھیں بڑھادونگا اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب بھی بڑا ہی سخت ہی۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہم بعد رسول کریم صلعم اب کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص جماعت کے لیے محدود ہی۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ کی نعمتوں کی ناشکری نے کیا حال کیا۔

"آیہ الم تر الیٰ" ترجمہ مقبول ص۴۱۲

پارۂ سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ۵۔ ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے ان کے بارہ میں غور نہیں کیا جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنے جہنم میں جا اتارا وہ سب اس میں جائیں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہی۔ اور انھوں نے اللہ کے کچھ شریک قرار دیدئے کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکائیں پس تم کہدو کہ چند روزہ نفع اٹھالو کہ تمھاری بازگشت تو یقیناً جہنم ہی کی طرف ہی۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن خاص تمھارے لیے اتاریں گے۔ یقیناً قیامت تک کے لوگ جو اس کام کو کریں گے اسی آیت کی وعید میں داخل ہونگے تم کہدو کہ اس میں اور بھی لوگ داخل ہیں ہم نہ کہتے تھے کہ تم سخت جاہل ہو دوسروں کے شریک ہونے سے نہ تمھارا جرم ہلکا ہوگا اور نہ تم الزام سے بری ہوگے۔ مگر غور سے دیکھو قرآن کیا کہتا ہی۔ جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ کیا خلفائے ثلثہ کی سلطنت خدا کی نعمت نہ تھی۔ اور کیا تم اس سے خوش تھے۔ اگر کہدو کہ خوش تھے تو تمام طلسم کا گھروندا دھوکے کی ٹٹی ہٹ گئی۔ اور اگر کہو کہ ناخوش تھی تو ناشکری ہوئی اور اس الزام اور وعید میں داخل ہوئے

پارۂ سیزدہم سورۂ رعد رکوع ۴ "آیہ الذین امنوا- ترجمہ مقبول احمد- صفحہ ۴۰۲- وحاشیہ نمبر ۴

ترجمہ مقبول- جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دل ذکر خدا سے مطمئن ہیں یاد رکھو کہ ذکر خدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں +

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیکیاں کیں خوش حالی اور انجام بخیر انھیں کے لیے ہے +

قمی میں منقول ہے کہ ایمان لانے والوں سے مراد شیعہ اور ذکر اللہ سے مراد علی اور ائمہ معصومین ہیں +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے- ہاں اب تم انکار بھی نہیں کر سکتے- تفسیر قمی اور مجمع البیان شاہد ہیں +

عقلمند شیعو- صرف تم سے اپیل ہے- کہ اس تفسیر سے ائمہ نے اپنے آپ کو علی کو خدا کہا یا نہیں- اللہ کے ذکر سے اپنا ذکر مراد لیا- اب اِس سے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا ہوگا- مگر قرآن کے الفاظ اس دعویٰ کو بلاغت سے باطل کرتے ہیں کہ کمبختوں کو اطمینان قلب کہاں نصیب ہوا- عمر بھر تقیہ کرتے گزری قتل و قید میں گزری- پھر فرماتے ہیں کہ ان ایمان والوں اور نیکی کرنے والوں کے لیے دنیا میں خوش حالی اور انجام بخیر انھیں کے لیے ہے ذرا خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی خوش حالی دیکھ لو آنکھ پر پٹی باندھ لو- آخرت کا حال پردہ میں رکھا گیا ہے- اس لیے تم کو جراَت بھی ہے- جب مر کر آؤ گے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے +

پارہ سیزدہم سورہ ابراہیم رکوع ۲- ترجمہ مقبول- صفحہ ۴۰۷

ترجمہ مقبول- اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ تمھارے پروردگار نے جتلا دیا تھا-

وعدہ جھوٹا ہو مگر تم کو خدا کی کیا پرواہ۔ پھر آخر ذکر سے یہاں کیا مراد ہی؟۔ اے آل رسول بتاؤ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ سنو یہاں ذکر سے مراد قرآن ہی اس کی حفاظت کا ہم نے خود ذمہ لیا اور اس کی حفاظت کی ہمارا وعدہ سچا ہوا۔ دو کرور حافظ موجود ہیں ایک لفظ کی غلطی کوئی نہیں کر سکتا۔ تم جو تحریف کی اکیلی کیا کرتے ہو اس سے اہل علم کو دھوکا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ تمھاری جہالت اور نادانی ہی۔ تم قرآن سے لوگوں کو برگشتہ کرتے ہو۔ اجی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم ہو۔ اچھا اسی طرح معصوم بنے رہو

پارۂ چہاردہم ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۴ "آیہ وَنَزَعْنَا" ترجمہ مقبول ص۴۲۱

ترجمہ مقبول۔ اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال دیں گے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ اے آل رسول تمام بارہ ہزار اصحاب رسول تابعین تبع تابعین اس میں داخل ہیں یا نہیں جنھوں نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھوں پر ان کے زمانہ میں بیعت کی پھر علیؑ کے ہاتھ پر بھی بیعت کی قیامت تک کے مسلمان لوگ اس میں داخل ہوں گے یا نہیں۔

بتاؤ تم کو خلفائے ثلثہ اور ان کے ساتھیوں سے کینہ تھا یا نہیں۔ اگر بتاؤ کہ کینہ نہیں تھا تو دھوکے کی ٹٹی اُڑی جاتی ہی۔ اور اگر کہو کہ کینہ تھا تو اللہ صاحب اس کو نکالنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اب کہدو کہ اس کا وعدہ جھوٹا ہی۔ وہ جھوٹ بولتا ہی وہ ہرگز کینہ ہمارے سینوں سے نہیں نکال سکتا تو تم جانو اور تمھارا ایمان۔ جو چاہو سو کہو۔ تم کو تو صرف یہ فکر ہی کہ تمھاری امامت ثابت ہو خلفائے ثلثہ کی خلافت باطل ہو

ہاں ابھی اور مخاطبات بلیغت بھی باقی ہیں۔ اپنی قوم کو جہنم میں جا اتارا۔ اصحاب رسول پر شیعوں کو سب و لعن سکھلانا۔ قرآن کے بے معنے تفسیر بتانا۔ ہزلیات اور لغویات میں مبتلا کر دینا۔ جہنم میں جا اُتارنا ہی۔ ہاں ابھی اور علامتیں اور شہادتیں قرآن کی باقی ہیں علی کو خدا الہنا ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ قادر و توانا جاننا۔ اگر کہدو کہ ہم نہیں سمجھتے اور نہیں کہتے تو ابھی گھروندا بگڑ جاتا ہی۔ اور تم جھوٹ بولنے کی انکار کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔ جب ایک کافر و مشرک ممبر پہ جاکر کہتا ہی۔

علی مشکل کشا حقا نصیری کے خدا تم ہو
کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں

تو تمام مشرکین واہ واہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہکر ان کی دل افزائی کرتے ہیں اور سب اسی کفر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یا علی اور یا حسین اُٹھتے بیٹھتے کہنا شریک کرنا نہیں ہی تو اور کیا ہی۔ پھر اللہ صاحب سزا سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ چند روز نفع اٹھالو کہ تمھاری بازگشت تو یقیناً جہنم کی طرف ہی ✝

پارۂ چہاردہم سورۂ حجر "آیہ انا نحن" ترجمہ مقبول ص۲۱ ترجمہ مقبول۔ بیشک ہم ہی نے ذکر کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں ✝

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ اس آیت پہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلتے ہیں اور نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ اے آل رسول تم چپ کیوں ہو گئے۔ کیا تم اس کا مطلب سمجھ گئے اور جانتے ہو کہ کوئی نہ دیکھیگا ✝

ایک چپ سے ہزار بلا ٹلتی ہی۔ اچھا اسی نسخہ پر عمل کرو۔ اچھا کہدو ذکر سے ہم مراد ہیں مگر یہ غلط ہوگا تم قتل ہوئے اور قید میں گزری۔ بس اللہ کی حفاظت کا

ان کو اچھی جگہ دی گئی یا نہیں۔ اب یا خلفائے ثلثہ کو مانو یا قرآن کا انکار کرو تم جس شق کو سہل سمجھو اختیار کرلو ٭

اللہ نے تو اپنا وعدہ پورا کردیا۔ چاہے بُرا مانا کریں کافر ٭

ترجمہ مقبول ص۴۳۲ "و انزلنا الیک الذکر" ٭

ترجمہ مقبول۔ اور تمہاری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا ٭

کیوں جی مقبول احمد یہاں "ذکر" کے معنے قرآن تم نے کیوں لکھا اور صفحہ ۴۱۷۔ پر جہاں اللہ کی حفاظت کا وعدہ تھا وہاں "ذکر" کے معنے تم نے "ذکر" لکھدیا۔ تم کو ایسا ترجمہ آل رسول ہی نے بتایا ہوگا۔ تاکہ قرآن کی خداوندی حفاظت کو کوئی نہ سمجھے اور جب تمہاری ایسی نیت ہی ہے تو تم خدا سمجھے۔ کیوں جی یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ چال ہی یا نہیں؟

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ ایسے بدنیت یہودی اور نصرانی اگلی امت کے تم نے دیکھے ہیں قرآن پر پردہ ڈالو مگر دینداروں کو اللہ خبر کردیتا ہے

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل رکوع ۱۴ "آیہ من کفر" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۴ وحاشیہ نمبر ۳ ٭

ترجمہ مقبول۔ جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کرجاے سوائے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا گیا ہو۔ درانحالیکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو ۱۲ ٭

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ علی نے اس آیت کو اپنے بارہ میں نازل ہونا تعلیم کیا ٭

اے آل رسول بتاؤ اس آیت سے تمہارا تقیہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں ٭

کون تھا۔ کس نے جبر کیا تھا۔ کس درجہ کا جبر کیا تھا۔ ایسے افعال و اقوال پر کس نے کس کو قتل اور قید کیا تھا۔ سولی دی تھی۔ عذاب دیا تھا۔ کوڑے مارے تھے۔ ہتک حرمت کی تھی۔ اور جب تک کہ ہر حدیث کے متعلق ایسی شہادت نہ پیش کیجاے

چاہے قرآن غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو۔ اللہ کی توہین ہو۔ ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو +

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۱ +

ترجمہ مقبول۔ نہ اُن جنتوں میں ان کو کوئی رنج پہنچے گا۔ اور نہ وہ اُن سے نکالے جائیں گے +

ای آل رسول کہیں تم جہالت سے کہدیتے کہ ہماری ناخوشی اور ہمارے کینہ کی بدولت وہ لوگ جنت سے نکالدئے جائیں گے تو اللہ صاحب اس کی تردید فرماتے ہیں کہ وہ نکالے نہ جائیں گے۔ ای آل رسول بتا و یہاں تو نصب کے معنے رنج کے ہوئے۔ اور سورۃ انشراح میں اسی نصب کے معنے اپنا قائم مقام مقرر کردو۔ صفحہ ۹۵۴۔ کیوں ہوگیا۔ کیا ہمارا قرآن کھلونا ہے۔ یا تم قرآن سے بالکل جاہل ہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۴۔ لفظ "ولا تحزن" +

ترجمہ مقبول۔ اور نہ اسکے لیے رنجیدہ ہو ۱۲ +

ای آل رسول یہاں تو لاتحزن کے معنے نہ رنجیدہ ہو کرتے ہو۔ مگر جب سورہ توبہ میں ابوبکر کے لیے لاتحزن نبی نے کہا تو وہاں شیطان کی آیت کے برابر ترجمہ کیوں ہوگیا۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔ کیا یہ یہود و نصارے کی چال نہیں ہے +

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود و نصاریٰ کو۔ جو اکثر آل یعقوب تھے +

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل رکوع ۶

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۳۱ و حاشیہ نمبر ۲ +

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بعد اس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ خدا کی خوشنودی کے لیے ہجرت کی ہم ضرور بالضرور ان کو دُنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہوگا +

ای آل رسول بتاؤ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ مہاجرین میں تھے یا نہیں۔ بتاؤ دُنیا میں

قرآن کی لعنت اور مار سے بچائیں اگر ان کو غیرت ہی۔ یہ بھی یاد رکھو کہ قرآن کے لفظ لفظ سے جتنی باتیں ظاہر ہوئیں اُن کو بیان کیا گیا ہی تم جیسی بے تکی خلاف عقل مہمل باتیں کہنے کے عادی ہو اگر ویسی تفسیر لکھنی گوارا ہو تو ہزار اونٹ بھی اِس تفسیر کو نہ اُٹھا سکیں +

پارۂ پانزدہم سُورۂ بنی اسرائیل "آیہ ولا تزر" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۵۲ +

ترجمہ مقبول اور کوئی بوجھ اُٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا ۱۲ +

اِس آیت سے آل رسول کی تمام رویات کی تردید فرمایا ہی۔ کہ شیعوں کے گناہ سنی اُٹھالیں گے۔ سنیون کی نیکی شیعہ کو مل جائیگی۔ شیعوں کے عوض سنی ناصبی و خارجی جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ تم جھوٹے یا معاذ اللہ قرآن جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ اللہ صاحب جھوٹے تم اپنی مکاری کی بات کہے جاؤ چاہے ایمان رہے یا جائے +

قرآن پر الزام عائد ہو چاہے اللہ کی توہین ہو +

مقبول احمد۔ دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ کیا آل رسول کے پاس کوئی دوسرا قرآن اب آئے گا ؟ ۱۲ +

پارۂ پانزدہم سُورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ "آیہ قُلِ ادْعُوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۵۹ +

ترجمہ مقبول تم کہدو کہ اس کے سوا جن جن کا تم کو گھمنڈ ہی تم ان کو پکار لو کہ وہ تم سے نہ کوئی مصیبت رفع کر سکیں گے اور نہ اسے بدل سکیں گے ۱۲ +

اِس آیت سے اللہ پاک یا علی اور یا حسین۔ اور تمام اقوال و عقائد مشرکین کی تردید فرماتا ہی مثلاً +

زمانہ بر سر جنگ است یا علی مددے	فلک بغیر تو تنگ است یا علی مددے
آپ مدد کیجیے دم امداد ہے	یا امیر المومنین وقت یاد ہے

عقلمندوں اور ایمانداروں کے نزدیک تقیہ ثابت وجائز نہیں ہوسکتا +
بے ایمان جاہلوں سے جو چاہو کہہ لو۔ اگر تمھارے نزدیک اس آیت سے تقیہ ثابت ہوا۔ تو اب تم سے بڑھکر مکار اور جھوٹا کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہود ونصاریٰ بھی ایسے مطالب نہیں بیان کرتے تھے۔ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو +

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی مگر یہاں ایک مزہ ہی اس روایت سے علی اپنے کو خود اپنی زبان سے اللہ کہتے ہیں +

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل ۱۴	"آیہ ادع الی"۔ ترجمہ مقبول ص ۴۴۸ + ترجمہ مقبول۔ اور اُن سے اِس طریقہ سے بحث کرو۔ جو

بہت ہی اچھا ہو +

اے آل رسول بتاؤ تمام مسلمان قیامت تک اِس حکم پر مامور ہیں یا نہیں +

اے آل رسول بتاؤ حدیثوں کی نسبت تو تم کہدوگے کہ یہ اہل سُنت کی روایت ہے یا گو ہماری حدیث ہے مگر عوام یعنے اہل سنت کے مطابق ہے اِس لیے واجب الترک ہے۔ قرآن کے متعلق (گو تمھارے عقائد بہت بُرے ہیں مگر پھر بھی تم قرآن کا اِنکار نہیں کرسکتے۔ ورنہ خدا کی حجت ہی رخصت و برطرف ہوئی جاتی ہی) اب "تفسیر فبہت الذی کفر" کے ذریعہ سے صرف قرآن سے تمھارے اقوال واہیہ عقائد باطلہ خیالات فاسدہ کی تردید ہوتی ہی۔ تمھارا کفر، تمھارا شرک، تمھارا نفاق، تمھاری جہالت، تمھارا فساد سب قرآن سے ثابت کیا جاتا ہی۔

اجی بتاؤ یہ دلیل اچھی ہی یا نہیں۔ بہادر علی شاہ۔ مولوی غلام حسین مولوی مقبول احمد اور اڈیٹر صلاح اور الشمس سے کہدو کہ وہ کرور شیعونکی پشت پناہی چھوڑیں اپنے ائمہ کا ایمان اب قرآن سے ثابت کریں اپنے ائمہ کو کفر و شرک ونفاق سے بری کریں۔

جب تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کردو۔ یا خاص ہمارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ نہ ہو پھر اس کے اندر رہی تم زمین کو پھاڑ کر ندیاں نہ بہادو یا جیسا کہ تمھارا گمان ہے ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرادو یا اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے لاکر کھڑا نہ کردو۔ یا خاص تمھارا سونے کا ایک محل نہو۔ یا تم آسمان پر چڑھ نہ جاؤ اور ہم تمھارے چڑھ جاتے پر بھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم پر ایک نوشتہ نازل نہ کرو کہ ہم اُسے پڑھکر دیکھ لیں تم جواب دیدو کہ میرا پروردگار اس سے منزہ ہے کہ اُس پر کسی کا حکم چلے میں تو صرف ایک انسان رسول ہوں ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب رسول کریم کے بعد تارنیگے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھارے اقوال واہیہ و عقائد باطلہ و خیالات فاسدہ کی تردید کرتی ہے جس طرح کفار پیغمبر کی شان دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے ہی تم لوگ خلفا کی شان دیکھنا چاہتے ہو۔ حالانکہ ہم صرف کام کی بات دیکھتے ہیں اپنا کام دیکھتے ہیں کہ کون احسن طریقہ سے انجام دیتا ہے۔ خلافت کا حق ادا کرتا ہے۔ کوئی شخص بڑے بڑے معجزات دکھلائے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر کرے۔ مگر خلافت کے کام کا نہ ہو۔ ملک داری و ملک گیری کا سلیقہ نہ رکھتا ہو۔ جہاں داری و جہاں بانی کا طریقہ نہ جانتا ہو۔ اس کو خلافت دینا اپنا ملک برباد کرنا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون رسالت کا حق ادا کرے گا۔ کون خلافت کا حق ادا کرے گا ۱۲ ✦

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲ "آیہ وقل الحمد للہ" ترجمہ مقبول ۴۶۸

اور یہ کہو کہ سب تعریف اُسی خدا کے لیے زیبا ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا حامی ہو۔ اور تم اس کی بڑی کبریائی کا اظہار کرتے رہو ۱۲ ✦

مصرع مشکل میں یا علی ولی کہہ کے دیکھ لو ؛

اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کا تم کو بڑا گھمنڈ ہے ان کو پکارو نہ وہ مصیبت رفع کر سکیں گے نہ بدل سکیں گے ۱۲ ؛

تم کہو گے کہ دوسرے بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ ہم کو کیا ہمارا فیصلہ عام ہے وہ بھی مشرک ہیں ۱۲ ؛

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۸ "آیہ سنۃ من" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۶

ترجمہ مقبول۔ اسی طریقہ پر جس پر ہم نے تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے تھے اور تم ہمارے طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ۱۲ ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں لو کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ایمان لانے والوں عمل صالح کرنے والوں کو ہم جزائے خیر دیتے ہیں ۔ ... رہتے ہیں راضی رہتے ہیں کافروں مشرکوں بدکاروں کو عذاب دیتے ہیں ان کو پسند نہیں کرتے نہ ان سے راضی ہوتے ہیں ہم اس فیصلہ میں کوئی بین فرق نہیں کرتے کہ آل رسول یا ابو ... ہے اور کمینہ کون ہے۔ عربی تم کیا سمجھو گے۔ اردو ہندی کے اشعار سنو شاید تمھاری سمجھ میں آجائے ؛

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو لائے بت خانہ سے وہ صدیق کو

ذات پات نہ پوچھے نہ کوئی ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی

مصرع انا علی یا بنت احمد محلی

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ "آیہ وقالوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۷

ترجمہ ... اور انھوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تو تم پر ایمان لائیں گے نہیں ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ تک محدود ہے +

ای آل رسول بتاؤ قیامت تک کے ایمان لانے والے کافر ہونے والے اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں +

عقلمند شیعو اپنے اماموں اپنی تفسیروں کا جھوٹ دیکھو۔ وہ کہتے ہیں کہ علی کی ولایت میں قرآن اترا تھا اس حدیث سے فصاحت وبلاغت قرآن کی ائمہ نے برباد کردی یا خدا اور رسول کی عداوی کو باطل کردیا معاذاللہ۔ اور پھر بھی معصوم جاہل مقبول احمد دیکھ سورۂ کہف کی لعنت اور مار ۱۲ +

پارۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۰

"آیہ قال ہذا" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۴۸۱ +

ترجمہ مقبول۔ خضر نے فرمایا یہی میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے۔ ہاں جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ ان کا اصلی مطلب میں آپ کو جتلائے دیتا ہوں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ ہم سے سنو تمھاری عقائد واہیہ اور اقوال مہملہ کی تردید اس آیت سے کی جاتی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر۔ پیغمبر کو چھوڑ کر اسلام کو چھوڑ کر عبادات و معاملات کو چھوڑ کر تم صرف افضل اور مفضول کی بحث میں پڑ گئے۔ اچھا بتاؤ کہ خضر (جن کو ایسے بڑے بڑے امور غیب کی خبر تھی علم تھا جس کو موسے بھی نہ جانتے تھے) افضل ہیں یا موسے۔ قرآن سے کس کی زیادہ فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر تم اپنا عقیدہ بتاؤ کہ موسے افضل ہیں یا خضر۔ تم کو موسے خضر سے کیا مطلب تم کو قرآن اور خدا سے کیا مطلب علی کی فضیلت ابوبکر پر ثابت کرنے کی کوشش میں مرجاؤ۔ ہم سے سنو اس قصہ میں خضر کے علم کی تعریف ہے۔ ایسے علم

ای آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھاری شان میں اتارے
سنو اس آیت سے تمھارے دعاوی۔ اور تمھاری ولایت اور تمھاری قدرت کی تردید
تکذیب فرماتا ہی۔ اب یا اپنے دعاوی کو سچا کہو یا قرآن کو۔ یا اپنے دعاوی پر قائم رہو یا خدا
کو جھوٹا کہو۔ تم جو چاہو کہو عقلمند اور ایماندار شیعہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ خدا سچا اور خدا کا قرآن سچا صرف
تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؎

پارۂ پانزدہم سورۂ کہف رکوع ۴ | "آیہ واتل ما اوحی"۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۴۷

ترجمہ مقبول۔ اور تمھاری طرف تمھارے پروردگار
کی کتاب میں سے جو کچھ وحی کی گئی ہی وہ پڑھ کر سنادو۔ اسکے کلمات کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی ۱۲
ای آلِ رسول اس آیت سے تمھاری تردید و تکذیب فرماتا ہی۔ تم جو کہتے ہو کہ اصحاب
رسول نے تحریف کرکے قرآن کے ہزاروں الفاظ بدلدیے۔ تو کیا تم جھوٹے یا معاذ اللہ
جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ خدا جھوٹا انکو اپنے مطلب نکالنے سے کام۔ تم کو کیا غرض کہ خدا جھوٹا
ہوتا ہو قرآن جھوٹا ہو۔ مگر یاد رکھو کہ اہل علم سمجھ جاتے ہیں کہ خدا بھی سچا اس کا کلام بھی سچا
صرف تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۴ "آیہ وقل الحق"۔ وحاشیہ نمبر ۲ لکھا ہی باقر سے منقول ہی کہ
جبرئیل اس آیت کو یوں لائے تھے "قل الحق من ربکم فی ولایۃ علی"

ترجمہ مقبول۔ اور تم یہ کہدو کہ حق تمھارے پروردگار کی طرف سے ہی پس جو
چاہے ایمان لے آئے۔ اور جسکا جی چاہے کافر ہوجائے بیشک ہم نے ظالم
لوگوں کے لیے ایسی آگ تیار کی ہی جس کی قناتیں انکو گھیر لیں گے۔ اور اگر وہ پیاس
سے فریاد کرینگے تو ان کو ایسا پانی پلایا جائیگا جیسے پگھلا ہوا تانبا جو چہروں کو بھون
دیگا وہ کتنی بری پینے کی چیز ہوگی اور کتنی بری جگہ ہوگی ۱۲ ؎

کہ ہم نیکی کر رہے ہیں ○ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور میں جانے کا انکار کیا پس ان کے اعمال بیکار ہو گئے پس قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لیے کوئی میزان نہ قائم کریں گے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم اب کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص ہے ہم سے سنو یہ آیت تمام آل رسول اور خصوصاً شیعوں سے کیونکر متعلق ہے۔ دنیا میں عزاداری کے ذریعہ سے ان کا کس قدر روپیہ محض فضول برباد ہوتا ہے۔ یہی روپیہ قومی کاموں میں خرچ کیا جائے تو کتنا فائدہ ہو سکتا ہے ملک کے لیے خرچ کیا جائے تو قوم کس قدر درست ہو سکتی ہے یتامیٰ اور مساکین کی تعلیم میں خرچ کیا جائے تو قوم کس قدر خوشحال ہو سکتی ہے مقدمات بازی میں کتنا روپیہ برباد ہوتا ہے اگر یہ قوم اور ملک کی ضرورتوں میں خرچ کیا جائے تو کتنا نفع ہو۔ آخرت کا حال مخفی ہے۔ مگر غور کرو تیرہ سو برس بعد کہنا کہ خلافت کس نے غصب کی کس نے ظلم کیا۔ کون نالایق تھا۔ کون استحقاق رکھتا تھا اس بحث میں پڑنے سے خدا پرستی اور خداشناسی سے کتنا دور جاتے ہیں اصحاب رسول تابعین تبع تابعین جن کی فضیلت قرآن سے حدیث سے اقوال ائمہ سے ثابت ہے ان پر سب و لعن کرنا آخرت کا کس درجہ نقصان ہے۔ اور پھر تمام شیعوں سے پوچھو کہ یہ کام تم کیوں کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بڑی نیکی ہے اور ہم نیکی کا کام سمجھ کر کرتے ہیں۔ اب آیت قرآنی کو دیکھو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ آیا میں تمھیں ان لوگوں کے حال سے آگاہ کر دوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں جنکی زندگانی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار گئی (ابوبکر و عمر و عثمان ۲۴ برس تک سلطنت کر [illegible] اور تمھاری کچھ نہیں چلی [illegible] ابھی خانہ جنگی [illegible]

کی تعریف ہے جو موسےٰ ابھی نہ جانتے تھے مگر دراصل موسےٰ کا مرتبہ خضر سے بہت بلند و برتر ہے کیوں؟ صرف اِس لیے کہ ان کو جہاں گیری اور جہاں داری کا سلیقہ تھا۔ اسی طرح اگر علی کا علم غیب تم ثابت بھی کرو تو وہ ابوبکرؓ سے افضل نہیں ہو سکتے۔ ابوبکر ہی افضل ہوں گے کیوں؟ اس لیے کہ ان کو جہاں داری و جہاں گیری کا سلیقہ تھا۔ مصرع

جہاں دار داند جہاں داشتن

ہاں ای آل رسول اب تمھارے لیے بجز اس کے چارہ نہیں کہ تم کہدو کہ خضرؑ موسٰیؑ سے افضل ہیں۔ مگر ہم کو تمھارے ہفوات کی پروا نہیں ہے ۱۲ +

پارۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۲	ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۸۴ + ترجمہ مقبول احمد۔ کیا ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے ہیں یہ گمان کر لیا کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنا لیں گے یقیناً ہمنے

ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور مہمانی کے تیار کیا ہے ۱۲ +

اس آیت سے آل رسول اور تمام شیعوں کو تعلیم فرماتا ہے۔ کہ ای کافرو کیا تم کو گمان ہے کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنا لوگے ہ سنو میرے خلاف کرنے کے بعد میرے پیغمبر بھی تمھارے حامی نہ ہونگے۔ تمھارے ولی نہ بنیگے۔ نہ بن سکیں گے۔ دیکھو تم جن کو اولیا مانتے ہو نہ ماننے والوں کو کافر بتاتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بندے کافروں کے ولی نہ بنینگے۔ پھر عذاب سے ڈراتے ہیں کہ ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور مہمانی کے تیار کیا ہے۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو +

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۸۴ "آیہ قل ہل"

ترجمہ مقبول۔ ای رسول تم یہ کہدو کہ آیا میں تمھیں ان لوگوں کے حال سے آگاہ کردوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں وہ وہ ہیں جن کی زندگانی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار ہو گئی اور وہ یہی گمان کرتے رہے

نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو یہ دو آیتیں تمھارے عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید کرتی ہیں۔ تمھارے دعوائے معصومیت وافضلیت کو باطل کرتی ہیں۔ سنو اس آیت میں اشارہ لطیف و بین ہے کہ تم ابوبکرؓ سے افضلیت کا دعویٰ کیا کرتے ہو۔ تم تو فرعون کے جادوگروں کے بھی برابر نہیں ہو۔ دیکھو جیسی سخت اذیت فرعون نے جادوگروں کیلئے تجویز کی تھی۔ دونوں ہاتھ دونوں پیر کا کٹوانا پھر سولی دیدینا ایسا سخت عذاب کہ جائے سو برس میں کسی بادشاہ بنی امیہ و بنی عباس و بنی مروان نے یا خلفائے ثلثہ نے کبھی تجویز کیا تھا؟ مگر پھر بھی تم تقیہ ہی کرتے رہے۔ فرعون کے جادوگروں پر ہزار آفریں کہ ایسی سخت سزا و عذاب کو برداشت کر لیا اور دین سے نہیں پھرے براہ تقیہ بھی انھوں نے کچھ نہیں کہا اور تم ہمیشہ فخر سے کہتے رہے کہ تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہے۔ تقیہ سے ہم کو اس وقت بحث نہیں ہم کو تو یہ دکھانا ہے کہ تمھارے تقیہ کے مقابلہ میں جادوگران فرعون کس درجہ کا استقلال اور ایمان اور صبر ظاہر کرتے ہیں ۱۲ +

پارہ شانزدہم سورۂ طٰہٰ رکوع ۵	اَنَّہٗ قَالَ یَا بْنَؤُمَّ الخ ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۶۔ قصہ موسیٰؑ وہارونؑ + ترجمہ مقبول۔ انھوں نے کہا کہ اے میرے ماں جائے۔ آپ میرے سر اور ریش کو نہ پکڑیے مجھے سرتا پا مجھ کو (ڈانٹ) نہ دیں مجھے یہ اندیشہ

رہا کہ کہیں آپ یہ نہ فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول بھی چپ ہیں۔ مقبول احمد بھی کچھ زہر نہیں اگلتے ۱۲ +

مقبول احمد سر و ریش میں تم پیر کس کو کہتے ہو یہ ترجمہ تم نے اپنے نفس سے کیا ہے یا اماموں نے بتایا۔ کیا ان کو بھی سر و پا کی تمیز نہیں۔ مقبول احمد دیکھو ہو دلیں

باہمی خوں ریزی کی بدولت کفار کے ملک پر حملہ کرنا۔ فتوحات حاصل کرنا۔ دائرہ اسلام کو وسیع کرنا دوسرے ممالک میں کلمہ حق بلند کرنا نصیب نہیں ہوا۔ کوفیوں کی مدد کے بھروسے پر آخری میدان کربلا میں بھی نقصان ہی ہوا۔ بنی اُمیہ کی سلطنت مٹانے میں بھی مٹ جانے کے بعد بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ آل عباس قابض ہو گئے۔ اور ان کا ظلم بنی اُمیہ کے ظلم سے کم نہیں ہوا۔ چنگیز خاں ہلاکو کو بلانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چند ہی روز کے بعد وہ شیعہ سے سنی ہو گئے تم کو سلطنت بہرکیف نصیب نہیں ہوئی) آگے چلکر اللہ صاحب فرماتے ہیں اور وہ یہی گمان کرتے رہے کہ ہم نیکی کر رہے ہیں۔ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور میں جانے کا انکار کیا (خلفا جو آیات خدا تھے) ان کا انکار کیا مسئلہ رجعت سے آخرت کا انکار کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ پس انکے اعمال بیکار گئے پس قیامت کے دن ہم انکے اعمال کیلئے کوئی میزان نہ قائم کرینگے حالانکہ میزان او ترازو سب کیلئے ہوگی۔ سوچو اور غور کرو مطلب یہ ہے کہ تمھاری یہ نیکیاں تولنے کے لائق نہ ہونگی +

"آیہ قال آمنتم" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۲ +

پارۂ شانزدہم
سورۂ طہٰ رکوع ۴

ترجمہ مقبول۔ فرعون نے کہا کہ قبل اس کے کہ میں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہی تم سب کا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ تو اب میں تمھارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کٹوا دوں گا۔ اور تم کو کھجور کے درختوں پر دار پر کھنچوا دوں گا اور یہ تم کو علم بھی ہو جائیگا کہ ہم میں سے کون سا سخت اور زیادہ پائیدار عذاب دینے والا ہے ۝ جواب میں جادوگر بولے کہ موسے جو کھلے معجزے لائے اس کے مقابلہ میں اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اس کے برخلاف ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے پس اے فرعون تو جو کچھ حکم دینے والا ہو دیدے تو فقط اسی دنیا کی زندگانی میں تو حکم چلا سکتا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ دو آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور کیوں

آدمی ایسے بھی ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں امام نے کہا کہ تب ہی تو ان کو یہود و نصاریٰ اپنے دین کی دعوت کرتے رہتے ہیں بلکہ اس اہل ذکر سے ہم مراد ہیں۔ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو اگر جاہل نہ ہوتے تو ایسی بات زبان سے نہ نکالتے۔ اپنی جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھو شروع سورہ سے آدمیوں کا حال بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں کے پاس خدا کی طرف سے نصیحت یعنے کتاب لے کر پیغمبر آئے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر بھی تو تم ہی جیسا آدمی ہی۔ اب اس آیت میں جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ آدمی ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ ای کفار اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور پیغمبر بھیجے گئے تھے۔ کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم اور داؤد اور سلیمان اور یعقوب اور اسحاق سب آدمی ہی تھے۔ ای آل رسول تمھارا یہ قول یہودیوں اور نصرانیوں کے اقوال وافعال کے بالکل مطابق قدم بہ قدم ہی۔ بھلا دیکھو کفار قریش کو تم سے پوچھنے کا کیا محل تھا۔ تم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی جہاں تمھارا وجود نہیں تھا تم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بارہ ہزار اصحاب رسول اور لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو چلا چلا رہا ہو کہتا رہا ہو کہ ہم اس پیغمبر کو نہیں مانتے جبتک کہ کوئی فرشتہ پیغمبر بنا کر نہ بھیجا جاوے

پھر وہ تم سے پوچھنے پر کیوں مامور ہوتے اور پھر قرآن مجید تو اتنا صاف ہی کہ جس شخص کا سینہ کھلا ہو حس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو۔ ذہن صاف ہو وہ بخوبی اور بآسانی سمجھ جاتا ہی۔ ہاں جیسے معانی اپنے مطالب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے تم بیان کرتے ہو ایسا مطلب تو کوئی ایماندار اور عقلمند نہ لیگا۔ ای ظالم مقبول احمد تو نے حاشیہ لکھا تھا بہتر کیا ضرور تھا کہ ترجمہ قرآن کے نیچے تو مطلب لکھتا دیتے آل رسول

اور نصرانیوں کی چال چلنی جائز نہیں صفحہ ۲۶۸ پر تم خود ترجمہ کر آئے ہو (اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنے طرف کھینچا) آل رسول تم کہتے ہو کہ جس طرح موسیٰ کی خلیفہ اور وصی ہارون تھے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصی و خلیفہ علیؓ تھے۔ اس تمثیل میں کتنی مغایرت و مخالفت ہے ذرا غور سے دیکھو۔

۱۔ ہارون موسیٰ کے حقیقی بھائی تھے۔ علی چچازاد۔

۲۔ ہارون موسیٰ سے بڑے بھائی تھے۔ علی ۳۳ برس چھوٹے تھے۔

۳۔ ہارون موسیٰ سے پہلے مرے۔ علی ۳۰ برس بعد تک زندہ رہے۔

۴۔ موسیٰ کے اوپر ہارون کے قتل کا الزام قوم نے لگایا۔ پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر علی کے قتل کا الزام نہیں لگایا گیا۔

۵۔ موسےٰ نے ہارون کا سر و داڑھی پکڑ کر کھینچا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا۔

۶۔ ہارون کے سامنے بچھڑے کی پرستش آل یعقوب نے شروع کر دی علیؓ کے سامنے آل رسول نے کسی بچھڑے کی پرستش نہیں کی۔

۷۔ موسےٰ کی دعا سے ہارون کو پیغمبری دی گئی اور علی کے لیے پیغمبر نے کوئی دعا نہیں کی تھی۔ بلکہ جبرئیل پیغمبری علی کے لیے لے کر آئے اور غلطی سے محمدؐ کو دے گئے۔ اور محمدؐ نے علی کو خلافت اور اپنی لڑکی دیکر راضی کر لیا۔ پس تمثیل ناقص ہے۔

پارۂ ہفدہم سورۂ انبیاء رکوع اوّل۔

"فاسئلوا اہل الذکر" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۴ حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی بھیجے تھے۔ جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اگر تم نہیں جانتے۔ تو یاد والوں سے (یعنی آل رسول سے) پوچھ لو ۱۲۔

حاشیہ نمبر ۲ کافی میں باقر سے منقول ہے کہ کسی ... کہ ... بارے یہاں کچھ

اہل علم سے پوچھو۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتریگا۔ ہم سے سنو تم کچھ نہیں جانتے۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ ڈالو۔ اپنی تفاسیر کو پیش نظر رکھو اور پھر غور کرو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم قرآن کا مطلب بھی نہیں سمجھتے۔ تمھارے ہر مطلب بیان کرنے میں تمھاری حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ہم کہاں تک دُہرائیں ہیر پھیر سمجھائیں +

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لو کان فیہما"

ترجمہ مقبول۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں کبھی کے بگڑ گئے ہوتے پس جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں خدا تعالیٰ عرش کا مالک ان سب باتوں سے منزہ ہے ۱۲ +

اے آل رسول اور اے تمام شیعو۔ علی کو اللہ کہنا۔ تمام ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر سمیع و بصیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا سمجھنا دراصل خدا کہنا ہے۔ دیکھو تمھارے عقائد باطلہ کی تردید فرما یا ہے ۱۲

اگر عقل ہے تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو ورنہ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لا یسئل" و حاشیہ نمبر ۲ +

ترجمہ مقبول۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی نسبت اس سے باز پرس نہیں کی جاسکتی۔ اور اُن سے باز پرس کی جائیگی ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ "ہم" کی ضمیر کدھر گئی کیا تم غریب شیعوں کو اتنا بھی بتانا نہیں چاہتے۔ وہ گھبرا رہے ہیں کہ یہ "ہم" کی ضمیر خلفائے ثلثہ کی طرف جاتی ہے یا تمھاری طرف کچھ بولو

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو +

معتزلہ [illegible] عقل [illegible] اس آیت کی تفسیر سنو۔

سے پوچھو) کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہے کیا اِس سے قرآن کا غارت کرنا مقصود نہیں ہے "قاتلک اللہ"۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۵۱۴ ؂

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے انکے ایسے جسم نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ۱۲ ؂

اے آل رسول اس آیت پر تم کچھ زہر نہیں اُگلتے۔ مقبول احمد تم بھی کوئی حاشیہ نہیں چڑھاتے۔ ظالم بتا آل رسول تم ہی بتاؤ۔ کہ ہم کی ضمیر کدھر جاتی ہے مسلمانوں کو تمھاری بیہودگیوں کی کچھ پروا نہیں ہے ان کو اللہ نے قرآن کا مطلب سمجھا دیا ہے ظالمو تم اپنے غریب شیعوں کو بتا دیتے کہ ہم کی ضمیر کدھر گئی "اُونکے" سے کون لوگ مراد ہیں۔ اے آل رسول تمھاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہے۔ ظالم مقبول احمد دیکھ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی ہم سے سنو ہم سے تمھاری مکاری چھپ نہیں سکتی تم نے اہل ذکر سے اپنے کو مراد لیا تھا۔ مگر یہ معنے ایسا خلاف عقل اور خلاف موقع اور خلاف ربط قرآن تھا کہ تم اس آیت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو۔ شاید سکوت سے قرآن کی لعنت ٹل جائے۔ سیاق و سباق و ربط کلام سمجھنا تمھاری علم اور تمھاری عقل اور تمھارے ایمان سے برتر ہو سنو وہی سلسلہ بیان جاری ہے کہ اگلے پیغمبر بھی آدمی ہی تھے۔ کھاتے پیتے تھے۔ وقت آنے پر مرجاتے تھے اور مر گئے۔

اے آل رسول ہندوستان کے ساہر ہمن بیر پرست بھی یہی کہا کرتے ہیں کہ وہ ہم شلستر صرف ہم جانتے ہیں۔ اے آل رسول تم کو اگر عقل ہے تو سمجھو۔ ایمان ہو تو مانو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ اگر قرآن ایسے ہی معمے اور چیستاں ہوتا تو نہ ہم دعویٰ کرتے نہ اپنے پیغمبر سے تحدی کراتے نہ جاہلوں پر ایسا قرآن اتارتے ہم سے سنو کہ "ہم" کی ضمیر پیغمبروں کی طرف جاتی ہے اے آل رسول بتاؤ کہ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں یعنے اگر تم نہ جانتے ہو تو کسی

ہوا۔ یہ سب مہمل اور ناجائز ہو گئے۔ تفصیل سنو۔ خلفائے ثلثہ کو اس نے کیوں پیدا کیا اسلام میں کیوں داخل کیا۔ پیغمبر کے سامنے ہی مار کیوں نہیں ڈالا پیغمبر کے بعد زندہ کیوں رکھا ابلیس کو کیوں پیدا کیا۔ قیامت تک کیوں زندہ رکھا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم سے نہیں پوچھ سکتے۔ اللہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہے۔ اس نے خلفائے ثلثہ کو خلافت دی جو کچھ وہ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے۔ حکمت و صواب بالکل نار و روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اب مجال چون و چرا باقی نہیں ورنہ باقر جھوٹے ہوتے ہیں اور اگر اللہ کے اس فیصلہ خلافت سے تم ناراض ہو گئے تمہارے دل میں ناراضگی پیدا ہو گی تو بقول امام باقر تم کافر ہو جاؤ گے یا باقر جھوٹے ثابت ہوں گے۔

۱۔ کتے اور باز کا سدھانا تو اللہ نے سکھلایا۔

۲۔ مٹی تو اللہ نے پھینکی۔

۳۔ قرآن تو اللہ نے جمع کیا۔

۴۔ قرآن کی حفاظت تو اللہ نے کی۔

۵۔ خلافت دینے کا قرآن میں وعدہ کیا۔

۶۔ خواب میں پیغمبر کو دکھلایا کہ بنی تیم سے ابو بکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنا ئیں گے۔ پھر کیا خلافت دینے میں اللہ نے کچھ نہیں کیا؟ پس ضرور یہ بھی اللہ کے فیصلے کے مطابق ہوا اور اب ناراض ہو [illegible] کافر بقول باقر۔ اور جس نے اس کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ بقول باقر کافر [illegible] پیغمبر کو پیغمبری کی عزت دینے میں خلفائے ثلثہ کو خلیفہ کرنے میں اللہ کی مشیت نہیں تھی؟ اگر کہو کہ نہیں تھی تو امام رضا جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اگر کہو کہ اللہ کی مشیت تھی تو تم انکار کرکے کافر ہوتے ہو۔ اور جب نافرمانی کی قوت بھی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے تو اب خلفائے ثلثہ نے خدا کی دی ہوئی نعمت [illegible] پر کیا [illegible] پر سب و لعن کیونکر جائز۔ ان پر سب و لعن در اصل خدا

مقبول احمد کا حاشیہ نمبر ۶۔ غور سے دیکھو۔ ہم تمھاری آسانی کے لیے یہاں بعینہ نقل کرتے ہیں +

۱۔ علل الشرائع میں امام نقیؑ سے منقول ہے کہ خدا نے تعالےٰ نے پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ سوال کرے +

۲۔ التوحید میں ہے کہ امام باقرؑ سے دریافت کیا گیا کہ جب خدا کوئی کام کرتے اس سے بازپرس کیوں نہ کی جاے ؟ فرمایا اس لیے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے محض حکمت وصواب ہے اور وہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہے +

۳۔ پس جس شخص کے دل میں اس کے فیصلہ سے کچھ ناراضی پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا

۴۔ اور جس نے اس کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ منکر رہا +

۵۔ امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے لیے جو کچھ چاہتا ہے اس کے متعلق ہماری مشیت پہلے ہو چکی ہے +

۶۔ اور جو فرض تو ادا کرتا ہے اس کے ادا کرنے کی قوت بھی ہم نے دی ہے +

۷۔ اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی نعمت ہے +

۸۔ پس جو خیر و خوبی تم کو پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے +

۹۔ اور جو نقصان و تکلیف تجھے پہنچے وہ تیری ذات کی طرف سے ہے +

۱۰۔ اسی سبب سے ہم تیری بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ مستحق ہیں +

۱۱۔ اور تو ہماری بہ نسبت بدیوں کا زیادہ مستحق ہے +

۱۲۔ اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے بازپرس نہیں ہو سکتی +

۱۳۔ اور مخلوق سے بازپرس کی جائیگی +

اے آل رسول بتاؤ۔ تمھاری ہی تفسیر سے تم پر قرآن کی مار پڑتی ہے یا نہیں۔ پڑ گئی یا نہیں۔ ایسا کیوں ہوا ویسا کیوں نہ ہوا۔ ایسا ہوتا تو اچھا تھا۔ ایسا نہیں ہوا تو اچھا نہیں

تفسیر سے کیا واسطہ تم کو تھا۔ تم کو اس کی کیا پروا۔ تم چچا ہی کہو مگر دیکھو قرآن کا معجزہ۔ کیسے ٹھکانے تمہارے اقوال کی تردید کر دیتا ہے۔ اب ایک نسب نامہ بناؤ۔ تب تم کو نجات مل سکتی ہے۔ تم نے قرآن میں ابراہیم کے قصہ میں جہاں جہاں "اب" کا لفظ آیا۔ ترجمہ چچا کیا۔ ابراہیم کے نسب میں بتایا یہ نہ بتایا کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا دونوں کے معنے ایک ہیں صرف زبان کا فرق تھا۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ اب بیان ... عالم شیعوں کے تمہارا قرآن کون دیکھے گا ۔

تم کو کیا خبر تھی کہ تفسیر "فبہت الذی کفر" لکھی جائے گی اور قرآن کی ساری لعنت ... ساری مار تم پر پڑ جائے گی۔ سنو ابراہیم نے تو بقول تمہارے باپ سے نہیں بلکہ چچا سے کہا تھا مگر ... ایمان چچا کہتا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو بھی اُن کی پرستش کرتے پایا۔ بس پتہ اب ابراہیم کے ... پردادا نگردادا سگردادا کو کافر و مشرک کہو یا چار پشت تک کا نسب نامہ فرضی بنالو۔ اور ہر جگہ کہدو کہ وہاں چچا اور فلاں چچا مراد ہے مگر یاد رکھو۔ ابن خلدون اور طبری چھپ چکی ہیں اُردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب تم جھوٹ نہیں بنا سکتے۔ ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ چچا کو باپ ... ابراہیم بلکہ کسی پیغمبر کی اس سے توہین نہیں ہوتی ۔

کہہ اُٹھی خلیلے ز بتخانہ	گئی آشنائی ز بیگانہ ام
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو	لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو
زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعاں نوحؑ کا گمراہ ہو

مقبول احمد تم چوک گئے تم بھول گئے آذر کے آبائہ کا ترجمہ بھی تم کو چچا کرنا تھا۔
اسی علم پر دعوائے ہمہ دانی ۱۲ ۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۲ - آیہ "ففہمناہ" ۔

ترجمہ مقبول۔ پس ہم نے سلیمانؑ کو وہ فیصلہ سمجھا دیا تھا ۱۲ ۔

ای آل رسول بتاؤ سلیمانؑ کا فیصلہ داؤدؑ کے فیصلے سے بہتر ہوا یا نہیں۔ و ... جبر ...

پر سب و لعن کرتا ہی ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ؎

۷۔ بقول امام رضا خلفائے ثلثہ کو جو خلافت و سلطنت ملی وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اَب تم شوق سے لعن و سب کرو ؎

۸۔ اور تم کو جو قید اور قتل نصیب ہوا تکلیف و نقصان پہنچا وہ تمہاری ہی غلطی کی وجہ سے۔ اگر کہو کہ غلط تو امام رضا جھوٹے ہوتے ہیں ؎

اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی ؎
اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ اس میں تمہاری کوئی شرکت نہیں ہے۔
تم کو نہیں معلوم کہ ہم کس گناہ کو معاف کریں گے کس گناہ پر عذاب کریں گے "یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء" ہماری شان ہی ہم جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں عذاب دیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۲ آیۂ و من یقل "

ترجمہ مقبول اور جو اُن میں سے یہ کہہ دے کہ میں بھی اس کے [illegible] علاوہ ایک معبود ہوں پس ایسے ہی کا بدلہ تو ہم جہنم مقرر کریں گے ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲
عقلمند شیعو۔ اِس آیت پر غور کرو۔ تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ ائمہ کو سمیع و بصیر علیم و خبیر قادر و توانا۔ حی و قیوم۔ حاضر و ناظر جانتے ہو۔ اگر ائمہ نے ایسا خود کہا ہو تو اس عذاب کا حال دیکھو۔ بعض بعض تفاسیر میں بے شک ائمہ نے اپنے کو خدا لکھ دیا ہی۔ صاف لفظوں میں نہیں بلکہ اللہ کی ضمیر اپنی طرف پھیر دی مثلاً "سبقونا" وغیرہ سے وہی مراد ہیں اور یہ اپنے کو اللہ کہتا ہی۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۰ قصہ ابراہیم ؎

ترجمہ مقبول (آذر اور اس کی قوم نے ابراہیم سے) کہا تھا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے پایا ۱۲ ؎

اے آل رسول ہمارا امام مقبول احمد تم دیکھو۔ ہم کو تمہاری تفسیر سے کیا مطلب ہم کو تمہاری

یا اللہ صاحب ہی کو یہ کرنا پڑے گا ۱۲ ✦

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۵۳۲ "آیہ ومن یہن اللہ" ۔ حاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول۔ اور جس کی خدا اہانت کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں ہو سکتا بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ ✦

حاشیہ پر عمر بھر میں قرآن بھر میں اسی جگہ آل رسول سچ بولے ہیں۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اب پوچھو کہ اے آل رسول خلفائے ثلثہ کو خلافت دیکر عزت دی یا نہیں تم کو خلافت نہ دیکر تمہاری اہانت کی یا نہیں یا یہ اللہ کی مرضی و مشیت و قدرت کے بغیر ہو گیا۔ اگر کہو کہ مشیت و قدرت و مرضی کے بغیر ہوا تو جعفر اور قرآن دونوں صادق اور باقر اور علیؑ جھوٹے ہوتے ہیں اور اگر کہو کہ بیشک اللہ کی مرضی اور مشیت و قدرت سے ہوا تو تمہارا سب و لعن کرنا۔ اپنے شیعوں کو سکھلانا سب تمہارے ہی اوپر پڑتا ہے ✦

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۳۹ "آیہ والذین سعوا" ✦

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں عاجز کر دینے کی نیت سے کوشش کرتے ہیں وہی جہنمی ہیں ۱۲ ✦

اے آل رسول بتاؤ۔ قرآن کی آیتوں اور پیغمبر کے خواب کے جھٹلانے میں۔ تمہاری جو کوشش جاری ہے۔ اس کے لحاظ سے بتاؤ کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمہارے لیے ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم کہدو کہ دوسرے بھی اس وعید میں داخل ہیں ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ دوسرے کے شریک بنانے سے تمہارا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا اور نہ تمہاری نجات ہو سکتی ہے۔ سارا قرآن اور ترجمہ مقبول اور اس کا حاشیہ دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم کوشش کرتے ہو اور ضرور کرتے ہو ✦

نہیں سمجھے اس کو سلیمانؑ سمجھ گئے۔ اللہ نے جو بات داؤدؑ کو نہیں بتائی وہ سلیمانؑ کو بتا دی۔ یہ سب سنکر اے عقلمندو ہم کو اب بتاؤ کہ سلیمانؑ افضل ہیں یا داؤدؑ کیونکہ تم کو فضل مفضول کی تلاش بہت رہتی ہے تم ہر چیز میں یہی دیکھتے ہو بتاؤ اور بہت سوچکر بتاؤ۔ یہ سوال نہیں ہے بلکہ ایک پہاڑ ہے جو تم پر ڈال دیا گیا ہے۔ قیامت تک جتنے قصے تم گڑھو جتنی باتیں بناؤ سب کا جواب اسی سوال کے جواب میں موجود ہے۔ اب خلفائے ثلثہ پر کسی ایک وجہ سے کلی تم افضلیت عامہ ثابت نہ کرسکو گے ۱۲

پارہ ہفدہم سورۂ حج رکوع ۲

"ان الذین آمنوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۳۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو ایمان لائے۔ اور جو یہودی ہو گئے۔ اور ستارہ پرست۔ اور نصاریٰ۔ اور آتش پرست۔ اور جن لوگوں نے شرک کیا قیامت کے دن خدائے تعالیٰ ان سب کے مابین فیصلہ فرمائے گا بیشک اللہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے ۱۲

اے آل رسول تم کیا سمجھے۔ تمھارے علم و عقل و سمجھ سے بہت برتر یہ آیت ہے اسی وجہ سے تم چپ ہو مقبول احمد حاشیہ نہیں چڑھاتے۔ اس آیت سے تمھارے مسئلہ رجعت و انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے۔ مومنین۔ یہود۔ نصاریٰ۔ ستارہ پرست آتش پرست مشرک سب کا دیکھنے والا تو وہ خدا ہے۔ جو قیامت میں سب کا فیصلہ کرے گا۔ مگر اصحاب رسول کا فیصلہ وہ نہ کر سکتا تھا نہ کر سکتا اس لیے رجعت کرا کے دنیا میں انتقام کرا دیگا اے کمزور اور کم علم اہل سنت اپنے شیعوں کی پریشان اور گمراہ کرنے والی تقریر و تحریر دیکھکر خلافت کے مسئلہ میں کمزور ہو جاتے ہو۔ سنو تمھارے لیے بھی تمھارے دشمن ایک بشارت پیدا کرتے ہیں یعنے خلفائے ثلثہ پر قیامت میں کوئی مواخذہ نہ رہے گا۔ کیونکہ وہ دین میں کامل تھے دنیا میں لغزش ہوئی بھی تو دنیا ہی میں پاک ہو جائیں گے۔ ہاں ذرا ان ظالموں سے پوچھ لو کہ اس انتقام کے بعد بھی تمھارا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا یا نہیں تمھارے دل سے کینہ نکلیگا۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم و اقعد۔ معزز ناظرین۔ اس آیت کے تفسیر میں جو قصہ
ایک اہلسنت نے نقل کیا۔ وہ بالکل غلط۔ در نہایت مہمل۔ اور جو قصہ صاحب تفسیر۔
کیا وہ بھی مہمل۔ سنو انبیا کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ پیشاب پاخانہ کو جاتے بھی تھے اپنی
بیویوں کے ساتھ سوتے بھی تھے اپنے بچوں کو لے کر کھاتے بھی تھے۔ مختصر یہ ہے کہ قرآن کے
اوراق پلٹ ڈالو تم کو ایک جگہ نہیں بلکہ دس جگہ ملیگا کہ آنحضرتؐ بھی بشر تھے اور اور
انبیا بھی بشر تھے تبلیغ رسالت میں کسی پیغمبر سے غلطی اور سہو اور نسیان نہیں ہوا اور
شیطان کا دخل نہیں ہوا بلکہ بشریت کے افعال میں تمنا۔ خواہش۔ آرزو ہو سکتی تھی۔ اور
یہ کچھ منافی مرتبہ نبوت و رسالت نہیں ہے۔ پرائے گھر میں فاطمہ کیونکر آتیں۔ آیہ حجاب نازل ہو چکی
تھی۔ تو یہ قصہ بھی محض جھوٹ۔ علیؑ کو تو اللہ نے بھیجا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو شیطان نے بھیجا۔
حالانکہ کوئی پتہ بھی بغیر حکم خدا کے نہیں گرتا۔ یہ دیکھو آل رسول کا ایمان کہ شیطان نے ان کو بھیجا
اللہ روکتا تھا۔ مگر وہ عاجز ہو گیا۔ شیطان کی قوت غالب ہوئی۔ آخر پھر اس کی تفسیر
کیا ہے؟ جبکہ شیعہ اور سنی دونوں کی تفسیر روایت غلط ہو گئی۔ ہم سے سنو حدیثوں کو دیکھو۔
سیر غور کرو تم کو پتہ چل جائیگا کہ رسول بشریت سے ابوطالب کے احسانات کے شکریہ میں
علیؑ کی محبت میں چاہتے تھے۔ آرزو کرتے تھے۔ تمنا کرتے تھے۔ خواہش کرتے تھے
علیؑ خلیفہ ہوں۔ اور سب سے اوّل وہی ہوں۔ خدا نے [illegible] بھی کی۔ اسی کی طرف اس آیت
میں اشارہ ہے کہ اے رسول جیسی خواہش بشری تم کو ہے۔ اگر تم کو نہ بچائے تو بد دل اور ملول نہ
تم سے پہلے بھی ہمارے پیغمبر بہت سے گزرے ہیں ان کی بشری خواہشوں میں بھی یہ
شیطانی وسوسہ پڑتا تھا۔ مگر ہم اپنا کام پورا کرنے والے ضرور۔ تمہارا علی کی خلافت کے
واسطے تمنا۔ آرزو۔ خواہش کرنا یہ ایک وسوسہ شیطانی ہے نہ امر تبلیغ رسالت۔ اب
قرآن کے لفظ لفظ پر غور کرو +

تم کو یہ بھی خوب معلوم ہو جائے گا کہ سنیوں کی تفسیر بھی غلط [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

پارۂ ہفدہم سورۂ حج۔ رکوع ۷۔

"وما ارسلنا من قبلک" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۴ و حاشیہ نمبر ۱۔ ترجمہ مقبول اور ہم نے تمسے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جس وقت کہ اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اسکی خواہش میں کوئی نہ کوئی دخل دیا۔ پس شیطان جو دخل دیتا ہو اللہ اس کو مٹا دیتا ہی پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہی۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہی ۱۲۔

حاشیہ نمبر ۱۔ پر کافی میں باقرؑ اور صادقؑ سے منقول ہو کہ رسول اور نبی کے بعد لفظ محدث بھی بیان ہوتا تھا اور وہ دونوں اسی طرح پڑھتے تھے محدث بھی قرآن میں اترا تھا اسکے بعد سنیوں کی ایک تفسیر کا نقل کیا ہی جس نے لکھا کہ رسول خدا صلعم پر ایسا بہتان باندھنے والوں پر خدا لعنت کرے۔ ہم بھی اہل سنت کی تفسیر کو پسند نہیں کرتے۔ اور ہم بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان باندھنے والوں پر اللہ لعنت کرے۔

مگر اے جاہل مقبول احمد کیا تجکو معلوم نہیں کہ تفسیر لکھتے وقت کسی روایت کے نقل کرنے سے مصنف کا مذہب وہ نہیں ہو جاتا۔ تو نے فریب بھی دیا ہی اگر تو نے تفسیر کبیر فخر الدین رازی نہیں دیکھی ہو تو یہ تیری جہالت ہی اور اگر دیکھی ہی اور اس کو ظاہر نہیں کرتا تو تیرا فریب ہے رازی نے صاف لکھدیا ہی کہ یہ کسی زندیق کی روایت ہی بدلائل عقل و نقل و نص قرآنی یہ روایت غلط محض ہی۔ اے خائن آدمی تیرا چھپانا خیانت ہی یا نہیں۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہی کہ خواص یعنے شیعوں میں صادقؑ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بکری بھونی گئی تو آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اس وقت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ بھی ہوتے۔ مگر اتفاق سے آ گئے اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ اور پھر ان دونوں کے بعد علی مرتضیٰ پہنچے۔ تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مطلب یہ کہ تم نے علی و فاطمہ و حسنؓ اور حسینؓ کی آرزو کی تھی تو شیطان نے اڑنگا لگا دیا۔ اور اپنے دو ایجنٹوں ابو بکر و عمر کو بھیجدیا۔

معقولات: یا بنا اس کو ان لوگوں کے لیے آزمایش قرار دے جن کے دلوں میں روگ ہے۔ اور ان کے لیے جو سنگ دل ہیں اور بے شک ظالم سخت نافرمانی میں ہیں۔ عقلمند شیعو صرف تم دیکھو لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن سے گھبراؤ نہیں۔ صرف اپنے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اب تم اپنی حالت اور اپنے اقوال کا قرآن سے مقابلہ کرو۔ پیغمبر نے غدیر خم میں ولی عہد مقرر کیا۔ پیغمبر نے مرض موت میں علی کی خلافت کا وثیقہ لکھنا چاہا۔ وا امام تھے ابن عم تھے۔ حالت رکوع میں زکوٰۃ دیا تھا۔ خلیفہ بنانے کا اللہ نے حکم دیا تھا وغیرہ وغیرہ ہفوات دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ جن کے دلوں میں روگ ہے۔ جو سنگدل ہیں جو ظالم نافرمان ہیں۔ ان کے لیے یہ آزمایش ہے۔ اب قرآن کی گواہی سے خدا کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارے دل میں روگ ہے تم سنگ دل ہو۔ جن لوگوں نے دُنیا سے کچھ حاصل نہیں کیا اُن پر تم سب و لعن کرتے ہو۔ تم ظالم ہو۔ تم سخت نافرمان ہو۔ اب جو چاہو سو کہو اور جو چاہو سو کرو۔ تم اللہ کے امتحان میں پھنس گئے۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۵۲۹ در آیہ ولیعلم"

ترجمہ مقبول۔ اور ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق تمہارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پھر اُن کے دل ان کے لیے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں اور سے لائی گئی۔ لائی گئی تو کہاں سے ہم سے سنو۔ یہ بھی آیت اصلی جگہ پر ہے۔ وہی سلسلہ بیان شیطان کے دخل ور معقولات کا ہے

ادھر والی آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جن کے دل میں روگ ہے۔ جو سنگدل

سے نماز میں قرآن میں لات وعزیٰ کی تعریف کر دی تھی۔ دیکھو یہیں شیطان جو دخل دیتا ہے
اللہ اس کو مٹا دیتا ہے شیطان نے چاہا تھا کہ علی خلیفہ ہو جائیں اور اسلام کا ستیاناس
ہو جائے اللہ نے اس کو مٹا دیا اور شیطان کی ناک ملکر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ
بنا دیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ پھر اللہ اپنی آیتیں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ چونکہ خلفائے ثلثہ آیات من
آیات اللہ تھے۔ ان کو کیسا مضبوط کر دیا۔ کہ تمام دنیا کے کفار اور مشرک ان کا مقابلہ نہ کر سکے
علی اور تمام بنی ہاشم۔ عباس اور ابو سفیان اور تمام قبائل عرب بھی اُن کا کچھ نہیں
بگاڑ سکے کیوں ہے اس لیے کہ اللہ نے شیطان کے دخل کو مٹا دیا تھا۔ اور اپنی آیتوں کو مضبوط
کر دیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فیصلہ میں غلطی
نہیں ہو سکتی۔ حکمت یہ تھی کہ اسلام کو ترقی ہو۔ علم یہ تھا کہ اُن کی خلافت میں وہ ترقی
پوری ہو جائے گی ذیل کی تین آیتیں مسلسل پڑھو۔ غور سے دیکھو +

ترجمہ مقبول ص۵۳۹ ۔ "آیہ لیجعل"

ترجمہ مقبول تاکہ شیطان نے جو دخل دیا ہے اس کو ان لوگوں کے لیے آزمایش کر دی
جن کے دلوں میں روگ ہے اور ان کے لیے جنکے سنگ دل ہیں اور بے شک ظالم سخت
نافرمانی میں ہیں ۱۲ +

اے آل رسول دیکھو قرآن کا تسلسل بتا دو یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں اور
سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے ہم سے سنو یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے۔ اگر تم نہیں جانتے
تو قائم کا قرآن دیکھو ۱۲ +

حالانکہ ان کی حالت بھی ظاہر ہو جانے ثابت ہو جانے کے بعد تو اب اس قرآن کی
حیثیت اور کیفیت بھی معلوم ہو گئی ۔ اس میں بھی وہی ہوگا جو تمام امیہ نے تحریف کیا ہے سنو
اللہ صاحب اس آیت میں فرماتے ہیں کہ ہم شیطان کی بات اور دخل در معقولات کو کیوں
مٹاتے ہیں اپنی آیتوں کو کیوں مضبوط کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ تاکہ شیطان نے جو دخل

مطلوب دونوں بودے ہیں۔ مطلوب بے دست و پا کمزور۔ طالب بے عقل بے شعور +

ترجمہ مقبول ص۵۴۳ +

ترجمہ مقبول۔ انہوں نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ۔ اے عقلمند شیعو تم بتاو۔ کیا خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو حی و قیوم قادر و توانا۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ حاضر و ناظر جاننا اعتقاد رکھنا۔ علموں اور تعزیوں کے سامنے جھکنا۔ دوسروں سے مدد مانگنا۔ دوسروں کو پکارنا بھی اللہ کی قدر کرنا ہے۔ پھر یہ سب تم کیوں کرتے ہو۔ اس کا جواب آیت میں خود موجود ہے یعنے چونکہ انھوں نے جیسی اللہ کی قدر کرنی چاہیئے ویسی قدر نہیں کی۔ جیسا پہچاننا چاہیئے ویسا پہچانا نہیں۔ ورنہ عارف کو اس کی فرصت کہاں کہ وہ دوسروں کی طرف بھی دیکھے ۱۲ +

لا معبود الا اللہ۔ لا مقصود الا اللہ۔ لا محبوب الا اللہ۔ لا موجود الا اللہ۔ لا ناصر الا اللہ لا نافع الا اللہ۔ لا ضار الا اللہ۔ لا علیم الا اللہ۔ لا بصیر الا اللہ۔ لا قادر الا اللہ لا معز الا اللہ۔ لا مذل الا اللہ۔ لا ہادی الا اللہ۔ لا مضل الا اللہ۔

تمام اسماء حسنے باری تعالے کو جس میں صفات باری عز اسمہٗ و جل شانہ کا بیان ہے سب کو اسطرح پڑھو۔ اور دل سے اعتقاد رکھو تب مسلمان ہوگے۔ تم کہوگے کہ دوسرے بھی ایسی ہی لغویات کرتے ہیں ہماری ہزار بار بھی لعنت "لا تبدیل لسنۃ اللہ" ہماری شریعت اور سنت تبدیل نہیں ہو سکتی +

پارہ ہیجدہم سورۂ نور ۱۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۵۵۹۔ حاشیہ نمبر ۱ +

ترجمہ مقبول۔ بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے +

حاشیہ تفسیر قمی۔ عامہ اہلسنت تو کہتے ہیں کہ یہ آیت عائشہ کے بارہ میں نازل ہوئی مگر خاصہ یعنی شیعوں کی روایت ہے کہ ام المومنین ماریہ قبطیہ کی شان میں نازل ہوئی جس پر عائشہ نے تہمت لگائی تھی ناظرین۔ ہماری تفسیر کافروں کو مبہوت بناتی ہے۔ ہم کو اس سے کیا سروکار۔

... تعالیٰ ... ان تینوں ... شیعہ ... بعد میں اہل سنت کی تعریف کرتے ہیں فرماتے ہیں جنکو علم دیت ... گیا ہو ... جانتے ہیں کہ حق تمھارے پروردگار ہی کی طرف سے ہو ... زمین پر قائم ... سلام ... رہنا ہو۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں تو کیا علی خلیفہ ہوں تو کیا ہمکو توقف ... ہی ... کا ... فرماتے ہیں پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پس ان کے دل اسکے لیے نرم ہو ... ان ... خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اسی طرح علیؓ کی ہاتھ پر بھی بیعت کی۔ ان کو جھگڑ ... سے کام ہی نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم تک پہنچا ... دیتا ہی +

ای گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ — تو چہ دانی سرحق را منجلی

کار خود کن کار بیگانہ مکن — بر زمین دیگراں خانہ مکن

ہم نے تمکو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہی۔ تم کو عبادت کرنا چاہیئے نہ کہ جھگڑوں میں پھنسو اللھم احفظنا من شرور الفتنا +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۵۴۲۔ "آیہ یا ایھا الناس" +

ترجمہ مقبول۔ ای آدمیو ایک مثل بیان کی گئی ہی اس کو غور سے سن لو۔ یقیناً وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ کبھی ایک مکھی بھی پیدا نہ کرسکیں گے۔ گو اس کے لیے سب کے سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیجائے تو اس سے چھڑا نہ سکینگے۔ پیچھے پڑنے والے اور جس کے پیچھے پڑے وہ دونوں بودے ہیں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ ای شیعو تم اس آیت کی تعلیم و تنبیہ میں داخل ہو یا نہیں۔ سنو۔ تم جو یا علیؓ اور یا حسینؓ کہکر پکارتے ہو۔ اٹھتے بیٹھتے۔ گرتے پڑتے۔ تم جو تعزیہ اور علموں کی نذر نیاز کرتے ہو سب ایہ ملکر بھی ایک مکھی پیدا کر سکتے ہیں؟ اجی مکھی پیدا کرنا تو بڑا مشکل کام ہی وہ کیا کر سکینگے جو تم ... رکھتے ہو اگر مکھی کھالے تو یہ اڑا بھی نہیں سکتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ طالب اور

میں منقول ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تہمت لگانے والوں سے متعلق ہے۔ حاشیہ نمبر ۴ تفسیر قمی میں باقر سے منقول ہے کہ قرابت داروں سے مراد رسول کے قرابت دار ۱۲ ؂

معزز ناظرین۔ آپ مقبول احمد کے حواشی میں جا بجا دیکھیں گے کہ وہ سورۂ نور کی تفسیر کے لیے وعدہ کرتے آئے ہیں۔ یہودیوں۔ نصرانیوں کی چال قدم بہ قدم آل رسول کی چال کو دیکھ لو۔ ایسے تنگ دل۔ ایسے بدباطن۔ ایسے حاسد تو یہود و نصاریٰ میں بھی ملنا مشکل ہے ؂

اہل سنت اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں ابو بکرؓ کا ایک غریب بھانجہ بھی تھا جو ہجرت کرکے آیا تھا۔ ابو بکرؓ اس کو کچھ دیا کرتے تھے۔ جب کھل گیا کہ وہ اتنا بڑا بدباطن ہے تو قسم کھالیا کہ آیندہ سے اس کو کچھ نہ دیں گے۔ عائشہ ابو بکر کی بیٹی تھیں اللہ جو بہت مہربان ہے اس نے اس کی بھی اصلاح کر دی کہ جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدور ہیں وہ ایسی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے۔ آل رسول کا حسد دیکھو فضل اور سعۃ دو لفظ تھے ؂

فضل کے معنے فضل بہت صاف لفظ اُردو سمجھنے والا سمجھ سکتا تھا۔ مگر ترجمہ میں یار لوگوں نے مالدار اور صاحب مقدور کر دیا۔ نیت کا حال ہم کو معلوم۔ قرآن سے ابو بکر صاحب فضل ثابت ہوتے تھے۔ بھلا اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی اس کو کیونکر گوارا کرتے ۱۲ ؂

باقر نے تو غضب ہی کیا۔ تمام طلسم کا گھروندا توڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مہا پروہتوں اور مہا برہمنوں اور قبلہ و کعبہ کے خاندان کی مردار خوار روح بھی ان میں داخل تھی۔ فرماتے ہیں کہ یہاں اس آیت میں ذوی القربیٰ سے مراد پیغمبر کے قرابت دار۔ باقر ہم کو تم سے ایسی اُمید نہ تھی قرآن سے اتنے جاہل نیت کے ایسے چھوٹے ہم تم کو نہ جانتے تھے۔ مگر باقر کی

تمام دنیا جانتی ہی کہ عائشہ پر تہمت لگائی گئی ۔ پیغمبر مہینہ بھر پریشان رہے ۔ کھانا پانی بند ہوگیا ۔ یہاں تک کہ علی نے پیغمبر سے کہدیا کہ کیا ابوبکر کی لڑکی کے سوا قریش میں کوئی عورت تجکو نصیب نہیں ہوتی جو تو اس طرح رو رہا ہی ✤

مگر ظالم آل رسول کو اتنا بھی گوارا نہیں کہ قرآن کی کوئی منقبت کسی کو نصیب ہو ۔ عائشہ کی فضیلت کی یہ کوئی آیت نہیں ہی ۔ صرف بہتان سے بری کیا گیا ۔ مگر ظالموں کا ایمان دیکھو ۔ پیغمبر کی بیوی کو تو عائشہ لکھتی ہیں ۔ اور ماریہ لونڈی کو ام المومنین ۔ ہم کو اس سے بھی کچھ سروکار نہیں ✤

مگر عقلمند شیعو تم دیکھو ۔ تمام آیتیں پڑھ ڈالو ۔ تم کو خود معلوم ہوگا کہ یہ قصہ قرآنی عائشہ سے متعلق ہی یا ماریہ سے اور اگر اتنا بھی آل رسول نہیں سمجھتے اتنا بھی ان کو قرآن کا علم نہیں ہی ۔ اتنا بھی ان میں ظرف نہیں ہی کہ وہ اللہ کے انعام پر حسد نہ کریں ۔ ایسے تنگدل ہیں کہ کسی کی نعمت دیکھ نہیں سکتے تو سمجھ لو کہ قدم بہ قدم یہود اور نصاریٰ کے وہ چلتے ہیں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کے پیرو ہیں ۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود اور نصارے کو ۔ وہ بھی آل یعقوب پیغمبر تھے ✤

ای آل رسول بتاؤ ۔ عائشہ ماریہ قبطیہ کو تہمت لگانے کے الزام میں پکڑی گئی مواخذہ ہوا ۔ شہادت طلب کی گئی ۔ حد جاری کی گئی ۔ اور اگر کچھ نہیں ہوا تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ۔ مقبول احمد دیکھو سورۂ نور کی لعنت اور پھٹکار ✤

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۶۱ " آیہ ولا یاتل " حاشیہ نمبر ۲ و ۳ ✤

ترجمہ مقبول ۔ اور تم میں سے مالدار اور صاحب مقدور لوگ یہ قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین کو راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے ۔ اور ان کو چاہئیے کہ معاف کردیں اور درگذر کریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہارے گناہ بخشدے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۔ حاشیہ نمبر ۲ [illegible]

پارۂ نوزدہم ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۳۔

"آیہ یا ویلتیٰ" ترجمہ مقبول ص۷۵۵ حاشیہ نمبر ۶ ؎

ترجمہ مقبول۔ ہائے خرابی میری کاش میں نے فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا ۱۲ ؎

تفسیر قمی میں باقرؑ سے منقول ہے کہ فُلاناً سے حضرت ثانی مراد ہیں۔ صادقؑ بقسم کہتے ہیں کہ قرآن میں "یالیتنی لم اتخذ الثانی خلیلاً" اترا تھا اور قریب ہے کہ وہ قرآن ظاہر ہوگا اور لوگ اسی طرح پڑھیں گے۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ ؎

ای آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ طبقاً عن طبق قدم بہ قدم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کی چال چلتے ہو۔ باقر تو کہتے ہیں کہ فلاں سے مراد خلیفہ ثانی۔ صادق فرماتے ہیں کہ قرآن میں اترا ہی تھا۔ اور جہالت میں کچھ خبر نہیں کہ زبان سے کیا کہا اور کیا ہوگیا۔ خلافت کے استحقاق اور غصب پر جھگڑا ہی۔ قرآن جو لاکھوں کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر لکھدیا گیا تھا۔ اس میں یہ لکھدیا گیا تھا کہ ابوبکرؓ خلیفہ اول ہوگا۔ اور عمرؓ خلیفہ ثانی۔ اب ای عقلمند شیعو تم مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو اپنے اماموں کی تفسیر دیکھو۔ ابوبکرؓ عمرؓ کو ثانی۔ جب ہی کہیں گے جب وہ اول ہوں گے۔ دیکھو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی قرآن سے بروایت معصوم ثابت ہوگیا۔ اور کس طرح کہ امام نے قسم کھاکر بیان کیا۔ سوچو اور ڈرو ۱۲ ؎

پارۂ بستم ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۷۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۱۳ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور جو بدی لے کر آئیگا تو وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈالدیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ جو عمل تم کیا کرتے تھے اسکے سوا تم کو کسی اور چیز کا بدلا تھوڑا ہی دیا جاتا ہی ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے جس میں

تفسیر سے ایک پتہ اور چلتا ہے۔ تہمت عائشہ میں علی کے ساتھیوں کے بھی خاندان سے شریک تھے جب اُن کا جھوٹ اور بہتان اور تہمت قرآن سے ثابت ہوگیا تو ابو بکر نے قسم کھائی کہ ان لوگوں کو آئندہ کچھ نہ دیں گے جیسا پہلے دیا کرتے تھے۔ مورخین و محدثین و مفسیرین نے غالبًا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے ان لوگوں کا علت تہمت میں سزایاب ہونے کا ذکر متروک کیا (اللہ ان کو جزائے خیر دے۔) ہاں اس وقت کے بعض بدمعاش کہا کرتے ہیں کہ اُبو بکر مفلس تھے۔ ان کو چاہیئے کہ ترجمہ مقبول احمد دیکھ لیں۔ کہ ابو بکر کو وہ بھی مالدار اور صاحب مقدور لکھتا ہے۔ ماریہ والی داستان ان کی ذاتی تصنیف ہے بقول ان کے عائشہ نے گھر میں رسُول سے کہدیا۔ اور کسی مسلمان نے زبان سے نہیں کہا تھا۔ ناظرین تمام واقعات عالم کا انکار کرکے اتنی بڑی تاریخ ناسخ التواریخ ہوگئی جس میں یہی الزام ہے کہ ہر جگہ منقبت کی روایت کو غلط لکھدیں ؛

اِسی طرح مقبول احمد نے تمام تفاسیر کو یہ لکھکر منسوخ کردیا کہ یہ عامہ یعنے سنیوں کی روایت ہے

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے کیا ہم بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اور قرآن تمھارے لیے اُتارین گے۔ سنو خلفائے ثلثہ سابقون اولون میں داخل تھے۔ مہاجرین میں داخل تھے۔ عمر بھر دنیا میں زاہد رہے۔ خلافت سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ دین کو ترقی دی اسلام کی مدد کی تمھارا صرف اِسی قدر قصور کیا تھا کہ خلافت جس کا حق بقول تمھارے تم کو تھا لیلیا تھا۔ اور اپنے بیٹوں کو نہیں دیا ؛

اللہ صاحب فرماتے ہیں ان کو چاہیئے کہ معاف کردیں درگزریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے کیا تم اتنی نصیحت اور ایسی تعلیم کے بعد بھی نہیں مانتے۔ اور پھر بھی تم معصوم ١٢

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ایسی بحث سے ہماری تفسیر کو کچھ تعلق نہیں تھا ہمارا دیباچہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ ابوطالب پر میرے ماں باپ قربان۔ چشم ما روشن و دل ما شاد۔ مگر چونکہ مولوی مقبول احمد اور کل علمائے امامیہ بلکہ آل رسول نے قرآن پاک کو اس محض خیالی بحث کی وجہ سے غارت کیا ہو۔ ترجمہ میں تفسیر میں تحریف کی ہو اس لیے کچھ لکھتا ہوں۔ معزز ناظرین غور سے دیکھئے۔ ہمارے اسلام کو اس سے کیا مطلب کہ کون اسلام لایا تھا اور کون نہیں لایا تھا؛

پھر امامیہ کو کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ ایسے فضول امر میں ناخنوں تک زور لگائیں اور پھر خود ہی اپنی زبان سے اقرار کر دیں کہ قمی میں منقول ہو کہ یہ آیت ابوطالب کی شان میں نازل ہوئی۔ عباس نے گواہی دی مگر پیغمبر نے صاف انکار کر دیا کہ مرض موت اور قریب ازہاق روح تک تو میں خود ہی سمجھا رہا تھا۔ خوشامد کر رہا تھا۔ کہ ایک مرتبہ کلمہ پڑھ لو۔ پھر قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاؤں گا۔ مگر انھوں نے نہیں کہا پیغمبر نے فرمایا کہ ہمارے سامنے تو نہیں کہا۔ ہم نے تو ان سے سنا نہیں۔ کافی میں صادق سے اور صافی میں بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے کہ ابوطالب عملاً شرک کا اظہار کرتے رہے۔ آل رسول سنو؛

چو کار بے فضول من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

مقبول احمد تم سنیوں کی جوتیوں پر کیوں جاتے ہو سنی تمھارے برابر جھوٹ بول نہیں سکتے۔ ان کے جھوٹ بولنے پر انھیں کے علما سخت گرفت کر دیتے ہیں تم ضمیمہ کیوں لکھو ضمیمہ میں کیا لکھو گے جب تم نے خود ایسی زبردست روایت اپنے ائمہ سے نقل کر دی اگر کوئی چوٹی کی روایت ہوتی تو ان روایتوں کو لکھکر تم شیعوں کی کمر نہ توڑ ڈالتے؛ عقلمند شیعہ سمجھ جائیں گے کہ ایمان تو ہمارے ائمہ کی شہادت سے بھی ثابت نہیں۔

صرف تمھارے لیے حکم دیں گے نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہی اور یہ قول فیصل ہی کہ جو بدی کر کے آئے گا۔ ۔ جہنم میں ڈالدیا جائے گا ۱۲

پارہ بستم سورہ قصص رکوع ۶	"آیہ انک لا تہدی" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۲۵ و حاشیہ نمبرا ترجمہ مقبول یقیناً جسکو تم چاہو راہ پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لے آئے اور وہ راہ پر آنے والوں سے خوب واقف ہی ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہی کہ یہ آیت حضرت ابو طالب عم بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہ چچا جان لا الٰہ الا اللہ کہہ لیجیے قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاؤں گا۔ وہ کہتے تھے میں اپنی ذاتی حالت سے خوب واقف ہوں بعد وفات ابو طالب حضرت عباس عم نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آکر شہادت دی کہ حضرت ابو طالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہہ لیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے تو اُن سے سنا نہیں۔ مگر مجھے اُمید ہی کہ قیامت کے دن ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ماں باپ اور اپنے ان چچا اور میرا ایک بھائی جو میری بعثت سے پہلے مرگیا۔ بعثت سے پہلے مجھسے مواخات کی ضرور شفاعت کرونگا ۔

کافی میں صادق سے منقول ہی کہ ابو طالب کی مثل اصحاب کہف کی سی مثل ہے جو ایمان کو اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ اور عملاً شرک کا اظہار کیا کرتے تھے قول صاحب تفسیر صافی جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان کے چھپانے اور شرک کے ظاہر کرنے سے ابو طالب کی اصلی غرض یہ تھی کہ رسول خدا کی نصرت زیادہ کر سکیں۔ اس کے بعد مولوی مقبول احمد صاحب قول مترجم کہکر لکھتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کی تحقیق ایمان و نجات ابو طالب کے بارہ میں مفصل دیکھنی ہو تو رسالہ اسنے المطالب فی نجات ابی طالب مصنفہ سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ معظمہ مطبوعہ مصر دیکھو۔

لیکن جب ابراہیم کو معلوم ہو گیا کہ وہ جہنمی ہے اس کی شفاعت جائز نہیں تو ابراہیم نے اپنے باپ سے تبرا کیا +

تب شیعوں کو یہ دور کی سوجھی کہدیا کہ ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا۔ آذر چچا کا نام تھا اور اس کے لیے انھوں نے یہ انتظام کیا کہ ایک قرآن خود چھپوایا اور اس کے ترجمہ میں ہر جگہ جہاں جہاں ابراہیم کا قصہ قرآن میں آیا ہے وہاں وہاں "آب" کا ترجمہ مقبول احمد نے چچا لکھدیا مگر جھوٹ کی رسی چھوٹی ہوتی ہے جب آذر نے کہدیا کہ ہم نے تو بت برستی کرتے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہے۔ وہاں مقبول احمد نے بھی ویسا ہی باپ دادا لکھدیا۔ اب مشکل یہ ہے کہ کتب اربعہ معتبرہ چھپ چکی ہیں مطابع کی بدولت ہر کتاب چھپ گئی ہے مطلب یہ ہے کہ توریت کا ترجمہ بھی جس میں ابراہیم کا نسب نامہ درج ہے ابن خلدون میں بھی طبری میں بھی ابراہیم کا نسب نامہ موجود ہے۔ طبری و ابن خلدون (جو نہایت مستند کتاب تواریخ کی کہی جاتی ہے) نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا صرف زبان کا فرق تھا۔ تارخ عبرانی لفظ ہے۔ آذر عربی۔ اس لیے نظم قرآنی میں آذر باندھا گیا نہ تارخ اہل سنت بھی کہتے ہیں اور اپنے پیغمبر کے ارشاد کے مطابق کہتے ہیں کہ ہمارے آبا و اجداد میں کبھی ہمارا نور زنا کے ذریعہ سے منتقل نہیں ہوا ہمیشہ اصلاب طاہرہ سے ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ سفاح جاہلیت کو ہماری خلقت میں دخل نہیں تھا شیعوں نے کہدیا کہ پاک سے مراد شرک و کفر سے پاک ہونا ہے نہ زنا سے پاک ہونا چشم ما روشن و دل ماشاد مگر دیکھنا یہ ہے کہ علماء انساب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ بھی بالاتفاق اسمعیل تک نہیں پہنچایا۔ اور شکوک و اختلافات کی وجہ سے تذکرہ چھوڑ دیا +

تو بتلاؤ ابراہیم کا نسب نامہ لکھنا کیسے آسان ہوگا۔ اور چونکہ حضرات شیعہ خدا سے بیخبر قرآن سے بے خبر ہیں۔ اس لیے ان کو ایسے فضول ولایعنی بحث میں پڑنے کی فرصت ہے +

اگر خدا کی معرفت صحیح حاصل ہو۔ اگر قرآن کا مطلب سمجھتا ہو۔ اگر قرآن بھی نہ پڑھ سکتا ہو

سنو شیعوں کو جو مجبوریاں اس فضول کام کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ یہ تو صحیح ہے رسول کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خوش نصیب صحابی ہے کہ اس کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے کسی دوسرے سابقین صحابہ کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ابو طالب کا اسلام ثابت ہے کا تو ہمیشہ عمر بھر ظاہر کرتے رہنا ہے ثابت بلکہ مسلم بھی تھا۔ تو آپ علی کی کسی کے برابر اس تعریف میں نہیں ہوتی۔ اس لیے ثابت کرنے کی بحث کی جانے لگی اثبات کی کوشش ہوئی۔ مگر یہ بحث بہت پرانی ہے۔ یہ اس وقت کی بحث ہے جب تک ابوبکر کے ایمان سے انکار نہیں کیا تھا۔ اب جبکہ خود ابوبکر کو کافر مشرک منافق شیعان کا بجز قاتل غاصب وغیرہ خطابات دے دیئے گئے تو اس بحث اسلام ابوطالب کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ مگر دیباچہ میں آپ دیکھ آئے ہیں کہ مظنونات مزعومات شیعہ کو بھی ہماری تفسیر میں بہت دخل ہے۔ منجملہ ان مظنونات اور مزعومات کی ایک بات ان کی یہ ہے کہ انبیا اور اوصیا سب کے باپ ماں بھی مومن رہے ہیں۔ اور ابوبکر و عمر تو چالیس برس تک بت پوجتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ سنیوں کی طرف سے کسی احمق نے کہدیا ہوگا کہ ابو طالب کا شرک تو مسلم ہی ہے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدین کے متعلق کیا کہو گے درانحالیکہ وہ بعثت اور ہدایت سے پہلے وفات پا گئے تھے شیعوں کو کسی بات کے کہنے میں تامل تو ہوتا نہیں کہدیا کہ وہ مسلمان تھے۔ اب غریب مسلمانوں کو کیا پڑی تھی جو عذر کرتے بحث کرتے۔

مگر جب قرآن نازل ہونے لگا۔ پیغمبر کو اور تمام مسلمانوں کو ممانعت ہوئی کہ اپنے کافر و مشرک قرابت داروں کے لیے مغفرت کے لیے دعا نہ کریں اللہ صاحب کو اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر عزیز سے یہ بھی کہنا پڑا کہ ای حبیب میرے کہیں تم ابراہیم کی دعا پر جاؤ گے کہ انھوں نے اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کی تھی۔ سنو ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کر لیا تھا کہ ہم تیری مغفرت کی دعا کریں گے تو ابراہیم نے اس وعدہ کو پورا کیا

پارۂ بستم سورۂ عنکبوت

"آیہ ام حسب" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۳۲-

ترجمہ مقبول - کیا ان لوگوں نے جو بدیاں کیا کرتے ہیں یہ گمان کرلیا ہو کہ وہ ہم سے سبقت لیجائیں گے - یہ کیسے برے حکم لگاتے ہیں ۱۲ +

معززا ور عقلمند شیعو - علی نے ایک موقع پر اس آیت کو پڑھا تھا - خاص اپنی شان میں اب دیکھو کہ تب علی نے اپنے کو خدا کہا یا نہیں - یا باقر مجلسی جھوٹا - یا علی کافر حیات القلوب جلد ۲ - +

پارۂ بست و یکم سورۂ عنکبوت

"آیہ بل ہو" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۴۱ +

ترجمہ مقبول بلکہ وہ کھلی آتیں ان لوگوں کے سینوں میں موجود ہیں جن کو علم دیا گیا ہی - اور سوائے ظالم لوگوں کے ہماری آیتوں کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا ۱۲ +

ای عقلمند شیعو - ترجمہ پر غور کرو اپنے اماموں کے اقوال پر نظر ڈالو کتنی آیتوں کی تحریف کے وہ قائل ہیں اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہو ان کے سینوں میں ہمارے قرآن کی کھلی آتیں موجود ہیں اور سوائے ظالموں کے ہماری آیتوں کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا دیکھو آل رسول ظالم قرار پاتے ہیں ۱۲ +

پارۂ بست و یکم سورۂ لقمان

"آیہ و من الناس" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۵

ترجمہ مقبول اور آدمیوں میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو بیہودہ باتوں کا خریدار ہی کہ بغیر علم کے لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے اور ان کی ہنسی اڑائے ذلیل کرنے والا عذاب ایسوں ہی کے لیے ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص جماعت کے لیے محدود وہی پھر کیا ہم دوسرا کوئی قرآن اُتارینگے - پس ضرور ہی کہ قیامت تک کے

اور فارسی اُردو کے اشعار جانتا ہو سمجھتا ہو تو وہ بھی سمجھ جاے

گہ آری خلیلے زبت خانہ | گہ نی آشنا کی زبیگانہ
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو | لاے تبخانہ سے وہ صدیق کو
زادہ آذر خلیل اللہ ہو | اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو
عقل سے باہر خدائی ہی تری | فہم سے برتر خدائی ہی تری
اے گرفتار ابوبکر رض و علی رض | تو چہ دانی سر حق را منجلی

جتنی دیر اس بحث میں گزرتی ہی اتنی دیر ہم اللہ سے کوسوں منزلوں دور رہتے ہیں ناظرین اس تفسیر و تسلیم کے بعد مقبول احمد کا ہر جگہ "اب" کا ترجمہ چچا کرنا کتنا بے محل اور غلط ہو گیا۔ اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھے کہ جب تجھکو ایسا نا معقول حاشیہ چڑھانا منظور تھا تو تو پھر کیوں ہر جگہ چچا لکھتا رہا +

ترجمہ مقبول صـ ۶۶۷ - آیہ "وہو اللہ" +

ترجمہ مقبول - اور وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہی اوّل و آخر ہر قسم کی تعریف اسی کے لیے زیبا ہی اور اسی کو حکم کا حق حاصل ہی اور تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہوگی - +

اس آیت سے علے کا اللہ ہونا ائمہ کا اللہ ہونا باطل ہو گیا مسئلہ رجعت و عقیدہ انتقام مہدی کی تکذیب و تردید ہو گئی ۱۲ +

ترجمہ مقبول صـ ۶۳۱

ترجمہ مقبول - پس تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ ہونا ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس آیت کے خلاف کر سکتے ہیں - پھر بتاؤ کہ اگر تم کافر ہوے تو پیغمبر خدا کی خلاف قرآن کے خلاف تمھاری پشت پناہی کریں گے ۱۲ +

اس کی پیروی کی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہی۔ گو شیطان ان کے باپ دادا کو بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہے۔ پھر کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے؟

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۵۹۔ آیہ ومن یُسلم ؛

ترجمہ مقبول اور جو شخص اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کردے اس حال میں کہ وہ نیک عمل بھی ہو تو اس نے یقیناً مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اور تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام بارہ ہزار اصحاب رسول لاکھوں تابعین کروروں تبع تابعین اور کل اہل سنت کی شان میں اتری ہی یا نہیں ہی۔ ہم سے سنو۔ صحاب رسول کی فرماں برداری اسلام دیکھو۔ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اسکے تابعدار رہے علی خلیفہ ہوئے انھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انکی تابعدار رہے بے شک عمل بھی کرتے رہے۔ اور مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اب یہ بحث کہ کس کو استحقاق نہیں تھا؟ کون غاصب تھا؟ کون مستحق تھا؟ پھر اس کی سزا کیا؟ اس کا جواب اللہ صاحب خود دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہی اور علیم و حکیم۔ قادر و توانا ہی۔ پھر تمھارا اس وقت سب و لعن کرنا بے ضرورت اور فضول کام ہی ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۴۔ آیہ انما الذین آمنا ؛

لیے ہمارا ہی قرآن حجت ہو۔ اب اگر تم بھی اس جرم کے مرتکب ہو۔ تو اس وعید میں داخل ہو گے۔ اب ہم سے سنو کہ تم اس جرم کے مرتکب ہوئے ہو۔ ترجمہ مقبول اور شیعوں کی تمام کتابیں حدیث و تفسیر کی دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا تم خود سمجھو گے کہ تم میں بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو بیہودہ باتوں کے خریدار ہیں بغیر علم لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کرتے ہیں بہکاتی ہیں۔ اللّٰہم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۵۸۔ "آیہ واغضض من صوتک

ترجمہ مقبول۔ اور اپنی آواز کو دھیما رکھ کہ سب سے زیادہ ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہے ۱۲ +

اے آل رسول اور عقلمند شیعو۔ تم اپنی مجلسوں میں جاکر غور کرو بناوٹ اور مکاری سے اپنے ذاکرین کا چلانا دیکھو۔ ماتم کرتے وقت کا شور دیکھو تم خود کہدو گے کہ ہمارا فعل قرآن کے خلاف ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ "آیہ ومن الناس من" +

ترجمہ مقبول۔ اور آدمیوں میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارہ میں بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشنی پہنچانے والی کتاب کے لڑتا جھگڑتا ہے ۱۲ +

اے عقلمند شیعو زیادہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو۔ اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ طالب اور مطلوب شیعہ اور امام دونوں قرآن نہیں سمجھتے قرآن کا علم اور قرآن کی ہدایت اور قرآن کی روشنی اُن کو نصیب نہیں ہوئی۔ یہ اسلام غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو۔ اللہ صاحب کی بھی رسوائی کہ رب العالمین رہتے صرف آل رسول کے خدا بنجاتے ہیں۔ معاذ اللہ مگر کچھ ان کو عقل نہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۸ و ۶۵۹ +

ترجمہ مقبول۔ اور جب وقت ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے تم

اور منافقوں کی بات نہ مانو بیشک اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے ٭

حاشیہ نمبر۲ پر تفسیر قمی میں صادقؑ سے منقول ہے کہ کہنا تو مجھے تجھ سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہیو۔ یعنے خطاب ظاہر تو نبی سے ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اچھا ہم سے سنو۔ کہ یہ آیت تمھاری شان میں کس طرح اتری ہے۔ تمھاری عادت ہے وعید کی آیتوں کو واقعہ قرار دیکر تم اصحاب رسول پر دو ٹکیل دیتے تھے۔ اب تم سے چند سوالات ہیں۔ بتاؤ خلفائے ثلثہ کا فرد منافق تھے یا نہیں اگر کہدو کہ نہیں تھے تو قصہ فیصل ہے۔ اور اگر تم کہو کہ کافر و منافق تھے۔ تب سوال یہ ہے کہ رسول کریم ان کی بات مانتے تھے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں مانتے تھے تو عمر بھر کے واقعات پر پردہ ڈالدو۔ نہ ساتھ رہے نہ بات کی نہ سنی۔ اچھا حکم مشورہ کو بھی ہوا پر اُڑا دو۔ مگر وہ تو قرآن کا خدا کا حکم ہے۔ اے نبی اُن سے مشورہ کرو۔ پھر بتاؤ کہ پیغمبر نے اس حکم کے بعد مشورہ کیا یا نہیں ؟ نہیں کیا تو نافرمان ہوے یا نہیں۔ مشورہ کیا تو ان لوگوں نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ جواب دیا تو کیا عمر بھر رسول ہی کرتے رہے کہ مشورہ لیکر ان کے خلاف عمر بھر کیا کیے۔ پھر بتاؤ کہ وہ لوگ کیسے سچے دیندار۔ خدا پرست۔ فرمان بردار تھے کہ روز دیکھتے تھے کہ ہمارے مشورہ کے خلاف کیا جاتا ہے مگر پھر بھی وہ تابعدار بنے رہے عذر نہیں کیا۔

ابھی ایک سوال کا اور جواب دو فی الحقیقت جو کفار اور منافق تھے ان لوگوں کی اطاعت رسول کرتے تھے یا نہیں بات مانتے تھے یا نہیں۔ اگر مانتے تھے۔ اطاعت کرتے تھے۔ تو آیا یہ عصمت کے خلاف ہے یا نہیں ؟ ٭

اور اگر نہیں مانتے تھے تو اللہ کا یہ حکم عبث ہوا یا نہیں ؟ حالانکہ اس کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا ٭

صادق ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو قرآن مطلق نہیں سمجھتے قرآن بالکل نہیں جانتے

ترجمہ مقبول یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے پس جو عمل وہ کیا کرتے تھے اس کے عوض میں ان کے لیے مہمانی کے طور پر رہنے کے بہشتی باغات ہوں گے ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ قیامت تک کے تمام مسلمان جو عمل صالح بھی کریں اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں سنو اس سے تمھارا عقیدہ طینت کہ شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدیئے جائیں گے باطل ہوتا ہے۔ ہم سے سنو شیعہ جو مومن ہوگا اور عمل صالح کرتا رہیگا وہ بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اس کا قرآن اس کا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نہ وہ تنگ دل ہے نہ بخیل ہے نہ اس کے خزانہ اور جنت میں کچھ کمی ہے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۲ آیہ واما الذین فسقوا "

ترجمہ مقبول۔ اور رہے وہ جو نافرمان تھے پس ان کا ٹھکانا جہنم ہے جس وقت بھی وہ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے نکلیں اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائیگا کہ اب تم اس آتش دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب ہم تمھارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں گے۔ نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے عالم پر حجت ہے جو فاسق اور نافرمان ہوگا اسی آیت میں داخل ہوگا۔ ہم سے سنو اہل سنت میں سے بھی جتنے لوگ فاسق اور نافرمان ہوں گے۔ وہ بھی اسی آیت میں داخل ہونگے قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ ہم سے سنو۔ مومن وموحد پر ہمیشگی وخلود آتش دوزخ حرام ہے نہ صرف عذاب بقدر گناہ ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۶۲ وحاشیہ نمبر ۲ ٭ ترجمہ مقبول۔ اے نبی تم اللہ سے ڈرو۔ اور کافروں	پارۂ بست ویکم سورۂ احزاب

زوجیت سے خارج کردوں گا۔ اور اس امر کے اظہار کا اختیار تم کو عطا کرتا ہوں ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ای آل رسول ہم تم کو جاہل نہ کہتے تھے۔ ہم نہ کہتے تھے کہ تم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم چلتے ہو۔ آیت تو صرف اس قدر تھی کہ پیغمبر کی بیبیاں مومنین کے مائیں ہیں۔ اس پر تم اتنا زہر کیوں اگلے عائشہ کو چھوڑو۔ دوسرے اُمّہات المومنین نے تمھارا کیا بگاڑا تھا۔ ہاں اسے آل رسول بتاؤ کہ ؛

۱۔ قائم آل محمدؐ کو اہل سُنت نے کبھی دیکھا۔ اہل سُنت کو جانے دو ؛

۲۔ قائم کے چچا اور اُن کی اولاد نے کبھی دیکھا تھا ؛

۳۔ شیعوں میں سے کسی نے دیکھا تھا ؛

۴۔ اور اچھا بتاؤ کس تاریخ کو وُہ غائب ہوئے ؛

۵۔ جس تاریخ کو وُہ غائب ہوئے اس دن ان کی عمر کیا تھی ؛

۶۔ حسن عسکری کی وفات کی تاریخ کیا ہے ؛

۷۔ غیبت سے قبل وہ کہاں رہے تھے ؛

۸۔ شیعہ نے یہ سوال غیبت سے قبل کیا تھا یا غیبت کے بعد ؛

۹۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں یہ سوال کیا تھا یا غیبت کبریٰ کے زمانہ میں ؛

۱۰۔ کیا ذریعہ علم ہے کہ جو لوگ امام غائب کی سفارت کے مدعی تھے وہاں اپنا جانا بیان کرتے تھے وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے ؛

۱۱۔ کسی معتبر کتاب امامیہ میں یہ حدیث حضرت امام حسنؑ یا حضرت امام حسینؑ یا حضرت علیؓ۔ زین العابدین سے مروی ہے ؛

۱۲۔ جب حسنینؑ اور زین العابدین سے یہ حدیث مروی نہیں ہے۔ تو پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم خود ہی جھوٹ نہیں بولتے ؛

ہاں ہاں بلکہ قرآن پڑھا ہی نہیں تم جہالت سے کہتے ہو کہ خطاب پیغمبر سے ہے مگر مراد اُمت کے لوگ ہیں۔ اچھا صادق ذیل کی آیت پڑھ لو اس کے بعد جواب دینا۔ اگر کچھ دیکھو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۶ "آیہ وَاتَّبِعْ"

ترجمہ مقبول۔ اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو ۱۲ ؎

اے صادق یہ عطف ہے "ولا تطع" پر یعنے کافروں و منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔ بلکہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کرو۔ اے صادق اب بتاؤ یہ بھی وہی ہے کہ کہنا تو مجھ تجھ سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہیو اے صادق کیا خطاب ظاہر تو نبی سے ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں۔ یعنے یہ وحی نبی پر نہیں آئی تھی بلکہ اُمت پر آئی تھی اسی علم قرآن پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ اسی جہالت پر تم راسخون فی العلم بنے ہو۔ اسی جہالت پر تم معصوم ہو۔ ڈرو۔ اور اللہ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۷۔

ترجمہ مقبول اور رسول کی دان کی بیبیاں مومنین کی (ان کی) مائیں ہیں ۱۲

حاشیہ نمبر ۳۔ انصاف پسند و عقلمند شیعو تم بھی اہلسنت باغیرت تم بھی دیکھو۔ ایک لفظ بھی قرآن کا جس میں غیروں کی فضیلت ہو حاشیہ سے نہیں بچتا۔ زہر ڈالنے سے نہیں بچتا۔ حاشیہ کا مطلب سنو ۱۲ ؎

کافی میں باقر سے منقول ہے کہ ازواج رسول امتیوں پر حرام ہوتی ہیں" ماں کا سا حکم رکھتی ہیں "الاکمال" میں ہے کہ قائم آل محمد (مہدی) سے اس طلاق کے معنے دریافت کیے گئے جس کا حکم رسول نے علی کو دیا تھا مہدی نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد ان میں سے جو بھی نافرمانی پر تُلے اور تمہارے برخلاف خروج کرے اس کو میں طلاق دے کر

ترجمہ مقبول۔ تاکہ اللہ سچوں کو انکے سچ کے موافق بدلا دے۔ اور منافقوں کو اگر چاہے
تو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں نہیں تم انکار نہیں
کر سکتے۔ تم دعوی کر چکے ہو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۶۷۱)
اب بتاؤ کہ خلفاء ثلثہ ان منافقین میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو
قصہ فیصل ہوا اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ اس آیت میں تو اللہ فرماتا ہے کہ چاہے ان
کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا (آخرت میں) رحم کرنے والا ہے۔ کیوں جی اگر
وہ مغفرت کرنا چاہے تو تم روک سکتے ہو۔ روک لوگے

اگر کہو کہ ہاں تو تم نے سارے قرآن کو جھٹلا دیا۔ قرآن میں سیکڑوں جگہ آیا ہے کہ اللہ
کو روکنے والا کوئی نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ تو ان کو آخرت میں رحم کرنے والا اور بخشنے والا
ہے۔ اور تم ان پر سب و لعن کرتے ہو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو کیا یہ صریح قرآن اور خدا
کی مخالفت ہے یا نہیں اور پھر بھی تم معصوم مقبول احمد دیکھو سورۂ احزاب کی لعنت ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۱ "آیہ وکفی اللہ المومنین القتال" (حاشیہ نمبر ۲)

ترجمہ مقبول۔ اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی کی نوبت بھی نہ آنے دی اور اللہ
صاحب قوت و صاحب غلبہ ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم کوئی قرآن بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اب دوسرا اتاریں گے۔ ہاں تم کہہ چکے ہو کہ علی کے ذریعہ سے یہ بات ہوئی۔ اب سنو کہ یہ
آیت تمھاری شان میں کیونکر نازل ہوئی ہے۔ تم بھی قرآن سے خلفاء ثلثہ اور تمام
اصحاب رسول کو کافر و منافق کہتے تھے۔ اہل سنت اس کا جواب نہیں دیتے تھے۔ آ
تفسیر فبہت الذی کفر سے اللہ خود کافی ہو گیا کہ مفسر کی بدولت اب تمھاری لڑائی

۱۳- پیغمبر مرے یا نہیں ٭

۱۴- فاطمہؓ نے وراثت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۵- علیؓ نے خلافت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۶- موت کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے یا نہیں ٭

۱۷ موت کے بعد اگر کوئی شخص طلاق دے تو زوجہ کو وراثت سے محروم کرسکتا ہے ٭

۱۸- موت کے بعد طلاق کی کوئی صورت قرآن میں ہے یا نہیں

۱۹- پھر قرآن تمھاری اس وراثت کی تکذیب کرتا ہے۔ یا نہیں ٭

۲۰- علی نے عائشہ کو رسول اللہ صلعم کی طرف سے طلاق دیا یا نہیں ٭

۲۱- لڑائی سے پہلے علیؓ نے طلاق دیا یا فتح کے بعد ٭

۲۲- طلاق کے بعد علی نے ثلث ترکۂ رسول سے نکالا یا نہیں ٭

۲۳- حسنینؑ کو جو وارث فاطمہ تھے اور آل عباس کو عائشہ والا مکان تقسیم ترکہ میں دے دیا۔ یا نہیں ٭

۲۴- قائم آل محمدؐ بوقت رجعت عام و انتقام طلاق بھی دینگے یا نہیں ٭

۲۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت رجعت کس کس کو طلاق دینگے خصوصًا عائشہ کو طلاق دین گے یا نہیں ٭

۲۶- قائم آل محمد قرآن سمجھتے ہیں یا نہیں ٭

یہ ۲۶ سوالات ہیں۔ ہم رعایت کرتے ہیں کہ بارہ امام صرف دو دو سوال کا جواب دیں۔ ۲۴ سوال ہوجائیں گے۔ رہے دو سوال ایک ایک سوال کا جواب ایک ایڈیٹر اصلاح ایک کا بہادر علی شاہ دیدیں ٭

مقبول احمد دیکھو سورۂ احزاب کی لعنت ٭

ترجمہ مقبول ص ۶۷۱ آیہ لیجزی اللہ ٭

ترجمہ مقبول۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کی خواستگار رہو تو اللہ نے تم میں سے جو نیک ہونگی ان کے لیے بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہی ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ۔ عائشہ وحفصہ نے اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا یا نہیں وہ رخصت کر دیگئیں یا نہیں۔ کیا باوجود اس کے کہ انھوں نے زینت دنیا کی آرزو کی تھی۔ روکی گئی تھیں؟ کیوں تمھارا حاشیہ اس پر کیوں نہیں ہی۔ ام سلمہ کے بعد ہی سہی مگر کچھ تو بولو۔ آیت مابعد پڑھو ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۲ ٭

ترجمہ مقبول۔ ای نبی کی بیبیو! جو تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو عذاب بھی دہرا دیا جائیگا۔ اور اللہ پر یہ بات آسان ہی ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ عائشہ وحفصہ نے پیغمبر کی زندگی میں ارتکاب فاحشہ مبینہ کیا یا پیغمبر کی وفات کے بعد یا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان لوگوں نے دوچند حد جاری کی۔ یا علیؓ کے زمانہ میں ایسا کیا اور انھوں نے دوچند حد شرعی جاری کی۔ پھر تم دیکھو کہ دوچند سزا خلاف شرع کیوں تجویز ہوئی صرف اس لیے کہ وہ پیغمبر کی بیبیاں تھیں ورنہ قرآن میں تو صرف سوسو کوڑے تھے۔ اسی طرح آل رسول بھی جب گناہ کریں گے تو جیسا کہ ان کا رتبہ بلند ہی ان کے قصور کی سزا بھی سخت ہوگی۔ اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ خود فرماتے ہیں کہ اللہ پر یہ بات آسان ہی۔ یعنے قرآن کے مجوزہ سزا سے دوچند سزا دینا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳ ٭

ترجمہ مقبول۔ (ای ازواج نبی) اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل بجالائے گی تو ہم اس کو اس کا اجر بھی دہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے اچھی روزی بھی تیار کر رکھی ہی ۱۲ ٭

نوبت ہی نہ آئے گی۔اب قیامت تک اپنا ایمان ثابت کرتے رہو۔نفاق وکفر وشرک سے برأت حاصل کرتے رہو۔اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ صاحب قوت وصاحب غلبہ ہی جس کو چاہے قوت وغلبہ دیدے ۱۲ ٭

پارۂ بست ویکم سورۂ احزاب رکوع ۴

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۲۔وحاشیہ نمبر ا۔ضرور دیکھو ٭

ترجمہ مقبول۔ای نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگانی دُنیا اور اُس کی زینت کی خواستگار رہو۔تو آؤ میں تمکو نفع پہنچاؤں اور پھر تمھیں نہایت خوبی سے رخصت کردوں ٭

ای آل رسول بتاؤ ٭

۱۔جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے کہا یا نہیں ۱۲ ٭

۲۔اور کہا تو سب سے پہلے کس سے کہا ٭

۳۔اچھا بتاؤ عائشہ وحفصہ سے کہا یا نہیں ٭

۴۔بتاؤ عائشہ وحفصہ نے کیا جواب دیا ٭

۵۔بتاؤ عائشہ وحفصہ نے زندگی دنیا چاہا یا نہیں ٭

۶۔بتاؤ پیغمبر نے رخصت کیا یا نہیں ٭

۷۔بتاؤ پیغمبر کی وفات کے وقت یہ دونوں رسول کے گھر میں رہیں یا نہیں ٭

۸۔بتاؤ جب رسول کی گھر میں رہیں تو زوجہ باقی رہیں یا نہیں ٭

یاد رکھو صادق تسلیم کرچکے ہیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھ لیا وہ نکاح میں رہیں اور جس کو رخصت کردیا وہ مطلقہ ہوگئیں اب پڑے کافر بُرا مانا کریں دوسری آیت مابعد غور سے پڑھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷۲ ٭

ای آل رسول اِس چھوٹی سی آیت پر مقبول کی ڈوڈو حاشیئے ہم کو دھوکا نہیں دے سکتے ہم کو بتاؤ "آیہ تطہیر" ازواج رسول کی شان میں قرآن میں وارد ہے یا نہیں چھ آیتوں سے مسلسل انھیں کا بیان ہی "آیہ تطہیر" کوئی مستقل آیت نہیں ہے بلکہ آیت کا ایک جزو ہے ۱۲ *

اچھا بتاؤ سیاق وسباق کلام کو چھوڑ کر خلل در معقولات وینا کس نے پسند کیا ہی۔ کون گوارا کر سکتا ہی۔ یہاں اہلبیت علی کا کیا ذکر تھا۔ ایک شکل تھی مگر ظالم مقبول احمد نے اسکی جڑ کاٹ دی۔ یعنے "نساء" کے ترجمہ میں اگر وہ چاہتا تو قرآن کی شہادت سے وہ "لڑکی" ترجمہ کر سکتا تھا۔ فرعون کے قصہ میں جابجا آیا ہی "ابنا" یعنے بیٹوں کو وہ قتل کرتا تھا "نساء" یعنے لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ تمھارا اصول وہ کہاں گیا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو۔ اگر قرآن اسے سچ کہتا ہو تو وہ حدیث سچی ہی قرآن اس کے خلاف ہو تو وہ حدیث جھوٹی ہی آج اپنی کل حدیثوں کو قرآن سے مقابلہ کرو ضمیمہ میں جو لکھو اس کا بھی قرآن سے مقابلہ کرو اگر وہ قرآن کے خلاف ہی تو یقیناً جھوٹی ہی۔ چاہے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کرو۔ چاہے تم خود بیان کرو تاں اپنے قدیم طریقہ تحریف پر چلو کہ یہ آیت یہاں کی نہیں ہی کہیں کا کہیں کر دیا ہی۔ اچھا بتاؤ پیغمبر کے سامنے جو قرآن جمع ہوا تھا۔ اس میں دکھلاؤ علی نے جو قرآن جمع کیا تھا۔ اس میں دکھلاؤ قایم کے پاس جو قرآن ہی اس میں دکھلاؤ۔ اجی تم دکھلاؤ گے کیا ہم کو جواب ہی دے دو *

۱۔ کہ یہ آیت کس جگہ سے آئی ہی *

۲۔ اور کس آیت کا ٹکڑا ہی *

۳۔ شروع آیت سے آئی ہی *

۴۔ یا آخیر آیت سے *

۵۔ یا وسط آیت سے *

ای آل رسول کچھ سمجھے یہ ساری منزلت رسول کی ہے۔ رسول کی بیبیوں سے فرماتے ہیں کہ گناہ کروگی تو دوہرا عذاب دیں گے نیکی کروگی۔ تو دوہرے اجر بھی دیں گے۔ اسی پر تم اندازہ کرلو۔ اپنے کو بھی قیاس کرو۔ ہم تمھارے اعمال سے واقف ہیں مگر ہماری شان ستاری دیکھو کہ ہم ظاہر نہیں کرتے۔ ذیل کی متصل آیت غور سے پڑھو۔

ترجمہ مقبول صـ ۶۷۳

ترجمہ مقبول۔ ای نبی کی عورتو! اگر تم پرہیزگاری کرو تو تم اور عورتوں کے مانند نہیں ہو ۱۲

ای آل رسول سمجھو منزلت ازواج عین منزلت رسول ہے دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں ای نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کے مانند نہیں ہو۔ ای جاہل مقبول احمد فساد کا ترجمہ بیبی لکھنے میں کوئی عزت بڑھتی تھی یا عورتو لکھنے سے کچھ گھٹ گئی۔ مگر تیرا کفر ثابت ہوگیا کہ پیغمبر کی توہین میں تو کس درجہ دلیر ہے۔ قرآن کے خلاف کرنے میں تو کتنا بیباک ہے اللہ تو مسلمانوں کی ماں فرماتا ہے۔ اور تو ایسا بدتمیز ہے کہ پانچ جگہ بیبیوں کا لفظ لکھنے کے بعد پھر عورتوں کے لانے میں تجکو اردو زبان کا بھی خیال نہیں ہوا۔ ذیل کی متصل آیت بغور دیکھو ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳۔ "آیہ وقرن فی بیوتکن" حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔ ملاحظہ طلب۔

ترجمہ مقبول۔ اور اپنے گھروں میں عزت وقار سے بیٹھی رہو۔ اور قدیم جاہلیت کا کا سا بناؤ سنگار کرکے باہر نہ نکلا کرو۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور برابر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ ای اہل بیت سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدا یہ چاہتا ہے کہ ہر قسم کے رجس کو دور کردے اور تم کو ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے اور تمھارے گھر ... خدا کی آیتیں اور حکمت کے باتیں جو پڑھی جاتی ہیں انھیں یاد رکھو بے شک خدائے تعالی بڑا باریک بین اور خبردار ہے ۱۲

۸- یوشع نے کب کہا؟

۹- موسےٰ نے کیا کہا؟

۱۰- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو وصی کب کیا؟

۱۱ کہیں جہالت سے تم ابتداے بعثت والا قصہ لاکھڑا کروگے وہ عقلا کو دھوکا نہیں دے سکتی

۱۲- عائشہ کا وصیت اور وصائت کے مقابلہ میں جنگ کے لیے خروج تھا؟

۱۳- بصری مدینہ سے کتنی دور ہے؟

۱۴- مدینہ سے بصری پر علی چڑھکر گئے تھے؟

۱۵- یا عائشہ نے بصری سے مدینہ پر چڑھائی کی تھی؟

ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ صفرا شعیب پیغمبر کی بیٹی تھیں اگر تمھارے نزدیک پیغمبر کی بیٹی کا خروج کرنا دعوی دار ہونا بغاوت ہے تو تھارا بغاوت کرنا بھی جائز ہوگا۔ ہاں یہ بھی دیکھو کہ موسےٰ سے اس امت کی مناسبت دی گئی ہے۔ وہاں موسےٰ کی بیوی شعیب پیغمبر کی بیٹی تھیں یہاں نبوت ختم ہوگئی تھی تو پیغمبر کی بیوی بھی صدیق کی بیٹی تھیں جس کا درجہ نبی کے عین مابعد ہے۔ اچھا بتاؤ صفیرا کو موسےٰ نے کافر وجہنمی کہا یا یوشع نے یا قرآن نے یا پیغمبر نے یا تمھاری یہ نئی بدعت ہے ۱۲؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۲ و ۶۷۳

ترجمہ مقبول۔ یقیناً فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور دعا کرنے والے مرد۔ اور دعا کرنے والی عورتیں اور اپنے قول وفعل میں سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ اور گڑگڑانے والے مرد اور گڑگڑانے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد۔ اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد۔ اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت

اب قیامت تک سر ٹکرایا کرو سنیوں کی جوتیوں پر مت جاؤ وہاں سے کچھ نہ ملے گا۔ وہ تو صاف جواب دیتے ہیں کہ آیہ تطہیر نازل تو ہوئی ہے ازواج رسول کی شان میں مگر پیغمبر نے اپنی مہربانی و محبت سے چاہا کہ اپنی اولاد کو بھی شریک کر لیں اگر اس ٹکڑے پر تم راضی ہوتے ہو قناعت کرتے ہو تو ہم کو بھی کوئی عذر نہیں۔ جاؤ کھاؤ خوش رہو مگر علمی دلائل میں تم کو سب سے بہتر دلیل تلاش کرنی چاہیئے اور سب سے بہتر دلیل قرآن ہی قرآن میں ابراہیم کی قصہ میں فرشتوں کی زبانی ابراہیم کی بی بی کے لیے اہل بیت کا لفظ آچکا ہے اور تاویل قرآن بالقرآن یہی ہے۔ جب ابراہیمؑ کی بی بی اہل بیت ہوئیں تو رسول کریم صلعم کی بیبیاں اہلبیت میں کیونکر داخل ہوں یہ بھی قرآن کا معجزہ تھا کہ وہاں اس "اہلبیت" پر کوئی رد و قدح آل رسول نہیں کر سکتے۔ اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ تمھاری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں اور تمھارے ہی اصول اور دلیل سے وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ ہاں تم نے حاشیہ پر لکھ دیا ہے کہ یوشع موسیٰ کی وصی تھی ان کی بیٹی صفرا وصی سے لڑیں یہاں پیغمبر کے وصی سے حمیرا لڑیں ہم کو اس جھگڑے سے کیا سروکار مگر تم ذرا بتاؤ ۱۲ *

۱۔ موسیٰ نے کس تاریخ کو اور کس وقت یوشع کے لیے وصیت کی *

۲۔ کس کے سامنے *

۳۔ کون گواہ ہے *

۴۔ یہود و نصارے و مجوس و بنی اسرائیل کی گواہی کام پر نہیں آئی۔ قرآن کی کس آیت سے یہ نکلتا ہے *

۵۔ اچھا توریت کی کس آیت سے یہ نکلتا ہے *

۶۔ اچھا انجیل کی کس آیت سے یہ نکلتا ہے *

۷۔ اچھا مجوسیوں کی کس کتاب سے یہ نکلتا ہے *

ہم یہ کہیں گے کہ اس آتش دوزخ میں بڑے عذاب کا مزہ چکھو جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ کے لیے مخصوص ہی ۱۲ +

پارۂ بست و دوم سورۂ فاطر ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۳ ۔ آیہ مایفتح اللہ۔

ترجمہ مقبول۔ جو رحمت خدائے تعالیٰ آدمیوں کے لیے کھول دیتا ہی۔ اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہی۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہی پھر اس کے بعد اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہی اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہی ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی پھر سے سنو اس آیت سے تمھاری تعلیم ہی۔ تمھارے دعاوی تمھارے اقوال کی تردید فرماتے ہیں کہ تم کو کچھ اختیار نہیں ہی۔ اب بڑے دعوی کرتے ہو۔ تمھارے دعوی کو قرآن باطل کرتا ہی۔ ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۷ ۔ آیہ ولا تزر وازرۃ" +

ترجمہ مقبول۔ اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ بٹانے کے لیے کسی دوسرے کو بلائے تو اس میں سے اس پر کچھ نہ لادا جائیگا۔ گو وہ اس کا قریب بھی ہو۔ سوائے اس کے نہیں ہی کہ تم ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوں اور نماز پڑھتے ہوں اور جو شخص گناہوں سے پاک رہے وہ اپنے ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔ اور بازگشت اللہ ہی کی طرف ہو گی ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ طینت کہ سنیوں کی نیکی

کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد۔ اور یاد کرنے والی عورتیں "ان سب کے لیے خدا تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر مہیا فرماتا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ بارہ ہزار صحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں کروڑوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک پیدا ہوں یا شریک ہوں۔ اور عمل صالح کریں۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ اچھا یہ ہی بتا کہ جن صحاب رسول نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بیعت کی وہ داخل ہوں گے یا نہیں۔ تم خود داخل ہو گے یا نہیں؟ یا ہم کوئی دوسرا قرآن اُتارینگے

پھر بتاؤ کہ خدا تو فرماتا ہے کہ ان سب کے لیے خدائے تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر مہیا فرمایا ہے۔ اور تمھارا ان سب پر سب ولعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا یہ صریح قرآن اور خدا کی مخالفت ہے یا نہیں۔ اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم اچھے بنے رہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۷۵ +

ترجمہ مقبول۔ محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ اور اللہ ہر چیز کا پورا پورا جاننے والا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ نبوت و رسالت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوئی ہے یا صرف نبوت ختم ہوئی ہے رسالت ختم نہیں ہوئی۔ ذرا غور سے کہو کیونکہ اب مولوی غلام حسین حیدرآبادی ختم رسالت کو تسلیم نہیں کرتے ۱۲ +

پارۂ بست و دوم سورۂ سبا رکوع ۵	"آیہ فالیوم" ترجمہ مقبول صـ ۶۹۱ +
	ترجمہ مقبول۔ سو آج کے دن تم میں سے ایک

دوسرے کے نہ نفع کا اختیار رکھے گا اور نہ ضرر کا۔ اور جو لوگ ظالم ہو گئے ہیں ان سے

خدا سے تمام نیکیوں میں بڑھ جانے والے ہیں یہی تو بہت بڑا فضل ہی ۱۲ ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اور کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتارینگے سُنو تم انکار نہیں کرسکتے ؛

کافی اور البصایر میں باقر سے احتجاج طبرسی میں صادق سے اور الخرایج میں عسکری سے منقول ہی کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری عقلمند شیعو اس اقرار اور اس دعوے کے بعد تم قرآن کے لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن کا وارث ہم نے انھیں کو کیا تھا جس کو ہمنے اپنے بندوں میں سے منتخب کرلیا تھا۔ پس اُن بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔ مقبول احمد چھپاتے کیوں ہو۔ آل رسول چپ کیوں ہو۔ صاف صاف کہو کہ ظالم اور گنہگار رہیں ۱۲ ؛

پھر معصوم بنے رہو۔ ای آل رسول بتاؤ تمام مسلمان اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں اور کیوں نہیں کیا ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دوسرا قرآن کے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص فرقے اور گروہ اور زمانہ کے لیے مخصوص و محدود ہی ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول منٹ "آیہ ہو الذی" ؛

ترجمہ مقبول۔ وہی تو ہی (خدا) جس نے تم کو زمین میں پہلوں کا جانشین کردیا الخ ۱۲ یعنے خلیفہ بنادیا ؛

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۲ "آیہ فلن تجد" ؛

ترجمہ مقبول۔ پس تم خدا کے قاعدہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاوگے اور نہ کہیں تم

شیعوں کو مل جائے گی۔ شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جائیں گے۔ شیعوں سے تو غنی
سنی جہنم میں ڈالدیے جائیں گے۔ پیغمبر اپنے آل اور قرابت داروں کا بوجھ اُٹھالیں گے
غرض کہ سب کی تردید وتکذیب فرماتا ہی۔ پھر تمھارے اس دعوے کی تردید فرماتے ہیں کہ
تم اپنے شیعوں کو جہنم سے کھینچ کھینچ کر نکال لوگے۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص گنا ہ سے پاک ہو
وہ اپنی ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔

اچھا اے آل رسول بتاؤ معصوم کے معنے کیا ہیں۔ مطلب کیا ہی۔ معصوم کہتے
کس کو ہیں۔ قرآن میں ہم نے کب اور کس جگہ کس نبی کو معصوم کہا ہی۔ سنو علم کلام کی باتیں ہم
سے نہ کرنا۔ کیا تم گوارا کرتے ہو کہ دشمنوں سے جیسی باتیں تم کرتے ہو ویسی ہی بات ہم
سے بھی کرو۔ اگر تم کو قرآن کا علم نہیں ہی تو فارسی کا شعر سنو۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود ۔۔۔ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود
گر باستدلال کار دیں بُدے ۔۔۔ فخر رازی رازدار دیں بُدے

اچھا ہم تم کو وسعت دیتے ہیں یہ پانچ حرفوں کا لفظ ہی معصوم۔ تم پانچ سطر
میں اس کا مطلب لکھدو۔ اچھا ہم تم کو اور آسانی دیتے ہیں۔ چودہ معصوم کے عدد کے
مطابق تم بڑے بڑے عظیم الشان صفحات پر چودہ صفحوں میں لکھدو۔ بہادر علی شاہ
اڈیٹر اصلاح۔ شیخ احمد۔ مقبول احمد۔ مولوی غلام حسین حیدر آبادی اور تمام دنیا کی شیعہ ملکر
ایک دوسرے کے مددگار ہو کر لکھدو۔ ہاں ہم ایک اور وسعت دیتے ہیں چودہ معصوم کے
عدد کے مطابق ۱۴ برس میں جواب لکھدو ۱۲۔

پارۂ بست و دوم
سورۂ فاطر رکوع ۴۔

در آیہ ثم اورثنا الکتاب ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۹ وحاشیہ نمبر ۱ خطاب
ترجمہ مقبول۔ پھر ہم نے اپنی اِس کتاب کا وارث انھیں کو
بنایا جنکو ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کر لیا تھا۔ پس
اِن بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ حکم

سے آگے بڑھ جاتے۔ غور کرو اور ڈرو ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۹۷ "آیہ اَنِ اعْبُدُونِی" +

ترجمہ مقبول۔ اور یہ کہ میری عبادت کرنا سیدھا راستہ یہی ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ سنو اس آیت سے تمہاری تردید و تکذیب کی جاتی ہے تم جو کہتے ہو کہ جو علی کی خلافت و ولایت کا اقرار نہ کرے خلفائے ثلثہ کو غاصب و ظالم نہ کہے۔ سب و لعن نہ کرے۔ تو وہ بدراہ اور اس امت کا یہودی اور اس امت کا نصاری ہے۔ دیکھو اللہ اپنی سیدھی راہ کی کیسی تعلیم فرماتے ہیں یہ کہ میری عبادت کرنا سیدھا راستہ یہی ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷ +

ترجمہ مقبول اور ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھلایا اور نہ یہ اس کے لیے زیبا ہے یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمہارے اس دعویٰ اور قول کی تردید و تکذیب مقصود ہے جو تم کہتے ہو کہ قرآن کا مطلب ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا ہے حضرت یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہے +

نادانو کہیں نصیحت بھی معمے اور چیستاں میں کی جاتی ہے۔ شاعری اور شعر کو ناریبا تبانے سے یہ تعلیم فرماتے ہیں کہ اے آل رسول جو بات رسول کے لیے زیبا نہ تھی۔ تم نے اس کو اپنا مذہب ہی بنا لیا۔ سوز تحت لفظ۔ نوحہ۔ سلام۔ رباعی۔ ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ "آیہ واتخذوا" +

ترجمہ مقبول۔ اور انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اور خدا بنا لیے تاکہ وہ ان کی کچھ مدد کریں

خدا کے قاعدہ کو ٹلتا ہوا پاؤ گے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہاری شان میں یوں وارد ہے۔ نوح کا قصہ پڑھو۔ ان کے بیٹے کو اہلبیت تسلیم نہیں کیا۔ بدکار کہکر ڈبو دیا۔ فرماتے ہیں کہ ہماری سنت ہماری قاعدہ میں تبدیلی نہ پاؤ گے ۱۲ +

ترجمہ مقبول ملک "آیہ ولو یواخذ اللہ" +

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ آدمیوں سے جو فعل وہ کر چکے ہیں۔ ان کا مواخذہ کرتا تو روے زمین پر ایک جاندار کو بھی باقی نہ رکھتا لیکن اس نے ان کو ایک مقررہ وقت تک کے لیے ڈھیل دے رکھی ہے۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا۔ تو بس اللہ ہی اپنے بندوں کے حال کا نگراں ہو گا ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ اچھا یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح تم بھی میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو پر عمل کرو۔ میٹھائی کون کھائے گا ہم۔ کام کون کریگا زید و عمرو بکر ۱۲ +

پارۂ بست وسیوم
سورۂ یٰسٓ رکوع ۳

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۰ +

ترجمہ مقبول نہ سورج ہی کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑ پائے اور نہ رات ہی کی یہ قدرت ہے کہ دن سے آگے بڑھ جائے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ تمہارے دعاوی تمہارے عقائد تمہارے خیالات متعلق خلافت سب کی تردید اس سے ہوتی ہے۔ اب چاہے اپنے کو چاند چاہے سورج۔ رات کہو یا دن۔ جاہلو یہ کیونکر ممکن تھا کہ ہمارا فیصلہ ٹل جاتا۔ اور علی خلفائے ثلثہ

آیات متشابہات سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تم کو ہم تمھارے دشمن کہیں ہم مراد ہیں ہماری شان میں اتری ہے۔ اس کا جواب بھی قرآن سے سنو فرماتے ہیں کہ اسی کے حضور میں تم سب کی بازگشت ہوگی ۱۲ *

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲/۷ *

سورۂ صافات

ترجمہ مقبول۔ قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی۔ پھر قسم ہے جھڑکنے والوں کی۔ پھر ذکر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی۔ بے شک تمھارا معبود ضرور یکتا ہے۔ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے۔ ان کا پرورش کرنے والا۔ اور مشرقوں کا مالک ہے ۱۲ *

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھارے یا بقول اہل سنت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری۔ ہم سے سنو۔ تمام دنیا میں جاکر پھر کر دیکھو۔ ہاں ہاں حیدرآباد۔ لکھنؤ۔ ایران کربلائے معلےٰ۔ نجف اشرف۔ کاظمین۔ مکہ۔ مدینہ۔ میں جاکر دیکھو۔ تم کو اہل سنت کی صفیں مسجدوں میں پابندی کے ساتھ پانچوں وقت زیادہ اور بہت زیادہ ملیں گی اللہ صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں تبرا کہنے والوں کو ایسا جھڑکتے ہیں کہ بجز تقیہ کرنے گھر میں چھپ کر کہنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ انھیں کی قسم کھاتے ہیں تم تمام دنیا میں پھر کر دیکھو۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے زیادہ اور بہت زیادہ صرف اہل سنت تم کو ملیں گے اللہ صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں اور قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ بے شک تمھارا معبود ضرور یکتا ہے۔ علی کو ائمہ کو اس کی اُلوہیت و صمدیت و قدرت و مشیت میں کچھ دخل اور کچھ حصہ نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے سب کا مالک ہے۔ پھر بتاؤ کہ کیا صرف اتنی خلافت ہی کا مالک نہیں ہے۔ یا تم نے یہ اختیار اس سے سلب کر لیا ۱۲ *

ترجمہ مقبول ۱۲/۵ و حاشیہ نمبر ۲ *

وہ ان کی ذرا مدد نہ کر سکیں گے حالانکہ اُن کے لشکر کے لشکر ان کی عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں ۱۲ ۞

ای آل رسول بتاو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو تم نے جو علی کو اللہ تمام ایمہ کو حی وقیوم قادر و توانا۔ علیم وخبیر۔ سمیع وبصیر۔ مان رکھا ہی۔ نذر و نیاز کرتے ہو یہ سب خدا بنانا ہی۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ان کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے۔ اگرچہ لشکر کے لشکر عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں۔ عقلمند شیعو غور کرو۔ خبردار یہ نہ کہنا کہ ہم عبادت نہیں کرتے۔ عبادت کے سر اور پیر نہیں ہوا کرتے ۱۲ ۞

ترجمہ مقبول صـ۱۱۷ ۞

ترجمہ مقبول۔ یہ فقط اسی خدا کی شان ہی کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس سے صرف اتنا فرمائے کہ ہو پس وہ ہو جائے ۱۲ ۞

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری۔ تم نہ سمجھو گے تمھارے سمجھ سے بہت بلند ہی ہم سے سنو کہ یہ آیت تمھاری تردید و تکذیب کرتی ہی۔ خلفا اور خلافت کے بارہ میں تم جو کہتے ہو کہ اُس نے یہ کیا۔ اِس نے وہ کیا۔ سب غلط سب مہمل کیا یہ سب ہماری بغیر ارادہ کے ہو گیا۔ ہم کو مجبوری اور دشواری کیا تھی ہم نے کہا ہو ہو گیا۔ اب پڑے رویا کرو ۱۲ ۞

ذیل کی آیت متصل غور سے پڑھو ۱۲ ۞

پارۂ بست و سیوم
سورۂ یٰسٓ

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۷ ۞

ترجمہ مقبول پس منزہ ہی وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہی اور اسی کے حضور میں سب کی بازگشت ہوگی ۱۲ ۞

ای آل رسول بتاؤ خلافت دینے نہ دینے کا ہم کو اختیار تھا۔ یا سب چیز تو ہمارے اختیار میں تھی صرف خلافت ہی نہ تھی۔ یا یہ اختیار تم نے ہم سے سلب کر لیا تھا سنو

تو تھا نہیں بلکہ تم ہی سرکش لوگ تھے۔ دیکھو تو کس قدر صاف صاف قرآن کا اشارہ تمھاری طرف ہوتا ہی۔۱۲ ؏

تم کہدوگے کہ دوسروں پر بھی یہ صادق آتا ہی ہم کب کہتے ہیں کہ صادق نہیں آتا تمام دُنیا پر قیامت تک صادق آئے گا پھر تم کو کیا ۱۲ ؏

ترجمہ مقبول ص۷۱۷ ؏

ترجمہ مقبول۔ (اور یقیناً ابراہیم بھی انھیں (نوحؑ) کے پیرووں میں تھے۔ (نوحؑ کے شیعہ تھے) ۱۲ ؏

ای آل رسول بتاؤ کہ نوحؑ افضل ہیں یا ابراہیمؑ ہم بھی تو ذرا تمھارا علم دیکھیں قرآن تم کس قدر سمجھے ہو۔ دین کی سمجھ ہی تم میں کتنی ہی ۱۲ ؏

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۲۱۔ قصہ یونسؑ ؏

ترجمہ مقبول۔ پھر ان کو (یونسؑ کو) مچھلی نگل گئی اور یہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ علی افضل ہیں یا یونس۔ تم افضل ہو یا یونس بتاؤ ہم بھی تو دیکھیں کہ تم کو دین کی سمجھ کتنی ہی۔ قرآن تم کتنا سمجھتے ہو۔ ۱۲

پارہ بست و سیوم سورۂ ص۔

قصہ داؤدؑ صفحہ ۷۲۶ ؏

ترجمہ مقبول۔ پھر ہم نے ان کی (داؤدؑ کی) یہ لغزش معاف کردی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ۔ داؤدؑ کی لغزش کیا تھی۔ اور ہم نے کیا معاف کیا اور پیغمبر نے یہ گناہ کیا تھا یا نہیں اور کیا بقول تمھارے پیغمبر معصوم ہوتا ہی یا نہیں اور جب ایک گناہ ثابت ہو تو اور گناہوں کا وقوع محتمل ہی یا نہیں اور جب تم انبیا میں کسی گناہ کا سرزد ہونا تسلیم کرتے ہو تو بتاؤ کہ تم کیونکر معصوم ہو سکتے ہو ۱۲ ؏

ترجمہ مقبول ص۷۲۶ (ای داؤد) اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیگا یقیناً جو لوگ راہ خدا سے بھٹک جائیں گے ان کے لیے بوجہ اس کے کہ وہ

تفسیر قمی اور عیون اور امالی میں منقول ہو کہ علیؑ کی ولایت کا سوال ہوگا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور ان کو ٹھہرالو۔ کہ اُن سے سوالات کیے جائیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم کہتے ہو کہ علی کی ولایت وخلافت کے متعلق سوال ہوگا۔ تمھارے دشمن کہیں گے کہ تم سب سے لعن وسب صحابہ کے متعلق سوال ہوگا۔ ای عقل کے دشمنو اگر اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی گواہی وہ دیتے رہے ہونگے۔ اعمال صالحہ کرتے رہے ہونگے۔ کسی پر ظلم نہ کیا ہو۔ وزن اعمال میں ان کی نیکیاں زیادہ ہوں۔ ہاں ہاں خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں پیدا ہی نہیں ہوئے۔ علی اور تمام ایمہ کے زمانہ میں وہ پیدا ہی نہیں ہوے۔ ولایت اور خلافت کا وجود ہی انھوں نے نہیں دیکھا۔ پھر ہمارا ان سے ایسا مہمل سوال کرنا ہمارا ظلم ہوگا یا نہیں۔ یا بقول تمھارے ہمارا ترک اولے اور ترک لطف ہوگا یا نہیں۔ اور جب ویسا ہی اور وہی سوال تم سے کر دیا جاے تو کیا جواب دوگے۔ ذرا اخیر آیت دیکھو۔ فرماتے ہیں کہ تم کو کیا ہو گیا ہو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ ذرا دیکھو مدد کرنے کا دعویٰ تم کو ہی یا خلفاے ثلثہ کو۔ تم سے لوگ مدد مانگتے ہیں یا خلفاے ثلثہ سے۔ پھر اس کے مخاطب تم ہوے یا وہ سوچو اور سمجھو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷۔ وہ یہ کہیں گے کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ۱۲ ؎

ای عقلمند شیعو۔ دیکھو مومنین تم اپنے کو زیادہ کہتے ہو یا اہل سنت دیکھو ائمہ کا دُنیا میں تم پر کیا قابو ہو۔ پھر اگر وہی ائمہ تم سے کہیں کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا تمھارے لیے ہم دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہی۔ قیامت تک کے ایمان لانے والے اور کفر کرنے والے اِس آیت میں داخل ہونگے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ تم کہدو کہ وہی تو خبر بزرگ ہی۔ تفسیر قمی میں باقر و صادق سے منقول ہے کہ نبا عظیم سے مراد علی ہیں۔ حاشیہ نمبر ا +

ای آل رسول بتاؤ "ہو" کی ضمیر کدھر گئی ہی۔ علی کا نام کہاں اُوپر آیا ہی۔ ذرا بتاؤ یہ ہی تو کس جگہ سے۔ ہم سے سنو یہ "ہو" کی ضمیر خدا ے یکتا و زبردست کے معبود ہونے کی طرف گئی ہے۔ اب تم شوق سے خدا بنتے رہو۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ۔ (ابلیس نے کہا) کہ میں اس سے (آدم سے) بہتر ہوں تونے مجکو آگ سے پیدا کیا ہی۔ اور اس کو مٹی سے ۱۲

آدم کو بھی خلیفہ بنایا تھا جس کے جواب میں شیطان نے کہدیا کہ ہم افضل ہیں۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اس آیت میں تمھاری تعلیم مقصود ہی کہ بنی ہاشم ہونے کا پیمبرزادگی کا غرور نہ کرو۔ خلافت دینا ہمارا کام ہی۔ متبوع اور تابعدار بنانا ہمارا کام ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ آیہ "قل ما اسئلکم" +

ترجمہ مقبول تم یہ کہدو کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر مانگتا ہی نہیں اور نہ میں تکلف کرنے والے آدمی ہوں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ سنو یہ آیت کوئی نئی آیت نہیں ہی۔ اس جگہ پیغمبر

روزِ حساب کو بھولے ہوے تھے سخت عذاب ہوگا ۱۲ ٭

اے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ اچھا بتاؤ اس سے پہلے داؤدؑ نے خواہش کی پیروی کی تھی یا نہیں۔ اے آلِ رسول بتاؤ تم اگر خواہش کی پیروی کرو تو اس وعید میں داخل ہوگے یا نہیں ۱۲

اچھا خلق اللہ کو ہدایت تو تم بغیر سلطنت پر قابض ہوے بھی کرسکتے تھے پھر سلطنت کی آرزو اور خواہش اور اس پر کوشش یہ خواہش کی پیروی ہے یا نہیں ۔ سمجھو اور ڈرو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶ ،، آیہ وما خلقنا السماء ،، ٭

ترجمہ مقبول ۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے اس کو بیکار نہیں پیدا کیا ۔ یہ تو ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہو گئے ۔ پس ان لوگوں کے لیے جو کافر ہوگئے جہنم کی ویل ہے ۱۲ ٭

اے آلِ رسول بتاؤ زمین و آسمان کے درمیان میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہیں یا نہیں پھر ہم نے ان کو بیکار و باطل پیدا کیا ۔ بتاؤ ہاں کہو یا نہیں ۔ بیکار کہو تو ہم کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہو ۔ اور صحیح و مناسب و باکار کہو تو قصہ فیصل ہے ۔ سنو آپ عز فرماتے ہیں کہ ان کو باطل تو وہی لوگ گمان کرتے ہیں جو کافر ہو گئے ۔ اب بتاؤ تمھارا گمان ہے یا نہیں ۔ پھر بتاؤ کہ اس قرآن کے فیصلہ کے مطابق تم کافر ہوئے یا نہیں ۔ پھر فرماتے ہیں کہ کافروں کے لیے جہنم کی ویل ہے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲ ،، آیہ ام نجعل ،، ٭

ترجمہ مقبول ۔ آیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر سمجھیں گے یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے ۔

ہوا ہوتا۔ چلا آیا ہوتا۔ تو یزید حسینؑ سے بیعت لینے پر اصرار نہ کرتا۔ سوچو و سمجھو ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۳۶۷ جس کو وہ (اللہ) چاہتا ہی ہدایت فرما دیتا ہی۔ اور جس سے خدا تعالیٰ توفیق ہدایت سلب کرے تو اسکا راہبر کوئی نہیں ہوتا ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اجی بتاؤ جس کو ہم گمراہ کریں یا بقول تمھارے جس سے ہم توفیق ہدایت سلب کریں اس کو علی ہدایت کر سکتے ہیں؟ پھر بتاؤ "ولکل قوم ہاد" میں تم کہہ چکے ہو کہ علی کل قوم کے لیے ہادی ہی اس کل قوم میں ہمارے گمراہ کیے ہوئے داخل ہوں گے یا نہیں اور کیوں نہیں۔ دیکھو اس آیت سے بھی تمھارے تکذیب و تردید کی جاتی ہی ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ ص۳۶۷ "در آیہ ولقد ضربنا" +

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آدمیوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ سارا قرآن تمھاری سمجھ میں کیا آئے گا۔ قرآن کا مطلب تم خود کیا سمجھ سکو گے۔ تم "تفسیر فبہت الذی کفر" دیکھو تم کو تصدیق ہو جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ +

پارۂ بست و چہارم سورۂ زمر

ترجمہ مقبول ص۳۶۷

ترجمہ مقبول۔ اور وہ جو سچ کو لے کر آیا۔ اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی خدا سے ڈرنے والے وہی تو ہیں ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام مسلمان جو قیامت تک اللہ او ۔ قرآن ۔۔

کی زبان سے ہی کہلایا ہی اور دوسری جگہ دوسرے پیغمبروں کا قول نقل کیا ہی۔ پھر بتاؤ کہ علیؑ اور فاطمہؓ اور حسنؑ اور حسینؑ کی محبت اجر تبلیغ رسالت میں پیغمبر نے کیسے مانگا۔ کیا قرآن کے خلاف۔ اچھا اپنے ہی اصول اور قواعد سے تم اس حدیث کو قرآن پر پیش کر دو دیکھو قرآن اس کو سچ کہتا ہی یا نہیں بلا مبالغہ تم کو بیس جگہ ملے گا کہ کسی پیغمبر نے اجر تبلیغ رسالت نہیں مانگا۔ بلکہ زبان سے خود کہا کہ میں تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا پیغمبر کو صاف لفظوں میں حکم دیا گیا کہ تم کہدو کہ ہم تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتے۔ سوچو اور غور کرو۔ فرماتے ہیں کہ کہدو کہ نہ میں تکلف کرنے والا آدمی ہوں۔ تمام دنیا کے شیعہ اس جملہ کا ربط بتائیں اور پھر اجر موودت کو تکلف سے الگ کریں ۱۲

پارۂ بست و سیوم سورۂ زمر ترجمہ مقبول ص۷۳۴

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ طاغوت سے بچتے رہے کہ ان کی عبادت نہ کریں ۱۲ حاشیہ نمبر ۱۷ تفسیر مجمع البیان میں صادقؑ سے منقول ہی اس آیت سے تم اہل شیعہ مراد ہو۔ اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو اس نے گویا اوس کی پرستش کی ۱۲

ای صادق ذرا تم سچ بولو۔ اہل سنت تمھارا کیا کر سکیں گے۔ تفسیر تبانے میں تعزیرات ہند کا کوئی الزام بھی نہیں آتا۔ خلفاے ثلثہ طاغوت ہیں یا نہیں۔ ظالم ہیں یا نہیں۔ ۱۲ ہزار اصحاب رسول نے جو ان کی اطاعت کی تھی۔ تو سب کے سب طاغوت کی پرستش کرنے والے ہوے۔ اور جس دن انھوں نے علیؓ کی اطاعت کی بیعت کی اس دن کیا ہوئے۔ اور جس دن علی نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے اور جس دن حسن نے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے تم جھوٹ نہ بولو۔ تم کو جھوٹ سے ہمارے سامنے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ علیؓ نے خلفاے ثلثہ کی بیعت نہیں کی تھی یا حسن نے معاویہ کی بیعت نہیں کی۔ گر ثیا ہی

زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اُتاریں گے نہیں بلکہ قیامت تک جتنے لوگ نافرمان ہونگے اسی آیت کے وعید میں داخل ہونگے۔ تم ہو یا زید یا عمر یا بکر۔ تم قرآن کے لفظوں پر غور کرو۔ اللہ کی طرف سے انکے بارہ میں وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۵ آیہ قل یا عبادی الذین

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی ہی ذات پر زیادتی کی ہی یعنے دل کھول کر گناہ کیے ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا یقیناً اللہ سب ہی گناہوں کو بخش دیگا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲

اے آل رسول تبا و جمیع ۱۲ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اس آیت سے تمھاری تکذیب و تردید یوں فرماتے ہیں کہ تم سب ولعن کرنے والے کون اپنے شیعوں کو سب ولعن سکھلانے والے کون ہم تو بخشنے والے اور آخرت میں رحم کرنے والے ہیں۔ پھر کیا تم ہم کو بخشنے سے روک سکتے ہو ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۳۔ اور ان کے مابین ٹھیک فیصلہ کیا جائیگا ۱۲

اے آل رسول اِس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مہدی کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲

پارۂ بست و چہارم سورۂ المومن۔	ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۷ ترجمہ مقبول۔ آج ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ آج ذرا بے انصافی نہیں ہی یقیناً اللہ بڑا جلد حساب لینے والا ہی ۱۲

اے آل رسول اِس آیت سے بھی تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مہدی کی تردید فرماتے ہیں اگر عقل ہی تو سمجھو ۱۲

رسول کی تصدیق کریں سب پر حاوی ہوگی یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ صدیق سے مراد علیؓ ہیں اور اہل سنت کہتے ہیں کہ صدیق سے مراد ابوبکرؓ ہیں۔ قیامت میں ہم فیصلہ کرینگے دنیا میں بھی ہمارا ہی حکم نافذ ہے۔ ہم نے ابوبکرؓ کو آسمان پر صدیق کہا دُنیا میں پچاس کروڑ مسلمان اور دوسری قومیں بھی اس کو صدیق کہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شیعہ ممبر پر جاکر کہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا تو تمام شیعہ کان کھڑے کرینگے کہ یہ کون دشمن آیا کہ ہمارے دشمنوں کا نام ہمارے ممبر پر لیتا ہے۔ یہ کیوں صرف اس لیے کہ ہم نے علی کو صدیق نہیں کہا ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص۹ ۷۲

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ اے اللہ آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان تمام معاملات میں فیصلہ فرمائیگا جن جن میں اختلافات کیا کرتے ہیں ۱۲ +

اہل آل رسول اس آیت سے مسئلہ رجعت اور عقیدہ انتقام مہدی کی تردید یا تکذیب ہوتی ہے مہدی کے سامنے کیا دعوےٰ پیش ہوگا۔ شہادت پیش ہوگی مدعی کون ہوگا۔ گو... یا سنی سنائی باتوں پر وہ فیصلہ کرینگے ۱۲ سوچو +

ترجمہ مقبول ص۹ ۷۲

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ان لوگوں کے اختیار میں جو نافرمانی کیا کرتے ہیں۔ زمین میں جو کچھ ہے یہ سب ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور ہو۔ تو قیامت کے دن عذاب کی سختی کے مقابلہ میں وہ اس سب کو بطور فدیہ دیدیں گے۔ اور اللہ کی طرف سے ان کے بارہ میں وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲ +

اہل آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے کیا ہے۔ قرآن کی خاص گروہ اور

(یہ عبارت مقبول احمد کی ہے' ولایت امیرالمومنین پر بھی) قائم رہے۔ ان پر فرشتے یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے کہ نہ تم آیندہ کے لیے خوف کرو اور نہ گزشتہ کے متعلق افسوس۔ اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس کی بشارت لو ۱۲ ٭

کافی میں صادق سے مجمع البیان میں رضا سے نہج البلاغہ میں خود علی سے منقول ہے کہ قائم رہنے سے مراد ہے ولایت امیرالمومنین پر قائم رہنا ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ تمام مسلمان ۱۲ ہزار اصحاب رسول ہزاروں تابعی لاکھوں تبع تابعی کروڑوں مسلمان قیامت تک کے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ یا ان کے لیے کوئی نیا قرآن اُترے گا۔ اے آل رسول اب تو صادق اور رضا اور علی کے دعوے سے ثابت ہوگیا کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے۔ اب تم انکار نہیں کرسکتے۔ اچھا بتاؤ (ولایت امیرالمومنین پر بھی) یہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اگر کہو کہ وہ لفظ صحابہ نے نکال دیا تو بتاؤ وہ کون سا لفظ تھا۔ قائم کا قرآن دیکھکر بتاو۔ اگر تم جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

اے آل رسول ڈرو اور شرماؤ تمھاری یہ چال یہود اور نصاریٰ کی چال کے قدم بہ قدم ہے کیا تم بھی طبقًا عن طبق بنی اسرائیل کی چال چلوگے۔ جو جی میں آیا ظاہر کیا جو جی میں آیا چھپا ڈالا۔ ایسی چال تو یہود و نصاریٰ کی بھی نہیں تھی۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس اُمت کے نصاریٰ تم تو جاہل ہو تم کو کیا بتائیں۔ اچھا اے آل رسول تم ہی قرآن سمجھو۔ بہت صاف ہے۔ صرف ایمان شرط ہے لفظ لفظ پر غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اپنے اِس قول پر قائم بھی رہے۔ قرآن کے لفظوں کا مطلب تو صرف اس قدر تھا۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے وہ علی کو اللہ کہنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کے عوض علی کو لا کھڑا کیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ٭

نصیری اور تمام شیعہ۔ دیکھو علی خود اللہ بنتے ہیں صادق اور رضا ان کو اللہ

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۵۶ "آیہ ہو الحی" ٭

ترجمہ مقبول - حقیقی زندہ وہی ہی اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو تم دین کو اسی کے واسطے خالص کر کے اسے پکارو سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے ۱۲ ٭

ای عقلمند شیعو - تم خود غور کرو اگر تمھارے علما اگر تمھارے ایمہ فریب دیتے ہوں - بہکاتے ہوں - حقیقی زندہ وہی ہی - دوسروں کی زندگی موہوم اور محل اختلاف - اس کے سوا کوئی معبود نہیں - دوسروں کا خدا ہونا - نہایت مشتبہہ اور خلاف عقل - سو تم دین کو اسی کے واسطے خالص کر کے اُسے پکارو - یا علی یا حسین کہتے رہنا - اُن سے مدد طلب کرنا - ان کو پکارنا سب قرآن کے خلاف ہے - سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے بالفرض کوئی شیعوں کا پروردگار ہوا تو کیا نصیریوں کا خدا ہوا تو کیا ۱۲ ٭

پارۂ بست و چہارم
سورۂ حٰمٓ سجدہ

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۰

ترجمہ مقبول - حٰم رحمٰن و رحیم کی طرف سے اس کتاب کا اتارا ہے - جس کے احکام صاف صاف ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں عربی زبان کا ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے (اس دعوی کے کہ قرآن کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تمھارے سوا) تردید فرماتا ہی - کہ تم جھوٹ کہتے ہو ایسا قرآن اتارنا ہماری شان کے خلاف تھا - ہم کو پھر نازو دعوی کیسا ہوتا - ہاں ای مقبول احمد یہاں کتاب سے مراد علی کیوں نہیں - ای عقلمند شیعو تم غور کرو کہ امام سچے ہیں یا خدا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول - صفحہ ۷۶۵ "آیہ ان الذین" حاشیہ نمبر ۲ -

ترجمہ مقبول - بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ

بدی کرے گا تو اس کا ضرر اسی کو پہنچے گا۔ اور تمہارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے ۱۲ ؎

ای آل رسول اِس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدہ طینت کی کہ شیعوں کے گناہ سُنیوں کو مل جائیں گے اور سنیوں کی نیکیاں شیعوں کو دے دی جائے گی اور شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدئے جائیں گے۔ سب کی تردید و تکذیب فرماتا ہی سمجھو ۱۲

پارۂ بست و پنجم سورہ شوریٰ۔ رکوع ۳

"آیہ من کان" ترجمہ مقبول ۷۷۴

ترجمہ مقبول۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہی ہم اس کی کھیتی کو خوب بڑھادیں گے اور جو دُنیا کی چیزیں چاہتا ہی تو ہم اس کو اسی میں سے کچھ دیدینگے اور اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے اتاریں گے۔ ذرا اپنی حالت کا خود مقابلہ کرو امامت کا کام ہدایت و رہنمائی تم بغیر خلافت اور سلطنت ملے ہوے بھی کر سکتے تھے۔ پھر تم ہر مرتبہ کیوں خلافت و سلطنت کا ارادہ کرتے تھے۔ دیکھو خلفاء ثلثہ نے سلطنت اپنے بیٹوں کو نہیں دی۔ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ۷۷۵ و حاشیہ نمبر ۱۔ حاشیہ کو بہت غور سے دیکھو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری نہیں طلب کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت ۱۲ ؎

حاشیہ نمبر ۱۔ پر تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدین اور باقر اور صادق سے و کافی میں صادق سے منقول ہی کہ اس آیت میں رسول اللہ صلعم کے قرابت داروں سے محبت اجر رسالت مانگا گیا مانگنے کا حکم ہوا ہی ۱۲ ؎

بتاتے ہیں اور ایسے کفر پر معصوم کلی بنتے ہیں اب بنے رہو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول۔ ص۷۶۶ "در آیہ ومن احسن" ÷

ترجمہ مقبول۔ اور اس سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور یہ کہے کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں ۱۲ ÷

ای آل رسول دیکھو جو لوگ تم کو خدا نہ کہیں۔ تم کو خدا نہ مانیں۔ تم کو خدا کہنے والوں کو کافر کہیں۔ تم سے مدد مانگنے والوں کو مشرک بتائیں۔ اور صرف اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیں اور خود نیک عمل کرتے رہیں کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں اللہ صاحب ان کو فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر بات کس کی ہوگی ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول ص۷۶۷ "در آیہ ان الذین"

ترجمہ مقبول۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ کیا وہ جو جہنم میں ڈالا جائے گا اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے گا۔ تمہارا جو جی چاہے کرتے رہو۔ جو جو کر رہے ہو۔ خدائے تعالیٰ یقیناً اس کا دیکھنے والا ہے ۱۲ ÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمہارے لیے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ زیادہ نہیں تم مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو۔ تم خود اقرار کر لوگے۔ علمائے ربانیین گواہی دیں گے کہ تم اللہ کی آیتوں میں دخل دیا کرتے ہو۔ ڈرو اور شرماؤ۔ عقل ہے تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول ص۷۶۸ "در آیہ من عمل" ÷

ترجمہ مقبول جو شخص کوئی نیکی کرے گا تو اپنی ذات کی بہتری کے لیے اور جو کوئی

پارۂ بست وپنجم ۲۵
سورۂ زخرف

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۸۱ ؏

ترجمہ مقبول حٰم۔ قسم ہی واضح کتاب کی بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن مقرر کیا۔ تاکہ تم سمجھو ۱۲ ؏

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے اقوال کی تردید وتکذیب فرماتا ہی جو تم کہتے ہو کہ قرآن کوئی ہماری سوا نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو ایسی واضح کتاب ہی کہ کفار بھی سمجھتے تھے اور سمجھ کر ایمان لاتے تھے۔ اگر سمجھ میں نہ آتا ہوتا تو فصحاے عرب اس کی ہنسی اڑا دیتے۔ کہ اجی یہ تو مہمل ہی اس کی کوئی معنے نہیں ہیں پھر تم کیا دعوے کرتے ہو۔ ای مقبول احمد واضح کتاب سے مراد علی کیوں نہیں ؏

پارۂ بست وپنجم ۲۵
سورۂ دخان

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۳ و ۷۹۴۔ دو آیتیں ؏

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہی اسے کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ ہم نے ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہی لیکن ان میں بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری تعلیم یوں فرماتا ہی کہ جب ہم نے کسی چیز کو عبث اور کھیل نہیں پیدا کیا۔ تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی عبث اور کھیل پیدا نہیں کیا ہی ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہی لیکن ان میں سے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲ ؏

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۵ پس سوا اس کے نہیں ہی کہ ہم نے اس قرآن کو تمھاری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ ؏

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے اس قول کی تردید وتکذیب فرماتا ہی۔ جو تم کہتے ہو کہ قرآن کو بغیر تمھارے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا ؏

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۹ پھر اس جھوٹے گنہگار پر سب سے زیادہ افسوس ہی۔ ؏

اے آل رسول بتاؤ

۱۔ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ؞

۲۔ مکی اور مدنی آیتوں میں زبان و لہجہ کا تم کچھ فرق پاتے ہو یا نہیں ؞

۳۔ حضرت فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے مکہ میں ہوا یا مدینہ میں ؞

۴۔ کس سنہ میں نکاح ہوا ؞

۵۔ کس سنہ میں امام حسنؑ پیدا ہوئے ؞

۶۔ کس سنہ میں امام حسینؑ پیدا ہوئے ؞

۷۔ انصار نے کس سنہ میں رسول اللہ صلعم کو اپنا ثلث مال دینے کو کہا ؞

۸۔ یہ آیت صرف انصار سے متعلق ہے یا تمامی مسلمانوں سے ؞

۹۔ یہ سوال مسلمانوں سے ہے یا کفار قریش سے ؞

۱۰۔ جب دس جگہ رسول کہہ چکے ہوں۔ رسول کو حکم دیا گیا ہو کہ کہدو ہم کوئی اجر تبلیغ رسالت نہیں چاہئے تو یہاں اس کے خلاف ہے یا نہیں ؞

۱۱۔ کیا اور رسولوں نے تبلیغ رسالت کی مزدوری مانگی تھی ؞

۱۲۔ کیا قرآن میں اختلاف ہونا جائز ہے ؞

۱۳۔ اچھا فی القربیٰ کی ترکیب نحوی بیان کرو ؞

۱۴۔ بتاؤ قربیٰ ایک لفظ ہے یا دو لفظ ؞

۱۵۔ اس کے متعلق جتنی حدیثیں ہوں انکو قرآن کے سامنے پیش کرو دیکھو قرآن ان کو سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ مقبول احمد ضمیمہ تم شوق سے لکھو تمہاری اسوقت تک کی کوشش باطل ہوئی ؞ جب تم اسی وقت اچھی روایتیں نہیں پیش کرسکے۔ تو اب کیا دھرا ہے اگر کچھ ہوتا تو یہاں مزخرفات نہ لکھتے۔ ضمیمہ چھپے یا نہ چھپے کوئی منگنے دیا نہ منگا سکے ۱۲ ؞

ہم تمہارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہے۔ ہم سے سنو۔ لفظ لفظ پر غور کرو۔ پہلا خطاب ایمان والوں سے ہے

کہ ای ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ کیا۔ اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا کہ بنی تمیم سے صرف ابوبکرؓ کو بنی عدی سے صرف عمرؓ کو۔ بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر جو خواب دیکھیں وہ بھی کلام اللہ ہی۔ تمکو اس سے کیا کہ کون خلیفہ ہو تم کو تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہی۔ اللہ کی راہ میں اللہ کے واسطے جہاد کرو۔ اور اگر تم نے اطاعت نہ کی تو فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال بیکار نہ کرو۔ ایمان کے بیکار ہونے میں بڑی بڑی بلاغت ہی یعنے خلافت کے استحقاق عدم استحقاق کی بحث کی وجہ سے دراصل تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بے بہرہ ہو جاؤ گے اور یہی اعمال کا بیکار ہونا ہی۔ دوسری آیت میں یہی اشارہ ہی کہ جو لوگ اس حکم اطاعت سے منکر و کافر ہو گئے اور اُنھوں نے دوسرے لوگوں کی بھی راہ ماری لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا اور اس کفر کی حالت میں مر گئے۔ تو خدا ہرگز ان کے گناہ نہ بخشے گا۔ معاذ اللہ ۱۲ *

ای گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ — توچہ دانی سر حق را منجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن — بر زمین دیگراں خانہ مکن

اصحاب رسول کی شان دیکھو کہ اُنھوں نے لوگوں کی طرف آنکھ بھی نہیں اُٹھائی خلفاے ثلثہ خلیفہ ہوئے تو وہ مطیع خدا اور رسول رہے علی خلیفہ ہوئے تو وہ مطیع خدا اور رسول رہے ۱۲ *

سورۂ فتح ترجمہ مقبول ص ۸۱۷ *

ترجمہ مقبول۔ اور آسمانوں کا اور زمین کا اختیار اللہ ہی کو ہے وہ جسے

خدا کی آیتیں اپنے سامنے پڑھتے ہوئے سنتا ہے۔ پھر از روے تکبر اپنے کفر پر اسی طرح اصرار کرتا ہی گویا اس نے اس کو سنا ہی نہیں تو اب تم بھی اِس کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اب تمھارے لیے خاص اُتاریں گے نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے جو لوگ تکبر کرکے اپنے کفر پر اصرار کریں گے۔ وہ اسی وعید میں داخل ہوں گے ۱۲ +

پارہ بست و ششم[۲۶] سورۂ احقاف | ترجمہ مقبول۔ صلہ۸۰ +

ترجمہ مقبول۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہی اس کو حق ہی کے ساتھ اور ایک مقررہ وقت کے لیے پیدا کیا ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ جب ہم نے آسمان سے زمین تک سب کو حق پیدا کیا۔ تو کیا ابوبکرؓ و عمرؓ کو ناحق پیدا کیا۔ سوچو اور سمجھو ۱۲ +

پارۂ بست و ششم[۲۶] سورۂ محمد

ترجمہ مقبول صلہ۸۱ دو آیتیں "۔

ترجمہ مقبول۔ ای ایمان والو۔ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال بے کار نہ کرو ٥ بے شک جو لوگ کافر ہوگئے اور انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا پھر کفر کی حالت میں مر گئے تو خدا ہرگز ان کے گناہ نہ بخشے گا ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

... ٹ کی قدر جیسی کرنی چاہیئے نہیں کرتے۔ ہم جانتے ہیں کہ خلافت لینے اور خلافت دینے ہیں اُن کی نیت بخیر تھی ٭

پھر آگے چلکر اپنا انعام ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ پھر اس نے تسکین ان پر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا۔ پھر اپنی قدرت و جبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہی۔ ایسا زبردست کہ کمزوروں کو زبردست کر دیتا ہی حکمت والا ایسا کہ جنگلیوں کو حکیم بنا دیا۔ غریب مسلمانوں کو کسریٰ اور قیصر پر فتح دی ٭

حاشیہ نمبر ا۔ پر تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ امیر المومنین نے معاویہ ملعون کو یہ تحریر فرمایا کہ اِس درخت کے نیچے جن لوگوں نے رسول خدا سے بیعت کی ان میں سے پہلا میں ہوں ۱۲ ٭

ای صادق۔ معاویہ صحابی یعنے صحاب رسول تہا۔ مومن تھا۔ ہم نے پیغمبر کو لعنت سے منع کیا۔ ہم نے تمام مسلمانوں کو گالی دینے سے منع کیا دلیل سے سمجھایا کہ ورنہ وہ لوگ خدا کو گالی دیدیں گے۔ تم کو خود معلوم ہے کہ علی نے معاویہ پر لعنت کر کے کیا پھل پایا۔ قصاص فرض کر دیا گیا۔ اور قصاص میں زندگی ہی۔ اگر لوگ اس کا بدلہ لینے لگیں تو بتاؤ ہم کس دلیل سے ان کا منہ بند کریں۔ کس دلیل سے ان کو روکیں۔ ہاں ای علی تم بتاؤ صادق تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ تمام اکابرین صحاب رسول اس بیعت رضواں میں شامل تھے یا نہیں تم گنتی اور نام بتاؤ۔ پھر ذرا بتاؤ کہ ان لوگوں میں خلفاے ثلثہ تھی یا نہیں۔ پھر بتاؤ خلفاے ثلثہ کے ہاتھوں پر جن لوگوں کی بیعت کی ... بھی بیعت الرضواں میں تھے یا نہیں۔ اور کیا تم اپنی زندگی بھر اصحاب بیعت الرضواں پر لعنت کیا کرتے تھے حسین کو بھی سکھلا گئے کہ وہ لعنت بھیجا کریں۔ اور یہ سنت و لعنت تم قائم کر گئے ٭٭

چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ کیا تم کو خدا نے اپنا اتالیق بنا لیا ہی۔ یا اپنی مرضی و مشیت کا سزاوار مقرر کیا ہی۔ اگر اللہ اصحاب رسول اور تابعین اور تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کو بخشنا چاہے تو تم کیا ہاتھ پکڑ لوگے روک سکو گے؟ *

ترجمہ مقبول صـ۱۸۸ "آیہ لقد رضی اللہ" و حاشیہ نمبرا *

ترجمہ مقبول۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہے پھر اس نے تسکین ان پر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا۔ جسے وہی لیلیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہی ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہی۔ سنو اور غور سے سنو۔ اللہ تو فرماتا ہے۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے *

ای آل رسول بیعت الرضوان میں کتنے صحابی تھے اور ان کا نام کیا کیا تھا۔ تم کو تو علم غیب اور علم گذشتہ و آئندہ ہے۔ ذرا بتاؤ اور ایمان سے بتاو۔ اور اگر جاہل ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو *

اور تمھارا اُن پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح اللہ کی نافرمانی و مخالفت ہی یا نہیں؟ سنو کہیں تم کہدو گے کہ وہ منافق تھے۔ علی کی ولایت کے قائل نہیں تھے

اس کا جواب خود ہی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہی۔ ای جاہلو تم کو تو علم گذشتہ و آئندہ ہی اور ہم کو کچھ بھی علم نہیں۔ برا فیصلہ تم کرتے ہو

اے آلِ رسول اس آیت میں اللہ پاک تم کو یہ تعلیم فرماتا ہے۔ کہ اصحاب رسول خصوصاً خلفائے ثلٰثہ سے بغض وعناد رکھتے ہو۔ غصہ کرتے ہو۔ دیکھو رسول کے ساتھ والے کافروں پر بھاری ہیں دیکھو تمام قبائل عرب و مرتدین کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمان کیونکر بھاری ہوئے۔ روم و شام و مصر و ایران و فارس پر گنتی کے مسلمان کیسے بھاری ہوگئے اور آپس میں کیسے رحم دل ہیں کہ اللہ کی محبت والفت میں وہ بھائی بھائی ہوگئے۔

اے آلِ رسول دیکھو تم اس میں داخل نہیں ہوسکتے۔ تم نے کفار و مشرکین و یہود و نصاریٰ سے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ نہیں کی۔ تم اُن پر بھاری نہیں ہوئے۔ تمھاری خلافت وسلطنت میں اُن کو ترقی کرنے کا موقع ملا۔ تم سے وہ مطمئن ہوگئے ۔

تم آپس میں رحم دل بھی نہیں ہو۔ تم نے تمام مہاجرین وانصار کو چھوڑ دیا ان کو کس مپرسی کی حالت میں ڈالدیا۔ ان کو فقر وفاقہ میں چھوڑ دیا اور کوفیوں کے بھرے میں آکر اپنا شیعہ قرار دے کر کوفہ میں اپنی سلطنت قائم کردی پایۂ تخت دارالخلافت قرار دیدیا۔ تم نے بصری جمل وصفین ونہران میں باہمی خوں ریزی کی۔ پھر آگے چل کر قرآن کو دیکھو۔

اصحاب رسول کے مثل توریت اور انجیل میں بیان کی گئی ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوت پہنچائی۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ انصاف سے کہو۔ تعصب کی پٹی آنکھوں سے دور کردو کہ خلفائے ثلٰثہ کے زمانہ میں یہ کھیتی کتنی موٹی ہوئی۔ کیسے اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ پھر صاف صاف تمھاری طرف اشارہ ہے۔ بہت غور سے دیکھو۔ یہود ونصاریٰ ومجوس کا غصہ الیسا ٹھنڈا ہوا کہ وہ مقابلہ کی تاب نہ لاسکے۔ کبھی بغاوت نہیں کی کبھی مقابلہ پر کھڑے

اچھا بتاؤ تمھارے بعد کس نے بیعت کی اس کے بعد کون۔ اس کے بعد کون۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ عثمانؓ کی بیعت کا کیا طریقہ ہوا تھا۔ اللہ کو اپنا نور پھیلانا ضرور چاہے بُرا مانا کریں مشرک اور کافر ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۱۲ "آیہ و ہو الذی" ٭

ترجمہ مقبول۔ (خدا) وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور دیکھ بھال کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ کہ اللہ نے خلفائے ثلثہ کی بدولت یہود و نصاریٰ و مجوسی و مشرکین۔ تمام ان دینوں پر جو گرد و پیش ہمسایہ میں تھے۔ سب پر غالب کیا یا نہیں۔ اور خود ان کے چال چلن اور نیک نیتی کو بھی دیکھتا رہا۔ فرماتے ہیں دیکھ بھال کے لیے اللہ ہی کافی ہے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۲۲

ترجمہ مقبول۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو بھی حقیقتاً اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں اور آپس میں رحم دل۔ تم ان کو رکوع و سجود کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار رہیں ان کی علامتیں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یہ مثل تو ان کی توریت میں بیان کی گئی ہے۔ اور انجیل میں اس کی مثل یہ ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کوپل نکالی پھر اس کو قوت پہنچائی۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے تاکہ ان کے ذریعہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے ہیں اور نیکوکار رہیں مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے ۱۲ ٭

کہنے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے ۱۲

ای آل رسول اور ای تمام عقلمند شیعو۔ بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہی۔ ہاں یہ بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں۔ ہاں بتاؤ کیا قیامت تک کے تمام مسلمان اس آیت میں مامور ہونگے یا نہیں

اچھا سب ولعن سکھلانے والوں حکم دینے والوں کو دیکھو۔ ان کی خبران کی حدیث کو جانچو تحقیق کرلو کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ فاسق ہوں۔ ان کی بتائی ہوئی بات کے مطابق سب ولعن کرنے لگو۔ ان کو صدمہ پہنچانے لگو۔ اور جب ادھر سے بھی تم پر لعنت پڑنے لگے تو اپنے کیے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات کی لعنت ۱۲

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲ و صـ ۸۲۳ "آیہ واعلموا ان فیکم"

ترجمہ مقبول۔ اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ کا رسول تم میں موجود ہی اگر وہ بہت سی باتوں میں تمھارا کہنا مانے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا ہی اور اس کو تمھارے دلوں میں زینت دیدی ہی۔ اور کفر و نافرمانی اور گناہ کو تمھارے لیے ناپسند قرار دیدیا ہی ایسے ہی لوگ ہوشیار رہیں یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھارے اقوال وعقائد کی تردید وتکذیب فرماتے ہیں ۱۲

تم چاہتے ہو گے کہ تم کو خلیفہ بنا دیا جائے اگر رسول تمھاری سب باتیں مانتے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔ دور مت جاؤ اپنی خلافت کو دیکھ لو اگر یہی حشر پہلی مرتبہ ہوتا تو اسلام اور مسلمانوں اور خود تمھاری تباہی میں کیا باقی رہ جاتا۔ اب دیکھو آگے کیا فرماتے ہیں فرماتی

نہیں ہوئے۔ ہاں البتہ تمھیں کو غصہ ہے اور ایسا غصہ ہے کہ قیامت تک فرو نہیں ہو گا
سب و لعن کرتے ہو۔ ہزاروں اعتراض جماتے ہو غاصب وظالم فاسق ومنافق کہتے ہو
اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ کہ وہ مکان کے اندر سب و لعن کرتے رہیں۔ دیکھو قرآن کیا
کہتا ہے۔ تاکہ ان کے ذریعہ کفار کو غصہ دلائے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
نیکوکار مومنین سے مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے۔ تو کیا تم کو اپنی مغفرت
اور اپنی رحمت کا اس نے منزل مقرر کیا ہے یا اتالیق بنایا ہے کہ تم اس کو روک دو گے۔
منع کر دو گے۔ ہاتھ پکڑ لو گے ۱۲

سورۂ حجرات

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں آوازوں کو پست
رکھتے ہیں وہی تو ہیں۔ جن کے دلوں کا اللہ نے پرہیزگاری سے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے
لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی۔ تم چپ کیوں ہو تم اس
پر زہر کیوں نہیں اگلتے تم اس پر حاشیہ کیوں نہیں چڑھاتے۔ اگر تم نہیں جانتے تو
سخت جاہل ہو اور اگر جان بوجھ کر چھپاتے ہو تو تمھاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کی
چال کے مثال ہے مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ کو
ہم سے سنو یہ آیت ابو بکرؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے دس جگہ اللہ صاحب نے ان کو متقی
فرمایا ہے۔ وہ اپنے منہ میں کنکریاں بھر کر آتے تھے ۱۲

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲ "آیہ یا ایہا الذین آمنوا"

ترجمہ مقبول۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر تمھارے پاس کوئی گنہگار کوئی خبر
لیکر آئے تو اس کی تحقیق کر لو کہ کسی قوم کو تم بغیر جانے بوجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤ کہ جس کے

اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا اب تمھارے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ص۸۲۳

ترجمہ مقبول۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ نہ تو مرد مردوں کی ہنسی اڑائیں۔ کہ شاید وہ انجام میں ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی اُڑائیں کہ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ تم آپس میں عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کا نام رکھنا بہت ہی بری چیز ہے اور جو اس سے توبہ نہ کریگا پس ایسے ہی لوگ نافرمان سمجھے جائینگے ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں، جبکہ سارا قرآن تمھاری شانمیں اترا ہے۔ ہاں بتاؤ ان ایمان لانیوالوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ داخل نہیں تو قصہ فیصل اگر کہو کہ داخل ہیں۔ تب جواب دو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ وغیرہ وغیرہ اصحاب رسولؐ کو ملعون۔ مردود۔ منافق۔ فاسق۔ ظالم۔ غاصب۔ کافر۔ مشرک جبت و طاغوت شیطان کے ایجنٹ کہنا صریح قرآن اور خدا کی نافرمانی کرنا ہے یا نہیں اور غضب تو یہ ہے کہ اتنی نافرمانی کے بعد بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ فرماتے ہیں کہ تم کو کیا معلوم کہ ان کا انجام تم سے بہتر ہو۔ قیامت کا دن حساب اور فیصلہ کا باقی ہے اور اس دن کا مالک صرف وہی اللہ ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ص۸۲۹ جو بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرتا رہا۔ اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوا۔ (ایسوں ہی سے کہا جائے گا کہ) تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ۱۲ ؎

ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے۔ اور اس کو یعنے اسی ایمان کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے ؎

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول سب منافق کافر مشرک شیطان کے ایجنٹ تھے۔ اب بتاؤ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ تم جھوٹے یا قرآن معاذ اللہ۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں اور مزہ یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ آگے دیکھو کیا کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے (تمہارے آنکھوں میں) تمہارے طرف ناپسند قرار دیدیا ہے کیوں آل رسول اللہ نے تو یہ کہا کہ اصحاب رسول کفر اور گناہ اور نافرمانی کو ناپسند کرنے لگے اللہ تو اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم کہو کہ وہ کافر تھے۔ نافرمان تھے اور گنہگار تھے ؎

اے آل رسول بتاؤ تم جھوٹے یا قرآن۔ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ کیا یہ تمہاری صریح مخالفت اللہ کے ساتھ نہیں ہے؟ اور تعجب تو یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ ہاں مقبول احمد۔ "کرہ الیکم" کے ترجمہ میں تم بدحواس کیوں ہوئے قرار دیدیا ہے جو تم لکھتے ہو اس سے تمہاری بدنیتی ظاہر ہو رہی ہے یہ تجویز نہیں ہے بلکہ خبر اور حکایت ہے تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ تم نے یہ ترجمہ محض جہالت سے نہیں کیا بلکہ بدنیتی سے اصحاب رسول کی تعریف جس جگہ سے نکلتی ہو تم بغیر تحریف کیے کہاں رہتے ہو یہاں کچھ موقعہ نہیں ملا۔ تو ترجمہ ہی غلط کر دیا۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ؎

عقلمند شیعو مقبول احمد کی خیانت دیکھو۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات کی نعت۔ پھر اپنا جبروت ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فعل میں غلطی نہیں ہو سکتی ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۲۳

ترجمہ مقبول۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں پس تم

پارہ ۲۷ قال فما خطبکم سورۂ نجم ترجمہ مقبول صفحہ ۸۴۱ "آیہ وما لہم"

ترجمہ مقبول۔ اور اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی پس جس نے ہماری یاد سے منہ پھیرلیا اور سوائے زندگانی دنیا کے اور کسی چیز کا خواستگار رہی نہیں ہے پس تم بھی اس سے منہ پھیرلو۔ ان کے علم کی انتہا اتنی ہی ہے۔ بے شک تمہارا پروردگار اس سے بھی خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بہک گیا ہے اور اس سے بھی آگاہ ہے جس نے ہدایت پائی ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے کیا تمہارے لیے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے اب اپنی تفاسیر اور اپنی احادیث دیکھو۔ پھر لفظ لفظ پر غور کرو فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں ہے وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی۔ غدیر خم میں ہم خلیفہ بنائے گئے۔ "آیہ انما" ہماری خلافت کی دلیل ہے "فانصب" میں ہم خلیفہ بنائے گئے۔ یہ سب صرف اٹکل ہی اٹکل ہے پھر اس کے بعد اپنے جبروت کا بیان ہے کہ ہم کو معلوم ہے کہ کون گمراہ ہے اور کون ہدایت یافتہ ان کے علم کی انتہا یہی ہے ۱۲

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۸۴۲ پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہراؤ۔ جو پرہیزگار ہے۔ اس سے خدا خوب واقف ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن [illegible] اتاریں گے۔ صاف لفظوں میں تو ہم نے قرآن میں پیغمبر بھی معصوم نہیں [illegible] تم کو تو کہیں بھی نہیں [illegible]۔ اب صرف علم کلام اور استدلال کی رو سے تم معصوم [illegible]

اے آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار صحابہ رسول اور ہزاروں تابعین اور لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک ایمان لائیں اور رجوع بخدا سے دل کے ساتھ تائب ہوں وہ سب کے سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ پھر تم جو ان سب پر سب و لعن کرتے ہو یہ تمھاری صریح نافرمانی ہے یا نہیں صریح مخالفت خدا کی ہے یا نہیں ڈرو اور سمجھو ۱۲ ❊

سورۂ ذاریات

ترجمہ مقبول صـ ۸۳۲

ترجمہ مقبول۔ غارت ہوں یہ اٹکل پچو باتیں بنانے والے جو جہالت کے بھنور میں غافل ہیں ۱۲ ❊

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ زیادہ نہیں مقبول احمد کا ترجمہ معہ حاشیہ و ضمیمہ کے دیکھ لو اور پھر کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمھاری ساری تفسیر اٹکل پچو باتیں بتاتی ہے یا نہیں عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو ۱۲ ❊

ترجمہ مقبول صـ ۸۳۱

ترجمہ مقبول۔ بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں کی سرزمین میں ہوں گے ان کے پروردگار نے جو کچھ عطا کیا ہوگا اس کا لطف اٹھانے والے ہوں گے۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے اور راتوں کو وہ کم سویا کرتے تھے۔ اور صبح کو وہ مغفرت طلب کیا کرتے تھے ۱۲ ❊

اے آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار صحابہ رسول۔ اور ہزاروں تابعین اور لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان اس نعمت میں ہوں گے یا نہیں۔ پھر ان سب پر تمھارا سب و لعن کرنا صریح خدا کی مخالفت کرنا ہے یا نہیں۔ اور تعجب کہ تم باوجود ایسی مخالفت کے معصوم رہے اچھا معصوم و بنے رہو ❊

ترجمہ مقبول۔ اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو قرار دے دیا پس ان میں سے کوئی کوئی ہدایت یافتہ ہے اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت میں تمہاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ پیغمبر زادگی کا غرور نہ کرو پچھلے پیغمبروں کی اولاد بھی بہت نافرمان ہوئی ہے *

ترجمہ مقبول صا۱۷۸ *

پارہ بست و ہشتم[۲۸] سورۂ حشر

ترجمہ مقبول۔ دیہات والوں کا جو مال اللہ تعالے نے اپنے رسول کو بدون جہاد عنایت کیا۔ وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابت مندوں کا اور (انھیں کے) تیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا تاکہ وہ مال غنیمت تمھارے دولت مندوں کے مابین چکر کھاتا نہ پھرے اور رسول جو کچھ تم کو دیں اُسے تو لے لو۔ اور جس سے تم کو باز کہیں اس سے باز رہو ۱۲ *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھارے تمام عقائد باطلہ و اقوال واہیہ کی تردید کرتی ہی۔ مقبول احمد بتاؤ (انھیں کے) تم کس لفظ قرآن کا ترجمہ کرتے ہو۔ ہاں ہم کو معلوم ہی تم تحریف کرتے ہو علے‌ؑ نے کہدیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی آل محمدؐ ہی کے مراد ہیں اس لیے بجائے تفسیر کرنے کے تم قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ اچھا اب علی ہی سے سوال ہوگا۔ ای علی تم جاہلوں کو فریب دے سکتے ہو۔ بے سمجھوں کو دھوکا دے سکتے ہمارے سامنے تمھاری ایک نہیں چل سکتی۔ اچھا سُنو۔ تم نے یہ کہکر مہا برہمنوں کو [illegible] ات کر دیا۔ مہا پروہتوں کو بھی ہرادیا۔ ہاں خاندان اجتہاد کے مردہ شویوں کی [illegible] کہاں [illegible]

اور تمھارا معصوم مفتنا ہمارے قرآن کے خلاف ہی۔ ہم تو کہہ چکے۔ پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہراؤ جو پرہیزگار ہی اس سے خدا خوب واقف ہی ۱۲ ؛

سورۂ قمر | ترجمہ مقبول صـ۸۴۵ "آیہ تجری باعیننا" القصہ کشتی نوح ✦
ترجمہ مقبول (نوح کی کشتی) جو ہماری حفاظت میں چلتی رہی ۱۲ ✦

ای آل رسول اس آیت سے تمھاری تعلیم یوں ہوتی ہی کہ کیا خلافت کی کشتی ہماری حفاظت میں نہیں چلتی رہی؟

ترجمہ مقبول صـ۸۴۵ اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے اس قرآن کو ضرور آسان کیا ہی پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہی؟؛

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے اس قول کی تردید و تکذیب ہوتی ہی کہ قرآن کا مطلب بجز تمھارے اور کوئی نہیں جان سکتا ہی ۱۲ ؛

سورۂ واقعہ | ترجمہ مقبول صـ۸۵۳
ترجمہ مقبول۔ آگے بڑھنے والے تو وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں نعمت والی جنتوں میں تو مقرب بارگاہ وہی ہیں ۱۲ ✦

ای آل رسول بتاؤ بارہ ہزار اصحاب رسول میں سابقون اسلام کو ان کون لوگ ہیں۔ تم اپنے آپ کو بھی سب سے اول کہلو مگر ہمارے سوال کا جواب دو ۱۲ ✦

سورۂ الحدید | ترجمہ مقبول صـ۸۵۹
ترجمہ مقبول۔ تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہو سکتا ۱۲ ؛

ای آل رسول اس آیت سے اللہ تمھاری تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ تم اُن کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ۱۲ ؛

سورۂ الحدید | ترجمہ مقبول صـ۸۶۳ "آیہ ولقد ارسلنا"

کہ جب عمرؓ نے تمھارے ہی سپرد کر دیا تھا۔ تو تم ہی اور عباس ہی جو گالی گلوج ہوئی تھی۔ یہاں سے دنیا بے خبر نہیں ہے۔ ہم بے خبر نہیں ہیں اب سب مال تم ہی لو۔ اور وہ مال تمھارے ہی درمیان پھر کھاتا پھرے ۔

اچھا بتاؤ رسول تم کو کیا دیتے تھے۔ رسول مساکین اور یتیم و مسافرین کو بھی اس میں سے دیتے تھے یا نہیں۔ اور جب سب کو دے کر رسول تم کو دیتے تھے تو تم اس تقسیم پر راضی رہتے تھے یا نہیں ۔ جو نہیں دیتے تھے اس سے تم باز رہتے تھے یا نہیں۔ اچھا بتاؤ اور کن کن لوگوں کا حق تھا۔ دو آیتیں ما بعد کی پڑھکر جواب دو کہ تمام مہاجرین اور انصار کا اللہ نے حق مقرر کیا تھا یا نہیں؟ ۔

سُورۂ صف | ترجمہ مقبول ۸۸۱ و ۸۸۲

ترجمہ مقبول تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے گو مشرکوں کو بُرا لگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ خلفائے ثلثہ تمام ادیان پر غالب ہوئے یا نہیں اور ان کا غالب ہونا تم کو بُرا لگتا تھا یا نہیں اور پھر تم مشرک قرار پاتے ہو یا نہیں؟

پارۂ بست و ہشتم سُورۂ جُمعہ | "آیہ قل" ترجمہ مقبول ۸۸۴ ۔

ترجمہ مقبول تم کہدو کہ اے وہ لوگو جو یہودی ہو گئے ہو۔ اگر تم یہ گمان کرتے ہو۔ کہ تم ہی خدا کے دوست ہو نہ اور لوگ تو اگر تم اس گمان میں سچے ہو۔ تو موت کی آرزو کرو ۱۲ ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا تمھارے لیے بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ ہم سے سنو۔ یہودی بھی بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے۔ ان کو بھی دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ تم بھی آل رسول ہو۔ تبقاً عن طبق قدم بہ قدم تم کو بھی دعوے ہے کہ تم ہی خدا کے دوست ہو نہ اور لوگ یعنے اہل سنت۔

عقلمند شیعو۔ تم ذرا اس لالچ کو دیکھو۔ خدا کا حصہ بھی انھیں کو رسول کا حصہ بھی انھیں کو۔ ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو۔ مسافرین اور یتیم اور مساکین کا حصہ بھی انھیں کو۔ اور تمام امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین سب فاقہ سے مرجائیں۔ جیسا خلافت کے زمانہ میں تمام مکہ اور مدینہ اور تمام دنیا کے مساکین اور یتیم اور مسافرین محروم ہو گئے تھے۔ تمام خزانہ بیت المال کا کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ اسواسطے کہ کوفہ جیسا انکی امامت پر ایمان لایا تھا کوئی اور شہر نہیں لایا تھا۔ اچھا پہلے دو سوال کا جواب دے لو۔ آیا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں تمام امت کے مساکین یتیم اور مسافرین کو حصہ ملتا تھا یا نہیں۔ یا وہ بھی تمھارے خاندان کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو دیتے رہے۔ تم اپنی خلافت میں تمام امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو اُن کا حصہ دیتے رہے یا صرف اپنے ہی خاندان پر تقسیم کرتے رہے۔ ان دو سوالوں کے بعد نمبر ۳ کا جواب دو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں پھر تمھارے زمانہ میں کتنے اور کون کون یتیم اور کون کون مسکین اور کون کون مسافر تھے۔ تم کو تو بقول تمھارے علم غیب اور علم گذشتہ و آیندہ ما کان و ما یکون ہے مگر ہم کو تم بے خبر نہ کہدینا۔ ای جاہلو کیا تمھارے برابر بھی ہم کو علم نہیں ہے۔ ہم کو تو تمھارے گھوڑے۔ اونٹ۔ گدھے۔ تلوار۔ لونڈی۔ غلام کا نام معلوم ہے۔ ہم کو تو تمھارے ازواج اور لڑکوں اور لڑکیوں کے نام معلوم ہیں۔ پھر ذرا سوچکر بتاؤ کہ تم اللہ کا رسول کا۔ قرابت داروں کا حق لینے کے بعد مالدار ہوئے تھے یا نہیں دیکھو قرآن کا معجزہ۔ قبول احمد بھی چھپا نہ سکا۔ معنے بدل نہ سکے۔

اللہ صاحب ان تمام حقداروں کے نام بنام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اپنے حقوق ہم نے کیوں مقرر کر دیے ہیں تا کہ وہ مال غنیمت تمھارے دولت مندوں کے مابین چکر کھاتا نہ پھرے۔ ای علی سمجھو کہ جب تم حقوق تمھیں کو ملیں گے۔ تو تم مالدار ہوجاوگے اور مال غنیمت تمھارے ہی درمیان چکر کھاتا پھرے گا۔ ہاں تمکو معلوم تو تم انکار نہ کرسکوگے

عمرؓ کے انکار پر نازل ہوئی۔ اے آلِ رسول یہ ہے تمہارا اللہ کے خلاف باتیں بنانا۔

مقبول احمد دیکھو اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصارےٰ تمہارے ائمہ قرار پاتے ہیں۔ کافی میں موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اللہ نے آیت کو یوں اتارا تھا۔ انہ [له]

ولایۃ علی تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا محمد وان ولایۃ علی لتذکرۃ للمتقین و ان علیا لحسرۃ علی الکافرین وان ولایۃ لحق الیقین فسبح یا محمد باسم ربک العظیم عیاشی

میں صادق سے منقول ہے کہ غدیر خم میں جب رسول اللہ نے علی مرتضےٰ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی ولایت کا اظہار کیا اُس وقت دو صاحبوں نے (فلاں وفلاں یعنے ابوبکرؓ و عمرؓ نے) انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

پارۂ بست و نہم [۲۹]
سورۃ المعارج مکیہ

ترجمہ مقبول ص۹۰۷ حاشیہ نمبر ۳۔

ترجمہ مقبول۔ ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لیے واقع ہوتا رہتا ہے۔

تفسیر مجمع البیان میں صادق سے منقول ہے کہ غدیر خم میں پیغمبر نے علی کی ولایت کا اظہار کیا تو ایک شخص نے سوال کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

معزز ناظرین اور خوش فہم اور عقلمند شیعو تم خود غور کرو کہ آلِ رسول اللہ کے خلاف باتیں بناتے ہیں یا نہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے۔ مگر وہ اپنے دعویٰ کو خود اپنے ہی دعوے سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ سارا قرآن ان کی شان میں اُترا ہے۔ اور پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ آیت ہماری شان میں اُتری ان عقلمندوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ

[له] یہ تحقیق ولایت علی رب العالمین کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اگر محمد ہمارے برخلاف باتیں بنا لیتے ...... اور بے شک علیؓ کی ولایت پرہیزگاروں کے لیے ضرور نصیحت ہے اور بے شک علیؓ کافروں کے لیے حسرت ہے۔ اور بے شک علیؓ کی ولایت قطعاً سچ ہے۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے عظمت والے پروردگار کی تسبیح پڑھتے جاؤ ۱۲

تو تعلیم و تنبیہ و تہدید فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے اِس گمان میں سچے ہو تو موت کی آرزو کرو

پارۂ بست و ہشتم سُورۂ تغابُن

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۸۹ +

ترجمہ مقبول۔ جب وہ قیامت کے دن تم کو جمع کریگا یہی تو ہار جیت کا دن ہے ۱۲ +

ای آل رسول اِس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت و انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے ۱۲ +

پارۂ بست و نہم سُورۂ الحاقۃ

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۹۰۷ و حاشیہ نمبر ۲-۳ +

ترجمہ مقبول۔ اور اگر رسول۔ ہمارے برخلاف کچھ باتیں بنا لیتے تو ہم اپنی قدرت سے ان کو گرفتار کرتے پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے تو تم میں سے کوئی ان کی طرف سے دفع کرنے والا نہ ہوتا ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ ہم سے سنو۔ اللہ کے خلاف باتیں بنانے کی یہ سزا ہو۔ کیا قرآن بنانا کیا قرآن کا مطلب بتانا ذرا تم اپنی ساری تفسیر قرآن کو دیکھ ڈالو کسی عقلمند کے سامنے پڑھو وہ تمھارے منھ پر کہہ دیگا کہ یہ تم باتیں بناتے ہو اگر تم کو عقل اور ایمان ہو تو تم بھی تسلیم کر لوگے۔ ایک سوال تم سے اور ہے۔ وہ یہ کہ یہ آیت اللہ نے پیغمبر کی شان میں اتاری تھی یا بقول تمھارے تمھارے دشمنوں یعنے اصحاب رسول نے بنا دیا اگر کہو کہ ہاں تب دیکھو پیغمبر کی نسبت کیا فرماتے ہیں اور اگر کہو کہ اصحاب نے بنالی تو اصحاب کی لیاقت دیکھو کہ تم سے زیادہ پیغمبر سے زیادہ ہمارے برابر فصیح قرآن وہ بنا سکتے ہیں تم تو جہاں ایک لفظ داخل کرتے ہو۔ قرآن غارت ہو جاتا ہو۔ ہاں ای آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ہو کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں سمجھتے۔ پھر بتاؤ تم جو کہتے ہو کہ یہ آیت غدیر خم کے بعد فلاں فلاں کے یعنی ابوبکرؓ

اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے - اور ہم باطل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑا کرتے تھے - اور ہم فیصلہ کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی کیا بعد رسول کریم صلعم تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن اُتارس گے۔ ہم سے سنو قیامت تک جتنے لوگ اس وعید کے خلاف جرأت کرینگے عمل کریں گے اس آیت میں داخل ہونگے - ہم سے سنو پنج وقتہ نماز تم نہیں پڑھتے تہجد - وتر - سنن نوافل - اشراق - چاشت - صلوٰۃ اوابین - تم نہیں پڑھتے - مساکین کو کھانا تم نہیں کھلاتے باطل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑتے ہو - ولایت علی کو سارے قرآن سے ثابت کرنا باطل میں گھسنا ہی - رجعت اور انتقام کا عقیدہ - قیامت وحساب کا انکار کرنا ہی عقل ہی تو سمجھو - ایمان ہی تو مانو خوف ہی تو باز آو ۱۲

سورۂ قیامتہ (مکیہ) ترجمہ مقبول صـ۹۲۲

ترجمہ مقبول تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد ادا کرلو - بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھا دینا ہماری ذمہ ہی ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے اعتراضات باطلہ اور اقوال واہیہ متعلق بہ تحریف قرآن کی تردید فرماتے ہیں کتے کو سدھانا تو اللہ نے سکھلایا - مٹی اور کنکریاں تو اللہ نے پھینکیں - ابراہیم کے بلانے پر تو طیور کے اجزا اور اعضا اپنے جگہ پر آئے - ممالک محروسہ اسلامیہ تو اللہ نے فتح کیا - مگر نہیں کیا تو اصحاب رسول کے جمع کئے ہوئے قرآن کو جمع نہیں کیا - تو کیا اس کا وعدہ جھوٹا ہی ۱۲ +

ترجمہ مقبول صـ۹۲۳ در آیہ الیس ذالک +

ترجمہ مقبول - کیا وہ (خدا) اس پر قادر نہیں ہی کہ مُردوں کو زندہ کردے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدہ رجعت وانتقام کو

ایک دعوے دوسرے دعوے سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور دعوے بھی ایسا مہمل جس کو سنکر دنیا کی کوئی عدالت اس کو نمبر پر نہ لے ۱۲

سورۂ المعارج ترجمہ مقبول صہ ۹۰۹

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو اپنی بیبیوں یا اپنی لونڈیوں کے سوا اوروں سے محفوظ رکھنے والے ہیں کہ اس صورت میں ان کو کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی پس جو اس کے سوا کا خواستگار ہو تو ایسے ہی لوگ تو حد سے بڑھ جانے والے ہیں ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے عقیدہ جواز متعہ کی تردید و تکذیب ہوتی ہے بتاؤ ممتوعہ عورت بی بی ہے وارث ہوتی ہے وارث کرتی ہے۔ بتاؤ ممتوعہ عورت لونڈی ہے۔ اور جب دونوں نہیں ہے تو پھر اس کا خواستگار حد سے بڑھنے والا ہے یا نہیں اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو۔ عذاب کا خوف ہے تو ڈرو۔ حیا ہے تو شرماؤ ۱۲

سورۂ مزمل ترجمہ مقبول صہ ۹۱۷ وحاشیہ نمبر ۲۔ کافی میں موسی کاظم سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں تھی ؎ والمکذبین بوصیتک ۱۲

ترجمہ مقبول وہ (خدا) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تم اسی کو کارساز بنالو ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے دعوے کی تردید فرماتے ہیں کہ تم نہ حاضر و ناظر ہو نہ سمیع و بصیر ہو نہ تم کو کچھ قدرت و اختیار ہے۔ ای آل رسول ہمارے علما کے سامنے آکر پڑھو۔ تب تم کو وہ بتادیں گے۔ کہ تمہاری تحریف سے قرآن غارت ہوا ہے قرآن کی فصاحت غارت ہوجاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور شرماؤ ۱۲

سورۂ مدثر ترجمہ مقبول صہ ۹۲۰ و صہ ۹۲۱ وحاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ کہ سب سے مراد علی اور انکے شیعہ ہیں۔

ترجمہ مقبول۔ اصحاب یمین جنتوں میں گنہگاروں سے یہ دریافت کرتے ہونگے کہ تم کو بھڑکتی آگ میں کس چیز نے پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے تھے۔

۸۔ فضہ نام کوئی لونڈی خاندانِ سالت میں مکہ میں نہ تھی ؛

۹۔ مسکین و یتیم و اسیر خاندان علی میں کوئی نہیں تھا ؛

۱۰۔ تم کئی جگہ اقرار کر چکے ہو کہ چکے ہو کہ یتیم اور مسکین و مسافر سے آلِ محمد کے یتیم اور مسکین اور مسافر مراد ہیں

۱۱۔ اسیر بھی انھیں کے خاندان کا کہہ ڈالو ؛

۱۲۔ اور جب یہ سورہ مکیہ ہے اور حسنؑ کی ولادت مدینہ میں ہوئی ؛

۱۳۔ بلکہ ان کی والدین کا نکاح بھی مدینہ میں ہوا ؛

۱۴۔ تو یہ سورہ تم سے متعلق نہیں ہو سکتی ؛

۱۵۔ تفسیر مجمع البیان میں کو ہے کہ خاص اور عام یعنے شیعہ اور سنی سب کے بیان ثابت ہے کہ علی کی شان میں اتری ج

۱۶۔ سنیوں کی بیان سے ثابت ہونا یعنے ہم کو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں کمزور ہو سلیے تم سنیوں کی جوتیوں چاٹتے ہو

۱۷۔ ثعلبی کی روایت سے تم فائدہ نہیں اُٹھا سکتے یہ دوسرے مفسرین صرف نقل کرتے ہیں نقل کرنے سے کوئی خبر ثابت نہیں ہوا کرتی ؛

۱۸۔ یہ سب اعتراضات ایک طرف ؛

۱۹۔ قرآن خود تکذیب کرتا ہے ؛

۲۰۔ علی و فاطمہ و حسین بقول تمھارے معصوم تھے۔ برگزیدۂ رب تھے۔ قاسمِ جنت و نار تھے۔ اُن کو قیامت میں خوف کس بات کا تھا۔ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص بھوکا محتاج فاقہ کش اپنی روٹی فقیر کو نہ دے تو اللہ کی طرف سے اُسپر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ پھر کیا درکار ہے پس سچ یہ ہے کہ یہ آیت اسی غریب ابوبکر کی شان میں اتری ہے جو بہت ڈرتا تھا۔ اور جس کو دس جگہ اللہ صاحب نے اتقی و متقی فرمایا ہے ۱۲ ؛

پارۂ سیٔ ام سورۂ نبأ (مکیہ)

ترجمہ مقبول ص ۹۲۹ و حاشیہ نمبر تفسیر کافی میں قرۃ مقبول ہے کہ نبا عظیم سے مراد علی ہے ترجمہ مقبول۔ لوگ کس کے نسبت ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں اُس خبر بزرگ کی نسبت ۱۲ ؛

باطل فرماتا ہے ۱۲ ٭

سُورۂ دہر (مکیہ) در آیہ انّ الابرار"- ترجمہ مقبول صفحہ ۹۲۴ معہ حاشیہ نمبر ۳ و ۴ و ۵ ٭

ترجمہ مقبول مسکین اور یتیم اور قیدی کو باوجود اس (کھانے) کی خواہش کے کھانا کھلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض خدا کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف کرتے ہیں جس میں کافروں کے چہرے بگڑ جائینگے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے- اے آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ اس کار خیر پر عمل کرینگے وہ سب کے سب اِس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا ان کے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے- ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں کیونکر اُتری- اس آیت میں تمھارے اس دعوے کی تردید فرماتے ہیں جو تم کہتے ہو کہ یہ علی و حسین کی شان میں اتری- ہم سے سنو یہ آیت ابو بکرؓ کی شان میں اتری ہے- اچھا اب دونوں اقوال کا مقابلہ کرو ۱۲

۱- اور پھر قرآن میں کہیں اس کی تلاش کرو- تم کو کیا معلوم ہوگا- ہم سے سنو- سُورۂ لیل پڑھو وہاں تم کو زیادہ پتہ چل جائے گا ٭

۲- اے آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ٭

۳- کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں کرسکتے ٭

۴- اگر تم کو نہیں معلوم تو ترجمہ مقبول دیکھ لو ٭

۵- وہ بھی اس کو مکیہ لکھتا ہے ٭

۶- تاریخ اگر تم نہ جانتے ہو تو ہم سے سنو ہجرت کے بعد ۲ھ ہجری میں فاطمہؓ اور علیؓ کا نکاح مدینہ میں ہوا

۷- سنہ ۳ و ۴ ہجری میں حسینؓ پیدا ہوئے ٭

جو چاہتے چھپاتے جو چاہتے ظاہر کرتے۔ تم بھی فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے خلافت وسلطنت حاصل کرنے کیلئے قران پاک میں تحریف کرتے ہو۔ شان نزول بدلتے ہو۔ اپنے مفید مطلب بیان کرتے ہو ؛

سورۂ بروج ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۴ ؛

ترجمہ مقبول۔ بیشک وہی (خدا) نئے سرے سے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔

اے آل رسول اس آیت سے تمہارے عقیدہ رجعت وانتقام کی تردید فرماتا ہے ۱۲ ؛

سورۂ الطارق ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۵ ؛

ترجمہ مقبول۔ بیشک وہ خدا اسکے دوبارہ لانے پر ضرور قدرت رکھتا ہے ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے تمہارے عقیدہ رجعت وانتقام کی تردید وتکذیب ہوتی ہے ۱۲

سورۂ الاعلیٰ (مکیہ) ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۶ ؛

اس نے یقیناً فلاح پائی جو پاک رہا۔ اور اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ پاک رہیں گے۔ اللہ کو یاد کرتے نماز پڑھتے رہینگے وہ سب اس آیت میں داخل ہونگے یا نہیں۔ بتاؤ اصحاب رسول خصوصاً خلفای ثلثہ پاک رہے یا نہیں۔ اللہ کو یاد کرتے نماز پڑھتے رہے یا نہیں۔ تم کہدوگے کہ ہم خود مراد ہیں اجی سنو اگر معصوم نے گناہ نہیں کیا تو کیا تعریف بہت پرست جو پاک ہو اسکی تعریف ہے ۱۲ ؛

سورۂ الغاشیہ ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۸

ترجمہ مقبول۔ یقیناً ہماری ہی طرف اُن سب کا آنا ہے پھر ہمارے ہی ذمہ اُن سب کا حساب لینا ہے ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید تکذیب فرماتا ہے

سورۂ الیل مکیہ ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۲ وحاشیہ نمبر ۶ و ۷ ؛

ترجمہ مقبول پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری برتی۔ اور بیشک بات توں کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی کی توفیق دینگے (۶۔ آیتوں کو چھوڑ کر) یعنی اس شخص کی طرف

ای آل رسول بتاؤ یہ سورۂ مکیہ ہی یا مدنیہ۔ اگر تم کو نہیں معلوم اور علمائے باشین کی بات تم مانو گے نہیں تو آؤ اپنے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو وہ بھی اسکو مکیہ لکھتا ہی۔ مکہ میں علی کی وصیت خلافت وولایت کے متعلق کون اختلاف کرتا تھا۔ کون پوچھتا تھا۔ کیا اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ خلافت کا استحقاق جتانے کے لیے۔ فتنہ وفساد کے لیے تم ایسے ہی معانی بیان کیا کروگے ای مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ ہیں ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۹۳۰ بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہی ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ کہ ہمارا قرآن کسی خاص گروہ یا کسی خاص زمانہ کے لیے محدود ہی نہیں ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک جتنے پرہیز کرنے والے ڈرنے والے ہونگے سب اس آیت میں داخل ہونگے ۱۲

سورۂ والنازعات

ترجمہ مقبول ص۹۳۲

ترجمہ مقبول۔ چنانچہ اسکو (فرعون کو) بڑی سی بڑی نشانی دکھلائی ۱۲ ؂

ای آل رسول۔ اس آیت سے تمھارے اس عقیدہ باطلہ واقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی کہ علی آیت کبریٰ ہی کو پیغمبر نے معراج میں دیکھا تھا ۱۲ ؂

سورۂ تکویر

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۹۳۷ ؂

ترجمہ مقبول۔ اور تم کچھ بھی نہ چاہوگے سوائے اسکے کہ جو اللہ تمام عالموں کا پروردگار چاہی ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری مشیت اور قدرت کی تکذیب فرماتا ہی ؂

سورۂ الانشقاق

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۲ ؂

ترجمہ مقبول۔ تم ضرور منزل بمنزل پہلوں کے راستے پر چلوگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلعم ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ اچھا تم آل یعقوب پیغمبر یعنی بنی اسرائیل کی چال اور راستے کو دیکھو ... بھی اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ فتنہ وفساد پھیلانے کو ... کتاب اللہ میں تحریف کرتے تھے

نہ ہوسکے ۔ دوسرے کی تعریف بہ صیغہ جمع فرمائی ہے تاکہ قیامت تک لوگ اس میں
داخل ہو سکیں۔ اب اس جگہ سورہ دہر کی آیتوں کو لا کر مقابلہ کرو پھر تم کو تصدیق ہو جائے گی
کہ دونوں جگہ ابوبکر ہی مراد ہیں اور اگر بقول تمھارے علی مراد ہوں تب بھی مقابلہ میں
افضل ہونا تو کجا برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ یہاں اس سورہ میں اللہ صاحب ابوبکرؓ کا حال بیان
فرماتے ہیں حال کی حکایت کرتے ہیں اور سورہ دہر میں علی اپنی تعریف آپ کرتے ہیں
زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔ سوچو اور غور کرو۔ دیکھو آل رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ ابوبکرؓ کی
شان کا اظہار کرتے۔ ان سے یہ بھی ممکن نہیں ہوا کہ اپنے لیے دعوے کرتے۔ تب انھوں
نے یہ کہہ دیا کہ ایک انصار کی شان میں نازل ہوئی۔ اور بے خبری یہ کہ یہ بھی نہیں معلوم
کہ یہ سورۂ مکیہ ہے یا مدنیہ یہ ہے قدم بہ قدم طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کے یہودیوں اور
نصرانیوں کی چال مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی ۱۲ ؎

سورۂ الانشراح مکیہ ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۴ و حاشیہ نمبر ۵۔ تفسیر قمی میں صادق سے
منقول ہے کہ علی کو خلیفہ بناؤ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول پس جب تم فارغ ہو چکو تو اب اپنا قائم مقام مقرر کر دو ۱۲ ؎

ای آل رسول یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ۔ اگر تم کو معلوم نہیں اگر تم علماء اہل سنت و
علماء ربانیین حفاظ اور راسخون فی العلم کی بات سننا ماننا پسند نہ کرتے ہو۔ تو مقبول احمد
کا ترجمہ دیکھ لو۔ وہ بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہے۔ کیوں جی "نصب" کے معنے لغت میں کیا آیا
ہے۔ اور دس جگہ مقبول احمد نے نصب کے معنے کیا لکھے ہیں مشقت پھر سب سے الگ اس
جگہ یہ معنے کہاں سے آ گئے کہ علی کو اپنا قایم مقام مقرر کرو۔ کیوں جی یہ یہود و انصار کے
کی چال ہے یا نہیں۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصارے کو ؎

نذیر احمد کی تقلید سے بھی تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اجی نصب کے معنے ہیں۔
مشقت اور ریاضت کرنا ۱۲ ؎

متوجہ ہوتے ہیں) فرماتے ہیں اور عنقریب اس سے وہ پرہیزگار بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہوجائے اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ بلکہ وہ اپنے پروردگار عالیشان کی رضا چاہتا ہے اور آگے چلکر وہ ضرور اس سے راضی ہوجائیگا ۱۲ +

معززناظرین قبل اسکے کہ اسکے شان نزول سے تم واقف ہو۔ آل رسول کا زہر اگلنا دیکھو +

تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ "الحسنی" سے مراد ولایت علیؑ اور اتقی سے انصار مراد ہے۔

اور تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ جہنم میں وہی شقی جائیگا جو سب سے زیادہ شقی ہے یعنے فلاں (یعنے ابوبکرؓ) جسنے علی مرتضی کی رسولخدا کی تکذیب کی اور ولایت علی سے روگرداں رہا ۱۲ ؎

ای آل رسول یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ۔ کیا تم مدنیہ اور مکیہ میں بھی تمیز نہیں کرسکتے۔ ابھی مکہ میں انصار کہاں تھے۔ تم کو اتنا بھی نہیں معلوم۔ دیکھو مقبول احمد بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہے ہاں تم اس کو اپنی شان میں نہیں کہہ سکتے تھے اولاد ابی طالب کی تقسیم بوجہ افلاس کا حال سب کو معلوم ہے اسیوجہ سے جعفر عباس کے پاس گئے تھے اور علی کو رسول اللہ صلعم نے لیا تھا عقیل کو خود ابوطالب نے رکھ لیا تھا۔ مکہ میں مال غنیمت اور انفال بھی نہیں آتے تھے کہ اللہ اور رسول اور ذوی القربی اور یتیم اور مساکین اور مسافرین کا کل حصہ تمھیں کو ملتا رہا ہو۔ یہاں ابوبکرؓ کی سخاوت صدق کی تعریف ہے اسی کو اتقی سب سے بڑا پرہیزگار فرمایا ہے اسی کی نسبت فرماتے ہیں اور آگے چلکر وہ (خدا) ضرور اس سے راضی ہو جائے گا وہی ابوبکر جسنے بلالؓ کو مول لیکر آزاد کر دیا تھا۔ وہی ابوبکر جو جان و مال سے دریغ نہیں کرتا تھا۔ وہی ابوبکرؓ جسکے نسبت رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ ابوبکر کے احسانوں کا بدلہ ہم دُنیا میں نہیں دے سکتے۔ وہی ابوبکر جس کی شان اللہ کے پاس اسقدر بلند ہے کہ ہر جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر اللہ نے مقدم فرمایا ہے۔ وہی ابوبکر جس کی عظمت جلالتِ شان کا اس قدر اللہ کو اہتمام ہے کہ جہاں جہاں قرآن میں خاص اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہاں وہاں اسکو بصیغۂ واحد غائب بیان فرمایا ہے تاکہ دوسرا اس کی منقبت میں شریک

ای آل رسول تمھاری تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں کہ تم جو فتح مکہ کی مسلمانونکو حقیر
ذلیل بلکہ کافر و منافق سمجھتے ہو۔ یہ غلط ہے۔ وہ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہوتے تھے کیا
یہ بھی ممکن ہے کہ وہ منافق ہوں اور اللہ صاحب فرماتے ہوں کہ وہ اللہ کے دین میں داخل
ہو رہے ہیں کیا اللہ کو علم نہیں ہوا۔ یا اس کو بدا ہوا یا اس نے تقیہ کیا۔
عقلمند شیعو تم خود سوچو۔ آل رسول کو قرآن کا علم نہیں ہے نہ کبھی وہ سچ بولتے ہیں ۱۲

سورۂ اللہب

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴ ٭

ترجمہ مقبول۔ ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور غارت ہو جائے وہ خود ٭

ای آل رسول اس آیت سے تم کو تعلیم مقصود ہے کہ قرابت رسول کا دعوی نکرو۔ قرابت رسول
کچھ فائدہ نہیں دیتی اگر قرابت کچھ فائدہ دیتی تو ابولہب کو فائدہ دیتی ۱۲ ٭

سورۂ الاخلاص

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵ ٭

ترجمہ مقبول۔ تم کہو کہ وہ اللہ یکتا ہے ۱۲ ٭

اس آیت سے اللہ پاک علی کا اللہ ہونا۔ الیہ کا قادر و توانا ہونا۔ باطل فرماتا ہے ۱۲ ٭

سورۂ الفلق

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵ ٭

ترجمہ مقبول۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے ۱۲ ٭

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ دوسرے ہم پر حسد کرتے تھے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ تم حسد کرتے
ہے ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور گروہ کے لیے کسی خاص زمانہ کے لیے محدود نہیں ہے ۱۲ ٭

سورۂ الناس

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۶

ترجمہ مقبول۔ اس شیطان کے وسوسوں کے شر سے بچنے کے لیے پناہ مانگتا ہوں
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے ان میں سے ایک جنوں میں سے ہے اور ایک آدمیوں میں سے ۱۲
ای آل رسول جو شخص وسوسہ ڈالے اسی آیت میں داخل ہوگا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۵ +

سُورۂ التین ترجمہ مقبول کیا خدا سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھکر فیصلہ کرنیوالا نہیں ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید فرماتے ہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۶ +

سُورۂ القدر (مکیہ) ترجمہ مقبول۔ اور تم کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہی ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے علم دعوائے گزشتہ و آئندہ و استادی جبرئیل کی

تردید فرماتے ہیں کہ پیغمبر کو بھی بغیر بتلائے نہیں معلوم تھا ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۸

سورۂ الزلزال ترجمہ مقبول۔ پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا

جسنے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا ۱۲ +

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ باطلہ طینت اور اقوال واہیہ کہ شیعوں

گناہ سنیوں کے سر ڈالدیے جائیں گے سنیوں کی نیکی شیعوں کو مل جائیگی اور شیعوں کے عوض

اہل سنت جہنم میں ڈالدیے جائینگے سب کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲ +

ترجمہ مقبول ص ۹۵۹

سُورۂ القارعہ ترجمہ مقبول پس جس شخص کے اعمال نیک کی تول بھاری اتریگی وہ

خاطرخواہ عیش میں ہوگا اور جسکے اعمال نیک کی تول کم اتریگی تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ طینت اور عقیدہ بکا کی

فرماتا ہے ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴ +

سُورۂ النصر ترجمہ مقبول اور دیکھا تم نے لوگوں کو کہ خدا کے دین میں گروہ

داخل ہو رہے ہیں ۱۲ +

خاتمہ

سُبحَانَکَ لَا عِلمَ لَنَا اِلّا مَا عَلَّمتَنَا اِنَّکَ اَنتَ العَلِیمُ الحَکِیمُ ؕ

آلہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے اپنے قرآن کی تفسیر کا مجھے علم دیا - آلہی تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ تو نے اتنے بڑے عظیم الشان کام کو میرے ذریعہ سے انجام تک پہنچایا - آلہی اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا مندی کے لیے اور تیری رضا - تیری پسند - اور تیری خوشنودی کے مطابق کیا ہی - تو تو اس کو قبول فرما ؂

خداوندا - تو علیم وخبیر سمیع وبصیر ہی تو خوب جانتا ہی کہ میرے دل میں اس کا وسوسہ بھی نہیں ہی کہ لوگ مجھکو اہل علم سمجھیں - میرے علم کی شہرت ہو - یا میں اس کے ذریعہ سے روپیہ کماؤں - خداوندا تجھکو معلوم ہی کہ اس تصنیف کے وقت میں نے تجھ سے بارہا مسنون استخارہ کیا ہی کہ اگر یہ تفسیر میرے دین ودنیا وآخرت میں میرے لیے مفید ہے تو تو اس تفسیر کو مجھ پر آسان کر دے اور مجھ کو اس پر قدرت دے اور اگر تیرے علم میں یہ تفسیر میرے لیے مضر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھ اور اس تفسیر کو مجھ سے باز رکھ -

اور جب یہ تفسیر مجھ پر آسان ہوئی - اور مجھ کو اس کے لکھنے کی قدرت ہوئی - باوجود ہزاروں موانع ومکروہات کے یہ تفسیر ختم ہوئی تو تیرے وعدہ کے مطابق مجھ کو یقین ہو گیا ہی کہ تو نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھ کو اجازت دی ؂

خداوندا - اگر یہ تفسیر دیکھنے والوں کو مضر ہو تو اس کو دنیا سے اٹھا لے - نظروں سے غائب کر دے - اس کو چھپنا اور شائع ہونا نصیب نہ ہو - لوگ اس کو نظرانداز کر دیں - اور کس مپرسی کی حالت میں ڈال دیں ؂